# دو قومی نظریہ کے حامی علماء

# اور

# ڈاکٹر اشتیاق حسین قریشی

ادارت: خواجہ رضی حیدر
حاجی احمد مجاهد

Marfat.com

# دو قومی نظریہ کے حامی علماء
## اور
# ڈاکٹر اشتیاق حسین قریشی

ادارت:

خواجہ رضی حیدر

حاجی احمد مجاہد

سورتی اکیڈمی

۲ ڈی ۱۶/۵ ناظم آباد، کراچی

Marfat.com

4e7/3

جملہ حقوق محفوظ ہیں

ادارت :- خواجہ رضی حیدر ، حاجی احمد مجاہد

زیر اہتمام :- محمد اجمل شاہین

تزئین و خطاطی :- خالد صدیقی

پروف ریڈنگ :- حافظ خدا بخش

تعداد اشاعت :- گیارہ سو

تاریخ اشاعت :- ۲۲ر جنوری ۱۹۸۲ء

طابع :- سید صابر علی

مطبع :- نوید پرنٹرز ، کمرشل ایریا ، ناظم آباد ۲ کراچی

قیمت :- ۵ روپے

ملنے کا پتہ :- سورتی اکیڈمی ۲ ڈی ۱۶/۵ ناظم آباد کراچی

مکتبۂ قادریہ اندرون لوہاری گیٹ لاہور

مجلس اتحاد اسلامی ، اخوند مسجد کھارادر ، کراچی

Marfat.com

انتساب

# ڈاکٹر اشتیاق حسین قریشی

کے تلامذہ کے نام

"کسے کہ کُشتہ نہ شد از قبیلۂ ما نیست"

Marfat.com

Marfat.com

# تفصیل


۱۔ سخن گسترانہ بات

۲۔ علماء ان پالیٹکس کا ایک باب

۳۔ پہلا انٹرویو

۴۔ دوسرا انٹرویو

۵۔ مجلسِ مذاکرہ

۶۔ حالاتِ زندگی

۷۔ تعزیتی پیغامات


Marfat.com

Marfat.com

# سخن گسترانہ بات

تحریک پاکستان کے رہنما۔ ممتاز ماہر تعلیم اور بین الاقوامی شہرت یافتہ مورخ ڈاکٹر اشتیاق حسین قریشی نے تقریباً نصف صدی تک فروغ علم کے لیے کام کیا اور اس عرصہ میں برصغیر پاک و ہند کی ملت اسلامیہ کی ثقافت۔ تعلیم اور تاریخ پر متعدد کتابیں تصنیف کیں جن کی بین الاقوامی سطح پر پذیرائی کی گئی۔ ڈاکٹر اشتیاق حسین قریشی کا شمار نہ صرف ایشیا کے ممتاز مورخین میں ہوتا تھا بلکہ پوری دنیا ان کو برصغیر کی تاریخ کے سلسلہ میں سند تصور کرتی ہے وہ ایک غیر جانبدار مورخ کی حیثیت سے واقعات کی جانچ پڑتال کرتے اور پھر ان کو مستند ترین حوالوں کی موجودگی میں اپنی تصانیف کا حصہ بناتے۔ خصوصاً ماضی قریب کی تاریخ برصغیر کو انہوں نے نہ صرف کھنگالا بلکہ اُن ہی واقعات کو سپرد قلم کیا جن کی صحت پر مکمل یقین ہو گیا۔

گزشتہ چند سال قبل ڈاکٹر قریشی کی کتاب "علماء ان پالٹیکس" جب منظر عام پر آئی تو

Marfat.com

علمِ تاریخ سے وابستگی رکھنے والے ایک مخصوص طبقہ نے اس کتاب کے بعض مندرجات پر ناراضگی کا اظہار کیا اور یہ مفروضہ قائم کیا کہ مذکورہ مندرجات کے سلسلہ میں ڈاکٹر قریشی نے تحقیق کے تقاضوں کو پیش نظر نہیں رکھا۔ اب بھی ان مندرجات کے بارے میں بعض اصحاب وذیم رائے رکھتے ہیں۔ جبکہ ڈاکٹر اشتیاق حسین قریشی نے کئی اجتماعات میں ان مندرجات کی صحت کی زبانی طور پر بھی تصدیق کی ہے۔ ڈاکٹر اشتیاق حسین قریشی نے اپنی مذکورہ کتاب میں پہلی مرتبہ برصغیر کی جدوجہد آزادی اور تحریک پاکستان میں علماء اہلسنت کی خدمات کو واضح الفاظ میں پیش کیا۔ جبکہ اس سے قبل اس مکتبہ فکر کی خدمات کو کسی شخص نے ایک غیر جانبدار مورخ کی حیثیت سے پیش نہیں کیا تھا۔

ڈاکٹر اشتیاق حسین قریشی چونکہ تحریک پاکستان میں بذاتِ خود شامل تھے اور انہوں نے اس عہد کی تاریخ کو اپنی آنکھوں سے بنتے دیکھا تھا اس لیے ماضی قریب کی تاریخ لکھتے وقت ڈاکٹر صاحب کا مطالعہ اور مشاہدہ دونوں کارفرما ہوتے تھے۔ اس لیے یہ کہنا کہ ڈاکٹر صاحب نے اس عہد سے متعلق کسی واقعہ کو اسکی صحت کو نظر انداز کرتے ہوئے لکھ دیا ہے کم علمی کی دلیل ہے۔ ڈاکٹر قریشی کا اس عہد کے بالغ نظر تاریخ دانوں میں شمار ہوتا تھا اور ان کا یہ تبحر علمی نہ صرف پاکستان بلکہ تمام عالم اسلام کے لیے قابلِ فخر ہے چنانچہ ایک اچھے ذی علم شخص سے جس کی ایک ایک سطر پر بین الاقوامی علمی حلقوں کی نظریں لگی رہتی ہوں یہ کیسے توقع کی جاسکتی ہے کہ وہ کسی قسم کی بے ضابطگی کا مرتکب ہوجائے گا۔

فاضل بریلوی مولانا احمد رضا خان اور دو قومی نظریہ کے حامی دیگر علماء کی دو قومی نظریہ کے فروغ کے لیے خدمات اور تحریک پاکستان میں غیر مشروط شمولیت کے موضوع پر میری ڈاکٹر اشتیاق حسین قریشی سے متعدد بار گفتگو ہوئی اور ہر بار انہوں نے اپنے اس موقف کا اعادہ کیا کہ دو قومی نظریہ کی تائید اور مسلمانان برصغیر کے لئے علیحدہ وطن کے مطالبہ کی حمایت میں دو قومی نظریہ کے حامی علماء نے جو نمایاں کردار ادا کیا ہے اس سے صرف نظر کرنا یا اس کو جزو تاریخ نہ بنانا خود علم

Marfat.com

تاریخ کے ساتھ ناانصافی ہے۔ برصغیر میں فقہی اور فروعی اختلافات نے اتنی شدت اختیار کر لی ہے کہ مسلمان ہونے پر۔ یہ بھی ہم ایک دوسرے کی خدمات اور کارناموں کو پس پشت ڈالنے کی فکر میں منہمک رہتے ہیں۔ ایک مکتبہ فکر دوسرے مکتبہ فکر کو زندہ رہنے اور اپنی بات کہنے کا حق بھی دینا نہیں چاہتا جس کی بنا پر مورخین طبقات میں بٹ گئے اور ایک نے دوسرے کا تذکرہ کرنا تو درکنار نام لینا تک گوارا نہیں کیا۔ گزشتہ صدی میں تحریر کی جانے والی تاریخ کی اکثر کتابوں میں مسخ شدہ حقائق کی بھرمار ہے جبکہ اصل ماخذ کچھ اور ہی بتاتے ہیں۔

ڈاکٹر اشتیاق حسین قریشی ایک بالغ نظر، صاحب الرائے بلکہ تاریخ نویسی میں مجتہدانہ صلاحیتوں کے حامل مورخ تھے۔ اسی لیے انہوں نے کبھی حاصل مواد پر اکتفا نہیں کیا۔ انہوں نے ہمیشہ اصل ماخذ سے رجوع کیا اور وہی کچھ درج تاریخ کیا جو حق کے مطابق تھا۔ برصغیر پاک و ہند کی تحریک آزادی اور خصوصاً تحریک پاکستان میں ڈاکٹر قریشی نے بنفس نفیس حصہ لیا تھا اور وہ اس بات سے باخبر تھے کہ کن طبقات نے خلوص دل اور خلوص نیت سے قیام پاکستان کی جدوجہد کو کامیاب بنانے کے لیے اپنے شب و روز وقف کئے تھے۔ علامہ اقبال کا خواب جب تشکیل پاکستان کی صورت میں پورا ہوا تو موقع شناسوں اور مفاد پرستوں نے اس نومولود ریاست میں ہر طرف دام ہمرنگ زمیں پھیلا دیئے اور اپنی وفاداری اور حب الوطنی کا ایسا ڈھونگ رچایا کہ اصل اور نقل کی تمیز اٹھ گئی۔ مولانا حسین احمد مدنی اور مولانا ابوالکلام آزاد کو اپنا مقتدا اور پیشوا تسلیم کرنے والے افراد ایوان سیاست میں مناصب جلیلہ پر فائز ہوئے اور سرکاری و غیر سرکاری ذرائع ابلاغ پر اپنا تسلط اس طرح قائم کیا کہ علمائے حق کی آواز دب کر رہ گئی۔ قطرے کو سمندر اور ذرہ کو آفتاب بنا کر پیش کیا گیا۔ بے بنیاد حکایات کو صداقت کا پیرہن دیا گیا اور وہ سب کچھ الم نشرح کر دیا گیا جس کا کوئی وجود بھی نہیں تھا۔ ایسی صورتحال میں ڈاکٹر قریشی کا گرد آلود حقائق کو از سر نو آشکار کرنا ان کی صداقت پسندی اور ژرف نگاہی کی دلیل ہے۔

عربی کا ایک مقولہ ہے کہ "المرء یقیس علیٰ نفسہ" یعنی ہر شخص دوسرے کو اپنے نفس

Marfat.com

کے مطابق قیاس کرتا ہے۔ دو قومی نظریہ کے حامی علمار پر الزام تراشی کے ضمن میں بھی بد باطن تذکرہ نویسوں نے اپنے نفس کی اتباع کی لیکن وقت نے ثابت کر دیا کہ حق ہمیشہ زندہ رہتا ہے۔

یہاں ہم ڈاکٹر اشتیاق حسین قریشی کی یوم اعلیٰحضرت کے موقع پر ایک تقریر ان کی کتاب "علمار ان پالیٹکس" کے ایک باب کا ترجمہ جس میں انہوں نے علمار اہلسنت کی خدمات کا تذکرہ کیا ہے اور ان کے دو یادگار انٹرویو شائع کر رہے ہیں۔ تاکہ اہل علم مجموعی طور پر ان سے استفادہ کر سکیں۔

یکم جنوری سنہ ۱۹۸۲ء

خواجہ رضی حیدر
۲ ر ڈی ۵ / ۱۶ ناظم آباد کراچی

Marfat.com

# علماء ان پالیٹکس

ممتاز مؤرخ ڈاکٹر اشتیاق حسین قریشی کی کتاب "علماء ان پالیٹکس" کا ایک باب جس میں ڈاکٹر صاحب نے دو قومی نظریہ کے حامی علماء کے کردار اور خدمات پر تفصیل سے بحث کی ہے۔ اس باب کا ترجمہ روزنامہ نوائے وقت کے سب ایڈیٹر جناب گل محمد فیضی نے کیا ہے جو نوائے وقت کے فاضل بریلوی نمبر میں ۲۲ دسمبر ۱۹۸۱ء کو شائع ہوا تھا۔

اب ہم مسلم علماء کے ایک اور مکتب فکر اہلسنت کا ذکر کرتے ہیں۔ اس مکتب فکر کے عظیم ترین عالم دین مولانا احمد رضا خاں بریلوی تھے۔ ان کے نظریات کا مختصراً ذکر پہلے ہو چکا ہے کہ وہ ہندوؤں اور مسلمانوں کے درمیان اتحاد کے قائل نہ تھے۔

Marfat.com

۱۴ ارجون ۱۸۵۶ء کو بریلی میں پیدا ہوئے ۔ وہ ایک ممتاز فقیہہ اور معاملہ فہم تھے۔ ان کے فتووں اور فیصلوں کا آج بھی احترام کیا جاتا ہے ۔ علامہ سر محمد اقبال نے ان کے بارے میں کہا تھا " مولانا کے فتوے اُن کے فہم وادراک ، علمی مرتبے اور ان کی تخلیقی فکر کی گہرائی وگیرائی ان کی مجتہدانہ بصیرت اور علم دین پر گہری دسترس کے شاہد عادل ہیں ۔ اگر ان کے مزاج میں شدت نہ ہوتی تو وہ اپنے دور کے امام ابو حنیفہ ہوتے ۔"

علامہ اقبال نے جس انتہا پسندی کا حوالہ دیا ہے وہ مولانا احمد رضا خان کے اس رویے کے بارے میں ہے جو انھوں نے دیوبندی مکتبِ فکر کے بعض رہنماؤں کے بارے میں اختیار کیا اور جس کی بنیاد پر وہ انھیں دائرہ اسلام سے خارج خیال کرتے تھے ۔ جب بعض مواقع پر دیوبندی مکتبِ فکر کے بعض ممتاز علماء نے اللہ تعالیٰ کے متعلق بعض نازک سوالات اٹھائے تو ان بیانات کی نوعیت انتہائی متنازعہ تھی ۔ چنانچہ ان بیانات کو جس اشتعال انگیز انداز میں پیش کیا گیا اس کا جواب بھی اسی شدت کے ساتھ دیا گیا ۔ اس پورے معاملے کو مابعد الطبیعاتی عذر خواہی کے طور پر پیش کرنا بہتر ہے ۔ ایک فریق کی جانب سے خدا کی حقانیت ، وحدانیت اور علم کے بارے میں بعض نظریات سامنے لائے جا رہے تھے ۔ جبکہ دوسری جانب سے اُن خیالات و نظریات کو اسلام کے منافی گردانا گیا ۔ لیکن بدنصیبی سے ان تمام اختلافات کو اُن لوگوں کے سامنے بھی پیش کیا گیا جو انھیں سمجھ نہیں سکتے تھے ۔ تاہم اس سے مولانا کی علمی حیثیت متاثر نہیں ہوتی ۔ اُن کی لکھی ہوئی کتابوں اور کتابچوں کی تعداد ایک ہزار کے قریب ہے ۔ انہوں نے اپنے پیروکاروں پر اتنا گہرا اثر ڈالا کہ برصغیر کا کوئی اور ان کا ہم عصر ماہر الٰہیات اپنے پیروکاروں پر مرتب نہیں کر سکا ۔ تحریکِ خلافت کے آغاز میں عدم تعاون کے فتویٰ پر دستخط لینے کے لیے علی برادران اُن کی خدمت میں حاضر ہوئے ۔ انہوں نے جواب دیا ۔ " مولانا میری اور آپ کی سیاست میں فرق ہے ۔ آپ ہندو مسلم اتحاد کے حامی ہیں اور میں مخالف ۔" جب مولانا نے یہ

Marfat.com

دیکھا کہ علی برادران رنجیدہ ہو گئے ہیں۔ تو انہوں نے کہا "مولانا میں (مسلمانوں کی) سیاسی آزادی کا مخالف نہیں میں تو ہندو مسلم اتحاد کا مخالف ہوں۔"

اس مخالفت کی بڑی وجہ یہ تھی کہ اس اتحاد کے حامی افراط و تفریط میں اس قدر بہہ گئے تھے۔ کہ ایک عالم اس کی حمایت نہیں کر سکتا تھا۔ مولانا احمد رضا خان بریلوی نے مولانا عبدالباری فرنگی محلی کی بعض تحریروں اور افعال پر اعتراض کیا۔ جنہوں نے خود ان الفاظ میں اس کا حسین اعتراف کیا ہے۔

"مجھ سے بہت سے گناہ سرزد ہوئے ہیں۔ کچھ دانستہ اور کچھ نادانستہ، مجھے ان پر ندامت ہے۔ زبانی، تحریری اور عملی طور پر مجھ سے ایسے امور سرزد ہوئے جنہیں میں نے گناہ تصور نہیں کیا تھا۔ لیکن مولانا احمد رضا خان بریلوی انہیں اسلام سے انحراف یا گمراہی یا قابل مواخذہ خیال کرتے ہیں۔ اُن سب سے میں رجوع کرتا ہوں جن کے لیے پیش رووں کا کوئی فیصلہ یا نظیر موجود نہیں اُن کے بارے میں میں مولانا احمد رضا خان کے فیصلوں اور فکر پر کامل اعتماد کا اظہار کرتا ہوں۔"

اپنا یہ بیان مولانا عبدالباری فرنگی محلی نے شائع کر دیا۔ مسلمانوں کو ہندو قیادت کی پیروی سے باز رکھنے کی جدوجہد جاری رہی۔ مولانا سید سلیمان اشرف (بہاری) مارچ ۱۹۲۱ء میں بریلی میں جمعیت علمائے ہند کے زیر اہتمام ایک کانفرنس میں شریک تھے۔ کانفرنس میں انہوں نے ہندوؤں کی جانب مولانا ابوالکلام آزاد کے میلان کو ہدفِ تنقید بنایا۔ اور انہوں نے ثابت کیا کہ ہندوؤں کے ساتھ "موالات" بھی ایسے ہی حرام ہے جیسے انگریزوں کے ساتھ۔ اسی طرح مولانا محمد علی نے بھی اپنی وفات سے تین ماہ قبل مولانا نعیم الدین مراد آبادی کے سامنے اپنی ہندو نواز سرگرمیوں سے توبہ کی۔ چند ماہ بعد مولانا شوکت علی نے بھی ایسا ہی کیا۔ اس سے بخوبی واضح ہو جاتا ہے کہ بریلوی مکتب فکر سے متعلق علماء مسلمانوں کے لیے کانگریس کی قیادت کے خلاف تھے۔ کیونکہ انہیں یہ یقین تھا کہ اس سے مسلمان بتدریج اپنے مذہبی

Marfat.com

تشخص سے محروم ہو جائیں گے۔ اور وہ ہندوؤں کے عقائد اور روایات قبول کر لیں گے جب ہندوؤں نے شدھی کی تحریک کا آغاز کیا تو ان علماء نے اس کے مقابلے میں جماعت رضائے مصطفےٰ کی بنیاد ڈالی جس کے تحت سینکڑوں بریلوی علماء نے ملکانہ راجپوتوں میں قابلِ قدر کام کیا اور کامیاب ہوئے۔

بریلوی مکتبِ فکر کی قیادت (بعد ازاں) مولانا نعیم الدین مراد آبادی کے ہاتھوں میں آ گئی۔ جمعیت علماء ہند کے علماء کے برعکس وہ ۳۹ ۔ ۱۹۳۸ء میں ہی اس بات پر یقین کر چکے تھے کہ انگریز زیادہ عرصے تک برصغیر پر اپنا اقتدار قائم نہیں رکھ سکیں گے۔ اُن کے لیے یہ سوال شدت اختیار کرتا جا رہا تھا کہ اس کے بعد ملک کا اقتدار کون سنبھالے گا؟ چنانچہ وہ اس نتیجے پر پہنچے کہ مسلم اکثریت کے صوبوں پر مشتمل مسلمانوں کی ایک الگ ریاست تشکیل دینی چاہیئے۔ اس لیے جونہی قراردادِ پاکستان منظور ہوئی۔ اس مکتبِ فکر سے تعلق رکھنے والے علماء نے جنہوں نے اس سے قبل بھی کانگریس کے مقابلہ میں مسلم لیگ کی مدد کی تھی۔ قیام پاکستان کے لیے جدوجہد کرنے کا فیصلہ کیا۔ انہوں نے اپنی جماعت کے کام کو وسیع تر کر دیا۔ اور اُن کی ہر شاخ پاکستان کے قیام کی جدوجہد کی تبلیغ میں مصروف ہو گئی۔ مولانا نعیم الدین مراد آبادی نے بذاتِ خود شمالی برصغیر کا دورہ کیا۔ اور اس کے متعدد چھوٹے اور بڑے شہروں اور قصبات میں تقریریں کیں۔ تنظیم کا نیا دستور تیار کیا گیا اور اسے نیا نام دیا گیا۔ آل انڈیا سنی کانفرنس سے اس کا نام "جمہوریہ الاسلامیہ" رکھ دیا گیا۔ اس کے ارکان پاکستان پر اس قدر اعتقاد رکھتے تھے کہ مولانا نعیم الدین مراد آبادی نے "جمہوریہ الاسلامیہ" پنجاب کے آرگنائزر مولانا ابوالحسنات کو ایک خط میں لکھا،

"جمہوریہ الاسلامیہ کو کسی بھی صورت حال میں پاکستان کے مطالبہ سے دستبردار ہونا قبول نہیں۔ خواہ جناح خود اس کے حامی رہیں یا نہ رہیں۔ کیبنٹ

Marfat.com

ذخیرہ
حکیم محمد موسیٰ امرتسری



مشن تجاویز سے ہمارا مقصد حاصل نہیں ہوتا۔"

بنارس میں ۲۷ تا ۳۰ اپریل ۱۹۴۶ء ایک عظیم الشان کانفرنس منعقد ہوئی جس میں پانچ ہزار علماء نے شرکت کی۔ اور حاضرین و مندوبین کے سامنے پاکستان کی ضرورت و اہمیت کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی گئی۔ جب یہ علماء اپنے اپنے علاقے میں واپس گئے تو قیامِ پاکستان کی تحریک کو وسیع پیمانے پر پذیرائی حاصل ہوئی۔

مولانا نعیم الدین مراد آبادی نے اپنے مکتبِ فکر کے علماء کے کردار کا ان الفاظ میں ذکر کیا۔ "ہم نے مسلم لیگ کے پلیٹ فارم پر آنا علماء کے لیے مناسب خیال نہیں کیا لیکن ہم نے مسلم لیگ کے مخالفین کا بڑی شدت سے مقابلہ کیا۔ اور اس کا مقصد مسلم لیگ کو ممنون کرنا ہرگز نہیں تھا۔ کیونکہ ہم نے اپنا کردار ہمیشہ اسلامی تعلیمات کی روشنی میں ادا کیا ہے۔ ہم نے کسی وقت بھی غیر مسلموں پر اعتماد نہیں کیا۔ اور اب جبکہ مسلم لیگ نے اسلامی آرڈی ننس کے نفاذ کی جانب قدم اٹھایا ہے۔ تو ہم اسلام کی عظمت اور غلبہ کے لیے مسلم لیگ کے مخالفین کی مخالفت کر رہے ہیں۔"

بعض دیگر ـــــــ علماء نے بھی اس ضمن میں خصوصی کردار ادا کیا۔ ان میں سے ایک مولانا آزاد سبحانی تھے جنہوں نے ہمیشہ قیامِ پاکستان کی حمایت کی۔ مولانا ابوالکلام آزاد کلکتہ میں نمازِ عید کے بڑے اجتماع کی امامت کیا کرتے تھے۔ لیکن مقامی مسلمانوں نے ان کی کانگریس نواز سرگرمیوں سے بیزار ہو کر انہیں امامت سے برطرف کر دیا اور ان کی نظرِ انتخاب مولانا آزاد سبحانی پر پڑی جن کی تعلیمات اور خدمات جانی پہچانی تھیں۔ وہ اس قدر بے لوث تھے کہ ان کے حالاتِ زندگی کے بارے میں بہت کم مواد دستیاب ہے۔ تاہم وہ لوگ ان کی خدمات سے بخوبی واقف ہیں جو گذشتہ نصف صدی کی تحاریک کے عینی شاہد ہیں۔ کہ انہوں نے مچھلی بازار کانپور میں مسجد کے انہدام کے خلاف مظاہرے میں قائدانہ کردار ادا کیا تھا۔ وہ خلافت اور عدم تعاون کی تحریکوں میں بھی مستعد رہے۔ وہ مسلم لیگ کے اُس کے قیام کے وقت سے ہی پرجوش معاون تھے۔ وہ ایک زبردست

Marfat.com

عوامی مقرر تھے۔ ان کے خیالات منطقی اور متوازن ہوتے تھے۔ ان کی زبان شستہ اور پاکیزہ ہوتی اور سچی بات تو یہ ہے کہ وہ اس برصغیر میں اردو کے سب سے بڑے عوامی مقرر تھے مولانا عبدالحامد بدایونی نے عوامی معاملات میں اپنی نوجوانی کے زمانہ میں ہی دلچسپی لینا شروع کر دی تھی۔ وہ تحریک خلافت کے ایک جوشیلے کارکن تھے اور انہوں نے اس وقت سے مسلم لیگ کا ساتھ دینا شروع کیا جب اُس کا کانگریس سے جھگڑا شروع ہوا۔ وہ قیام پاکستان کے ساتھ ہی پاکستان منتقل ہو گئے۔ وہ "جمعیت علماء پاکستان" کے بانیان میں سے تھے۔

Marfat.com

# انٹرویو ۔ ۱

ممتاز مورخ ڈاکٹر اشتیاق حسین قریشی کا یہ انٹرویو روزنامہ حریت کے سابق سب ایڈیٹر خواجہ رضی حیدر نے ۲۶ دسمبر ۱۹۷۸ء کو لیا تھا اور ۸ جنوری ۱۹۷۹ء کو یہ ہفت روزہ "افق" کراچی میں شائع ہوا۔

جب ہم حسب وعدہ ۱۱ بجے صبح شرف آباد میں واقع ڈاکٹر صاحب کی رہائش گاہ پہنچے تو ڈاکٹر صاحب باہر برآمدے میں تشریف رکھتے تھے ان کے ساتھ ہلال زبیری صاحب (ڈاکٹر صاحب کی کتاب "علماء ان پالیٹکس" کا اردو ترجمہ ہلال زبیری صاحب نے کیا ہے) بھی تشریف فرما تھے۔ ڈاکٹر صاحب اپنی نئی شائع ہونے والی کتاب کے پروف پڑھنے میں مصروف تھے۔ رسمی علیک سلیک کے بعد ڈاکٹر صاحب صوفے سے اٹھے

Marfat.com

اور ہمیں ساتھ لے کر لائبریری سے متصل ایک پُرسکون کمرے میں آ گئے یہاں ٹریفک کا شور اور پرندوں کے چہچہانے کی آوازیں مدہم پڑ گئیں ۔گفتگو کا آغاز ہوا تو ڈاکٹر صاحب بڑے دھیمے دھیمے لہجے میں بات کر رہے تھے ان کے چہرے پر افسردگی کے آثار تھے افسردگی کے اسباب کا پتہ ہمیں اس وقت چلا جب ڈاکٹر صاحب نے فرمایا کہ

" دراصل ہمارے ملک کے لوگ اس قدر بے ایمان ہو گئے ہیں کہ بیان دے رہے ہیں کہ جمعہ کی چھٹی ختم کی جائے ۔کیونکہ اس سے قومی اقتصادیات اور معیشت پر بُرا اثر پڑ رہا ہے ۔" یہ سب جھوٹ ہے کوئی نقصان نہیں ہو رہا ۔ثابت کر سکتا ہوں کہ پہلے سے کام زیادہ ہو رہا ہے یہ سب دھوکہ ہے اور فریب ہے کہ نقصان ہو رہا ہے ۔ایک طرف تو ہم اسلامی نظام کے نفاذ کی باتیں کر رہے ہیں ۔اسلامی ممالک سے تعلقات بڑھا رہے ہیں ان سے امداد کے طالب ہیں اور دوسری طرف اسلامی روایات کو ختم کرنا چاہتے ہیں ۔"

اس کے بعد بات قومی اتحاد ، اسلامی نظام اور تحریکِ پاکستان کے مخالفین کی چھڑ گئی ۔ڈاکٹر صاحب فرمانے لگے " نیتوں کا حال تو اللہ بہتر جانتا ہے ۔مجھ سے لندن میں یہ سوال کیا گیا تھا ۔دراصل ہم ماضی کے بجائے حال کو دیکھتے ہیں اور جو لوگ اس وقت کہتے ہیں کہ ہم پاکستان کے حامی ہیں وہ خود سوچیں اور اپنی فکر کے تضاد پر غور کریں ۔چٹان مولانا ابوالکلام آزاد کی تعریف میں صفحے کے صفحے سیاہ کر رہا ہے ان میں سے بعض جماعتیں ایسے افراد کی وکالت کرتی ہیں جو مرتے دم تک پاکستان کے حامی نہیں ہوئے اسی طرح حکومت کہتی کچھ ہے اور کرتی کچھ ہے ۔ان کے قول و فعل کے اس تضاد کا کیا کیا جائے ۔"

ڈاکٹر صاحب نے بات ختم کی تو ان کی کتاب "علماء اور پالیٹکس" کے بارے میں استفسار کیا گیا تو ڈاکٹر صاحب نے اس کے جواب میں فرمایا کہ ۔

"اس سے پہلے جو کچھ لکھا گیا وہ سب یکطرفہ تھا ۔میرے پاس موجود مواد سارے کا

Marfat.com

سارا دیوبندیوں کے بارے میں تھا اس لئے لکھتا گیا ۔ میں نے ایک تقریب میں کہا تھا کہ تاریخ کو موردِ الزام نہ ٹھہرائیں ۔ تاریخ تو ایک حکم کا درجہ رکھتی ہے آپ شہادت پیش کریں تو وہ فیصلہ کرے گی ۔ آپ شہادت تو پیش نہیں کرتے کچھ لکھتے اور بتاتے تو ہیں نہیں اور مورخ سے توقع رکھتے ہیں کہ وہ کچھ لکھے ۔ اب کچھ لٹریچر سامنے آیا ہے تو میں نے اس سے استفادہ کیا ہے اور مستقبل کا مؤرخ بھی استفادہ کریگا ۔

ڈاکٹر صاحب سے سوال کیا گیا کہ علماء اہلسنت کو اس قدر نظر انداز کیا گیا ہے اور غیروں نے اتنی شہادتیں سامنے رکھ دی ہیں کہ ان کی تردید کے لیے ایک عرصہ درکار ہے تو انہوں نے فرمایا کہ " تردید کی ضرورت نہیں ہے بلکہ جو کچھ بھی ہوا اُسے مثبت انداز میں پیش کریں اب کچھ لکھا جارہا ہے ۔ میں نے بھی خطوط لکھ کر مواد اکٹھا کیا ہے اور وہ میرے کام آیا اور میں سمجھتا ہوں کہ مستقبل کے مورخین اسے بنیاد بنائیں گے ۔

ڈاکٹر صاحب نے مولانا احمد رضا خان بریلوی کی جانب سے تحریکِ ترکِ موالات کی مخالفت کے اسباب کا جائزہ لیتے ہوئے فرمایا " کہ اس مخالفت کا ایک سبب تو یہ تھا کہ وہ نہیں چاہتے تھے کہ ہندوؤں کا اثر و رسوخ بڑھے اور مسلمانوں سے ان کا اس قدر زیادہ میل جول ہو ۔ یہ بات انہوں نے انگریز دوستی کی بنا پر نہیں کہی تھی بلکہ وہ یہ جانتے تھے کہ مسلمانوں کو انگریزوں سے اتنا خطرہ نہیں ہے جتنا ہندوؤں سے ہے " لیکن ڈاکٹر صاحب بعض لوگ اُسے انگریز دوستی قرار دیتے ہیں ۔ اس سوال کے جواب میں ڈاکٹر صاحب نے فرمایا کہ " یہ خیال غلط ہے ۔ اس لیے یہ کہا جاتے کہ جو کچھ انہوں نے کیا انگریز دوستی میں کیا ۔ اس سے کیا ۔ یہ تو ایک فضول سی بات ہے ۔ دراصل مسلمانوں میں اہلسنت کا طبقہ ہمیشہ سے اس بات کا مخالف رہا ہے کہ ہندوؤں کا مذہبی ثقافتی اور سیاسی اثر و رسوخ زیادہ ہو جائے یا مسلمانوں کا ان سے میل جول اس قدر بڑھ جائے ۔ مگر کچھ لوگ اس کے حامی تھے ۔ یہی وجہ ہے کہ مولانا عبدالباری فرنگی محلی جو

Marfat.com

اس سلسلے میں بہت آگے بڑھ گئے تھے ان سے مولانا احمد رضا خان نے توبہ کرائی ۔

ایک بار میں نے مولانا فاخر الہ آبادی سے جو ترک موالات میں شریک تھے یہ پوچھا کہ مولانا یہ بریلی کے لوگ ترکِ موالات کی کیوں مخالفت کرتے ہیں تو انہوں نے کہا کہ میاں بات یہ ہے کہ بریلی کی مثال ایک معلم کی سی ہے جو ایک قمچی (چھڑی) لیے بیٹھا ہے اور طالب علموں کی غلط بات پر ان کو ٹوکتا رہتا ہے ۔

مولانا احمد رضا خان نے ترکِ موالات کی مخالفت اصولی بنیادوں پر کی تھی اور وہ اس بات کے شدت سے مخالف تھے کہ ہندوؤں سے تعلقات کو اس حد تک فروغ دیا جائے کہ ان کے رسم و رواج اپنا لئے جائیں حتیٰ کہ ذبیحہ گاؤ تک پہ پابندی عاید کر دی جا مولانا اس قسم کی ہندو دوستی کو فقہی اعتبار سے غلط تصور کرتے تھے ۔ اور اس کو اگر کوئی انگریز دوستی کہتا ہے تو یہ اس کی کم فہمی ہے ۔

اب بات قائد اعظم پیپرز کی ہو رہی تھی لہٰذا بات ہی بات میں قائد اعظم اور مولانا اشرف علی تھانوی کے درمیان خط و کتابت کا تذکرہ بھی چھڑ گیا اور ساتھ ہی خط و کتابت کے ذریعے نماز اور اسلامی طریقے سکھانے کی حقیقت پر ڈاکٹر صاحب نے اظہار خیال فرما

"میں نے قائد اعظم پیپرز کا بالاستیعاب مطالعہ تو نہیں کیا اور نہ میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ میں نے مسلم لیگ کا تمام ریکارڈ دیکھا ہے ۔ پہلے اس ریکارڈ کو چوہے کھا رہے تھے میں نے لوگوں کو اس کام پہ لگایا کہ وہ اسے مرتب کریں دو چار علماء کے علاوہ دیوبندیوں کا باقی ماندہ حصّہ تو ہندوؤں میں بالکل مدغم ہو چکا تھا ۔ مولانا اشرف علی تھانوی قائد اعظم کے نہ تو مقربین میں تھے اور نہ ہی یہ بات درست ہے کہ انہوں نے خط و کتابت کے ذریعے نماز اور اسلامی اصول اور طریقوں سے انھیں آگاہ کیا ۔ قائد اعظم مسلمان تھے ایسی کوئی بات نہیں تھی ۔

بات نظریۂ پاکستان سے عوام کی عدم واقفیت کی ہوئی تو ڈاکٹر صاحب گویا ہوئے

Marfat.com

کہ " اس میں نظریۂ پاکستان کے حامیوں کا قصور ہے کہ انہوں نے اس کی پوری طرح تشریح عوام کے سامنے نہیں کی ۔ یہ نظریۂ پاکستان کا قصور نہیں ہے ۔ ایسے بہت سے مسلمان ہیں جنہیں کلمہ تک نہیں آتا ۔ نماز نہیں آتی اور وہ عجیب وغریب خیالات کے مالک ہیں ۔ دہلی کے مضافات میں ایک مقام میوات تھا جہاں کے اکثر لوگ کلمہ نہیں جانتے تھے جہاں سے یہ تبلیغی تحریک چلی ہے بعض لوگوں نے تبلیغ کے معنی یہ سمجھ لیے ہیں کہ گھر سے باہر نکلے اور تبلیغ شروع کر دی ۔ مولویوں سے تبلیغ نہیں ہو سکتی ان کا کام تو پڑھانا ہے ۔ تبلیغ کرتے تھے صوفیاء ۔ انڈونیشیا ، برصغیر اور دیگر ممالک میں ہر جگہ صوفیاء کرام نے تبلیغ اسلام کی ہے ۔ یہ مولویوں کے بس کی بات نہیں ۔

جب علماء کی بات چلی تو قائد اعظم سے ملنے والے علماء کا تذکرہ بھی آیا ۔ ڈاکٹر صاحب نے فرمایا کہ میں ۔ قائد اعظم سے زیادہ نہیں ملتا تھا ۔ علماء میں سے بھی زیادہ لوگ قائد اعظم سے نہیں ملتے تھے ۔ ایک جماعت تو علماء کی ایسی تھی جو مخالف تھی ، علماء دیوبند کا بہت بڑا گروہ ایسا تھا جو قائد اعظم کا سخت مخالف تھا ۔ علماء بھی اپنے اپنے کاموں میں مصروف رہتے تھے قائد اعظم بھی مصروف تھے ان سے ملنا بھی بہت مشکل تھا ۔

مولانا عبدالحامد بدایونی تو میرے دوست تھے ترکِ موالات میں مَیں نے انہیں رہنما کی حیثیت سے بہت کام کرتے دیکھا ہے ۔ تحریک پاکستان میں چونکہ میرا تعلق ایک یونیورسٹی سے تھا ۔ دہلی یونیورسٹی ہندوؤں سے زیادہ ہندو تھی ۔ الہ آباد اور علی گڑھ یونیورسٹی کے علاوہ کسی اور یونیورسٹی میں مسلمانوں کا اتنا عمل دخل بھی نہیں تھا جتنا کہ میں نے دہلی یونیورسٹی میں حاصل کر لیا تھا ۔ میری کارکردگی اور تاریخ نویسی کی وجہ سے یہ بات مشہور تھی کہ کوئی کام اس کے حوالے کر دو یہ کر دے گا ۔

خدا کے فضل سے مخالفین کبھی مجھ پر غالب نہیں آئے ۔ جب بھی ضرورت محسوس ہوتی میں قائد اعظم سے ملتا تھا بلکہ قائد اعظم سے زیادہ لیاقت علی سے ملتا ۔ کیونکہ ان سے ملنے میں

Marfat.com

شہرت نہیں ہوتی تھی قائد اعظم سے ملنے میں شہرت ہوتی تھی۔

اب تحریک پاکستان میں علماء کی اجتماعی جدوجہد کی بات چل نکلی تو سنی کانفرسوں کے انعقاد سے تحریک پاکستان کو جو تقویت پہنچی اس پر بھی ڈاکٹر صاحب نے اظہار خیال فرمایا۔

مولانا نعیم الدین مراد آبادی، سید محمد محدث کچھوچھوی مولانا عبدالحامد بدایونی اور دیگر علماء نے سنی کانفرنسیں منعقد کر کے تحریک پاکستان کی حمایت کی اور اپنے مکتب فکر کے علماء اور عوام کو اس کی حمایت پر آمادہ کیا۔ یقیناً ان علماء کی اس جدوجہد سے تحریک پاکستان کو تقویت پہنچی کیونکہ ان علماء کا اثر تھا اور کافی اثر تھا ــــــــــ۔ ایک طبقہ ایسا تھا جو مولویوں سے بیزار تھا اور سیاسی طور پر قائد اعظم کا ہمنوا تھا، مولویوں سے بیزاری کا سبب بھی دراصل یہی تھا کہ علماء دیوبند کی طرف سے انھیں مایوسی ہوئی۔ میں جب کیمبرج میں تھا تو میں یہ توقع کرتا تھا کہ ہندوستان میں جب اس تحریک کو چلایا جائے گا تو علماء اس کی بھرپور حمایت کریں گے میری حیرت کی انتہا نہ رہی جب میں نے دیکھا کہ علماء اس کی مخالفت کر رہے ہیں اصل میں علماء نے ساتھ دیا تو فائدہ ضرور پہنچا۔ ایک بات یہ بھی تھی کہ اگر علماء ساتھ نہ بھی دیتے تو بھی مسلمان اپنے فائدے اور نقصان کو سمجھتے تھے۔ تحریک پاکستان کے لوگ یہ نہیں چاہتے تھے کہ وہ کسی خاص طبقہ کو اپنے ساتھ منسلک کر لیں کیونکہ وہ یہ تاثر بھی نہیں دینا چاہتے تھے کہ علماء دیوبند ہمارے مخالف ہیں وہ تو یہ کہتے تھے کہ مسلم ہے تو مسلم لیگ میں آ۔ اس قسم کے نعروں نے اس دور میں بڑا کام کیا۔

رفتہ رفتہ بات علماء سے مشائخ اور صوفیا کی تحریک پاکستان میں خدمات اور کردار کی طرف منتقل ہو گئی۔ ڈاکٹر صاحب نے کہنا شروع کیا۔

صوفیاء و مشائخ گوشہ نشین لوگ ہیں چونکہ شروع شروع میں خاموشی تھی اس لیے انہوں نے اس طرف توجہ نہیں دی۔ اور انہیں ان چیزوں سے کوئی تعلق نہیں تھا لیکن جب حالات بدلنا شروع ہوئے تو آہستہ آہستہ صوفیاء و مشائخ بھی میدان میں اتر آئے جب ان کی نظر

407/3

Marfat.com

میں یہ بات اچھی طرح سما گئی کہ یہ معرکۂ کفر و اسلام ہے تو انہوں نے تحریکِ پاکستان کی بھرپور حمایت کی ان میں پنجاب سرحد اور برصغیر کے اکثر مشائخ اور صوفیاء شامل ہیں۔

مخالفین تحریک پاکستان، پاکستان کی مخالفت میں کیا دلائل دیتے تھے اس سوال کا جواب ڈاکٹر اشتیاق حسین قریشی صاحب نے یوں دیا۔

"وہ یہ کہتے تھے جیسا کہ مولانا ابوالاعلیٰ مودودی کا خیال تھا کہ آپ لوگوں میں یہ اہلیت نہیں ہے۔ چونکہ دہلی ان لوگوں کا مرکز تھا اور خاص طور پر جمعیت علماء ہند کے لوگ دو باتیں کہتے تھے۔ ایک تو یہ کہ آپ لوگ خود اسلام سے ناواقف ہیں آپ کیا اسلامی حکومت قائم کریں گے، دوسری بات یہ کہتے تھے کہ آپ لوگ جو کام کر رہے ہیں اس سے انگریزوں کو تقویت پہنچ رہی ہے، علماء دیوبند پر تقلید کا ایسا بھوت سوار تھا کہ مولانا محمود الحسن نے ایک زمانے میں جو کچھ کہا تھا انہوں نے اسے اپنا نصب العین بنا لیا یہ نہ سوچا کہ اب زمانہ بدل چکا ہے یہ نہ سوچا کہ اب انگریز جانے والا ہے، یہ نہ سوچا کہ ہندو کا غلبہ ہونے والا ہے بلکہ وہ کہتے تھے کہ ہندوؤں نے تو اتنا عرصہ ہماری غلامی کی ہے ہم انھیں مسلمان بنا لیں گے۔ بڑے بڑے عجیب خیالات تھے انھیں تو کچھ اندازہ ہی نہ تھا موجودہ دنیا کا۔ پتہ نہیں وہ کس دنیا میں رہتے تھے ایک بات وہ یہ بھی کہتے تھے کہ مسلمان تو اب اتنا گیا گذرا ہے کہ اس سے کوئی کام ہو ہی نہیں سکتا۔ ایک ان میں یہ احساس کمتری تھا۔ وہ یہ نہیں سمجھتے تھے کہ اگر مسلمان کو بیدار کیا جائے تو مسلمان بہت کام کر سکتا ہے اسے خوابِ غفلت میں رکھیں گے تو یہ کام نہیں کر سکے گا" ڈاکٹر صاحب نے تحریک پاکستان کے مخالفین اور کانگریس سے ان کے تعاون کی وجوہات پر بھی روشنی ڈالی اور فرمایا کہ:۔

مخالفین تحریک پاکستان کانگریس سے اس لیے تعاون کر رہے تھے کہ وہ انگریزوں کے خلاف تھی۔ وہ خلافت کے زمانے کا پرانا خیال اور نظریہ دہراتے رہے کہ انگریز جزیرۃ العرب پر بھی اس لیے قابض ہو رہا ہے کہ برصغیر پر اس کا قبضہ ہے، اسلامی دنیا کا بڑا حصہ انگریزوں کا غلام اس لیے

Marfat.com

ہوتا جا رہا ہے کہ برصغیر انگریزوں کے قبضے میں ہے، یہ باتیں اس زمانے میں درست تھیں کہ انگریز کو ہندوستان کے راستے مضبوط کرنے تھے اور اس لیے وہ اپنے اقتدار کو بڑھا سکتا تھا، لیکن ان لوگوں نے اسے ضرورت سے زیادہ سادہ کر دیا۔ صرف یہی سبب نہیں تھا انگریز کا خیال تھا کہ یہاں سے تیل نکلے گا اور معدنیات نکلیں گی اس لیے ہمارا قبضہ باقی رہے تو اچھا ہے۔ اس کے علاوہ اور بہت سے اسباب بھی اسلامی دنیا پر قبضہ کرنے کے تھے مشنری جوش بھی تھا کہ مسلمانوں کو نیچا دکھایا جائے چنانچہ ایلن بی نے جب بیت المقدس پر قبضہ کیا تو اس نے کہا کہ آج ہم نے صلیبی جنگوں کا مقصد پورا کر لیا ہے۔ یہ خیال کرنا کہ ان میں ایسا کوئی جذبہ نہیں تھا غلط ہے۔ وہ اسلام کو نیچا دکھانا چاہتے تھے اس میں کوئی شبہ نہیں کہ انگریز اسلام کے دوست نہیں اسلام کے دشمن تھے۔ اس کی وجہ سے وہ ہندوستان کے مسلمانوں کو اپنا غلام رکھنا چاہتے تھے لیکن خود انگریز کے چھکے چھوٹ گئے تھے وہ جانیوالا تھا اور اس کی طاقت جلد ختم ہو رہی تھی۔"

قائد اعظم شروع شروع میں ہندو مسلم اتحاد کے حامی تھے وہ کون سے اسباب تھے جن کی وجہ سے قائد اعظم کو اپنے خیالات بدلنا پڑے، اس سوال کے جواب میں ڈاکٹر صاحب نے فرمایا کہ۔

"شروع میں قائد اعظم کا یہ خیال تھا کہ ایک آزاد مملکت جس میں مسلمان بھی آباد ہوں بن جائے تو اچھا ہے، مگر جب ترکِ موالات کی تحریک ناکام ہوئی اور ہندو میدان میں نکل آئے اور انہوں نے شدھی اور سنگھٹن کی تحریکیں چلائیں ہندو مسلم فسادات ہوئے تو مسلمانوں نے سوچا کہ یہ ہمارے دوست نہیں ہو سکتے ہندوؤں کے عزائم مسلمانوں پر ظاہر ہوئے اس کے بعد مولانا محمد علی جوہر، مولانا شوکت علی، قائد اعظم اور دیگر مسلم رہنما ہندو مسلم اتحاد سے دستبردار ہو گئے، لیکن افسوس کہ جمعیت علماء ہند کے لوگوں نے اس سے سبق حاصل نہیں کیا وہ ایسے لکیر کے فقیر تھے کہ انہوں نے سوچا کہ اس زمانے میں جو بات کی تھی اب بھی وہی ہے، حالانکہ دنیا اس قدر جلد بدل رہی تھی اور انگریز کا اقتدار اس قدر جلد جا رہا تھا کہ اس کے بعد مسلمان ویسے کا ویسا ہی رہ جاتا۔

قومی اتحاد کے صدر مفتی محمود نے ٹی وی انٹرویو میں کہا تھا کہ جمعیت علماء ہند بھی مسلمانوں کی بہتری

Marfat.com

کے لیے ایک نصب العین رکھتی تھی اور مسلمانوں کی آزادی کے لیے ایک لائحہ عمل مرتب کیا تھا، ڈاکٹر صاحب نے مفتی محمود کے اس ارشاد کے بارے میں فرمایا کہ یہ غلط ہے جمعیت نے کوئی راستہ متعین نہیں کیا تھا، میں یہ تو نہیں کہوں گا کہ وہ جھوٹ بولتے ہیں لیکن ان کا جو نظریہ تھا وہ یہ تھا کہ نظام قضاۃ قائم ہو جائے، مولویوں کی حکومت عام مسلمانوں پر ہو اور مسلمان غلام رہے یہ ان کا نظریہ تھا، مسلمانوں کی مکمل آزادی، فلاح اور بہتری کے لیے جمعیت علمار ہند نے کوئی لائحہ عمل مرتب نہیں کیا تھا۔

میاں طفیل محمد کے ٹی وی انٹرویو کے بارے میں جس میں انہوں نے یہ کہا تھا کہ مولانا مودودی نے تحریک پاکستان اور قائداعظم کی کبھی مخالفت نہیں کی، ڈاکٹر صاحب نے فرمایا کہ میں تو مولانا مودودی سے بہت عرصہ سے واقف ہوں میرے اور ان کے بہت اچھے تعلقات ہیں ان کی بہت سی چیزوں کی میں قدر کرتا ہوں لیکن یہ کہ انہوں نے پاکستان کی مخالفت نہیں کی، اس کے کچھ اسباب تھے، یہ خیال غلط ہے کہ مودودی صاحب نے تحریک پاکستان کی مخالفت نہیں کی، پاکستان کی تو انہوں نے کھل کر مخالفت کی تھی، بعض لوگوں کی طرف سے یہ کہا جاتا ہے کہ علامہ ڈاکٹر محمد اقبال اور مولانا حسین احمد مدنی میں آخر وقت مفاہمت ہو گئی تھی اور اگر ارمغان حجاز خود اقبال مرتب کرتے تو وہ ان اشعار کو اس سے نکال دیتے جو انہوں نے حسین احمد مدنی کے بارے میں کہے تھے، ڈاکٹر صاحب نے فرمایا ہمارے پاس جو ارمغان حجاز ہے اس میں تو وہ اشعار موجود ہیں، مولانا حسین احمد مدنی نے دہلی کی ایک مسجد میں تقریر کرتے ہوئے یہ کہا تھا کہ موجودہ زمانے میں قومیں اوطان سے بنتی ہیں جب علامہ اقبال نے یہ سنا تو انہوں نے اپنے مشہور اشعار ؏

عجم ہنوز نداند رموز دیں ورنہ

کہے، لیکن جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ انہوں نے توجیہات کو قبول کر لیا تھا تو جب تک ہمارے پاس ثبوت نہ ہو ہم کیسے اسے تسلیم کر سکتے ہیں۔ اقبال کی تحریروں سے یہ کہیں ظاہر نہیں ہوتا کہ ایسی مفاہمت ہو گئی تھی اگر مفاہمت ہو گئی تھی تو یہ عجیب بات ہے کہ ارمغانِ حجاز ان کی زندگی میں ہی مرتب ہوئی

Marfat.com

اور شائع ہوئی اگر وہ چاہتے تو ان اشعار کو نکلوا دیتے، لیکن یہ اشعار اب تک موجود ہیں۔ چونکہ وقت کافی ہو چکا تھا۔ اس لیے ہم نے ڈاکٹر صاحب سے اجازت لی اور ان کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کمرے سے باہر نکل آئے۔

## قائداعظم کے رفیق کار

ڈاکٹر اشتیاق حسین قریشی کا شمار قائداعظم کے معتمد ترین ساتھیوں میں ہوتا تھا۔ خبر رساں ایجنسی اے اے پی کی ایک اطلاع کے مطابق ۱۹۳۰ء میں جو رہنما قائداعظم کو ہندوستان واپسی پر آمادہ کرنے کے لیے برطانیہ گئے تھے اُن میں ڈاکٹر اشتیاق حسین قریشی بھی شامل تھے۔ مسلم لیگ کی تنظیم نو کے بعد قائداعظم کی اہم تقاریر ڈاکٹر اشتیاق حسین قریشی لکھا کرتے تھے۔ اسی طرح شہید ملت لیاقت علی خان کی تقاریر بھی ڈاکٹر قریشی نے لکھی تھیں۔ ایک روایت کے مطابق "قرارداد مقاصد" کا مسودہ بھی ڈاکٹر قریشی نے تیار کیا اور اردو میں اس کا مستند ترجمہ بھی انہوں نے ہی کیا تھا۔

Marfat.com

# انٹرویو۔۲

ڈاکٹر اشتیاق حسین قریشی کا ایک یادگار انٹرویو
جو ہفت روزہ افق کے سابق ایڈیٹر حاجی احمد مجاہد
نے تحریر کیا۔ یہ انٹرویو ہفت روزہ "اُفق" کی
اشاعت ۱۹ مارچ ۱۹۷۸ء میں شائع ہوا تھا۔

ممتاز ماہر تعلیم اور سابق مرکزی وزیر تعلیم، اطلاعات و آبادکاری برائے مہاجرین ڈاکٹر اشتیاق حسین قریشی نے تحریک پاکستان سے اپنی وابستگی کے بارے میں کہا کہ جب میں کیمبرج کا طالب علم تھا اس زمانے میں چوہدری رحمت علی مرحوم کی تحریک کیمبرج میں بڑے زوروں پر تھی اور میں بھی کافی بحث و مباحثہ کے بعد اس میں شامل ہو گیا اور آخر وقت تک تحریک پاکستان میں میری شرکت رہی یعنی اسی وقت سے پاکستانی عقائد رکھتا ہوں جب کہ ابھی تک مسلم لیگ نے پاکستان کا مطالبہ نہیں کیا تھا۔

ڈاکٹر صاحب نے قائداعظم سے ملاقات اور اس سلسلے میں ایک یادگار واقعہ کا ذکر کرتے

Marfat.com

ہوئے کہا کہ قائدِ اعظم بھی دہلی میں تھے اور لیں بھی لہذا میں اکثر ملتا رہتا تھا انہوں نے کہا کہ یادگار واقعہ یہ ہے کہ اینگلو عربک کالج (دہلی کالج) میں تقریریں ہوئیں قائدِ اعظم بھی موجود تھے طلبا نے اپنی تقریروں میں یہ مطالبہ کیا کہ قائدِ اعظم کو چاہیئے کہ وہ نوجوانوں کو اپنے ساتھ شامل کر لیں اور ان کو تربیت دیں۔ قائدِ اعظم کے مزاج میں یہ بات شامل تھی کہ وہ فضول بات کسی کو نہیں کرنے دیتے تھے لہذا قائدِ اعظم نے اپنی تقریر میں نوجوانوں کو مخاطب کر کے کہا "آپ آگے آئیں میرا ہاتھ بٹائیں اور کام بھی تو کریں۔

ڈاکٹر اشتیاق حسین قریشی نے اس تاثر کو بے بنیاد قرار دیا کہ ۱۹۴۰ء ہی میں دو آزاد ریاستوں کی بنیاد رکھ دی گئی تھی اور قائدِ اعظم کے ذہن میں بھی دو آزاد مسلم ریاستوں کا تصور تھا۔ انہوں نے کہا کہ یہ پروپیگنڈہ غلط اور سراسر افترا ہے اور یہ ان لوگوں نے ایجاد کیا ہے جو پاکستان کو توڑنے کے درپے رہے ہیں۔ ڈاکٹر قریشی نے کہا کہ حقیقت یہ ہے کہ قائدِ اعظم اور دیگر مسلم زعماً کے ذہن میں یہ بات تھی کہ جہاں جہاں مسلمانوں کی اکثریت ہے وہ علاقے مسلمانوں کی حکومت میں ہوں۔ اس کا مقصد ہرگز یہ نہیں تھا کہ بہت چھوٹی چھوٹی خود مختار ریاستوں میں مسلمان تقسیم ہو جائیں۔ قائدِ اعظم دشمن کے مقابلے میں چھوٹی اور کمزور وسائل والی حکومت کو بھلا کس طرح پسند کرتے۔

قیامِ پاکستان کے بعد اسلامی آئین کے سلسلے میں قائدِ اعظم اور قائدِ ملت لیاقت علی خان کی کاوشوں کا ذکر کرتے ہوئے ڈاکٹر صاحب نے کہا کہ اسمبلی کی دو حیثیتیں تھیں ایک معمولی نوعیت کی قانون سازی اور دوسری آئین سازی۔ چونکہ بے حد مسائل تھے۔ لہذا وہ پوری توجہ آئین سازی کی طرف مبذول نہیں کر سکے۔ البتہ یہ ضرور تھا کہ لیاقت علی خان کی شہادت سے پہلے (۱۹۵۱ء) چار سال کے عرصے میں بنیادی اصولوں کی کمیٹی نے ایک مسودہ تیار کیا تھا اور ایک آئین منظور بھی کیا تھا لیکن وہ ہمارے آپس کے جھگڑوں کی وجہ سے نافذ نہ ہو سکا کیونکہ ہمارے بنگالی لیڈر یہ سمجھتے تھے کہ جو حقوق انھیں ملنے چاہیئے تھے۔ وہ انھیں نہیں ملے تھے اسی دوران جب قائدِ ملت ڈھاکہ تشریف لے گئے تو میں بھی ان کے ہمراہ تھا وہاں مسلم لیگ کا ہنگامہ خیز اجلاس

Marfat.com

ہوا اور اس مسودہ پر سخت اعتراضات کیے گئے ۔ ان کا مطالبہ تھا کہ آبادی کے لحاظ سے ان کی برتری پورے پاکستان پر قائم ہو ۔ ہم یہ کہتے تھے کہ ہندوؤں کی تعداد کو نکال دیں تو دونوں حصوں کے مسلمانوں کی تعداد برابر ہو جائے گی ۔ پھر بھی وہ رضامند نہ ہوئے اور رپورٹ واپس لینی پڑی ۔ اس کے بعد خواجہ ناظم الدین کے زمانے میں ایک آئینی رپورٹ پیش ہوئی ۔ وہ اسمبلی نے منظور کی لیکن اس پر بھی بہت سے جھگڑے پیدا ہو گئے ۔ اس طرح لوگوں کی بے شعوری کی وجہ سے پاکستان میں آئینی تعطل رہا ۔

ڈاکٹر صاحب نے آئینی تنازعات کو بنگلہ دیش کے قیام کا محرک قرار دینے کی تردید کی انہوں نے کہا کہ اصل بات یہ نہ تھی کیونکہ دستور ساز اسمبلی میں بنگالیوں کی اکثریت تھی اور وہ جو چاہتے کر سکتے تھے ۔ ڈاکٹر صاحب نے کہا مشرقی پاکستان میں ہندوؤں کی ایک بڑی لابی تھی ۔ انہوں نے کبھی حالات کو سدھرنے ہی نہیں دیا ۔ جبکہ مسلمانوں کی ہمیشہ یہ فطرت رہی کہ وہ بنگال میں ہوں یا افغانستان میں یا کسی اور جگہ ۔ وہ کبھی اپنے فائدے کی بات نہیں سمجھتے اور غیروں کے بہکاوے میں آجاتے ہیں ۔ سلطنت عثمانیہ یوں ہی برباد ہوئی ۔ جب تک مسلمان خود اپنے فائدے کو نہیں سمجھیں گے نقصان ہی اٹھاتے رہیں گے ۔

ڈاکٹر صاحب نے ایک سوال کے جواب میں کہا کہ قائد اعظم کبھی سیکولرزم کے حامی نہیں رہے ۔ اور قیام پاکستان کے بعد ان کی جس تقریر کا حوالہ دیا جاتا ہے وہ دستور ساز اسمبلی میں ہوئی تھی اور میں خود اس میں موجود تھا انہوں نے کہا تھا کہ آزاد ملک کے شہری کی حیثیت سے آپ اس ملک میں موجود ہیں ۔ تو شہری کی حیثیت سے ہر ایک کے حقوق برابر ہیں ۔ چاہے آپ کسی بھی مذہب کے پیروکار کیوں نہ ہوں اور اس بنیاد پر دستور میں کوئی شق ایسی نہیں ہو گی جس سے کہ کسی کو نقصان پہنچے ۔ انہوں نے کہا کہ قائد اعظم ہمیشہ اسلام کا نام لیتے تھے اور وہ کہتے تھے کہ پاکستان ہم اس لیے چاہتے ہیں کہ اس کو ہم اسلام کی تجربہ گاہ بنائیں گے اور یہ ثابت کر سکیں گے کہ اسلام کے اصول اس بیسویں صدی میں بھی ایسے ہی قابل عمل ہیں جیسے ابتدا میں تھے ۔

Marfat.com

ڈاکٹر اشتیاق حسین قریشی نے تحریک پاکستان میں علماء، طلباء، تاجروں اور سیاستدانوں کے کردار کا اجمالی تذکرہ کرتے ہوئے کہا کہ علماء کی دو جماعتیں تھیں ایک پاکستان کے حق میں تھی اور دوسری پاکستان کی مخالف ۔انہوں نے کہا کہ علامہ اقبال اور مولانا حسین احمد مدنی کے درمیان مخالفت کی ابتداء اس وقت ہوئی جب ۱۹۳۸ء میں دہلی کی جنگل والی مسجد میں تقریر کرتے ہوئے مولانا حسین احمد مدنی نے کہا کہ دنیا میں جتنی بھی قومیں بنتی ہیں ان کی بنیاد وطنیت ہے، مذہب نہیں۔ چونکہ یہ بات علامہ اقبال اور اسلام کے فلسفے سے متصادم تھی۔ لہٰذا علامہ اقبال نے وہ مشہور اشعار کہے ؂

عجم ہنوز نداند رموز دیں ورنہ
ز دیوبند حسین احمد چہ بوالعجی است
سرود بر سر منبر کہ ملت از وطن است
چہ بے خبر ز مقام محمدؐ عربی است
مصطفےٰ برساں خویش را کہ دیں ہمہ اوست
اگر باو نرسیدی تمام بولہبی است

ڈاکٹر صاحب نے اس بات کی تردید کی کہ علامہ اقبال اور مولانا حسین احمد مدنی کے درمیان اختلافات افہام و تفہیم کے ذریعے طے ہو گئے تھے۔ بلکہ مولانا مدنی نے علامہ اقبال کی تحریروں پر تاویلوں کے انبار لگا دیئے تھے اس سے بعض لوگ یہ سمجھے کہ وہ اپنے مؤقف سے پیچھے ہٹ گئے تھے جبکہ حقیقت میں جمعیت علماء ہند کے لوگ کبھی اپنے مؤقف سے پیچھے نہیں ہٹے۔

ڈاکٹر صاحب نے مزید کہا کہ دیوبندی علماء میں علامہ شبیر احمد عثمانی، پاکستان کی تحریک میں شامل تھے جبکہ اہلسنت کے بیشتر علماء نے تحریک پاکستان میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا ان میں مولانا عبدالحامد بدایونی، علامہ شاہ عبدالعلیم صدیقی، مولانا سید نعیم الدین مراد آبادی، سید محمد محدث کچھوچھوی۔ پیر صاحب مانکی شریف، مولانا ابوالحسنات قادری وغیرہ پیش پیش تھے۔ ڈاکٹر قریشی نے شاہ عبدالعلیم

Marfat.com

صدیقی رحمۃ اللہ علیہ کی تبلیغی خدمات کو زبردست خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے کہا کہ میں ان کا بے حد احترام کرتا تھا وہ اپنی ذات میں بے شمار خوبیوں کے مالک تھے۔ مولانا سے میری دو ملاقاتیں یادگار رہیں گی۔ پہلی اس وقت جبکہ آپ کی آنکھ میں سخت تکلیف تھی لیکن مولانا پھر بھی اپنے تحریکی کام میں بہت مصروف تھے دوسری بمبئی میں نماز عید الضحیٰ کے موقع پر جبکہ آپ نے نماز کی امامت کے بعد یہ پُر اثر دعا فرمائی تھی " یا اللہ تو ہمیں اس ذلت سے بچا کہ ہم غلاموں کے غلام بن جائیں "۔ ڈاکٹر اشتیاق حسین قریشی نے ایک سوال کے جواب میں کہا کہ مولانا عبدالستار خاں نیازی اور خواجہ قمرالدین سیالوی احراری ہرگز نہیں تھے بلکہ انہوں نے تحریک پاکستان میں بہت کام کیا ہے اور یہ حقیقت ہے جس سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔

ڈاکٹر صاحب نے کہا کہ تحریکِ پاکستان میں طلبار نے بہت اہم کردار ادا کیا ہے۔ علیگڑھ کے طلبار نے سندھ میں آکر کام کیا اور اپنی بساط سے بڑھ کر کام کیا۔ ڈاکٹر صاحب نے کہا کہ تاجروں کا ایک گروپ تھا جس نے بوقتِ ضرورت اعانت کی اور بعض تاجر شدت سے تحریک پاکستان میں حصہ لے رہے تھے مثلاً اصفہانی وغیرہ۔ سیاست دانوں کے دو گروہ تھے سواد اعظم قائد اعظم کے ساتھ تھا اور باقی لوگ کانگریسی تھے۔

# ایک یادگار مجلسِ مذاکرہ

انجمن طلبہ اسلام کراچی کی جانب سے
۶ فروری ۱۹۷۸ء کو فاضل بریلوی مولانا احمد رضا خان
کی یاد میں منعقد ہونے والے ایک مذاکرہ کی رپورٹ۔ جسے
روزنامہ نوائے وقت کراچی کے سب ایڈیٹر حاجی احمد
مجاہد نے ماہنامہ فیضان لاہور کے لیے تحریر کیا۔ یہ رپورٹ
ماہنامہ فیضان لاہور کے مارچ ۱۹۷۸ء کے شمارے میں
شائع ہوئی تھی۔

۶ فروری کو شام ساڑھے چار بجے فاضل بریلوی مولانا احمد رضا خان کی یاد میں انجمن طلبا اسلام (پاکستان) کراچی کی جانب سے مقامی ہوٹل میں مجلسِ مذاکرہ کا اہتمام کیا گیا۔ جس میں کراچی اور ملک کے دوسرے علاقوں کی بہت سی علمی، ادبی، مذہبی اور سیاسی شخصیتوں نے شرکت کی

Marfat.com

مجلسِ مذاکرہ کی صدارت پروفیسر شاہ فریدالحق نے کی جبکہ مہمانِ خصوصی ملک کے ممتاز ماہر تعلیم، مؤرخ اور کراچی یونیورسٹی کے سابق وائس چانسلر ڈاکٹر اشتیاق حسین قریشی تھے۔

مجلسِ مذاکرہ کا آغاز تلاوتِ قرآن پاک سے ہوا۔ قاری محمد علی نے سورہ الرحمٰن کی تلاوت کی ان کی پر اثر قرأت سے سامعین جھومنے لگے۔ تلاوت کے بعد فیصل آباد کے طالب علم صاحبزادہ عطار المصطفیٰ نے اعلیٰ حضرت فاضل بریلویؒ کی نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم پیش کی۔

مذاکرہ کے پہلے مقرر انجمن طلبار اسلام پاکستان کے مرکزی جنرل سیکرٹری محمد عثمان خان نوری تھے انہوں نے خطاب کرتے ہوئے اعلیٰ حضرت بریلویؒ کی حیاتِ مبارکہ کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی انہوں نے کہا کہ علم و فضل کے آسمان پر جو ستارے چمکے ان میں اعلیٰ حضرت سورج کی مانند جگمگا رہے ہیں اور تاریخِ اسلام میں علامہ شامیؒ کے بعد کوئی ایسی شخصیت نظر نہیں آئی جو اتنے علوم پر بیک وقت حاوی ہو۔

مجلسِ مذاکرہ کے دوسرے مقرر ممتاز ادیب و صحافی خواجہ رضی حیدر نے "اعلیٰحضرت اور ندوۃ العلمار" کے موضوع پر تقریر کرتے ہوئے کہا کہ اعلیٰحضرتؒ نے ایسے وقت آنکھ کھولی جب کہ مغلیہ سلطنت کا سورج غروب ہو رہا تھا۔ اس نازک دور میں حضرت شاہ ولی اللہ کے بعد اعلیٰحضرت نے امتِ مسلمہ کی پوری توانائی کے ساتھ رہنمائی کی۔ انہوں نے کہا کہ اعلیٰحضرت نے ندوۃ العلمار کے قیام کے لئے اور مدرسوں کے نصاب کی اصلاح کے لیے بھرپور کوشش کی لیکن جب ندوۃ العلمار پر نیچری اور غیر مقلد علمار کا قبضہ ہو گیا اور انہوں نے افتراق و تفریق سے کام لیا تو اعلیٰ حضرت نے اس کی نشاندہی فرمائی اور علمار سے اپیل کی کہ وہ اس سے علیحدہ ہو جائیں آخر کچھ عرصہ بعد مولانا رشید گنگوہی نے بھی فتویٰ کے ذریعہ ندوۃ العلمار سے علیحدگی کا اعلان کر دیا۔ اسی طرح ترکِ موالات کے بارے میں اعلیٰ حضرت نے جو موقف اختیار کیا بعد میں مولانا اشرف علی تھانوی نے فتویٰ کے ذریعے اس کی بھرپور تائید کی انہوں نے کہا کہ اعلیٰحضرت کا موقف آفاقی تھا۔ اس لیے ہر کوئی ان کی تائید پر مجبور تھا۔

Marfat.com

ممتاز ادیب وصحافی سجاد میر نے کہا کہ میں حضرت شاہ ولی اللہ کے بعد اعلیٰ حضرت احمد رضا خان بریلویؒ کو اپنا امام و پیشوا مانتا ہوں اور میرے خیال میں وہ اپنے وقت کے امام ابو حنیفہ تھے۔ کیونکہ انہوں نے سواد اعظم کے نظریات کو مجتمع کیا اور اپنی جانب سے کوئی نیا نظریہ پیش نہیں کیا اور نہ ہی اس کی اپنی مرضی سے تعبیر و توضیح پیش کی بلکہ اجماع امت کے نظریے کے تحت بعینہٖ اسی نظریہ کی وضاحت کی جو کہ سواد اعظم اور امام اعظم ابو حنیفہؓ کا نظریہ تھا۔

جناب سجاد میر کے بعد مہمانِ خصوصی ڈاکٹر اشتیاق حسین قریشی نے اعلیٰ حضرت احمد رضا خان بریلویؒ کی سیاسی اور مذہبی بصیرت پر محققانہ انداز میں روشنی ڈالی انہوں نے اپنی تقریر میں کہا کہ اعلیٰ حضرت کے جو کمالات تھے ان کا تذکرہ تاریخ میں نہیں۔ یہ نہیں کہا جا سکتا کہ تاریخ نے انصاف نہیں کیا یا تاریخ انصاف نہیں کرنا چاہتی بلکہ ہمارے پاس مواد کی کمی تھی یہ درست ہے کہ اسلامی تاریخ کے متعلق جو لکھا گیا ہے اس میں حضرتؒ کے خیالات اور حالات کے متعلق بہت کم لکھا گیا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ وعظ و تبلیغ صرف تقریری طور پر کی گئی تحریری کام بہت کم کیا گیا۔

ڈاکٹر صاحب نے کہا کہ جب میں علمار اہلسنت کے موضوع پر تحقیق کر رہا تھا تو میں نے محسوس کیا کہ جو کچھ تحریک جہاد کے بارے میں اب تک لکھا گیا ہے وہ سب یکطرفہ ہے۔ اس موقعہ پر میں نے پروفیسر شاہ فرید الحق سے رجوع کیا اور ان کے ذریعے کچھ مواد حاصل کیا۔ انہوں نے کہا کہ انگریزوں نے مسلمانوں کے دین اور ثقافت پر کاری ضربیں لگائیں مسلمانوں کا واسطہ دو قوموں یعنی انگریزوں اور ہندوؤں سے پڑا اور جس دن سے مسلمانوں نے برصغیر میں قدم رکھا تھا سب سے بڑا مسئلہ یہ تھا کہ ہندوؤں کی سازشوں اور تحریکوں کا مقابلہ کس طرح کیا جائے اور مسلمان اپنا تشخص کس طرح برقرار رکھیں۔ ہندوؤں کی زیادہ آبادی تھی اور مسلمان بہت کم تھے۔ اگر مسلمان ہندوؤں کے اثرات کو قبول کرتا تو اسلام سے دور ہو جاتا اور مسلمانوں کی یہی کوشش رہی کہ دین اثرات

Marfat.com

سے بچیں اور اپنا تشخص برقرار رکھیں۔ انہوں نے کہا کہ اس نازک دور میں جب کہ مسلمان اپنی بقا کی جنگ لڑ رہے تھے مولانا حسین احمد مدنی نے دہلی کی مسجد میں جب یہ کہا کہ مسلمان اور ہندو ایک قوم ہیں کیونکہ قومیں اوطان سے بنتی ہیں تو علامہ اقبالؒ نے اپنے اشعار میں اس غلط نظریہ کا فوراً رد کیا ؎

سرود بر سر منبر کہ ملت از وطن است
چہ بے خبر ز مقام محمد عربی است

انہوں نے کہا کہ ملک، وطن، ثقافت، زبان قومیت کی بنیاد نہیں بلکہ ملت عقیدے اور ایمان سے بنتی ہے اور ایمان مقام یا رنگ ونسل کا پابند نہیں۔

ڈاکٹر صاحب نے اعلیٰ حضرت کو خراجِ عقیدت پیش کرتے ہوئے کہا کہ یہ ان کی عظمت ہے کہ انہوں نے اس مقام کو سمجھا لیکن ان کے مقام اور عظمت کو سمجھنے کے لیے علم کی ضرورت ہے انہوں نے کہا کہ نہ یہ میرا مقام ہے اور نہ میری اتنی قابلیت ہے کہ میں کچھ کہہ سکوں کیونکہ ان کے سامنے تو علی گڑھ یونیورسٹی کے وائس چانسلر ڈاکٹر ضیاءالدین احمد زانوئے ادب طے کرتے ہیں انہوں نے اعلیٰ حضرت کی سیاسی بصیرت کے بارے میں اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ سیاست ان کی ایسی تھی کہ انہوں نے حقائق کو جان لیا۔ انہوں نے کہا کہ میں خود تحریک ترکِ موالات میں شامل تھا آج جب میں سوچتا ہوں تو تمام واقعات میری آنکھوں کے سامنے آتے ہیں۔ اس وقت ایک ہی نگاہِ دور بیں تھی جو جانتی تھی کہ مسلمانوں کا تصادم انگریز کی بجائے ہندو سے ہوگا۔ ان کا موقف درست ثابت ہوا ۔ اعلیٰ حضرت نے مولانا عبدالباری فرنگی محلی کو خطوط لکھے اور انہیں کہا کہ مسلمان حد اعتدال سے بڑھ گئے ہیں۔ انہیں افراط وتفریط سے بچنا چاہیئے۔ اسی طرح مولانا شوکت علی کو لکھا کہ کام کرتے ہو تو اسلام کو ترک نہ کرو اور اصولوں پہ تو قائم رہو۔ مولانا عبدالباری فرنگی محلیؒ ان کی اس ہدایت پر راہِ راست پر آگئے۔ انہوں نے کہا کہ صحیح عقیدے پہ قائم رہنا ضروری ہے اور جو غیر متعلق ہیں ان کو بھی کہا جائے کہ وہ ان حقائق پر غور کریں۔

Marfat.com

ڈاکٹر صاحب کے بعد اسلامک ایسوسی ایشن جرمنی کے سیکرٹری کمال ڈی ہنگر نے جرمن زبان میں تقریر کی جس کا اردو ترجمہ پاک سعودیہ کلچر ایسوسی ایشن کے صدر الحاج داؤد نے کیا۔ کمال ڈی ہلگر نے کہا کہ احمد رضا خان بریلویؒ ایک عظیم فقیہہ، محدث اور مفسر قرآن تھے۔ انہوں نے مختلف علوم پر ایک ہزار کتابیں تصنیف کی ہیں۔ ان کی خوبی یہ ہے کہ وہ عشقِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے سرشار تھے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کرنے والوں کے بہت بڑے دشمن تھے۔

ان کے علمی کارناموں سے عرب و عجم کے تمام علماء نے استفادہ کیا۔ انہوں نے کہا کہ جرمنی میں چودہ لاکھ مسلمان ہیں لیکن ان میں قریبی رابطہ نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں چار سال پہلے مسلمان ہوا تھا اور اسلام پھیلانے کے لیے کوشاں ہوں۔ مگر مالی وسائل اور کتابوں کی کمی نے بہت سی مشکلات پیدا کر دی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ دو سو کے قریب جرمن دوست اس سلسلے میں میری مدد کر رہے ہیں۔ اور جرمنی میں اسلام پھیلانا مشکل نہیں کیونکہ وہاں ہر طرح کی آزادی ہے۔

کراچی یونیورسٹی شعبۂ اردو کے پروفیسر ڈاکٹر فرمان فتح پوری نے مجلسِ مذاکرہ سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اعلیٰ حضرت کا شاعر کی حیثیت سے شمار ان شعراء میں ہوتا ہے جس صف میں حضرت حسان بن ثابتؓ، حضرت شرف الدین بوصیریؒ، قدسیؒ، حضرت امیر خسروؒ اور مولانا رومیؒ شامل ہیں انہوں نے کہا کہ اعلیٰ حضرتؒ کے کلام کی بڑی خصوصیت یہ ہے کہ ان کا کلام میلاد کی محفلوں اور سیرت کے جلسوں کے توسط سے ہر ایک فرد اور طبقے میں پہنچتا ہے۔ اور ہزاروں ایسے افراد جو ان کے عقیدے اور مسلک سے اتفاق نہیں رکھتے نعتیہ کلام نے ان کے دلوں میں گھر کر لیا ہے۔ وہ کلام سن کر جھومتے ہیں۔ گویا اعلیٰ حضرت ان کے ذہنوں پر چھا گئے ہیں۔

آخر میں مجلسِ مذاکرہ سے خطاب کرتے ہوئے پروفیسر شاہ فرید الحق نے اپنے صدارتی خطبے میں کہا کہ اعلیٰ حضرت ذاتی شہرت کے طلبگار نہ تھے بلکہ انہوں نے جذبۂ عشق کے تحت بعض علماء کی توہین آمیز عبارت پر گرفت فرمائی۔ انہوں نے کہا کہ اگر فریق ثانی اخلاص سے کام لیتا اور اردو کے چند جملوں کو جس میں کہ

Marfat.com

تقیصِ رسالت کا شائبہ تھا نکال دیتا تو یہ مسئلہ حل ہو سکتا تھا۔ اعلیٰ حضرت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دین کا محور تصور کرتے ہیں کیونکہ قرآن و دین ان ہی سے ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں دعوت دیتا ہوں کہ اعلیٰ حضرت کے علمی کارناموں کا تعصب کا پردہ ہٹا کر مطالعہ کیا جائے انہوں نے کہا کہ اگر کوئی شخص تعصب سے بالاتر ہو کر صرف اعلیٰ حضرت کے فتویٰ رضویہ کی پہلی جلد کا مطالعہ کرے تو وہ اچھی طرح سمجھ سکتا ہے کہ اعلیٰ حضرت کس بلند مرتبے پر فائز تھے۔ آخر میں اعلیٰ حضرت احمد رضا خان بریلویؒ کے نواسے اور جامعہ راشدیہ پیر جو گوٹھ کے شیخ الجامعہ حضرت مولانا تقدس علی خان نے دعا کی۔

(بشکریہ ہفت روزہ فیضان لاہور مارچ ۱۹۷۸ء)

Marfat.com

مرتبہ : خواجہ رضی حیدر

# حالات زندگی

ولادت : رئیسہ ضلع مارہرہ (یوپی) ہندوستان

تاریخ ولادت : ۲۰ نومبر ۱۹۰۳ء

تعلیمی قابلیت : پی ایچ ڈی (تاریخ) یونیورسٹی آف کیمبرج (برطانیہ) ۱۹۳۹ء
ایم اے (فارسی) یونیورسٹی آف دہلی (ہندوستان) ۱۹۲۹ء
ایم اے (تاریخ) یونیورسٹی آف دہلی (ہندوستان) ۱۹۲۸ء
بی اے آنرز (تاریخ) یونیورسٹی آف دہلی (ہندوستان) ۱۹۲۶ء

تعلیمی خدمات : وزٹنگ فیلو - یونیورسٹی آف کیمبرج (برطانیہ) ۷۳-۱۹۷۲ء
وائس چانسلر - یونیورسٹی آف کراچی (پاکستان) ۷۱-۱۹۶۱ء
ڈائرکٹر - سینٹرل انسٹی ٹیوٹ آف اسلامک ریسرچ کراچی ۶۲-۱۹۶۰ء

Marfat.com

وزیٹنگ پروفیسر۔ ڈیپارٹمنٹ آف ہسٹری کولمبیا یونیورسٹی نیویارک (امریکہ) ۶۰-۱۹۵۵ء

پروفیسر تاریخ :۔ یونیورسٹی آف پنجاب (لاہور) پاکستان ۴۹-۱۹۴۸ء

سربراہ کلیہ فنون۔ یونیورسٹی آف دہلی (ہندوستان) ۴۷-۱۹۴۴ء

پروفیسر شعبہ تاریخ :۔ یونیورسٹی آف دہلی (ہندوستان) ۴۷-۱۹۴۳

ریڈر شعبہ تاریخ :۔ یونیورسٹی آف دہلی (ہندوستان) ۴۲-۱۹۴۰ء

لیکچرار تاریخ :۔ سینٹ اسٹیفنز کالج دہلی (ہندوستان) ۳۹-۱۹۲۸ء

آپ کو اردو، انگریزی، فارسی، عربی، اطالوی اور فرانسیسی زبان پر یکساں قدرت حاصل تھی۔ خصوصاً انگریزی اور اردو پر آپ کی بے پناہ مہارت کی بنا پر برطانوی دانشور آپ کو Bilingual Man کہا کرتے تھے۔

**عہدے :۔** رکن :۔ کونسل آف دی پاکستان انسٹی ٹیوٹ آف انٹرنیشنل افیئرز ۷۳-۱۹۴۷ء

صدر :۔ پاکستان پولیٹیکل سائنس ایسوسی ایشن ۷۲-۱۹۵۱ء

نائب صدر :۔ پاکستان ہسٹاریکل سوسائٹی ۶۷-۱۹۵۴ء

مشیر :۔ قومی تعلیمی کمیشن (پاکستان) ۱۹۵۸ء

رکن :۔ ایڈوائزری کونسل آف اسلامک آئیڈیالوجی ۶۴-۱۹۶۲

صدر :۔ پاکستان ہسٹاریکل سوسائٹی ۷۶-۱۹۶۷ء

رکن :۔ نیشنل کمیشن برائے مین پاور اینڈ ایجوکیشن (پاکستان) ۶۹-۱۹۶۸ء

وائس چیئرمین :۔ انٹرنیشنل ورلڈ یونیورسٹی سروس جنیوا (سوئٹزرلینڈ) ۶۴-۱۹۶۲ء

Marfat.com

انٹرنیشنل چیئرمین :۔ ورلڈ یونیورسٹی سروس، جنیوا

(سوئٹزرلینڈ) ۷۰ - ۱۹۶۶ء

صدر :۔ پاکستان انسٹی ٹیوٹ آف سینٹرل اینڈ

ویسٹ ایشین اسٹڈیز ۸۰ - ۱۹۷۰ء

سیٹو لیکچرار :۔ ۱۹۶۱ء

رکن :۔ نیشنل کمیشن برائے آرکائیو اینڈ ہسٹاریکل ریکارڈ۔

۷۱ - ۱۹۷۰ء

## دیگر عہدے :۔

رکن :۔ دستور ساز اسمبلی (پاکستان) ۵۴ - ۱۹۴۷ء

رکن :۔ حکومتِ پاکستان ۵۴ - ۱۹۴۹ء

ڈپٹی منسٹر :۔ حکومتِ پاکستان ۱۹۴۹ء

منسٹر آف اسٹیٹ :۔ حکومتِ پاکستان برائے تعلیم و آباد کاری

۱۹۵۰ء

## کانفرنسوں میں شرکت :۔

متعدد اہم کانفرنسوں میں شرکت کی جن میں سے چند کی تفصیل درج ذیل ہے۔

۱۹۵۳ء میں پرنسٹن (امریکہ) میں منعقدہ ایک سیمینار میں شرکت کی اور ہندی مسلمانوں کی ثقافت کے ارتقاء پر مقالہ پڑھا۔

۱۹۵۹ء میں ڈیوک یونیورسٹی (نارتھ کیرولینا) کے ایک سیمینار میں شرکت کی اور اسلام میں سیاسی فکر کا پس منظر پر مقالہ پڑھا۔

ستمبر ۱۹۶۶ء میں ورلڈ کانگریس آف ایرانا لوجسٹس منعقدہ تہران میں شرکت کی اور عمومی خطاب کیا۔

Marfat.com

دسمبر ۱۹۶۶ء میں ایشیا فاؤنڈیشن کانفرنس منعقدہ ہانگ کانگ میں شرکت کی اور ایشیائی جامعات میں معاشرتی علوم کے موضوع پر مقالہ پڑھا۔

فروری ۱۹۶۷ء میں امریکن یونیورسٹی آف بیروت کے اسلامی سمپوزیم میں "مسلم آرٹ" پر مقالہ پڑھا۔

جولائی ۱۹۶۷ء میں اسکول آف اورنٹیل اینڈ افریقن اسٹیڈیز یونیورسٹی آف لندن کے زیرِ اہتمام ایک کانفرنس میں شرکت کی اور ہند و مسلم تعلقات پر مقالہ پڑھا۔

ستمبر ۱۹۶۷ء میں انٹرنیشنل پولیٹیکل سائنس ایسوسی ایشن کی ساتویں عالمی کانفرنس منعقدہ برسیل میں شرکت کی اور "مذہب و سیاست" کے موضوع پر مقالہ پڑھا۔

جون ۱۹۶۸ء کو سیلون میں منعقدہ "ینگ ایشین لیڈرز" سیمینار میں شرکت کی۔

## اعزازات:۔

۱۹۶۵ء میں ستارۂ پاکستان اور ۱۹۸۰ء میں ہلالِ امتیاز ملا۔

## خدمات:۔

ڈاکٹر اشتیاق حسین قریشی کراچی یونیورسٹی کی وائس چانسلری سے علیحدگی اختیار کرنے کے بعد کالعدم سیاسی جماعت تحریک استقلال میں شامل ہو گئے۔ انہوں نے سابق وزیرِ اعظم بھٹو کے عہدِ استبداد میں اعلائے کلمۃ الحق کو نصب العین بنایا اور حقیقی جمہوریت کی بحالی کے لیے گراں قدر خدمات انجام دیں۔ خصوصاً تحریکِ نظامِ مصطفےٰ میں اہم کردار ادا کیا۔ ۱۹۷۲ میں صوبہ سندھ میں لسانی تنازعہ شروع ہونے پر آپ نے اردو کی سربلندی کے لئے شبانہ روز جدوجہد کی اور دانشوروں کے اُس وفد کی قیادت کی جس نے سابق وزیرِ اعظم بھٹو سے لسانی تنازعہ پر مذاکرات کئے تھے۔

۱۹۶۹ء میں ڈاکٹر اشتیاق حسین قریشی کو مقتدرہ قومی زبان کا چیئرمین مقرر کیا گیا۔

۱۵ اگست ۱۹۷۹ء سے انہوں نے قومی زبان اردو کے فروغ کے لیے تندہی سے کام شروع

Marfat.com

کیا اور صحت کی خرابی کے باوجود ہمہ وقت مصروف رہے۔ آپ کی کوششوں سے اردو ٹائپ رائٹر ایجاد ہوا۔ آپ نے ۶ دسمبر ۱۹۸۰ کو آخری پریس کانفرنس میں نستعلیق پریس کے بارے میں اعلان کیا جو اردو طباعت کی تاریخ میں ایک اہم کارنامہ ہے۔

آپ کی اہم مطبوعات یہ ہیں :۔

۱۔ دی ریلیجن آف پیس ، مطبوعہ دہلی ۱۹۲۹ء

۲۔ اسٹڈیز ان قرآن ، مطبوعہ مدراس ۱۹۳۱ء

۳۔ دی ایڈمنسٹریشن آف دی سلطنت آف دہلی ، مطبوعہ لاہور ۱۹۴۰ء

۴۔ دی پاکستانی وے آف لائف مطبوعہ لندن ۱۹۵۶ء

۵۔ دی مسلم کمیونٹی آف دی سب کانٹی نینٹ آف انڈیا اینڈ پاکستان مطبوعہ ہیگ ۱۹۶۲ء

۶۔ اسٹرگل فار پاکستان ، مطبوعہ کراچی ۱۹۶۵ء

۷۔ دی ایڈمنسٹریشن آف دی مغل ایمپائر ، مطبوعہ کراچی ۱۹۶۷ء

۸۔ پاکستان این اسلامک ڈیماکریسی ، مطبوعہ لاہور

۹۔ علماء ان پالیٹکس ، مطبوعہ کراچی ۱۹۷۲ء

۱۰۔ ایجوکیشن ان پاکستان ، مطبوعہ کراچی ۱۹۷۵ء

۱۱۔ اکبر ، مطبوعہ کراچی ۱۹۷۸ء

۱۲۔ پرسپیکٹوز آف اسلام اینڈ پاکستان ، مطبوعہ ۱۹۷۹ء

درج ذیل کتابیں ڈاکٹر صاحب نے بحیثیت معاون مصنف تحریر کیں۔

۱۔ سورسز آف انڈین ٹریڈیشن مطبوعہ نیویارک ۱۹۵۵ء

۲۔ ہسٹری آف فریڈم موومنٹ ، مطبوعہ کراچی ۱۹۵۶ء

۳۔ ٹریڈیشن ، ویلیوز اینڈ سوشیو اکنامک ڈیولپمنٹ ، مطبوعہ لندن ۱۹۶۱ء

۴۔ فارن پالیٹکس ان اے ورلڈ آف چینج ، مطبوعہ نیویارک ۱۹۶۳ء

Marfat.com

۵۔ اے شارٹ ہسٹری آف پاکستان (چار جلدیں) مطبوعہ کراچی ۱۹۶۷ء
اس کے علاوہ بڑی تعداد میں مقالے اور مضامین مختلف اخبارات و رسائل میں شائع ہوئے۔

ڈاکٹر اشتیاق حسین قریشی پر ۲۲ جنوری ۱۹۸۱ء کو اسلام آباد کے پولی کلینک میں دل کا دورہ پڑا اور وہ انتقال کر گئے۔ ڈاکٹر قریشی ۱۹ جنوری کو قومی سیرت کانفرنس میں شرکت کے لیے اسلام آباد پہنچے تھے۔ آپ کی میت بذریعہ طیارہ کراچی لائی گئی۔ اسلام آباد میں آپ کی نماز جنازہ میں صدر جنرل محمد ضیاء الحق کے علاوہ اعلیٰ فوجی و سول حکام نے بڑی تعداد میں شرکت کی۔ ۲۳ جنوری کو کراچی میں آپ کی نمازِ جنازہ خیر آبادی مکتبۂ فکر کے روشن چراغ مولانا منتخب الحق قادری نے پڑھائی۔ سبزی منڈی کے قریب واقع قبرستان میں ڈاکٹر قریشی کو ان کی اہلیہ کے پہلو میں سپرد خاک کیا گیا۔

Marfat.com

# تعزیتی پیغامات

بین الاقوامی شہرت یافتہ مؤرخ۔ ممتاز ماہر تعلیم اور جامعہ کراچی کے سابق وائس چانسلر ڈاکٹر اشتیاق حسین قریشی کے انتقال پر ہر طبقہ فکر کے جانب سے گہرے صدمے اور رنج وغم کا اظہار کیا گیا۔ یہاں ڈاکٹر اشتیاق حسین قریشی کی خدمات کو بطور خراج عقیدت چند تعزیتی پیغامات درج کیے جارہے ہیں۔

## صدر جنرل محمد ضیاء الحق

صدر جنرل محمد ضیاء الحق نے ڈاکٹر اشتیاق حسین قریشی کے منہ بولے بیٹے کے نام ایک تعزیتی پیغام میں کہا کہ مجھے ڈاکٹر اشتیاق حسین قریشی کے اچانک انتقال کی خبر سن کر گہرا صدمہ ہوا۔ مرحوم ڈاکٹر قریشی ممتاز ماہر تعلیم، معروف دانشور، اعلیٰ صلاحیتوں کے حامل ادیب تھے۔ انہوں نے

Marfat.com

اپنے قلب ونظر کی نادر روزگار صفات سے نوجوان طلبہ کی پوری نسل کو متاثر کیا۔ خاص طور پر ان کی قیام پاکستان اور اس کے بعد اس کی تعمیر نو میں قابلِ قدر خدمات ہمیشہ یادگار رہیں گی۔ اُن کی زندگی حقیقت میں جہالت، تعصب اور ظلم وجور کے خلاف جہاد سے عبارت تھی۔ پاکستانی معاشرے کی ٹھوس انسانی اقدار پر تعمیر نو کے لیے انہوں نے اپنی زندگی وقف کر دی تھی۔ پاکستان میں وہ اعلیٰ ترین مناصب پر فائز رہے۔ اور اسلام و پاکستان کی اپنی بہترین صلاحیتوں کے ساتھ خدمات انجام دیتے رہے۔ ان کی موت سے جو خلاء پیدا ہوا ہے اُس کا پُر ہونا مشکل ہے۔ ان کے انتقال سے میرا ذاتی نقصان ہوا ہے۔ وہ اپنے اہلِ خانہ کے علاوہ طلبہ، ادیبوں اور مداحوں سمیت بے شمار افراد کو سوگوار چھوڑ کر خالقِ حقیقی سے جا ملے ہیں۔ خدا اُن کو جوارِ رحمت میں داخل کرے۔

## گورنر سندھ لیفٹننٹ جنرل ایس ایم عباسی

گورنر سندھ لیفٹننٹ جنرل ایس ایم عباسی نے اپنے تعزیتی پیغام میں کہا کہ انہیں ڈاکٹر اشتیاق حسین قریشی کے انتقال کی خبر سن کر گہرا صدمہ پہنچا جو ممتاز ماہر تعلیم، تاریخ دان اور عظیم محب وطن تھے تعلیم کے فروغ میں مرحوم کی خدمات جن کی بنیاد اسلامی اقدار پر تھی عرصے تک یاد رہیں گی۔ ان کی موت سے قوم ایک ممتاز محقق اور ماہر تعلیم سے محروم ہو گئی ہے جنہوں نے مختلف حیثیتوں میں پاکستان کی بے لوث خدمت کی۔ وہ اپنی بھرپور زندگی کے آخری دور میں اپنی خرابیٔ صحت کے باوجود مقتدرہ قومی زبان کے سربراہ کی حیثیت سے مشنری جذبہ کے ساتھ اردو کی ترقی اور ترویج و اشاعت کے لیے کام کرتے رہے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے۔

## جناب محمد علی خان ہوتی وفاقی وزیرِ تعلیم

وفاقی وزیر تعلیم جناب محمد علی خان ہوتی نے اپنے ایک تعزیتی بیان میں کہا کہ ڈاکٹر

Marfat.com

اشتیاق حسین قریشی نہ صرف ایک ممتاز ادیب تھے بلکہ وہ ایک نامور مورّخ، ہمہ جہت ماہر تعلیم اور تحریکِ پاکستان کے ممتاز رہنما تھے۔ ان کے انتقال سے قوم و ملک کو ایک ناقابلِ تلافی نقصان پہنچا ہے۔

## مولانا عبدالستار خان نیازی سینئر نائب صدر ورلڈ اسلامک مشن پاکستان

ورلڈ اسلامک مشن کے سینئر نائب صدر اور تحریک پاکستان کے رہنما مولانا عبدالستار خان نیازی نے ایک تعزیتی پیغام میں کہا ہے کہ ڈاکٹر اشتیاق حسین قریشی کا انتقال ایک قومی نقصان ہے وہ تحریکِ پاکستان کے رہنما۔ ممتاز ماہر تعلیم، اردو کے خدمتگار اور اسلامی اقدار کو قومی سطح پر فروغ دینے کے زبردست حامی تھے۔ انہوں نے تحریک بحالی جمہوریت اور تحریک نظام مصطفیٰ میں جو نمایاں کردار انجام دیا وہ ہمیشہ یادگار رہے گا۔ مولانا عبدالستار خان نیازی نے کہا کہ خصوصاً بحیثیت ایک مورّخ کے ڈاکٹر اشتیاق حسین قریشی نے جس بیباکی سے اظہارِ حق کا فریضہ انجام دیا ہے وہ تاریخ کے طلبہ کے لیے ایک مثالی حیثیت رکھتا ہے۔ اُن کے انتقال سے جو خلاء پیدا ہوا ہے اُس کا پُر ہونا مشکل ہے۔

## مولانا جمیل احمد نعیمی شیخ الحدیث دارالعلوم نعیمیہ کراچی

ممتاز عالم دین مولانا جمیل احمد نعیمی نے ایک بیان میں کہا کہ اہلِ علم و دانش کے لیے ڈاکٹر اشتیاق حسین قریشی کا وجود اس دور پُرفتن میں ایک نعمتِ غیر مترقبہ تھا۔ انہوں نے برصغیر پاک و ہند کی تاریخ کی تدوین اور اردو کی ترقی کے لیے جو خدمات انجام دی ہیں وہ آئندہ نسلوں کے لیے مشعلِ راہ ہیں۔ خصوصاً

Marfat.com

ڈاکٹر قریشی نے دو قومی نظریہ کے حامی علمار کا تذکرہ جس سچائی اور بیباکی سے کیا ہے وہ تاریخی مغالطوں کی اصلاح میں معاون ثابت ہوگا۔ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے۔

## علامہ شاہ تراب الحق قادری چیئرمین تعلیمی کمیٹی بلدیہ کراچی

ڈاکٹر اشتیاق حسین قریشی کے انتقال سے مجھے ذاتی طور پر صدمہ پہنچا کیونکہ وہ ایک عظیم کردار و شخصیت کے مالک تھے اور ان کی حب الوطنی مثالی تھی۔ ڈاکٹر صاحب نے دو سال قبل کراچی میں یوم رضا کی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے دو قومی نظریہ کے حامی علمار کی تحریکِ پاکستان کے سلسلہ میں جو فضیلت بیان کی تھی اس سے ایک مستقل تاریخی بد دیانتی کا ازالہ ہوا ہے۔ خصوصاً ڈاکٹر قریشی نے اپنی کتاب "علماء ان پالیٹکس" میں فاضل بریلوی اعلیٰحضرت مولانا احمد رضا خان کی دو قومی نظریہ کی ترویج و اشاعت کے سلسلہ میں خدمات کا جس مستحسن انداز میں تذکرہ کیا ہے وہ ہمارے تذکرہ نویسوں اور مؤرخین کے لیے اظہارِ حق کی ایک اعلیٰ مثال ہے۔ اللہ ان کو جوارِ رحمت میں جگہ دے۔

Marfat.com

العالم الکامل المحدث الفاضل

جبل الاستقامۃ

علامہ حضرت شاہ وصی احمد محدث سورتی قدس سرہٗ

کی

فقہ حنفی میں نادر و نایاب تصنیف

# التعلیق المجلّٰی لما فی منیۃ المصلّٰی

پندرھویں صدی ہجری کے آغاز پر
مکتبہ قادریہ لاہور سے فوٹو آفسٹ پر ایک مرتبہ پھر
اہلِ علم کے لئے طبع ہو گئی ہے۔

ملنے کا پتہ: مکتبہ قادریہ جامعہ نظامیہ رضویہ
اندرون لوہاری دروازہ لاہور (پاکستان)

Marfat.com

Marfat.com

# کیا یہ کتابیں آپ نے پڑھی ہیں؟

**اختلافِ علیؓ و معاویہؓ** :- شیخ الاسلام مولانا عبدالقادر بدایونی کی ایک نادر تصنیف، ترجمہ :- شاہ حسین گردیزی

**تاریخ پاک و ہند** :- محمد بن قاسم کی آمد سے لیکر قادیانی مسئلہ حل ہونے تک، مؤلفہ :- حکیم قاری احمد پیلی بھیتی

**تذکرۂ محدّث سورتی** :- چودھویں صدی ہجری کے بے بدل محدث اور فقیہہ شاہ وصی احمد محدث سورتی کے حالات تصنیف :- خواجہ رضی حیدر

**تذکرۂ اکابر اہلسنت** :- سرزمین پاک کے علمار کی خدمات اور حالات پر مشتمل ایک مستند تاریخ تصنیف :- علامہ عبدالحکیم شرف قادری

**نظریۂ پاکستان** :- نظریۂ پاکستان کی تشکیل و ارتقار پر ایک جامع اور مستند کتاب، تصنیف :- پروفیسر شریف المجاہد

**قائداعظم کے ۷۲ سال** :- قائداعظم کے روز و شب کی مفصل داستان تصنیف :- خواجہ رضی حیدر

ملنے کا پتہ

**سورتی اکیڈمی - ۵ ڈی ۱۶ ناظم آباد کراچی**

**مکتبۂ قادریہ - اندرون لوہاری گیٹ، لاہور**


Marfat.com

نصر من اللہ و فتح قریب

# ترک موالات

پر

علمائے کرام دیوبند، سہارنپور، فرنگی محل لکھنؤ، دہلی

و بدایون وغیرہ کے فتاوے

جس کو

پراونشل خلافت کمیٹی ۔ صوبہ آگرہ. میرٹھ کے

شعبہ تبلیغ نے

بغرض اطلاع و عمل عام شایع کرایا

سید المطابع واقع کٹڑا دینہ بیگ خاں میں چھپا

نوٹ: اس فتوے کی فراہمی کے لیے محترم محمد عالم مختار حق کے شکر گزار ہیں (ابو سلمان)

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

# اِستِفتاء

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مذہب

(۱) حالات حاضرہ میں ترک موالات من النصاریٰ شرعاً ضروری ہے یا نہیں ؟

(۲) صورت موجودہ میں ملک کے ہنود کی ہمدردی مسلمانوں کے ساتھ اور اُن کا مرکزی مجلس خلافت کی تجویز، ترک موالات کو مفید اور کامیاب بنانے میں مدد دینا اور مسلمانوں کا اُن کی ہمدردی و مدد سے مستفید ہونا۔ عند الشرع کیا حکم رکھتا ہے ؟

(۳) ترک موالات کی تجویز عام کی دفعہ خصوصی مالی لین دین بند کر دینا۔ اور اسی ضمن میں :۔

(الف) مدارس قومیہ سے اس کا اجرا و نفاذ ضروری ہے یا نہیں ؟

(ب) طلبار مدارس قومیہ کا اراکین مدارس سے ایسا مطالبہ کہ وہ ہر ایسی مدد جو تجویز ترک موالات کے خلاف ہے فوراً حاصل کرنا بند کر دیں صحیح ہے یا نہیں ؟

(ج) ایسا کرنے میں عاقل و بالغ طلبہ، اپنے والدین کی اجازت کے محتاج ہیں یا نہیں ؟

المستفتی { فقیر عبد الماجد الماجد القادری
صدر شعبہ تبلیغ مجلس خلافت صوبہ آگرہ }

## نقل فتویٰ جناب مولانا محمود حسن صاحب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ وبہ نستعین۔

الجواب :

نمبرا۔ ترک موالات عن النصاریٰ کے متعلق جو استفتاء اس ضعیف اور درماندہ سے کیا گیا ہے ہر چند اپنے ضعف اور ناتوانی کے باعث مجبور ہوں اور نہ اپنی تحریر سے کوئی نفع خیال میں آتا ہے، مگر اس حالت میں سکوت اور انکار کو بھی ناجائز سمجھتا ہوں۔ اس لیے بالاجمال اور بقدر ضرورت دکفایت عرض ہے کہ موالات کفار کی ممانعت اور حرمت قرآن و حدیث میں مصرح

Marfat.com

ہے اور متعدد مواقع میں موجود ہے۔ بالخصوص اُن کے ساتھ جو تخریب اسلام میں ساعی ہو کر جگہ جگہ اسلام و مسلمین کی ہر قسم کی ایذا رسانی کا ثبوت بیّن دے رہے ہیں اور استقبال میں اس سے زائد اندیشے ہیں ایسے وقت میں ترک موالات کی فرضیت میں تامل کرنا کسی طرح جائز نہیں معلوم ہوتا۔ اور جو خطرات پیش نظر ہیں ہر چند وہ بھی قابلِ انکار نہیں، مگر اُن کے اندیشہ سے سب موجودہ اور آئندہ بلاؤں پر صبر و سکوت کر لینا ہرگز جائز نہیں۔ مسلمانوں پر فرض ہے کہ اپنے حقوق و منافع ضروریہ کو متفق ہو کر حکام سے حاصل کرنے میں ہرگز کوتاہی نہ کریں۔ مسلمانوں کی کوتاہیوں کا نتیجہ ہے جو کچھ نظر آ رہا ہے۔ اب آخر تابکے۔

نمبر ۲) مصائب حاضرہ میں ہندوؤں کی ہمدردی سے فائدہ اُٹھانا۔ یا اُن کے ساتھ مصالحت اور روا داری کا برتاؤ کرنا، اور جو ہندو اس درد میں ہماری غمخواری کریں اُن سے مَبَرّۃ اور اقساط (حسن سلوک) سے پیش آنا شرعاً درست اور جائز ہے، ہاں یہ فرض ہے کہ اس امداد میں کسی حکم شرعی میں ادنے خلل اور نقصان نہ آئے، نیز جو صاحب یہ کام کریں ایسے مصالح اور مقاصد پر پوری نظر اور احتیاط رکھیں۔ اس جواب اور نمبر ۱ کے جواب کا ثبوت اس آیت سے واضح ہے۔ (آیت) لَا يَنْهٰكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِيْنَ لَمْ يُقَاتِلُوْكُمْ فِى الدِّيْنِ وَلَمْ يُخْرِجُوْكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ اَنْ تَبَرُّوْهُمْ وَتُقْسِطُوْٓا اِلَيْهِمْ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ ۝ اِنَّمَا يَنْهٰكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِيْنَ قَاتَلُوْكُمْ فِى الدِّيْنِ وَاَخْرَجُوْكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ وَظَاهَرُوْا عَلٰٓى اِخْرَاجِكُمْ اَنْ تَوَلَّوْهُمْ وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۔ (ممتحنہ: ۹،۸)

اس آیت کا شانِ نزول تفاسیر سابقہ میں دیکھ لیا جائے۔ نیز صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کا کفار مکہ کی سختیوں سے تنگ آکر ملک حبشہ کی (جو اس وقت کافر تھا) زیر حمایت رہنے کو امون سمجھنا۔ اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا ابن الدغنہ کی امان کو قبول کرنا اور خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ابوطالب کی وفات پر تاسف انگیز کلمات فرما کر اُن کی تائید اور اعانت کو یاد فرمانا۔ نیز بنو خزاعہ اور بعض دوسرے قبائل کا فتح مکہ کے وقت آپؐ کے ساتھ ہونا یہ اور اس قسم کی نظائر کثیرہ بھی موجودہ حالت کو دیکھتے ہوئے نظر انداز کرنے کے قابل نہیں۔

نمبر ۳) ترک موالات کے متعلق بہت سی جزئیات میں جو امر مسلمانوں کو نافع نظر آئے اُس کا کرنا ضروری ہے۔ ہاں یہ امر ضروری اور مفید معلوم ہوتا ہے کہ اپنے مدارس اور اپنے لڑکوں کی تعلیم کو اپنے ہاتھ میں لے کر اپنی دینی حیات اور قومی خصائل پر اس کا نظام قائم کیا جائے۔

Marfat.com

علی گڑھ کی ابتدائی حالت میں علمار متدینین نے علی العموم اس قسم کی تعلیم سے رجواز سرتا پا گورنمنٹ کے رنگ میں رنگی ہوئی ہے روکا مگر بدقسمتی کہ وہ ترک نہ سکی۔ اب جب کہ اس کے ثمرات ونتائج آنکھوں سے دیکھ لیے تو قوم کو اس سے بچانا با بداہتہ ایک ضروری امر ہے طلبہ کے والدین دیکھ بھال کر اور سمجھانے پر بھی اسی تعلیم پر زور دیں اور مذہبی تعلیم سے مانع ہوں تو طلبہ کو ضروری ہے کہ لوجہ اللہ تعلیم مذہبی اور اسلام کی خدمت گزاری کے لیے سعی کریں۔

الملتمس

بندہ محمود حسن عفی عنہ،

## نقل فتویٰ علمار فرنگی محل لکھنؤ

(۱) ترک موالات عن النصاریٰ خود فرض شرعی ہے۔ خدا فرماتا ہے۔ یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْیَھُوْدَ وَ النَّصٰرٰی اَوْلِیَآءَ اور حالت حاضرہ میں اس کے ضمن میں فرض دفاع بھی ادا ہوتا ہے اس لیے آکد فروض سے ہوا۔

(۲) ضرورت کے وقت کفار سے مدد لینا جائز ہے۔ فتح القدیر میں ہے وھل یستعان بالکافر عندنا ناذا دعت الحاجۃ جائز وھو قول الشافعی رحمۃ اللہ۔ اس لیے صورت موجودہ میں ہندوؤں کی مدد سے مستفیض ہونا جائز ہے۔

(۳) ترک موالات حکم شرعی ہے جیسا کہ اوپر گزرا اس کے متعلق اہل الرائے کی تجاویز جب تک منافی احکام شرع نہ ہوں۔ واجب العمل ہیں اور چونکہ دفاع میں بعد نفیر کے اذن والدین کی حاجت نہیں ہوتی۔ کذا فی الھدایہ وغیرہ عن کتب الفقہ۔ اس لیے... (الف) ضروری ہے... (ب) ضروری ہے مطالبہ کو پورا کرنا اور مطالبہ صحیح ہے.... (ج) والدین کی اجازت کی ضرورت نہیں ہے۔

واللہ اعلم بالصواب۔

کتبہ محمد شفیع محب اللہ الانصاری فرنگی محل لکھنؤ

اصیح الجواب۔ واللہ اعلم بالصواب

کتبہ محمد عبد الباری الانصاری غفرلہ الباری

قال اللہ تعالیٰ لَا یَنْھٰکُمُ اللّٰہُ عَنِ الَّذِیْنَ لَمْ یُقَاتِلُوْکُمْ فِی الدِّیْنِ وَلَمْ یُخْرِجُوْکُمْ مِّنْ دِیَارِکُمْ اَنْ تَبَرُّوْھُمْ وَتُقْسِطُوْٓا اِلَیْھِمْ اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْمُقْسِطِیْنَ ہ اِنَّمَا یَنْھٰکُمُ اللّٰہُ عَنِ الَّذِیْنَ قٰتَلُوْکُمْ فِی الدِّیْنِ وَاَخْرَجُوْکُمْ مِّنْ دِیَارِکُمْ وَظٰھَرُوْا عَلٰٓی اِخْرَاجِکُمْ اَنْ تَوَلَّوْھُمْ وَمَنْ یَّتَوَلَّھُمْ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الظّٰلِمُوْنَ (ممتحنہ: ۸،۹)

پس بنبرا، موالات عن النصاریٰ بحالت موجودہ قطعاً حرام ہے اور ترک موالات لازم۔

Marfat.com

نمبر۲، استعانت ہنود سے کہ مشرک ہیں مگر ہم سے برسر پرخاش نہیں فعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ثابت ہے۔

نمبر۳، ترک موالات عن النصاریٰ کی تمام صورتیں جواب اول کی رد سے لازم ہیں۔ واللہ اعلم۔

محمد عزت اللہ الانصاری

واقعی یہود و نصاریٰ سے ترک موالات حکم شرعی ہے اور صورت موجودہ میں دفاع کا یہی طریقہ ہے اور اس وقت دفاع کے لیے اجازتِ والدین کی حاجت نہیں ہے۔ پس ترک موالات کے لیے بھی اذن والدین کی حاجت نہیں اور کفار سے عندالحاجت خود حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مدد لی ہے پس جائز ہے۔

فصح الجواب واللہ اعلم بالصواب۔

حررہ فقیر محمد ایوب غفرلہ،

## نقل فتویٰ علمائے سہارن پور

الجواب:

(۱) کفار سے موالات مطلقاً خواہ مشرکین ہوں یا یہود و نصاریٰ ممنوع ہے کہ جس کی ممانعت پر کثرت نصوص دال ہیں۔

(۲) غیر مسلم قوم سے استعانت عندالحاجت والوثوق قانون شرعی میں رہ کر درست ہے یعنی ان کی ہمدردی اس حد تک مباح ہے جہاں تک کہ دیگر احکامِ شرعیہ پر اثر نہ پڑے۔ قانون شرعی سے متجاوز ہو کر ان کی ہمدردی سے مستفید ہونا شرعاً درست نہیں۔

(۳) ایسی امداد مال جس سے نصرت دینی متوقع یا متوقف نہ ہو اس کا بند کر دینا لازمی اور ضروری ہے (الف) نمبر اول سے اس کا جواب واضح ہے کیونکہ یہ اس پر متفرع ہے (ب) حسب تشریح (نمبر۳) ایسی مضرت دہ امداد کا بند کر دینا یا اس کا مطالبہ صحیح ہے۔

(۴) منجملہ حقوق والدین کے یہ ہے کہ ایسے امور اختیار کرنے میں جن میں دینی و دنیاوی مضرت والدین کو نہ پہنچے۔ اس میں بھی ان سے اذن نہیں لابد ہے۔ لہٰذا حتی الوسع صورت مذکور میں اذن والدین سے لینا اور ان کو رضامند کرنے کی سعی بلیغ کرنی چاہیے۔ الابن البالغ یعمل عمرا ولا ضرر فیہ دینا ولا دنیا بوالدیہ وھما یکرھانہ فلا بد من الاستیذان فیہ اذا کان لہ منانع

Marfat.com

(عالمگیری صـ۲۴۲ ج ۶۔ کتاب الکراہتہ فقط۔ واللہ اعلم

| الجواب | الجواب صحیح | الجواب صحیح | الجواب صحیح | صحیح الجواب |
|---|---|---|---|---|
| خلیل | بندہ عبدالرحیم | منصور احمد | عبداللطیف عفی عنہ | عنایت اللہ مہتمم مدرسہ نظامیہ علوم |

# نقل فتویٰ علمائے بدایوں

الجواب :

(۱) عامہ مشرکین و کفار سے موالات و مودت حرام ہے خصوصاً یہود و نصاریٰ سے بحکم قرآنی یَاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْیَھُوْدَ وَالنَّصٰرٰی اَوْلِیَآءَ بَعْضُھُمْ اَوْلِیَآءُ بَعْضٍ وَمَنْ یَّتَوَلَّھُمْ مِّنْکُمْ فَاِنَّہٗ مِنْھُمْ اِنَّ اللّٰہَ لَا یَھْدِی الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ ۝ اس میں کسی زمانہ کی کوئی تخصیص نہیں حکم عام ہے۔ بالخصوص زمانۂ موجودہ میں جب کہ حالات حاضرہ یہ ہیں کہ نصاریٰ نے مسلمانوں سے مقابلہ کیا ان کو ان کے اسلامی ممالک سے نکالا۔ اور جنگ کو صلیبی جنگ قرار دیا۔ ان سے ایسے تعلقات جو باعث موالات ہوں بحکم نص صریح اِنَّمَا یَنْھٰکُمُ اللّٰہُ عَنِ الَّذِیْنَ قٰتَلُوْکُمْ فِی الدِّیْنِ وَاَخْرَجُوْکُمْ مِّنْ دِیَارِکُمْ وَظٰھَرُوْا عَلٰٓی اِخْرَاجِکُمْ اَنْ تَوَلَّوْھُمْ وَمَنْ یَّتَوَلَّھُمْ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝ حرام اور ممنوع ہیں۔

(۲) اولاً ملک کے وہ ہنود جنہوں نے نہ مسلمانوں سے قتال کیا ہے۔ نہ انہوں نے مسلمانوں کو ان کے گھروں سے نکالا ہے۔ شرعاً تعلقات عامہ کی ممانعت نہیں کما قال اللہ تعالیٰ لَا یَنْھٰکُمُ اللّٰہُ عَنِ الَّذِیْنَ لَمْ یُقَاتِلُوْکُمْ فِی الدِّیْنِ وَلَمْ یُخْرِجُوْکُمْ مِّنْ دِیَارِکُمْ اَنْ تَبَرُّوْھُمْ وَتُقْسِطُوْٓا اِلَیْھِمْ اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْمُقْسِطِیْنَ ۝ ...... ثانیاً جب کہ ان کے اتفاق و ہمدردی سے ایک امر ضروری میں مدد ملتی ہو تو کچھ نقصان نہیں جیسا کہ فتح القدیر میں ہے کہ وقت حاجت مشرکین سے مدد لی جا سکتی ہے۔ بلکہ احادیث سے ثابت ہے کہ بوقت حاجت جہاد میں بھی مشرکین سے مدد لی گئی جیسا کہ غزوہ حنین میں صفوان ابن امیہ سے۔ فقہاء کرام نے اسی بناء پر مشرکین سے جواز استعانت کی تصریح فرما دی۔ عینی شرح ہدایہ میں فعند نا یستعان لما ذکرنا وبہ قال الشافعی الخ اور حواشی ہدایہ میں اسی جواز استعانت کو مذہب قرار دیا۔ خصوصاً جب کہ وہ خود بخود ہمدردی و مدد میں حصہ لے رہے ہیں۔

(۳) دشمنان اسلام کفار محاربین سے جب شرعاً موالات حرام ہے تو مسلمانوں کو ان کی مدد کرنا، ان

Marfat.com

سے ولایے، درمے، قدمے، ایسی مدد لینا جو منجی الی الموالات ہو کیونکر جائز ہو سکتا ہے۔ کیونکہ ایسے امور تابع موالات ہوتے ہیں اور جب موالات ہی حرام ہے تو پھر ایسے امور کا جواز کس طرح ہو سکتا ہے۔ ہر مسلم عاقل بالغ پر لازم ہے کہ وہ احکام خدا اور رسولؐ کی پابندی کرے خواہ اس میں والدین یا دیگر دنیا والے راضی ہوں یا ناراض۔ لا طاعۃ المخلوق فی معصیۃ الخالق میں نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی یہی تعلیم دی ہے۔ پس تمام امور جزئیہ اس اصل کلی کے ماتحت ہیں جیسا کہ قرآن کریم اور احادیث صحیحہ سے ثابت ہوتا ہے۔ واللہ اعلم و علمہ اتم و احکم۔

الجواب صواب احمد الدین عفی عنہ — الجواب صحیح محمد حافظ بخش عفی عنہ — محمد ابراہیم الحنفی القادری عفا اللہ عنہ — صح الجواب واللہ اعلم بالصواب محمد قدیر بخش عفا اللہ عنہ — الجواب صواب محمد یعقوب بخش عفی عنہ

از بدایوں مدرسہ محمدیہ ۲۳ صفر المظفر ۱۳۳۹ھ

## حامداً و مصلیاً

کفار و مشرکین یہود و نصاریٰ سے موالات و مودت اہل اسلام کو حرام قطعی اور اس کا ترک فرض لازمی ہے۔ قرآن کریم میں ارشاد ہوتا ہے لاتجد قوما یومنون باللہ والیوم الاخر یوادون من حاد اللہ ورسولہ ولو کانوا اٰباءھم او ابناءھم او اخوانھم او عشیرتھم۔ الآیۃ تفسیر کبیر میں لکھا ہے۔ حرعن التودد الی الکفار والناق عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ کان یقول اللھم لا تجعل الفاجر الناس عندی نعمۃ فانی وجدت فیما اوحیت لا تجد قوما ..... الخ

یونہی امور معاصی یا کفر و شرک یا ظلم و عدوان میں اعانت و امداد ناجائز ہے۔ کما قال اللہ تعالیٰ، ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان امور غیر محظورہ و ممنوعہ شرعیہ میں کفار سے مدد لینا ضرورت و حاجت کے وقت درست ہے واللہ اعلم بالصواب وعندہ علم الکتاب۔

محررہ محمد حبیب الرحمٰن القادری البدایونی غفر اللہ تعالیٰ لہ ولوالدیہ

## نقل تحریر علمائے کان پور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

موالات من الکفار یقیناً حرام۔ جس پر نصوص قرآنیہ شاہد ہیں۔ فقط

فقیر آزاد سبحانی۔ خادم الطلباء نثار احمد خلف حضرت مولانا احمد حسن صاحب مغفور

Marfat.com

# نقل فتویٰ علماء دہلی

(۱) ترک موالات ایک شرعی فریضہ ہے جس کے متعلق قرآن مجید میں نہایت صاف وصریح احکام موجود ہیں۔ دوپہر کے وقت آفتاب کے وجود سے انکار ممکن، مگر دشمنان خدا کے ساتھ ترک موالات کی فرضیت سے انکار ممکن نہیں۔ قرآن پاک میں ایک دو جگہ نہیں بلکہ بہت سے مواقع میں نہایت تاکید کے ساتھ ترک موالات کے احکام مذکور ہیں اور دشمنانِ خدا کے ساتھ موالات کرنے والوں کے حق میں سخت سے سخت وعیدیں بیان فرمائی گئی ہیں۔

سورہ ممتحنہ میں ارشاد ہوتا ہے اِنَّمَا يَنْهٰكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِيْنَ قَاتَلُوْكُمْ فِى الدِّيْنِ وَاَخْرَجُوْكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ وَظٰهَرُوْا عَلٰٓى اِخْرَاجِكُمْ اَنْ تَوَلَّوْهُمْ وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ۔ (آیت: ۹،۸) خلاصہ ترجمہ حضرت حق تم کو ایسے لوگوں سے جنہوں نے تم سے دین میں مقاتلہ کیا اور تم کو تمہارے گھروں اور شہروں سے نکال کر خانہ ویران کیا اور تمہیں نکالنے میں دوسرے لوگوں (یعنی تمہارے دشمنوں) کی مدد کی موالات کرنے سے منع فرماتے ہیں اور جو مسلمان ان لوگوں سے موالات کریں گے وہ ظالم ہیں۔

اِس آیت میں حضرت حق نے جن کفار کی موالات سے منع فرمایا اور موالات کرنے والوں کو ظالم قرار دیا ہے ان کی تین حالتیں بیان کی ہیں۔ اوّل یہ کہ ان کے اور تمہارے درمیان مذہبی لڑائی ہوئی ہو دوم یہ کہ انہوں نے تم کو تمہارے گھروں اور شہروں سے نکال کر خانہ ویران کیا ہو۔ تیسرے یہ کہ اور نکالنے والوں کی مدد کی ہو۔ جن کفار میں یہ تینوں باتیں موجود ہوں ان کی موالات اس آیت سے صاف طور پر حرام ثابت ہوتی ہے۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ گورنمنٹ برطانیہ کے ایک بڑے ذمہ دار شخص نے جنرل ایلنبائی کو فتح یروشلم پر مبارک باد دیتے ہوئے کہا کہ آپ کو اس صلیبی جنگ کے فاتح ہونے کی حیثیت سے میں مبارک باد دیتا ہوں۔ ظاہر ہے کہ اگر ان ذمہ داران حکومت کے دلوں میں بھی وہی بات ہوتی جو زبان سے کہتے تھے کہ یہ جنگ مذہبی جنگ نہیں ہے تو فتح بیت المقدس کو صلیب کی فتح کیوں کہا گیا اور ایلنبائی کو صلیبی جنگ کا فاتح کس وجہ سے قرار دیا۔ صرف اس واقعہ نے ہی ان کے زبانی ادعا کی حقیقت کو بے نقاب کر دیا اور ارشاد خداوندی سچا ہو گیا کہ يُرْضُوْنَكُمْ بِاَفْوَاهِهِمْ وَتَاْبٰى قُلُوْبُهُمْ (۹ ، ۸) کہ وہ صرف اپنے منہ سے (ملکی جنگ بتا کر) تم کو راضی کر دیتے ہیں اور ان کے

Marfat.com

دل اس سے انکار کرتے ہیں یعنی اس جنگ کو ملکی جنگ بتانا صرف اس لیے تھا کہ مسلمانوں کی جانی و مالی قربانیاں حاصل کی جائیں۔ عربوں اور ہندوستانی مسلمانوں کو خلیفۃ المسلمین کی فوج سے لڑایا جائے اور خود ان کے ہاتھوں اسلامی ممالک فتح کر کے مسیحی طاقتوں کے حوالے کیے جائیں یا ان کے زیرِ اقتدار کر کے غلامی کا طوق مسلمانوں کی گردنوں میں ڈالا جائے۔ اس کے علاوہ صلح نامۂ ٹرکی کی شرائط نے تمام اسلامی دنیا کو یقین دلا دیا کہ دول متحدہ نے صرف مسیحیت کے تقاضے اور اسلام کے ساتھ عداوت کی وجہ سے ایسی شرائط پر ٹرکی کو مجبور کیا جو قانون مساوات، آئین عدل والصاف سے قطعاً کوسوں دور ہیں۔ مثلاً ٹرکی کے وہ مقامات جن پر جنگ کا کوئی اثر بھی نہیں پہنچا تھا، نہ ان کو دورانِ جنگ میں کسی نے فتح کیا، ٹرکی کے قبضے سے نکالنا۔ سمرنا یونانیوں کو دلوانا یا قبضہ کر لینے دینا۔ دارالسلطنت اور مرکزِ خلافت قسطنطنیہ پر قبضہ کر لینا مقاماتِ مقدسہ پر قبضہ کر لینا اور انگریزی تسلط جما کر اپنے صریح وعدے کی خلاف ورزی کرنا۔ ولی عہد سلطنت کو بغیر کسی جرم کے قید یا نظر بند کر دینا۔ تھریس یونان کو دلا دینا وغیرہ وغیرہ۔ یہ تمام واقعات اور حالات ہیں جن پر نظر کرتے ہوئے کسی ادنے سمجھدار کو بھی اس میں شک نہیں رہتا کہ مسلمانوں کے ساتھ مذہبی تعصب برتا گیا ہے۔ اور صرف اس جرم پر کہ یہ خدائے قدوس کی توحید پر ایمان رکھتے ہیں۔ ان کے ساتھ یہ صریح ظلم کیا گیا ہے، تو اس جنگ کے نتائج نے روزِ روشن کی طرح اس کا مذہبی جنگ ہونا ثابت کر دیا۔

(۲) گھروں اور وطن سے نکالنا۔ جن مقامات پر کہ مسیحی طاقتوں نے قبضہ کیا ہے۔ وہاں سے ہزاروں مسلمانوں کا گھر بار چھوڑ کر نکل جانا بالخصوص مرکزِ خلافت قسطنطنیہ سے بے شمار محبّانِ وطن کا ہجرت کر جانا۔ عمائد سلطنت اور شیخ الاسلام اور علمائے کرام کو مالٹا میں جلا وطن کر دینا۔ اخراج عن الدیار، اخراج عن الوطن نہیں تو اور کیا ہے۔

(۳) نکالنے والوں کی مدد کرنا۔ سمرنا پر یونانیوں کا قبضہ دلانا یا قبضہ کر لینے دینا۔ تھریس پر یونانیوں کا قبضہ کرا دینا اور ہزاروں مسلمانوں کا جلا وطن ہو جانا۔ جماعتِ احرار و محبانِ وطن پر ایسی سختیاں کرنا جس سے وہ ترکِ وطن پر مجبور ہوں کھلی ہوئی معاونت علی الاخراج ہے۔

اور تینوں باتوں میں اگرچہ تمام دول متحدہ شریک ہیں لیکن جیسا کہ واقعات اور اخبارات سے معلوم ہو چکا ہے ان سب میں برطانیہ کی طاقت ہی کا ہاتھ زبردست تھا۔ اور ترکی کے ساتھ ناانصافی اور سختی کی تمام تر زیادہ تر ذمہ داری برطانیہ ہی پر عائد ہوتی ہے۔ پس جب کہ حکومت برطانیہ میں یہ تینوں باتیں جن کا اس مقدس آیت میں ذکر کیا تھا علی وجہ الکمال پائی گئیں۔ تو خدا تعالے کے اس صاف

Marfat.com

وصریح حکم کے بموجب حکومت برطانیہ کے ساتھ ترک موالات فرض اور موالات حرام ہے حضرت حق کا یہ ارشاد کہ جو ایسے لوگوں سے موالات کرے وہ ظالم ہے اس بات کی دلیل ہے کہ نہی تحریمی ہے۔ کیونکہ ظلم کے متعلق دوسری جگہ ارشاد ہے الالعنۃ اللہ علی الظّٰلمین یعنی خبر دار ہو کہ ظالموں پر خدا کی لعنت ہے۔

## جواب نمبر ۲

ایسے دشمن جن کی عداوت کے اثر سے اسلامی شوکت اور مذہبی ناموس برباد ہوتا ہو۔ اسلامی سلطنت تباہ ہوتی ہو مقامات مقدسہ اور جزیرۃ العرب پر غیر مسلم اقتدار قائم ہوتا ہو یقیناً لاتتخذ وا عدای وعدوکم اولیاء میں داخل ہیں۔ اور مسلمانوں پر فرض ہے کہ اسلام کے ناموس کی حفاظت کے لیے ہر ممکن جد وجہد کریں۔ اس جد وجہد میں اگر برادران وطن کے ساتھ اتفاق واتحاد مفید ہو (جو یقیناً مفید ہے) تو حدود شرعیہ کے اندر رہ کر اس پر عمل کرنا بھی اور اتحاد و اتفاق پیدا کرنا بھی یقیناً مقدمات فرض میں داخل ہے اور جب کہ برادران وطن کا ہمارے ساتھ مقاتلہ فی الدین اور اخراج عن الوطن یا مظاہرت علی الاخراج نہیں تو ان کے ساتھ احسان و انصاف اور اتفاق فی المعاشرۃ سے کوئی چیز مانع نہیں۔ خود حضرت حق تعالیٰ کا ارشاد ہے لَا یَنْھٰکُمُ اللّٰہُ عَنِ الَّذِیْنَ لَمْ یُقَاتِلُوْکُمْ فِی الدِّیْنِ وَلَمْ یُخْرِجُوْکُمْ مِّنْ دِیَارِکُمْ اَنْ تَبَرُّوْھُمْ وَتُقْسِطُوْٓا اِلَیْھِمْ ........ یعنی اللہ تعالیٰ تم کو ایسے غیر مسلموں کے ساتھ احسان و انصاف کا معاملہ کرنے سے منع نہیں کرتا جن کی تمہارے ساتھ مذہبی جنگ نہیں اور نہ انہوں نے تمہیں خانہ ویران کیا۔

اور ظاہر ہے کہ جب احسان کرنے سے ممانعت نہیں تو معاشرتی اتفاق سے بدرجہ اولیٰ ممانعت نہ ہوگی۔

پھر جب کہ برسر جنگ دشمنوں سے صلح کرنا جائز ہے تو غیر محاربین سے صلح بدرجہ اولیٰ جائز ہے حضرت حق کا ارشاد ہے وان جنحوا للسلم فاجنح لھا وتوکل علی اللہ کہ اگر مشرکین صلح کی طرف مائل ہوں تو تم بھی صلح کی طرف جھک جاؤ اور خدا پر بھروسہ کرو۔ ہاں یہ ضرور ہے کہ اتفاق اور صلح حدود شرعیہ کے اندر رہے تو پھر عدم جواز کی کوئی وجہ نہیں۔

## جواب نمبر ۳

الف:۔ ترک موالات میں تمام وہ تعلقات شامل ہیں جن میں میل جول محبت اور اعانت ونصرت پائی جاتی ہو۔ اور اسلام سے دشمنی رکھنے والی طاقت کو قوت پہنچتی ہو۔ مالی لین دین ہو یا حکومت کی ملازمتیں ہوں تعلیم ہو یا کونسلیں۔ کسی خاص قسم کی موالات کو حضرت حق نے منع نہیں کیا بلکہ عام حکم دے کر ہر قسم کی موالات کو حرام فرما دیا ہے۔

Marfat.com

ب:۔ تعلیم کے لیے گورنمنٹ سے روپیہ لینا اور اس کی وجہ سے اُن شرائط کا پابند بننا جو تعلیم کو نکمی بلکہ زہریلی کردیتی ہیں۔ یقیناً ناجائز ہے۔ مذہبی طبقہ تو ہمیشہ سے اس کی نکمی اور زہریلی اور الحاد و دہریت بھری ہوئی تعلیم سے روکتا رہا ہے آج اس پر واقعات حاضرہ نے ترکِ موالات کا فریضہ اور زیادہ بڑھادیا ہے۔

رہی صرف زبان کی تعلیم یا علوم معاشیہ کی تعلیم وہ بے شک جائز ہے لیکن اس کے لیے نہ کسی ڈگری کی ضرورت ہے نہ یونیورسٹیوں سے تعلق قائم رکھنے کی نہ گورنمنٹ سے گرانٹ لینے کی۔ ڈگریوں کی ضرورت صرف گورنمنٹ کی ملازمتوں میں ہوتی ہے اور گورنمنٹ کی ملازمتیں کرنا یقیناً اس کے ساتھ موالات ہے۔ پس ترکِ موالات کے دوسرے مدارج کی کامیابی کا پہلا زینہ یہی ہے کہ تعلیمی ڈگریاں ہی حاصل نہ کی جائیں۔

ج:۔ تمام مسلمان عاقل بالغ طلبہ پر خواہ وہ قومی مدرسوں کے طالب علم ہوں یا سرکاری مدرسوں کے، فرض ہے کہ وہ ایسے مدارس سے جن کا تعلق گورنمنٹ کے ساتھ ہے علیحدہ ہو جائیں اور اس علیحدگی میں ان کو اپنے والدین کی اجازت لینی ضروری نہیں۔ بلکہ والدین کی ممانعت پر عمل کرنا جائز نہیں۔ کیونکہ لا طاعۃ المخلوق فی معصیۃ الخالق سرورِ عالمؐ کا ارشاد ہے۔ ہاں والدین کے ادب و احترام کو ملحوظ رکھنا ضروری ہے ان کی خدمت میں نہایت اخلاص اور ادب کے ساتھ یہ عرض کردیں کہ چونکہ ان مدارس میں پڑھنے سے خدا اور رسولؐ کے احکام ہمیں منع کرتے ہیں اس لیے آپ ہمیں معذور سمجھیں اور اس حکم عدولی کو خوش دلی سے معاف فرمائیں۔

کتبہ خاکسار محمد کفایت اللہ غفرلہٗ،

دہلی۔ ۹ صفر ۱۳۳۹ھ

## نقل فتویٰ مولانا ابوالکلام صاحب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ وحدہ

احکام شرعیہ کی رو سے کسی مسلمان طالب علم کے لیے جائز نہیں ہے کہ وہ کسی سرکاری یا ایسے کالج میں تعلیم حاصل کرے جو سرکار سے امداد قبول کرتا ہو اور سرکاری یونیورسٹی سے ملحق ہو۔

فقیر ابوالکلام

(از اخبار خلافت یکم نومبر ۱۹۲۰ء)

Marfat.com

Marfat.com

اَطِیۡعُوا اللّٰہَ وَاَطِیۡعُوا الرَّسُوۡلَ وَاُولِی الۡاَمۡرِ مِنۡکُمۡ

# متفرق فتوے

## علمائے ہند

تم مسلمان جو ایک زمانے میں اللہ اور اُس کے دین برحق کے لئے سب کچھ کر سکتے تھے، کیا اب اتنا بھی نہیں کر سکتے کہ اُس کے احکام اُس کے غافل بندوں تک پہنچا دو۔ تم کو آرام نہیں لینا چاہئیے، جبتک کم از کم دس مسلمانوں تک وہ تمام احکام نہ پہنچا دو جو اس رسالہ میں درج ہیں، اور چاہئیے کہ ان میں سے ہر ایک کو وصیت کرو کہ اسی طرح دس آدمیوں تک پہنچا دے

فلیبلغ الشاہد الغائب فان الشاہد عسیٰ ان یبلغ من ھو اوعیٰ لہ منہ

جسکو منشی مشتاق احمد صاحب ناظم قومی دار الاشاعت محلہ کوٹلہ شہر میرٹھ نے باہتمام حافظ محمد سعید ہاشمی تاجر کتب و مالک مطبع ہاشمی میرٹھ میں چھپوا کر شائع کیا

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسائل مفصلۂ ذیل میں :-

نمبرا۔ موالات کا کیا مفہوم ہی اور شرعاً اعدائے دین اسلام سے کس قسم کی موالات حرام اور ترک موالات واجب ہے اور جو شخص مسئلہ سے واقف ہونے کے بعد موالات رکھے اس کا شرعاً کیا حکم ہے؟

نمبر۲۔ کیا گورنمنٹ ہند کی کونسلوں کی ممبری، پیشہ وکالت ومختارکاری وغیرہ سرکاری یانیم سرکاری کالجوں، اسکولوں میں تعلیم حاصل کرنا یا بچوں کو تعلیم دلانا، گورنمنٹ سے تعلیم میں مدد گرانٹ ایڈ) لینا، آنریری مجسٹریٹی وخطابات عطیہ گورنمنٹ قبول ومنظور کرنا بھی موالات میں داخل ہیں؟

نمبر۳۔ گورنمنٹ کی فوجی اور غیر فوجی ملازمتیں جن سے نظام حکومت استوار ومحکم رہتا ہو۔ کیا حالت موجودہ میں مسلمانوں پر حرام ہیں ؟

نمبر۴۔ انگریزی مال کا استعمال جس سے انگریزی قوم کو قوت حاصل ہوتی ہے، کیا حالتِ موجودہ میں ممنوع ہے ؟

نمبر۵۔ کیا غیر مسلم جو دشمنی پر آمادہ نہو اس سے تمدنی اتحاد اور اس سے کسی معاملہ میں استعانت شرعاً جائز ہے ؟

نمبر۶۔ کیا غیر مسلم کے مشورۂ نیک کو کسی دینی مقصود کے لیے قبول کرنا اور اس پر عمل کرنا جو بظاہر ایک غیر مسلم کی اتباع وپیروی سمجھی جاتی ہے شرعاً جائز ہے ؟

ہر سوال کا جواب نمبر وار نہایت واضح اور مختصر لیکن مدلل ہونا چاہیے۔ بَیِّنُوا تُوجَرُوا۔

## الجواب ہوا الموفق للصواب۔

جواب نمبرا۔ لفظ موالات محاورہ عرب واصطلاح شرع میں بمعنی محبت (دوستی) ومناصرۃ (باہمی امداد) مستعمل ہوتا ہے تمام کتب تفاسیر میں اس کی تشریح وتوضیح موجود ہے اور اعدائے دین سے موالات باعتبار دونوں معنی کے حرام ہے۔ اللہ تعالیٰ نے دشمنان اسلام سے مطلقاً موالات رکھنے سے منع فرمایا ہے ظاہراً ہو یا باطناً۔ بالاجرت ہو یا بلا اجرت۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اِنَّمَا يَنۡهٰٮكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِيۡنَ قَاتَلُوۡكُمۡ فِى الدِّيۡنِ وَاَخۡرَجُوۡكُمۡ مِّنۡ دِيَارِكُمۡ وَظٰهَرُوۡا عَلٰٓى اِخۡرَاجِكُمۡ اَنۡ تَوَلَّوۡهُمۡ‌ۚ وَمَنۡ يَّتَوَلَّهُمۡ فَاُولٰٓـئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوۡنَ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ (سورۃ ممتحنہ)

ترجمہ" جن کافروں نے دین کے معاملہ میں تم سے قتال کیا تم کو اپنے ممالک سے بیدخل کردیا اور تمہارے

Marfat.com

اخراج و بیدخل کرنے میں مدد دی۔ ان سے دوستی اور باہمی امداد کرنے سے خدا تم کو روکتا ہے اور جو لوگ ایسے کفار سے موالات رکھیں وہ سب ظالم ہیں" جو مسلمان باوجود واقفیت اس مسئلہ کے ان سے موالات رکھے سخت گنہگار اور بالفاظ قرآن کریم ظالم ہوگا۔ اللہ جل جلالہ سورہ مائدہ میں ارشاد فرماتا ہے۔ یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْیَهُوْدَ وَ النَّصٰرٰۤی اَوْلِیَآءَ ۘؔ بَعْضُهُمْ اَوْلِیَآءُ بَعْضٍ ؕ وَ مَنْ یَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاِنَّهٗ مِنْهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ ۔ (آیت ۵۱)

**ترجمہ**" اے مسلمانو! یہود و نصاریٰ (دشمنان دین) کو دوست اور مددگار نہ بناؤ وہ لوگ تو آپس میں ایک دوسرے کے دوست اور مددگار ہیں۔ تم میں کا جو شخص اُن کو دوست اور مددگار بنائے گا اُسی زمرہ میں محسوب ہوگا۔ کیونکہ اللہ پاک قوم ظالم کو نور ہدایت نہیں بخشتا ہے" موالات کفار کے متعلق شاہ عبدالعزیز دہلوی قدس سرہٗ کا ایک بہت بڑا مفصل فتویٰ ہے جس کے بعض فقرات یہ ہیں۔ در باب موالات کفار انچہ فقہا نوشتہ اند تفصیلے میخواہد در شرح عین العلم و احیاء العلوم مطالعہ فرمودہ باشند حاصلش آن کہ موالات بمعنی دوستی اگر من جہۃ الدین بآنہا متحقق شود بالاجماع کفر است و باعتبار دنیا اگر اضطراری این شخص است پس حرام است بمعنی ان تعالی ابجلھا ــــ ۱ مر واما حکم موالات بمعنی معاونت و مناصرۃ پس مبنی است بر اصلے مقرر وھو ان الاعانۃ علی الکفر والمعصیۃ معصیۃ اتفاقاً۔ لقولہ تعالیٰ وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَی الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ ۰ ہ ۲ و ایں معاونت گاہے باجرت میباشد و آں را در عرف چاکری میگویند و گاہے بے اُجرت میباشد و آنرا مدد و کمک می گویند و حکم ہر دو قسم و امداد است یعنی اگر کفار خواہند کہ با مسلمانے قتال کنند یا ملکے یا بلدے از اہل اسلام تصرف نمایند نوکری آنہا حرام و مدد و کمک نیز حرام بلکہ کبیرہ است و اگر باہم قتال کنند یا برائے جمع مال و بندوبست ملکے کہ از سابق در تصرف خود دارند مسلمان را نوکر گیرند نظر بظاہر شرع اباحت است قیاساً علی سائر الاجارات مثل الخیاطۃ والتجارۃ وغیرھما۔ کیف وقد ثبت عن الاکابر انھم اجروا انفسھم من المشرکین لیکن عند التعمق آں ہم خالی از حرمت نباشد خصوصاً دریں زمان زیرا کہ چاکری اینہا بسیار و شناساں را خیلے موجب مفاسد دینی میگردد و اقل مفاسد مداہنت است و نہ انکار بر افاعیل منکرہ ایشاں و مناصحت و خیر خواہی ایشاں و تکثیر سواد و تقویت شوکت و تعظیم مفرط ایشاں و خداوند و صاحب و قبلہ گفتن و اظہار محبت مفرط اینہا الیٰ غیر ذالک۔

**جواب نمبر ۲**۔ یہ ساری چیزیں موالات میں داخل ہیں کیونکہ ان امور سے ظاہراً حکومت کے ساتھ محبت پیدا ہوتی ہے اور باطناً امداد بھی۔ اس لیے بنا بر حکم ترک موالات ان سب امور سے

Marfat.com

علیحدگی واجب اور حکم ترکِ موالات کے علاوہ دیگر مفاسد کی بنا پر بھی ان سب کا ترک کرنا مسلمانوں پر واجب۔ اس اجمال کی مجملاً تفصیل یہ ہے :۔

## ترک کونسل کے وجوہ حسب ذیل ہیں

(الف) کونسل قانونی ہو یا انتظامی۔ اس کا مقصد نظام حکومت کا استحکام و انصرام ہے۔ جو کھلم کھلا حکومت کی معاونت ہے۔

(ب) کونسل میں اکثر غیر شرعی قانون وضع کیے جاتے ہیں جن کی تحریک یا تائید یا اس پر سکوت باوجود قدرت مخالفت کسی مسلمان کے لیے جائز نہیں قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من رأی منکم منکرا فلیغیرہ بیدہ وان لم یستطع فبلسانہ وان لم یستطع فبقلبہ۔ مگر مسلم ممبران کونسل یہ سب کچھ کرتے ہیں جس کے شواہد و واقعات ماضیہ اور خود موجودہ قوانین کا تعادہ ہے

(ج) کونسل میں قوم انگریزی بھی ہوتی ہے جو ظالم و دشمن دین ہے۔ اور ایسی قوم کے ساتھ اعزازی نشست شرعاً حرام ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰى مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ۔ (سورۃ انعام) ترجمہ پس یاد آنے کے بعد ظالموں کے ساتھ مل کر نہ بیٹھ۔

(د) کونسل میں ممبران کے لیے حکومت کی وفاداری اطاعت شعاری و بہی خواہی کی قسم کھانا بھی ضروری ہے اور حالتِ موجودہ میں اپنی خوشی اور اختیار سے حکومت کی وفاداری و اطاعت شعاری و بہی خواہی مسلمانوں پر ہے اس لیئے وفاداری کی قسم شرعاً حرام اور گناہ کبیرہ ہے۔

## پیشۂ قانون کے حرام ہونے کے وجوہ حسب ذیل ہیں

(الف) قانون پیشہ اصحاب حکومت کے نصف نظام یعنی شعبۂ انتظامی کو قائم رکھنے والے ہیں اور اس کے قوانین کو عملاً نافذ کراتے ہیں جو حکومت کی بہت بڑی مدد ہے جس کی حرمت ثابت ہو چکی ہے۔

(ب) حکومت کے اکثر قوانین دیوانی و فوجداری خلاف قوانین شرع ہیں جن کی ترویج اور اس پر عمل کرانا قانون پیشہ اصحاب کا خاص کام ہے جو سراسر معصیت ہے۔

(ج) ہر قانون پیشہ اکثر اوقات قصداً محض التزام پیشہ کی وجہ سے مظلوموں کے خلاف اور ظالموں کی موافقت میں کام کرتے ہیں جو سراسر ظلم اور تائیدِ معصیت ہے۔

(د) مقدمہ کو قانونی دائرے میں لانے کے لیے قصداً جھوٹ بولنے کی تعلیم و ترغیب جو ایک سخت جرم ہے اکثر وکلاء محض اس پیشہ کی وجہ سے حکمِ خدا چھوڑنے پر مجبور ہوتے ہیں اور مداہنت کرتے ہیں۔

Marfat.com

# سرکاری یا نیم سرکاری مدرسوں کالجوں اسکولوں میں ترک تعلیم و تعلم کے وجوہ حسب ذیل ہیں

(الف) اس تعلیم سے مقصود حکومت کی ملازمت یا قانونی پیشہ کرنا ہے جو داخل موالات محرمہ ہے۔

(ب) علاوہ مفسدہ مذکورہ مروجہ تعلیم و تربیت مستلزم دیگر مفاسد غلبہ حُبِ دُنیا حُبِ جاہ ہوا پرستی احکام شرعیہ سے بے اعتنائی و لاپروائی وغیرہا ہے اور یہ سب چیزیں حرام ہیں پس باصول اسباب المعصیۃ معصیۃ اس تعلیم و تعلم سے علیحدگی واجب۔

(ج) اسکولوں کالجوں کی تعلیم موجب ترک فرض عین ہے۔ اس لیے کہ علم دین بقدر ضرورت جس کا جاننا ہر مسلمان پر فرض ہے مروجہ تعلیم کے ہوتے ہوئے عادۃً غیر ممکن ہے۔

(د) مدارس اسلامیہ عربیہ میں جو کہ زیر اثر حکومت ہیں (خواہ کل اخراجات حکومت کے ہوں یا حکومت کی تھوڑی امداد ہو۔ خواہ محض الحاق ہی ہو) علاوہ مفاسد مذکورہ ایک خاص مفسدہ یہ ہے کہ طلب و تحصیل علم دین محض دُنیا کے لیے ہوتی ہے جو شرعاً حرام ہے اسی طرح ایسے مدرسہ کے مدرسین کی ملازمت بھی کہ یہ خود معصیۃ علی المعصیۃ ہے نعوذ باللہ منہا۔

## قبول امداد (گرانٹ یا ایڈ) کے حرام ہونے کی متعدد وجوہ

(الف) یہ معاملہ اسباب موالات سے ہے جو حالت موجودہ میں حرام ہے۔

(ب) تعلیم کا اصل مطلب فوت ہو جاتا ہے جس سے مفاسد مذکورۂ سابق پیدا ہوتے ہیں اس لیے باصول المفضی الی المعصیۃ معصیۃ یہ قبول امداد حرام

(ج) اشدت غلظت جو دشمنان اسلام کے ساتھ رکھنا واجب ہے وہ قبول امداد سے باقی نہیں رہتی ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ یٰٓاَیُّهَا النَّبِیُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنٰفِقِیْنَ وَاغْلُظْ عَلَیْهِمْ آیت ۷۳ (سورۃ براۃ) ترجمہ اے نبی کفار اور منافقین کے ساتھ جہاد اور ان پر سختی کرو۔

ہدایائے مشرکین کے ہدایا کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا واپس کرنا اسی پر محمول ہے جیسا کہ فتاویٰ عالمگیریہ میں مصرح ہے۔

## آنریری مجسٹریٹی و اعزازی عہدے بوجوہ ذیل حرام ہیں

(الف) ان عہدوں سے گورنمنٹ ہند کی مدد ہوتی ہے جو شرعاً حرام ہے۔

(ب) اس سے گورنمنٹ ہند کے قوانین (جو بالکل مخالف شرع ہیں) کے مطابق فیصلہ کرنا ہوتا ہے جو شرعاً حرام ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَمَنْ لَّمْ یَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ۔

Marfat.com

یعنی غیر شرعی فیصلہ کرنے والے ظالم ہیں۔

(ج) ان عہدوں کی وجہ سے بسا اوقات مداہنت فی الدین کرنی پڑتی ہے۔

## خطابات گورنمنٹ کے رکھنا بوجوہِ ذیل حرام ہیں

(الف) خطابات اسباب وذرائع موالات محرمہ ہیں۔ اس لیے اس کا رکھنا موالات کے حکم میں داخل ہے۔

(ب) اصحاب خطابات کو حکام (دشمنان دین) سے میل جول ان کی تعظیم وتکریم ضرور کرنی پڑتی ہے جو حرام ہے۔

(ج) اصحاب خطابات اعدائے دین سے عزت وجاہ کے طالب ہوتے ہیں جو شرعاً مذموم ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اَیَبْتَغُوْنَ عِنْدَھُمُ الْعِزَّۃَ فَاِنَّ الْعِزَّۃَ لِلّٰہِ جَمِیْعًا ۔ (نساء: ۱۳۹) یعنی کیا لوگ کفار کے نزدیک عزت چاہتے ہیں حالانکہ کل عزت اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے۔

(د) خطابات یافتہ خواہ کتنا ہی روزہ ونماز کا پابند ہو شدت علی المعاندین اس میں باقی نہیں رہتی جو ایک دینی فرض ہے جیسا کہ گزرا۔

جواب نمبر ۳۔ گورنمنٹ کی جملہ ملازمتیں جن سے اس کی اعانت ہوتی ہے حرام ہیں بالخصوص پولیس اور فوجی ملازمت۔ یہ بدترین معصیت ہے کیونکہ ان کو اپنے مسلمان بھائیوں پر گولیاں چلانی پڑتی ہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ مَنْ یَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُہٗ جَھَنَّمُ خَالِدًا فِیْھَا ۔ (۴: ۹۳) یعنی جو شخص کسی مسلمان کو عمداً (جان بوجھ کر) قتل کریگا وہ جہنم میں ہمیشہ عذاب دیا جائیگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے من حمل السلاح علینا فلیس منا مبسوط امام سرخسی جلد عاشر میں ہے کہ اگر کافر بادشاہ پر کسی دوسرے کافر بادشاہ نے حملہ کیا ہو تو ایسی صورت میں مسلم رعایا کا اپنے کافر بادشاہ کی طرف سے قتال کرنا جائز نہیں کیونکہ اس سے شرک وکفر کی شوکت وعظمت ہوگی جس کی اعانت حرام ہے۔ انتہیٰ۔

جواب نمبر ۴۔ بیشک دشمنانِ اسلام (انگریزی قوم) کے مال خریدنا یا اُن کے ہاتھ بیچنا جس سے اُن کو قوت حاصل ہو ممنوع وناجائز ہے فقہائے کرام حربی اقوام کے ساتھ اسلحہ کی بیع کو ناجائز کہتے ہوئے لکھتے ہیں کہ یہ حکم اسلحہ کے ساتھ مخصوص نہیں بلکہ مقصود یہ ہے کہ جن اشیاء سے دشمنوں کو قوت حاصل ہو اُن سب کی بیع ناجائز ہے مثل لوہا وغیرہ۔ پس بنظر تعلیل مذکور انگریزی مال کا مقاطعہ دینی ومذہبی امر ہے۔ کیونکہ موجودہ زمانہ میں ہمارے دشمن کو جو قوت تجارت سے حاصل ہوتی ہے

Marfat.com

اُس قوت سے کہیں زیادہ ہے جو نفس بیع حدید سے حاصل ہوتی ہے۔ مگر جب چیز اس سے احتراز متعذر ہو اور دیگر مقاصد ملی بغیر ان کے چارہ کار نہ ہو تو ان کا استعمال بقدر ضرورت جائز ہے بااصول من ابتلی ببلیتین فلیختر اھونھما اور الضرورات تبیح المحذورات۔

جواب نمبر ۵۔ بیشک ایسے غیر مسلم سے جو مسلمانوں سے برسر پیکار نہ ہو ملکی و تمدنی ربط و اتحاد شرعاً جائز ہے۔ ان کے ساتھ عدل و انصاف درست اور برّ و احسان مناسب۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ لَا یَنْھٰکُمُ اللّٰہُ عَنِ الَّذِیْنَ لَمْ یُقَاتِلُوْکُمْ فِی الدِّیْنِ وَلَمْ یُخْرِجُوْکُمْ مِّنْ دِیَارِکُمْ اَنْ تَبَرُّوْھُمْ وَتُقْسِطُوْٓا اِلَیْھِمْ اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْمُقْسِطِیْنَ۝ . . . . . . ترجمہ حق تعالیٰ تم کو ایسے کافروں کے ساتھ بھلائی اور انصاف کرنے سے منع نہیں کرتا جنہوں نے تمہارے ساتھ مذہبی لڑائی نہیں لڑی اور تم کو تمہارے گھروں سے نہیں نکالا بیشک خدا تعالیٰ انصاف کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔ لیکن فرطِ جوشِ اتحاد میں مسلمانوں کو کوئی ایسا امر نہیں کرنا چاہیے جو غیر مشروع ہو ورنہ ایسا اتحاد جس سے دیگر مفاسد پیدا ہوں ناجائز ہے۔ ان امور میں فقہ کا ایک قاعدہ کلیہ ہمیشہ ملحوظ رکھنا چاہیے دراء المفاسد اولیٰ من جلب المصالح اذا تعارضت مصلحۃ ومفسدۃ قدم دفع المفسدۃ غالبا لان اعتناء الشرع بالمنھیات اشد من اعتنائہ بالمامورات (الاشباہ والنظائر) یعنی مصلحتوں کی رعایت کے اعتبار سے مفاسد کا دفع کرنا اولیٰ ہے اور جب کوئی مصلحت اور مفسدہ متعارض ہو تو اکثر دفع مفسدہ کو ترجیح ہوتی ہے اس لیے کہ منہیات سے روکنے کی طرف شرع کی توجہ زیادہ ہے باعتبار توجہ بالمامورات کے۔ اور ایسے غیر مسلم سے مذہبی امور میں مدد لینا شرعاً جائز ہے اور کتب فقہ کے ابواب قسمت غنائم میں یہ مسئلہ بصراحت مذکور ہے۔ و نیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ خیبر میں یہود کے مقابلہ میں بعض دیگر یہود سے مدد لی اور غزوۂ حنین میں صفوان بن امیہ مشرک سے مدد لی والتفصیل فی فتح القدیر وغیرہ۔

جواب نمبر ۶۔ کسی غیر مسلم کا مشورہ نیک جو اغراض و مصالح شریعت کے منافی نہ ہو قبول کرنا اور اس پر عمل کرنا جائز ہے اور یہ درحقیقت خدا اور رسول کے احکام کی پیروی ہے۔ فقہاء نے بوقت جہاد دشمنوں پر حملہ کرنے میں مشرکین کی رہنمائی کو جائز لکھا ہے۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حکمت مومن کی گم شدہ چیز ہے جہاں پاوے لے لے۔ اس میں کوئی تخصیص نہیں ہے ہاں مشرکانہ خواہشات کا اتباع ناجائز اور حرام ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ؛

وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ اَھْوَآءَھُمْ مِّنْ بَعْدِ مَا جَآءَکَ مِنَ الْعِلْمِ اِنَّکَ اِذًا لَّمِنَ الظّٰلِمِیْنَ۝ (۲:۱۴۵)

Marfat.com

مگر یہ واضح رہے کہ بحق مسلم کسی غیر مسلم کی سیادت کلّی ہو یا جزئی ہرگز جائز نہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:
لَنْ يَّجْعَلَ اللّٰهُ لِلْكٰفِرِيْنَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ سَبِيْلًا ۵ (۴: ۱۴۱)، والتفصیل فی التفسیرات
الاحمدیہ للملاجیون وغیرھا۔ فقط۔ واللہ اعلم بالصواب۔

ابوالمحاسن محمد سجاد کان اللہ لہٗ ناظم جمعیت علمائے بہار۔

الجواب صحیح فقیر محمد عبدالقدیر قادری بدایونی، خلیل الرحمٰن سہارنپوری، احمد علی جوالاپوری،
الجواب صحیح عبدالحلیم الصدیقی بھوپالی، احقر مظہر الدین غفرلہٗ، الجواب صحیح حکیم ابوتراب محمد عبد
الحق مالک و اڈیٹر اہل السنت والجماعت امرتسر، محمد سلامت اللہ انصاری فرنگی محلی لکھنوی
۹ ربیع الاول ۳۹ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نشر و تعمیل احکام شرعیہ مسلمانوں کے لیے ضروری ہے جسکو فاضل مجیب
نے خوب انجام دیا۔ جزاہ اللہ خیر الجزاء۔ فقط فقیر عبدالماجد القادری البدایونی ناظم انجمن علمائے
صوبہ متحدہ، الجواب صحیح سید عزیز الرحمٰن دہلوی، الجواب صحیح محمد کفایت اللہ عفا عنہ مولاہ مدرس
مدرسہ امینیہ دہلی، الجواب صحیح محمد داؤد غزنوی امرتسری، الجواب صحیح محمد ریاست حسین مہتمم و
مدرس اول مدرسہ رحمانیہ رائے بریلی، الجواب حق صریح لاریب فیہ سید محمد آل نبی غفرلہٗ فرخ آباد
اوصاف منزل، الجواب صحیح احقر محمد صدیق عفا اللہ عنہ نجیب آبادی، الجواب صحیح ابراہیم عفی
عنہ کراچی (سندھ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم حامداً و مصلیاً و مسلماً میں چونکہ فتووں پر دستخط کرنے کا عادی نہیں ہوں،
اس واسطے اس سعادت سے معذور رہنے کے باوجود ضروری سمجھتا ہوں کہ اس مسئلہ سے جس پر
علمائے کرام کے دستخط ہیں مجھے اتفاق ہے بلکہ مجھ پر اس کی تعمیل لازم ہے۔ فقط فقیر محمد عبدالباری لکھنوی
الجواب صواب لاریب فیہ حررہ سید احمد صدر مدرس مدرسہ عربیہ پانی پت و مہتمم مدرسہ رفاہ المسلمین
لکھنؤ، محمد ابراہیم منگلوری ضلع، الجواب صحیح سلیمان۔ سندھ، اصاب من اجاب اثیم عبدالکریم غفرلہٗ میرٹھی
الجواب صحیح سید مغیث الدین مدرسہ حنفیہ صوفیہ اجمیر شریف، المجیب مصیب حمید الدین الحسینی مدرس
مدرسہ عربیہ گلاؤٹھی ضلع بلند شہر، الجواب صحیح فقیر عاصی محمد امین گوجرانوالہ، اصاب المجیب عبدالعزیز عثمانی
ساکن گڑھی حبیب اللہ خاں۔ ضلع ہزارہ صوبہ سرحدی، الجواب صحیح سید احمد مدرس اول، مدرسہ
سراج العلوم سنبھل ضلع مراد آباد، صح الجواب واللہ اعلم بالحق والصواب۔ حررہ محمد عظیم غفرلہٗ اللہ الکریم
فرنگی محلی، الجواب صحیح سلطان حسن۔ سنبھلی، الامر کما قالوا و انا العبد محمد ابوالقاسم بنارسی، نجم الدین احمد

Marfat.com

بدایونی الجواب صحیح ابونصر منظر حسین الدرنوی ندوی اصاب من اجاب احقر الزمن ہادی حسن مہتمم
مدرسہ مفتاح العلوم شاہ نور سہارنپور الجواب صحیح حررہ فقیر محمد ابوالعلاء فصیحی حنفی غازیپوری الجواب صحیح
سعادت الانبیاء سلمہٗ الجواب صحیح انا الراجی الی رحمۃ رب الغنی سید محمد علیٰ الغزنوی مدرس
حدیث مدرسہ اسلامیہ صادق گنج ریاست بہاولپور اصاب المجیب محمد یٰسین عفا اللہ عنہ مدرس مدرسہ
اسلامیہ عربیہ رائے پور سی پی الجواب صحیح محمد صادق عفی عنہ کراچی کھڈا الجواب صحیح ابوالوفا ثناء اللہ
امرتسری الجواب صحیح محمد صدیق عفی عنہ کراچی کھڈا الجواب حق محمد امیر غفرلہٗ ڈاک خانہ بگراسی ضلع
بلند شہر الجواب حق محمد خلیل غفرلہٗ کیرانوی الجواب حق فقیر حبیب الرحمٰن عفا اللہ عنہ لدھیانوی
الجواب حق محمد طاہر صدیقی دیوبندی الجواب حق تسلط کفار کا دفع کرنا ہر مسلم پر فرض ہے ہذا ہو الحق
محمد عبد المجید حیدر آبادی الجواب صحیح محی الدین عفا اللہ عنہ اجمیری الجواب صحیح بندہ غلام تادر مہتمم
مدرسہ منچن آباد ریاست بہاولپور الجواب صحیح محمد حفیظ اللہ عفی عنہ لدھیانوی الجواب حق محبوب
الٰہی سندالوی الحال ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع لائلپور الجواب صحیح احقر محمد عبد الرحیم غفرلہٗ دہلی الجواب
الصحیح خادم الدین القویم محمد مبین سند یافتہ دار العلوم دیوبند اصاب من اجاب خادم العلماء
سلطان محمود گجراتی مدرس مدرسہ فتحپوری دہلی الجواب صحیح بندہ عزیز عفی عنہ بقلم خود مراد آباد
الجواب صحیح بندہ محمد عبد العزیز عفا اللہ عنہ گوجرانوالہ الجواب صحیح محمد رئیس الدین دہلوی الجواب
صحیح عبد السلام بقلم خود (غفرلہٗ) از قصبہ نرولی ضلع مراد آباد الجواب صحیح والمجیب نجیح عبد التواب
علی گڑھی الجواب صحیح ابو محمد احمد عفی عنہ مسجد صوفی لاہور الجواب صحیح سید محمد ادریس عفا اللہ عنہ
الجواب صحیح احقر محمد احسن کان اللہ لہٗ مدرس مدرسہ فیض عام سیوہارہ الجواب صحیح احقر الزمن سید طاہر
حسن عفی عنہ شاہی امام عیدگاہ دہلی الجواب صحیح نسیم احمد عفا اللہ عنہ امام مسجد سنہری دہلی صح الجواب
فقیر عبد اللہ سربندی عفی عنہ ضلع حیدر آباد سندھ الجواب صحیح رونق علی عفی عنہ مدرس مدرسہ اشاعت
العلوم بریلی الجواب صحیح ابو احمد محمد اسحاق شہر بھاگلپور الجواب صحیح محمد ابراہیم بھاگلپوری الجواب
صحیح محمد ایوب بقلم خود پانی پتی الجواب صحیح فقیر محمدی غلام ابراہیم نقشبندی مجددی یزدانی گنوری
الجواب صحیح عبد الجبار عفی عنہ میرٹھی مدرس مدرسہ حضرت میاں صاحب مرحوم پھاٹک حبش خاں۔ دہلی
الجواب حق صریح محمد مبین خطیب دیوبند الجواب صحیح ظہور محمد عفی عنہ مدرس مدرسہ رحمانیہ روڑکی الجواب
صحیح محمد اشفاق تھانہ بھونوی واعظ انجمن ہدایت الاسلام دہلی الجواب صحیح عاجز محمد عبد القیوم مرف
منظور احمد عفی عنہ الجواب صحیح عبد الجلیل بقلم خود ممبر اشاعۃ اسلام لاہور الجواب صحیح سید محمد داؤد

Marfat.com

توحید نصیر آباد ضلع اجمیر صح الجواب محمد عمر مونگیری واللہ درالمجیب نثار احمد عفا اللہ عنہ خلف مولانا احمد حسن صاحب مرحوم کانپوری صح الجواب محمد عبد الاحد عفی عنہ الہ آبادی الجواب صحیح محمد خان [illegible] مظفر پوری الجواب صحیح عقیل الرحمن ندوی المجیب مصیب محمد فرخند علی مدرس اول مدرسہ خیریہ سرام من اجاب فقد اصاب جمیل احمد اسرائیلی منتظم مدرسہ عربیہ سراج العلوم سنبھل ضلع مراد آباد لقد اصاب من اجاب ابو الفتح محمد عبد الشکور لہاری

کل جوابات صدر موجب اصول شریعت صحیح و درست ہیں خداوند تعالیٰ سب برادران اسلام کو توفیق عمل عطا فرمائے غلام محمد یونس پوری الجواب صواب بندہ محمد ابراہیم عفی عنہ بلیاوی مدرس دار العلوم دیوبند الجواب صحیح محمد عماد الدین شیرکوٹی مقیم دیوبند الجواب صحیح عزیز الرحمن عفی عنہ مفتی دار العلوم دیوبند ۲۴ ربیع الاول ۳۹ھ محمد احمد مہتمم مدرسہ دیوبند الجواب صحیح حبیب الرحمان دیوبندی عثمانی الجواب صحیح حسین احمد غفرلہ مدرس حرم محترم نبوی علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام مقیم دیوبند المجیب مصیب ابو المحامد نثار احمد الانصاری عفا اللہ عنہ کرتپوری ذالک کذالک محمد اعزاز علی غفرلہ مدرس دار العلوم دیوبند الجواب صحیح عبد الوحید عفی عنہ

موالات تو نصوص قرآنیہ سے حرام ہے اور مزید تفصیل اس کی حافظ ابن تیمیہ رح کے رسالہ اقتضاء الصراط المستقیم میں موجود ہے محمد انور عفا اللہ عنہ معلم دار العلوم دیوبند الجواب صحیح فقیر اصغر حسین عفا اللہ عنہ الجواب صحیح محمد رسول خان عفا اللہ عنہ الجواب صحیح محمد سعد اللہ عفا اللہ عنہ کرتپوری الجواب صواب محمد ادریس عفا اللہ عنہ معین المدرسین مدرسہ عالیہ عربیہ دیوبند۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا بِطَانَةً مِّنْ دُوْنِكُمْ لَا يَاْلُوْنَكُمْ خَبَالًا وَدُّوْا مَا عَنِتُّمْ قَدْ بَدَتِ الْبَغْضَآءُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ وَمَا تُخْفِيْ صُدُوْرُهُمْ اَكْبَرُ (۱۱۸/۳) عبد الرحمن کان اللہ ولوالدیہ ولجمیع المؤمنین۔ صدر مدرس مدرسہ عالیہ عربیہ امروہہ الجواب صحیح احمد شیر عفی عنہ مدرس دیوبند الجواب صحیح محفوظ علی عفی عنہ معین المدرسین مدرسہ دیوبند بشیر احمد غفرلہ ساکن سیوہارہ ضلع بجنور اصاب من اجاب ابو المکارم محمد حفظ الرحمن سیوہاروی قال اللہ تبارک و تعالیٰ وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ محمد یسین عفی عنہ مدرس اوّل مدرسہ اشاعت العلوم سرائے خام بریلی احقر عبد الغفور سیوہاروی قال اللہ تعالیٰ لَا يَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُوْنَ الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَلَيْسَ مِنَ اللّٰهِ فِيْ شَيْءٍ اس قسم کے بعض ترک موالات کے بارہ میں متعدد جگہ حق تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے اس وقت جو عیسائی قوم اسلام کا مقابلہ کر رہی ہے اس میں کفر اور تقابل کی دونوں صفتیں موجود ہیں لہٰذا مسلمانوں

Marfat.com

کا شرعی حیثیت سے فرض ہے کہ ترکِ موالات کرکر اور ہر ایسی تدبیر جس سے دشمن کو تقویت پہنچے اس سے اجتناب اور اس کا دفیعہ ضروری ہے۔ احقر سید محمد غفرلہٗ مدرس مدرسہ عالیہ عربیہ امروہہ خلف فاضل علامہ حضرت مولانا سید احمد حسن صاحب محدث امروہی قدس سرہٗ الاجوبۃ کلہا صحیحہ محمد عبدالرحمٰن غفرلہٗ مدرس مدرسہ اشاعت العلوم بریلی

موالات کفار کے ساتھ قطعاً حرام ہے نصوص قرآنیہ اس پر شاہد ہیں۔ علمائے ہمیشہ اس کی تعلیم کی اور قرآن کریم اس کی تعلیم کرتا ہے۔ موالات کے شعبے جس قدر ہیں وہ سب حرام ہیں۔ خاکسار سراج احمد رشیدی عفی عنہٗ احقر الزمن احمد حسن غفرلہٗ الجواب صواب فخر الدین احمد غفرلہٗ۔ مدرس مدرسہ مسجد شاہی مراد آباد والجواب حق ابوالعلے محمد شاہ خاں باشندہ سرائے اترین سنبھل ضلع مراد آباد حامد حسن بقلم خود مدرس مدرسہ اسلامیہ ہٹھور ضلع بجنور بیشک یہی ہونا لازم ہے احقر عبداللہ مقیم مدرسہ رحمانیہ مراد آباد الجواب صحیح حمد اللہ عفی عنہ پانی پتی الجواب حق والحق احق ان یتبع بندہ محمد حیات غفرلہٗ مدرس شاہی مسجد مراد آباد عبدالجلیل عفی عنہ خاد . جناب مولوی حکیم ابراہیم خاں صاحب مرحوم انس بریلی محمد ہدایت علی عفی عنہ محمد ظہور علی عفی عنہ مدرس مدرسہ مفتاح العلوم قصبہ بچھراؤں ضلع مراد آباد الجواب صحیح عزیز گل غفرلہٗ کاکاخیل الجواب صحیح احمد سعید غفرلہٗ ناظم جمعیت علمائے ہند۔

ترکِ موالات کا مسئلہ ایسا روشن ہوگیا ہے کہ اس میں مزید تحریر و تقریر کی ضرورت باقی نہیں رہی اور جبکہ جو نفوس تو خدائے قدیر کے احکام کو انبیاء علیہم السلام سے سُن کر اولا نت ہی کرتے رہے مسلمان اپنے مذہب کو حاضر کرکے ترکِ موالات پر عمل فرمائیں۔ واعدوالہم ما استطعتم پر نظر فرما کر یہ غور فرمائیں کہ اس وقت بجز ترکِ موالات کے دشمنان دین کے ساتھ ہم کیا کر سکتے ہیں۔ اور یہ بھی ظاہر ہے کہ اپنی دیسی اشیاء کو رواج دیے میں علاوہ اس کے کہ دشمنوں کا نقصان ہے اپنے ملک کا کس قدر نفع ہے۔ مسلمان اس وقت قوت اسلام سے کام لیں شیطانی وساوس میں مبتلا نہ ہوں۔ واللہ الموفق۔ بندہ محمد مرتضیٰ حسن عفی عنہ صدر جمعیۃ علمائے مراد آباد۔

Marfat.com

Marfat.com

بتلائے دیتا ہوں۔ پہلا مسئلہ ہجرت کا ہے، دوسرا ج کا، تیسرا ان کو آپریشن کا۔

(۱) ہجرت کے بارے میں مفصل ایک تحریر آپ کے نام لکھ چکا ہوں اگر مناسب ہو تو اس کو طبع کر دیجیے [۱]

اس کے متعلق مختصراً عرض ہے کہ ہجرت اس وقت ہندوستان سے فرض عین نہیں ہے اور نہ میں نے کبھی ایسا کہا ہے۔ کلکتہ میں اپنے ہجرت کا ارادہ اس شرط پر کیا تھا جب کہ انفصال دارحرب اصلی سے کلیتہ اس ملک کا ہو جائے باوجود اس کے کہ صلح کانفرنس کا تصفیہ احکام اسلامیہ کے خلاف ہے مگر عرب کی آزادی کے باعث انفصال مذکور نہیں ہوا ہے اس واسطے فرضیت کا حکم میں نہیں دے سکتا ہوں۔ نہ خلاف رائے اہل مشورت خود ہجرت کر سکتا ہوں اور اس کی کوئی وجہ بھی نہیں ہے کہ بلا فائدہ کچھ کیا جائے۔ علما نے بھی ہجرت کو فرض عین نہیں بتایا ہے۔ یہ ہجرت حقوق عباد کے ہوتے ہوئے صحیح نہیں ہے۔ والدین کی مرضی کے خلاف ہجرت نہیں جائز ہے۔ اس ہجرت کا حکم یہ نہیں ہے کہ کبھی پھر واپس آنا درست نہ ہو بلکہ وطن واپس آنا بھی جائز ہے۔ اس ہجرت کا خواہ مخواہ مقصد یہ نہیں ہے کہ کوئی خطرہ ہندوستان پر ہو بلکہ یہ ہجرت دار معصیت سے دار عدل کے جانب ہے جس کا مقصود ظاہری یہ ہے کہ اپنے اعمال درست کرے جو یہاں نہ کر سکتا ہو اور اپنی بنی نوع کو فائدہ پہنچائے اور خدا کی عبادت اور احکام اسلامیہ کی پیروی پورے طور پر کر سکے اس کے علاوہ جو مقصد ہو مہاجرین کی نیت پر ہے انما الاعمال بالنیات (یہاں سے مولانا کی پہلی تحریر کا ضروری حصہ دیا جاتا ہے) میں ہندوستان کو اصلاً دار اسلام سمجھتا ہوں مجموعہ فتاوی حضرت اخی المعظم مولانا عبدالحی رحمۃ اللہ علیہ کی جلد ثانی میں ہے استفتا ہندوستان جہاں تک عمل داری انگریزوں کی ہے دارالحرب ہے یا نہیں اور اگر ہے تو صرف مطابق مذہب صاحبین کے یا بر طریق مذہب ابوحنیفہ کے بھی بینوا و توجروا۔ ہو المصوب۔ ہندوستان دارالحرب نہیں ہے بلکہ دار اسلام ہے چنانچہ ان عبارات فقہیہ سے واضح ہوتا ہے (اس کے بعد عبارات فقہ لکھی ہیں) ان عبارات سے اور ان کی امثال سے واضح ہے کہ دار حرب ہونے میں دار اسلام کی شرط یہ ہے کہ احکام کفر علی سبیل الاشہاد جاری ہوں اور احکام اسلام بالکلیہ موقوف کر دیے جائیں اور شعائر اسلام و ضروریات دین میں کفار مداخلت کرنے لگیں اور یہ شرط اتفاقی ہے اور امام ابوحنیفہ نے

---

[۱] اس تحریر کے اہم اقتباسات آگے دیے جاتے ہیں (مدیر ہمدم)

Marfat.com

اس کے سوا اور بھی دو شرطیں زائد کی ہیں ایک یہ کہ اس بلدہ میں اور دار الحرب میں کوئی بلدہ مملکت اہل اسلام کا باقی نہ رہے دوسری یہ کہ امان اول مرتفع ہو جائے اور یہ امان کفار نوبت اقامت کی آئے اور ظاہر ہے کہ بلاد ہندوستان میں یہ مفقود ہے۔ اس وجہ سے کہ شعائر اسلام میں ہنوز حکام کی طرف سے مداخلت و ممانعت نہیں ہے اور اگرچہ اکثر قضاۃ کفار ہیں اور احکام خلاف اسلام جاری کرتے ہیں مگر بہت سے انقیاد فتاوی اہل اسلام کا بھی کرتے ہیں اور موافق شرع فیصلہ کرتے ہیں پس یہ بلاد دار الحرب نہ ہوں گے نہ بمذہب امام نہ بمذہب صاحبین واللہ اعلم حررہ الراجی عفو ربہ القوی ابوالحسنات محمد عبدالحی تجاوز اللہ عن ذنبہ الجلی والخفی۔ اسی جلد میں اسی مضمون کا بعبارت عربی فتویٰ ہے۔ ما تقولون فی الملک الانجز یزاھی دار الحرب ام لاھو المصوب الصحیح انہ دار الاسلام ولم تصل دار الحرب الان کما یظھر من ھذہ العبارات...... (اس کے بعد عبارات فقہیہ ذکر فرماتے ہیں) اگرچہ حکمت (یعنی سلطنت انگریزی) کو ذمی (رعایائے اہل اسلام) یا معاہد (خواہ بعہد ذمہ ہو یا بعہد استیمان جس کے وہ بھی مقر نہیں ہیں) نہیں سمجھتا ہوں بلکہ متسلط سمجھتا ہوں (کیونکہ اپنی طاقت سے انہوں نے استیلاء کر لیا ہے) ایسی صورت (استیلاء تسلط) میں بظاہر (بوجہ انگریزوں کے احکام جاری ہونے کے) دار الحرب کے احکام جاری ہوتے ہیں (جیسا کہ بحر کی عبارت سے مفہوم ہوتا ہے قلت فی زماننا بعد فتنۃ التتر صارت ھذہ الولایات التی غلبوا علیھا واجروا احکامھم فیھا کخوارزم وما وراء النھر وخراسان ونحوھا صارت دار الحرب فی الظاھر یہ فقہائے حنفیہ کی عبارتیں ہیں مولانا صدیق حسن خان صاحب اپنے رسالہ...... میں لکھتے ہیں (سوال سی و دوم۔ در بلاد ہندوستان کہ حربیان برطانیہ وغیرہ مثلاً بر آن قابض شدہ اند و مالک گردیدہ الی آخرہ۔ جواب این سوال محتوی بر چند حکم است یکے حکم بلدہ کہ کفار بر آن مستولی شدہ اند وآن بلدہ از بلاد اسلام بود ابن حجر مکی در تحفۃ المنہاج وغیرہ گفتہ کہ این بلدہ باقی بر حکم خود است در صورت دار الحرب و در حکم دار الاسلام لقولہ علیہ السلام الاسلام یعلو ولا یعلی ولقولہ تعالی ان الارض للہ یورثھا من یشاء وچون این شہر دار الاسلام است استنقاذ آن از ایدی کفار بمناصفہ و محاصرہ و تضییق بر کفرہ بہر ممکن فرض وحق باشد الی آخرہ (بقدر حاجت) ہجرت کے فرض عین ہونے کی صورت وہی ہے کہ جب امور دین کو ہم ادا نہ کر سکیں بخاری کی حدیث ہے:

Marfat.com

لاهجرة بعد الفتح ولکن جهاد ونیة واذا استنفرتم فانفروا اور عینی لکھتے ہیں۔ قال الطیبی کلمة لکن تقتضی مخالفة ما بعدها لما قبلها الی المفارقة عن الاوطان المسماة بالهجرة المطلقة انقطعت لکن المفارقة بسبب الجهاد باقیة مدی الدهر وکذا المفارقة بسبب نیة خالصة للہ عزوجل کطلب العلم و الفرار للدین انتہی اور عسقلانی تحت حدیث بخاری (کان المؤمنون یفر احدهم بدینه الی اللہ ورسوله مخافة ان یفتن علیه فاما الیوم فقد اظهر اللہ الاسلام و الیوم یعبد ربه حیث شاء ولکن جهاد ونیة) کے لکھتے ہیں اشارت عائشة الی بیان شرعیة الهجرة وان سببها خوف الفتنة والحکم یدور مع علته فمقتضاه ان من قدر علی عبادة اللہ فی ای موضع اتفق لم تجب علیه الهجرة منه والا وجبت ومن ثم قال الماوردی اذا قدر علی اظهار الدین فی بلد من بلاد الکفر فقد صارت البلد به دار الاسلام فالاقامة فیها افضل من الرحلة منها لما یترجی من دخول غیره فی الاسلام۔

حضرت شاہ عبدالعزیز قدس سرہ ہندوستان کے دار حرب ہونے کے قائل ہیں اس پر بھی ہجرت کو واجب نہیں بتاتے ہیں اس واسطے اُن لوگوں کو جو ہجرت کرنا چاہتے ہیں (ایسی حالت میں جب کہ دفاع باہر جاکر زائد متوقع ہو یا وہ یقین خواہ ظن غالب سے سمجھتے ہیں کہ ان کے امور دین میں خلل پڑگیا ہے تو فرضاً وہ ہجرت کررہے ہیں ورنہ استحباباً ہجرت ہوگی ہر حالت میں) روکنے کا حق نہیں ہے جو نہیں کرتے (خصوصاً ان کو ظن غالب ہے کہ فرض دفاع بقدر وسعت یہاں سے زائد انجام پائے گا یا امور دین انجام دے سکتے ہیں) اُن پر خدا نے جبر نہیں کیا ہے (فرض یا واجب نہیں ہے) میں نے اپنا ارادہ ظاہر کیا تھا (وہ بھی مشروط) مگر اپنے مشیروں کی رائے کے باعث اُس کو فسخ کردیا (کیونکہ فرض نہیں تھی) اگرچہ ہجرت میں مجھے زیادہ سہولت ہے بہ نسبت قیام ہند کے (خصوصاً حضرت مدینہ علی صاحبہا الف الف الصلوٰۃ والسلام میں) کشت دخون کو خصوصاً مجتمع حملہ کی صورت میں جیسا کہ لشکر کرتا ہے) غیر مفید سمجھتا ہوں (کیونکہ اس کے اسباب مجتمع نہیں اگرچہ قادرین پر فرض ہے غیر قادرین پر فرض نہیں بدسگالی کی غرض سے کرسکتے ہیں اس کا ضرر ہوگا) سوائے اس کے ہر طریقہ سے دفاع کو فائدہ بخش جانتا ہوں خواہ وہ گاندھی صاحب کے مشورہ کے موافق ہو تو دیگر صورتوں سے جو جس سے بن پڑسکتا ہے وہ کرے اُس پر وہی فرض ہے میں کہہ سکتا ہوں کہ

Marfat.com

نماز قیام قعود رکوع سجود سے ہو یا صرف قعود یا اضطجاع سے حرکت سے یا اشارہ سے اس کا مقصد یہ نہیں ہے کہ ہر شخص ہر طریقہ سے نماز پڑھے بلکہ اپنی قدرت دیکھ لے حسن ظن کا مقصد یہ ہے کہ کسی کو بیٹھے یا لیٹے یا اشارہ سے پڑھتا دیکھے تو اس کو معذور سمجھے نہ یہ کہ اس کی نیت پر اس کے فعل پر حملہ کرے اگر عالم فقیر ہو تو اس کا فرض صرف یہ ہے کہ غنی سے کہے کہ تم پر زکواۃ فرض ہے باوجود اس کے اگر ایک پہلو تہی کرے تو دوسرا بری الذمہ نہیں ہو سکتا

فقیر محمد عبدالباری[1]

(۱۶)

# مسئلہ ہجرت

## مولانا عبدالباری صاحب کا برقی پیغام

لکھنؤ ۱۳ر جولائی میں نے ہر مسلمان کو ہجرت کرنے کا حکم نہیں دیا نہ کابل کے حالات ہی اجازت دیتے ہیں کہ بغیر کامل غور و خوض کے ہجرت کی جائے مجھے ابھی ہجرت کی فرضیت کا یقین نہیں لہذا حقوق و فرائض کی بجا آوری اور والدین کی اجازت لازمی ہے۔

(۱۷)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامداً و مصلیاً و مسلماً

مکرمی دام مجدہ! السلام علیکم

دربارۂ ہجرت میری اور مولانا محمود حسن صاحب و دیگر علمائے کرام کی ایک ہی رائے ہے کہ بالفعل ہجرت فرض عین نہیں ہے اور حقوق مفروضہ مقدم ہیں۔ بدوں اجازت والدین ہجرت نہ کرنا چاہیے۔ مولانا ابوالکلام صاحب سے زبانی جو گفتگو ہوئی تھی اُس میں اپنا موافق سمجھتا تھا۔ جو تحریر اُن کی شائع ہوئی ہے اور جس کا حوالہ آپ نے دیا ہے اُس

---

[1] یہاں مولانا کی سابق تحریر کے اقتباسات ختم ہوئے (ایڈیٹر ہمدم) اسی مقام پر ایک نوٹ میں رسالہ جامع شاہد علی نے لکھا تھا، "اس کے بعد مولوی ابوالکلام آزاد صاحب کا مضمون ہمدم میں تھا جو چھوڑ دیا گیا" لیکن اب مذکورہ مضمون کو اس کی اہمیت کے پیش نظر اس مجموعہ کے آخر میں شامل کر لیا گیا ہے (ابوسلمان شاہجہانپوری)

Marfat.com

دیکھنے سے لفظی اختلاف کا پتہ چلتا ہے اگرچہ ہم فرض عین نہ ہونے کے اور وہ وجوب کے
ل ہیں مگر وجوب میں استثناء وہ بھی کرتے ہیں اور ہم بھی اس صورت ہیں جب کہ ہجرت کسی
رض کی ادائی کا مقدمہ ہو تو اس کو ہم بھی فرض سمجھتے ہیں خصوصاً اُس شخص کے لیے جو ہندوستان
ل اپنا فرض انجام نہ دے سکتا ہو۔ ہم بھی دفاع وجہاد کے افراد سے ترک موالات کو ضروری
سمجھتے ہیں اور وہ بھی ترک موالات کو مسلمانان ہندوستان کے لیے لازم بتاتے ہیں۔ لہذا بغیر
بچھے بوجھے ہجرت کا ارادہ نہ کرنا چاہیے خدا کے احکام واضح ہیں اور جس طرح اقیموا الصلواۃ
آتوا الزکوۃ ہے اسی طرح وَخُذُوهُمْ وَاحْصُرُوهُمْ وَاقْعُدُوا لَهُمْ كُلَّ مَرْصَدٍ وارد ہوا ہے اور
ی طرح اوقات صلواۃ و احکام نماز مجمل ہیں اور ان میں اختلاف آرا ہے اسی طرح جہاد د
ع وہجرت ہے کہ اُس کی تفاصیل احادیث واقوال صحابہ وفقہاء امت سے معلوم ہوتے
حکم ہجرت میں میرا بیان واضح ہے چاہے کوئی اس کو خلاف رائے ہونے کے باعث واضح
ے میرا مقصود یہ ہے کہ ہجرت کوئی مطلوب بالذات عمل نہیں ہے بلکہ حُبُّ الْوَطَنِ مِنَ الْإِيْمَانِ
ور ہے۔ ترک وطن کرنا کسی غرض سے ہونا چاہیے اور اس غرض سے حکم بھی بدلتا ہے اگر غرض
ں ہے تو ہجرت بھی فرض ہے اگر غرض سب کو شامل ہے تو ہجرت بھی عام ہے اور فرض
ب ہے اور غرض عام نہیں ہے تو ہجرت بھی واجب ہر شخص پر نہیں ہے۔ اگر غرض مستحب
ہجرت بھی مستحب ہے۔ ہندوستان سے مطلقاً ہجرت کر جانے کو میں اسلام کی کمزوری کا
ث سمجھتا ہوں اس واسطے نہ تمام لوگوں پر ہجرت میں فرض سمجھتا ہوں نہ کل کو یہ نیت کرنا
رت کر جاؤں گا ضروری سمجھتا ہوں بلکہ اپنے قیام کو بہ نیت تقویت اسلام لازمی سمجھتا ہوں
ب تک کہ یہ ملک دار حرب نہ ہو جائے اسی بنا پر میں نے کلکتہ کی تقریر میں ہجرت کا ارادہ
ر کیا تھا مگر بعد مشورت اُس ارادہ کو بالفعل ملتوی کیا ہے۔ مجھے اس میں بھی تامل ہے کہ
ب واجب سب پر ہے تو سوائے اس شخص کے جو راہ نہ جانتا ہو زاد راہ نہ رکھتا ہو سب
رت کرنا چاہیے اگرچہ فوراً فرض نہیں ہے تاہم قبل ہجرت کے وہ مر جاوے گا تو گنہگار
واجب کہنے کے بعد بہت سے استثنا کی گنجائش نہیں ہے زمانہ سعادت اقتران میں
بعض مالدار نے یہ کہہ کر ہجرت کی تھی کہ زاد راہ پر مجھے قدرت حاصل ہے لیکن اتفاق
ستہ میں مر گیا اس واسطے واجب اختیاری کہنا یا فائدہ بخش حضرات کو مستثنا کرنا میرے
نہیں ہے نہ بیعت ہجرت کا دار الغزار میں مسنون ہونا میری نظر سے گذرا ہے البتہ

Marfat.com

دار ہجرت میں جو بقصد ہجرت آئے تو اس سے بیعت لینا ثابت ہوتا ہے ہر شخص پر وہ بھی لازمی نہیں ہے۔

(۱۸)

# مسئلہ ہجرت پر مولانا عبدالباری صاحب کے خیالات

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
حامداً و مصلیاً و مسلماً

مکرمی دام مجدہ! السلام علیکم۔

نقاد صاحب کا مضمون ہجرت کے بارہ میں میں نے دیکھا اس میں میرا جو تذکرہ ہے اس کو تو میں ایک معمولی شئے سمجھتا ہوں اور اس طرف اعتنا کرنا ہی چھوڑ دیا ہے مگر محرکین ہجرت پر عموماً اور مولوی ظفر علی خان صاحب پر خصوصاً موجودہ حالت ہجرت پر الزام دیا گیا ہے چونکہ حکم ہجرت ایسے مضامین سے مشتبہ ہو رہا ہے اس واسطے مجھے اس مضمون سے تعرض کرنا پڑا اگرچہ خانگی افکار کے باعث دل مطمئن نہیں ہے۔ مسئلہ ہجرت کے متعلق جو کچھ میں نے لکھا ہے بعض احباب اس کو جمع کر کے شائع کرنے والے ہیں جس سے ہر شخص دیکھ سکتا ہے کہ مجھ پر اس ہجرت کی ذمہ داری کس حد تک ہے میں نہ ہجرت کو فرض عین سمجھتا ہوں نہ منسوخ بلکہ جس غرض سے ہجرت کی جاوے ویسا حکم اس کے لیے ہے اس کی نیت اگر بخیر ہے تو ایسی صورت میں مجھے ان کے عمل پر کسی قسم کا اعتراض مناسب نہیں معلوم ہوتا۔

میں نے جس قدر امور سنے ہیں ان میں سے ایک الزام میرے اوپر ہے اور باقی مشترک ہیں اس واسطے پہلے اسی کو ظاہر کرتا ہوں وہ یہ ہے کہ میں نے صاف مسئلہ ظاہر نہیں کیا اور ہجرت کو فرض یا واجب نہیں کہا میں کہتا ہوں کہ مسئلہ بھی وہی ہے جو میں نے کہا ہجرت میں تفصیل ہے کوئی ایک حکم نہیں ہے جو شخص اس کو واجب علی العین کہے یہ اس کی رائے ہے قرآن حدیث واقوال علماء سے اس کی سند مجھے نہیں ملی ہے مجھے اپنے مسلک پر یقین ہے اس واسطے میں حکم الٰہی ظاہر کرنے میں کوئی پس و پیش نہیں کیا ہے مجھے واجب کہنے کے بعد کوئی استثناء علم صحیح نہیں معلوم ہوتا سوائے اس استثناء کے کہ جو قرآن شریف میں خود ہے وہ اس قا

منقول از ہمدم، لکھنؤ۔ ۸ ر ستمبر ۱۹۲۰ء یوم چہار شنبہ

Marfat.com

ہے لَا یَجِدُوْنَ حِیْلَۃً وَّلَا یَھْتَدُوْنَ سَبِیْلًا میں واجب علی العین کہنے کے بعد پھر بہت بڑی دشواری سمجھتا ہوں چاہے ہجرت علی العین واجب ہو یا بالتراخی ہر حال میں جو ایسی حالت میں مرجاوے گا سوائے صورت مستثناۃ کردہ گنہگار ترک ہجرت کا ہو گا چاہے فائدہ مند ہو یا اس کے قیام سے مضر یہ بات میری سمجھ سے باہر ہے اب جو الزامات مشترک ہیں میں ان کا ذکر کرتا ہوں تاکہ معلوم ہو جاوے کہ اس تحریک کی موجودہ حالت معترفہ پر کس حد تک حق بجانب ہوں یہ مسئلہ خالص شرعی ہے اس واسطے میں عرض کرتا ہوں کہ باوجود اس کے کہ میری رائے کے موافق یہ ہجرت نہیں ہوئی پھر بھی میں کوئی سقم شرعی ہجرت میں نہیں پاتا۔ کہا جاتا ہے کہ بغیر انتظام کے ہجرت ہے میں اس کو انفرادی عمل سمجھتا ہوں اس واسطے یہ شرط شرعی نہیں ہے ہجرت منفرداً بھی ہوئی ہے اور مجتمعاً بھی ہوئی ہے انتظام قائم کرنے کے لیے بعض حضرات کا خیال ہے کہ ہجرت کی بیعت لینا ضروری تھا اور یہ ہی طریقہ مسنون ہے، مجھے اس قول سے بالکل اختلاف ہے میں کہتا ہوں جس کا جی چاہے بیعت کر لے، ناجائز بھی نہیں ہے اور سنت بھی نہیں ہے بیعت ہجرت کی اصلیت صرف اس قدر ہے کہ چند ایسے لوگ جو بارادہ ہجرت مدینہ طیبہ میں آئے اور اس وقت ہجرت فرض تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے بیعت لی ہے اور جب فرضیت ہجرت منسوخ ہو گئی تو بیعت لینا بھی اس پر ترک کر دیا نہ تو آپؐ نے مکہ معظمہ میں کسی سے بیعت ہجرت لی نہ قبل فرضیت ہجرت کسی سے بیعت لی۔ اب ہندستان میں بیعت ہجرت لینا دارالفرار میں بیعت لینا ہے جس کا ثبوت مجھے نہیں ملتا، ہاں اگر امیر امان اللہ خان صاحب سے لوگ کابل میں بیعت کر لیں تو مناسب سنت ہو سکتا ہے اگرچہ بوجہ عدم فرضیت کے اس کی ضرورت نہیں ہے، یہ کہا جاتا ہے کہ اس ہجرت کے ذیل میں بہت سے بدنیت ہجرت کر گئے ہیں کہتا ہوں کہ یہ کوئی عجب بات نہیں ہے جب زمان سعادت نبوت میں ایسا ہوا تو پھر اس وقت میں ہونا کوئی بڑی بات نہیں ہے مہاجر ام قیس کی حدیث اکثر کتب حدیث کی شروع میں لکھی جاتی ہے انما لکل امرء مانوی فمن کانت هجرته الی الله ورسوله فهجرته الی الله ورسوله ومن کانت هجرته الی الدنیا یصیبها او امراۃ یتزوجها فهجرته لی ماهاجر الیه ...... یہ بھی کہا جاتا ہے کہ محتاج اور لاچار لوگ ہجرت کر گئے جن کا بار اٹھانا کابل والوں کو مشکل ہو گیا میں کہتا ہوں کہ یہ بھی نئی بات نہیں ہے مہاجرین کے فقر اختیاری کا وصف قرآن میں مذکور ہے ارشاد فرمایا ہے وَلِلْفُقَرَاءِ الْمُهَاجِرِيْنَ الَّذِيْنَ

Marfat.com

اَخرجُوا مِنْ دِیَارِھِمْ وَاَمْوَالِھِمْ الیٰ اٰخرہ۔ اور کابل کی بے مائگی بھی انصار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زائد نہیں ہے یُؤْثِرُوْنَ عَلیٰ اَنْفُسِھِمْ وَلَوْ کَانَ بِھِمْ خَصَاصَۃ اسی امر کی جانب اشارہ کرتا ہے۔ مجھے حیرت ہے کہ میں نے یا کسی نے کب کہا ہے کہ ہجرت چاہیے بغرض دفاع ہو کابل ہی کی طرف کی جاوے۔ میری تحریروں میں تو ہجرت شام وقزوین اور دیگر مقامات کا بھی ذکر ہے میں نے چند اربعینیات حدیث کے جمع کیئے ہیں اس میں احادیث خیر الانام فی فضائل الھجرۃ الی الشام ایک اربعین ہے اور دوسری الاربعین فی قزوین ہے اس کو ملاحظہ کرنا چاہیے یہ بھی کوئی الزام کی بات نہیں کہ لوگ ہجرت کر گئے تھے واپس آرہے ہیں اس واسطے کہ ایسا بھی خیر القرون میں ہوا ہے اقلی لبیعتی کی حدیث مشہور ہے پھر بھی عرض ہے کہ اگر وہ لوگ جو بغرض جہاد ہجرت کر گئے تھے اگر انہوں نے اپنا مقصد حاصل ہوتے نہیں دیکھا تو واپس چلے آئے اس میں کون سا حرج ہوا موجودہ حالت کی ہجرت اور اس غرض سے ایسی نہیں کہ اس میں رجوع الی الوطن ناجائز ہو جس طرح تحصیل علم کی غرض سے جو ہجرت کرے اس کو ترک وطن لازم نہیں بلکہ اس کو تو وطن واپس ہونا ہی ضروری ہے میں اگرچہ انتظام ہجرت کو اس وقت ضروری سمجھتا ہوں اور ابتداسے محرکین ہجرت کو اس کی طرف توجہ دلا رہا ہوں اور اس وقت کابل کی جانب کثیر التعداد غیر مستطیع لوگوں کی ہجرت کو مناسب نہیں سمجھتا ہوں باوجود اس کے جس طرح ہجرت ہو گئی اس کو بھی خلاف شرع نہیں سمجھتا اور محرکین کو الزام نہیں دیتا ہوں خداوند عالم نے وعدہ فرمایا ہے وَمَنْ یُّھَاجِرْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ یَجِدْ فِی الْاَرْضِ مُرَاغَمًا کَثِیْرًا وَّسَعَۃً جس شخص نے خدا کی راہ میں گھر چھوڑا اور ہجرت کی وہ زمین میں محل ہجرت کو پالے گا اور اُس کو وسعت ہوگی اس تحریر سے یہ مطلب نہیں ہے کہ لوگ بغیر سمجھے بوجھے ہجرت کر جاویں بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ جو اس اہم عمل کو ہلکا کرنا چاہتا ہے اس کو تنبیہ ہے اپنے مقصد کو کسی دوسرے طور پر حاصل کرنا زائد اچھا ہے بہ نسبت اس کے کہ مخلصین پر نکتہ چینی کر کے ان کی توہین کی جائے میں اس مشق کے لیے حاضر ہوں مگر محرکین ہجرت جن کے ارادے بالکل درست اور نیت ان کی خالص تھی وہ ملزم نہ ٹھہرائے جائیں۔ کیونکہ جو کچھ انہوں نے کیا وہ جذبۂ مذہبی سے کیا۔ والسلام فقط۔

فقیر محمد عبد الباری عفا اللہ عنہ

Marfat.com

(۱۹)

بسم اللہ الرحمن الرحیم
حامداً و مصلیاً و مسلماً

مکرمی دام مجدہ ! السلام علیکم

وَمَا اُبَرِّیُٔ نَفْسِیْ اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَۃٌ بِالسُّوْءِ لفظ تنزل ہے۔ میں اپنی قصور و خطا کا قائل ہوں یہ لوگوں کا حسن ظن ہے کہ میرے قول پر اعتبار زیادہ کرتے ہیں۔ میری عرض ہے کہ انظر الی ما قال ولا تنتظر الی من قال - پر عمل کیا جائے جس کی دیانت پر اعتماد ہو اس کے قول کو مانیے میں خود ایک عامی مقلد ہوں تصریحات علماء کا پابند ہوں اسی وجہ سے میرے مستندات اکثر فقہیات سے تعلق رکھتے ہیں۔

مگر یہ مسئلہ (ہجرت) ما بہ الامتیاز مقلد و غیر مقلد کا نہیں ہے اور اس میں اختلاف نہ کہیے بلکہ خلاف کہنا چاہیے ایسے ہی مسئلہ دار حرب کا ہے کہ وہ بھی تقلید سے تعلق نہیں رکھتا ہے۔ غیر مقلد علما بھی ایسے ہیں جو ہندوستان کو دار حرب نہیں قرار دیتے ہیں نواب صدیق حسن خان تحریر فرماتے ہیں۔ دچون ہندوستان عموماً و ریاسات اسلامیہ خصوصاً نزد امام اعظم دار الحرب نیست بنار علی ذلک ہجرت ہم از ینجا واجب نخواہد بود کہ اذ لیس فلیس و ہر کہ ہندوستان نزد او دار الحرب ست ہجرت نزد وے واجب باشد اما مع ذلک اخذ ربا از حربی جائز نیست بنا بر ورود نصوص صحیحہ قطعیۂ قرآنیہ و حدیثیہ بر حرمت آن و روایات فقہیہ کہ مبنی بر ظن و قیاس است مصادم آن نخواہد بود اینجا معلوم شد کہ نتیجۂ اختلاف اہل علم در دار الحرب و دار الاسلام بودن ہندوستان وجوب و عدم وجوب ہجرت است نہ جواز و عدم جواز اخذ ربا از مردم ازانجا بر تقدیر وجوب ہجرت ازین دار حرب بدار اسلام حدیث لا ہجرۃ بعد الفتح را جواب است کہ در حل سوالات مشکلہ ذکر کردہ ایم فراجعہ وفی الحال مختار و فتوی مشاہیر فقہائے حنفیہ ہند مثل علمائے دہلی و رامپور و بھوپال و جز آں ہمیں است کہ مملکت ہند خصوصاً ریاسات اسلامیہ آن دار الاسلام است نہ دار الحرب بعض معاصرین نوشتہ اند رالاحنیا لمان

علی ہذہ البلاد دار الاسلام وان کانت السلاطین فی الظاہر ہؤلاء الشیاطین واللہ اعلم۔
اور مولانا محمد قاسم صاحب رحمۃ اللہ علیہ دیوبند کے استاذ الاساتذہ ایما فرماتے ہیں کہ ہجرت

Marfat.com

بغرض جہاد مفروض ہے تحت آیت شریف وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ یُہَاجِرُوْا مَا لَکُمْ مِّنْ وَّلَایَتِہِمْ۔
اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ جو لوگ دارالحرب سے باوجود ضرورت جہاد ہجرت نہیں کریں وہ
لوگ ایک وجہ سے کفار کے حکم میں ہیں انتہی۔ کل زمانہ اخبار میں ہجرت کے بارہ میں مولانا محمود
حسن صاحب کا جواب دیکھا ہے، وہ نقل کیا جاتا ہے موقع و محل کے لحاظ سے نہایت مناسب ہے
اس کو تصفیہ سمجھیے۔ آئندہ یہ سلسلہ بحث میں نہ کروں گا۔

الجواب۔ مخدوم و مکرم بندہ جناب خلیفہ صاحب مدفیوضکم۔ احقر محمود تسلیم مسنون کے
بعد عرض رسا ہے جناب کا والا نامہ ایسے وقت پہنچا کہ بندہ سہارنپور، گنگوہ وغیرہ گیا تھا وہاں
سے کل واپس آیا تو جناب کا گرامی نامہ بندہ کو ملا مگر یہ سب جانتے ہیں کہ ہجرت کی فضیلت اور
خوبی تو ہر وقت مسلمہ ہے اس پر آشوب حالت میں حالات موجودہ اور آئندہ کا لحاظ کر کے
اس میں شک نہیں کہ اس استحباب اور استحسان میں ہر طرف سے تاکید وجوب محسوس ہوتا ہے
جو اہل ہمت کے عمل کرنے کے لیے بالکل کافی ہے اب اس میں خواہ مخواہ فرضیت و عدم فرضیت
کا مباحثہ اور منازعت کرنا انہیں لوگوں کا جو حیلہ جو طبائع رکھتے ہیں،
کام ہے اور ایک ادر حق کو روکنا چاہتے ہیں۔ البتہ یہ بات ضرور ہے کہ اہل تحقیق کو چند جوانب
ملحوظ رکھنا ضروری ہے اول دارالحرب کہ جس سے ہجرت کریں اس کو غور سے ملاحظہ کرنا دوسرے
جس دارالاسلام میں جانا چاہتے ہوں اس کے احوال پر نظر کرنا۔ تیسرے جو ہجرت کریں ان کے
حالات کو پیش نظر رکھنا کیونکہ حالات بے حد مختلف ہیں، خلاصہ یہ ہے کہ یہ وقت پریشانی کا ہے
اور اہل اسلام کی آزمائش کا۔

پس اہل اسلام جان نہ چرائیں۔ اللہ کے واسطے ہجرت کریں یا یہیں رہ کر کسی مفید کام میں
سعی کریں۔ اس ضروری وقت کو فضول بحث و مباحثہ میں صرف نہ کریں۔ ہجرت ضروری ہے
تو ایسی ضروری نہیں کہ نہ والدین کی اجازت کی حاجت ہو اور نہ اہل وعیال کے کفاف کی اور
جملہ اہل اسلام کو علی الفور ہجرت لازم ہی کر دی جائے۔ اور مستحب ہے تو ایسی مستحب بھی نہیں
کہ تمام اہل ہند بے حس وحرکت ہو کر آرام و اطمینان سے اس دارالکفر میں لمبے پیر پسار کر سوتے
رہیں۔ بلکہ فرض ہے کہ ہر شخص اپنی ہمت اور وسعت کے مطابق تائید دین کے لیے مال اور
جان سے کوشش کرے خواہ یہاں رہے یا کہیں باہر جاوے۔ واللہ الموفق اکابر اور عمائد اسلام
پر علی الخصوص واجب ہے کہ خود ہمت کریں اور عوام کو ہمت بندھائیں اور جو شخص جس کام

Marfat.com

کے لائق ہو اس کو اس کام میں لگائیں اور بحث و اختلافات جس کا منشاء نفسانیت ہے۔ اس اختلاف سے بچیں اور دوسروں کو بچائیں اور العلم حجاب الاکبر کے مصداق نہ بنیں احقر نے حالات موجودہ پر نظر کر کے جو مناسب اور حق سمجھا ہے جناب کی خدمت میں پیش کر دیا۔ باقی عبارات کتب جن کو ہمارے علما نے اپنے قول کی مؤید سمجھ کر اپنے استدلالات میں پیش فرمائی ہیں ان کا مطلب اہل علم جو سمجھ رہے ہیں اس میں مجھے کچھ عرض کرنے کی حاجت نہیں میں نے فقط یہ عرض کیا ہے ہجرت فرض ہے یا مستحب۔ قابل غور یہ ہے کہ ہم کو اس حالت میں کیا کرنا چاہیے۔

گر قبول افتد زہے عز و شرف

احقر اس خاص وقت میں ایسے منازعت کو نہایت منحوس اور مضر سمجھتا ہے۔

فقط والسلام

بندہ محمود بقلم خود

۲۱ ر ذی الحجۃ ۱۳۳۸ھ یوم سہ شنبہ

Marfat.com

Marfat.com

۴۸۶

# دستور اساسی جمعیت خلافت ہند

## مقاصد

۱۔ جمعیت خلافت ہند کے مقاصد حسبِ ذیل ہوں گے۔

(الف) دنیائے اسلام میں ایک مرکزی خلافتِ عظمٰی کی تاسیس۔

(ب) جزیرۃ العرب کی مکمل آزادی اور حجاز و حرمین کی بہبودی اور وہاں حسبِ حال امور خیر و اصلاحات کے اجراء کے لئے سعی۔

(ج) ہندوستان میں حصول سوراج کے لئے جد و جہد

(د) ہندوستان کے اندر مسلمانوں کے مذہبی، تعلیمی، معاشرتی، اقتصادی اور سیاسی اصلاح و تنظیم اور اُن کے حقوق کا تحفظ۔

## مقاصد متذکرہ بالا کے حصول کیلئے

(الف) ہندوستان اور دیگر ممالک میں تحریک خلافت کو کامیاب بنانا۔

(ب) غیر ممالک کے مسلمانوں کے ساتھ رشتۂ اخوۃ قایم کرنا۔

(ج) ہندوستان میں غیر مسلم اقوام کے ساتھ اتفاق و اتحاد کو ترقی دینا۔

(د) مسلمانانِ عالم میں باہمی تنازعات کو رفع کرنا۔

(ہ) تحریکِ ترکِ موالات کو کامیاب بنانا اور مسلمانوں کی تعلیمی، تمدنی، اور اقتصادی ترقی کی تدابیر کرنا۔

(س) مزدوروں اور کاشتکاروں کی جماعتوں کی تنظیم میں اعانت کرنا اور دیگر ایسے وسائل اختیار کرنا جو وقتاً فوقتاً ضروری خیال کئے جائیں۔

Marfat.com

# اجلاس

۲۔ مقاصد بالا کے حصول کی تدابیر پر غور کرنے کے لیے جمعیۃ خلافت ہند کا سالانہ اجتماع عموماً ماہ دسمبر میں ہوا کرے گا جس کا نام خلافت کانفرنس ہوگا۔ مقامات اور تاریخوں کا فیصلہ مجلس مرکزیہ خلافت جس کا ذکر آگے آئے گا، کیا کرے گی سالانہ اجلاس کے علاوہ مجلس مرکزیہ خلافت اپنی تحریک یا کم ازکم تین مجالس خلافت صوبہ کے تحریری مطالبہ پر خلافت کانفرنس کا غیر معمولی اجلاس بھی مناسب مقام پر منعقد کرانے کی مجاز ہوگی مجالس صوبہ کے مطالبہ کی صورت میں کم ازکم ایک ماہ کی اطلاع قبل از انعقاد جلسہ لازم ہوگی۔

# مجلس مرکزیۂ خلافت ہند

۳۔ جمعیت خلافت ہند کے مقاصد کے حصول کے لیے مناسب وسائل اختیار کرنے اور منظور شدہ تجاویز پر عمل کرانے کا کام اس جمعیت کی ایک مجلس کے سپرد ہوگا جس کا نام ”مجلس مرکزیہ خلافت ہند“ ہوگا۔

۴۔ مجلس مرکزیہ خلافت ہند کے اراکین کی تعداد علاوہ صدر مرکزی و عہدہ داران مرکزی و ایک صدر و ایک معتمد صوبہ خلافت کمیٹی ۲۵۲ ہوگی اور مجالس صوبہ جات حسب ذیل تعداد میں اراکین منتخب کریں گی۔

| | | | |
|---|---|---|---|
| ۱۔ صوبۂ سرحد | ۱۰ | ۱۱۔ مدراس ※ | ۲۱ |
| ۲۔ پنجاب | ۳۰ | ۱۲۔ آندھرا | ۵ |
| ۳۔ دہلی | ۶ | ۱۳۔ ممالک متوسط | ۱۲ |
| ۴۔ آگرہ | ۳۰ | ۱۴۔ صوبۂ برار | ۸ |
| ۵۔ اودھ | ۱۰ | ۱۵۔ کرناٹک | ۵ |
| ۶۔ بہار | ۱۵ | ۱۶۔ مہاراشٹر | ۵ |
| ۷۔ بنگال ※ | ۴۰ | ۱۷۔ بمبئی شہر | ۱۲ |
| ۸۔ آسام | ۸ | ۱۸۔ گجرات و کاٹھیاوار | ۹ |
| ۹۔ برما | ۵ | ۱۹۔ سندھ | ۱۳ |
| ۱۰۔ اڑیسہ | ۳ | ۲۰۔ راجپوتانہ اجمیر میواڑ و متوسط ہند | ۶ |

※ بنگال کے چالیس جگہوں میں سے دس جگہ خلافت کمیٹی کلکتہ کو دی جائیں۔ مدراس ریزیڈنسی میں کیرالا کو پانچ میسور و بنگلور کو ۲ اور مدراس کو چودہ ۱۴ جگہ دی جائیں۔

Marfat.com

۵۔ جس صوبہ میں خلافت کمیٹی نہ ہو اس کے اراکین کا انتخاب مجلس مرکزیہ کے منتخب شدہ اراکین اسی صوبہ کے ممبروں میں سے کیا کریں گے۔

۶۔ مجلس مرکزیہ خلافت ہند کے اراکین کا انتخاب مجالس خلافت صوبہ جات عام طور پر ماہ اکتوبر میں کیا کریں گی اور ماہ نومبر کے پہلے ہفتہ میں بھیج دیں گی۔

۷۔ مجلس مرکزیہ خلافت کا ایک اجلاس ماہ دسمبر میں خلافت کانفرنس کے ایام میں ہوا کرے گا جس میں صدر کے سوا باقی عہدہ داروں کا انتخاب ہوگا۔

۸۔ سالانہ خلافت کانفرنس کا منتخب شدہ صدر آیندہ سال کے لیے مجلسِ مرکزیہ خلافت ہند کا صدر ہوگا۔

۹۔ مجلس مرکزیہ خلافت ہند کے عہدہ داران حسبِ ذیل ہوں گے۔

ایک صدر، دو نائب صدر، چھ معتمد اور ایک خازن۔

نوٹ۔ منجملہ چھ معتمدین کے ایک معتمد مال ہوگا۔

۱۰۔ اراکین مجلسِ مرکزیہ خلافت اور عہدہ داران کی میعاد رکنیت و عہدہ ایک سال ہوگی۔ اراکین کی میعاد ۲۰ دسمبر سے شروع ہوکر ۱۹ دسمبر کو ختم ہوگی اور عہدہ داران کی میعاد یکم جنوری سے شروع ہوکر ۳۱ دسمبر تک رہے گی۔ یہ عہدہ داران و اراکین حال آیندہ کے لیے بھی منتخب ہوسکیں گے۔

۱۱۔ دوران سال میں اگر کسی عہدہ دار کی جگہ خالی ہو تو مجلس مرکزیہ خلافت اپنے اراکین میں سے کسی کو بقیہ میعاد کے لیے منتخب کرے گی۔

۱۲۔ دورانِ سال میں اگر کسی رکن کی جگہ خالی ہو تو مجلسِ خلافت صوبہ متعلقہ اس کی جگہ نئے ممبر کو منتخب کرے گی۔

۱۳۔ مجلسِ مرکزیہ خلافت اپنے فرائض کی انجام دہی کے لیے ایسے قواعد و ضوابط مرتب کرے گی جو اس دستور اساسی کے خلاف نہ ہوں اور ان قواعد کے مطابق وقتاً فوقتاً اجلاس کیا کرے گی۔

۱۴۔ مجلس مرکزیہ خلافت کے پچیس ۲۵ ممبر تحریری درخواست پر مجلسِ مرکزیہ کا خاص اجلاس منعقد کرسکیں گے بشرطیکہ ایسے مطالب کے لیے کم از کم دو ہفتہ قبل از انعقاد جلسہ اطلاع دی جائے۔

۱۵۔ مجلسِ مرکزیہ خلافت کے معتمدین مجلسِ مذکور کو دوران سال کے کام کی رپورٹ اور حسابات مجلس مرکزیہ خلافت کے اس اجلاس میں جو سالانہ کانفرنس کے موقع پر کیا جانے گا پیش کریں گے۔

## کارکن کمیٹی

۱۶۔ (الف) مجلسِ مرکزیہ خلافتِ ہند اپنے مقام پر سب سے پہلے اجلاس میں اپنے اراکین میں سے ایک کارکن کمیٹی مقرر

Marfat.com

کرے گی جس میں مجلسِ مذکور کے جملہ عہدہ داران اور گیارہ دیگر اراکین شامل ہوں گے۔

(ب) مجلسِ مرکزیہ کے دو جلسوں کے درمیان کی مدت میں جمعیت عاملہ کو وہ تمام اختیارات حاصل ہوں گے جو کہ مجلس مرکزیہ کو حاصل ہیں۔

(ج) مجلسِ مرکزیہ خلافت ہند کا صدر کارکن کمیٹی کا بھی صدر ہو گا۔

## مجالس خلافت صوبہ جات

۱۷۔ مندرجۂ ذیل صوبہ جات میں مجالس خلافت صوبہ ہوں گی اور ان کے دفتران مقامات پر ہوں گے۔ جو ہر صوبہ کے نام کے مقابل میں درج ہیں جہاں صدر دفتر کا مقام مقرر نہیں کیا گیا یا مقام کے تبدیل کرنے کی ضرورت ہو تو مجلسِ خلافت صوبہ کو منظوری مجلسِ خلافت مرکزیہ ایسے تقرر یا تبدیلی کا اختیار ہو گا۔

| نام صوبہ | نام صدر مقام | نام صوبہ | نام صدر مقام |
|---|---|---|---|
| ۱۔ صوبہ سرحد | | ۱۲۔ ؍؍ بنگال | کلکتہ |
| ۲۔ ؍؍ پنجاب | لاہور | ۱۳۔ ؍؍ ممالک متوسط | رائے پور |
| ۳۔ ؍؍ آگرہ | علی گڑھ | ۱۴۔ ؍؍ گجرات کاٹھیاوار | احمد آباد |
| ۴۔ ؍؍ اودھ | لکھنؤ | ۱۵۔ ؍؍ مہاراشٹر | |
| ۵۔ ؍؍ برار | اکولہ | ۱۶۔ ؍؍ کرناٹک | بیلگام |
| ۶۔ ؍؍ سندھ | کراچی | ۱۷۔ ؍؍ مدراس پریزیڈنسی | مدراس |
| ۷۔ ؍؍ بمبئی شہر | بمبئی | ۱۸۔ ؍؍ اندھیرا | کوکونیڈا |
| ۸۔ ؍؍ راجپوتانہ اجمیر میواڑ و وسط ہند | اجمیر | ۱۹۔ ؍؍ برہما | رنگون |
| ۹۔ ؍؍ دہلی | دہلی | ۲۰۔ ؍؍ آسام | سلہٹ |
| ۱۰۔ ؍؍ بہار | مظفر پور | ۲۱۔ ؍؍ کریلا | کالی کٹ |
| ۱۱۔ ؍؍ اڑیسہ | کٹک | ۲۲۔ ؍؍ میسور | بنگلور |

۱۸۔ کسی صوبہ کے حدود دارامی کی تبدیلی یا کمی بیشی کرنے کا مجلسِ مرکزیہ خلافت کو اختیار ہو گا۔ مگر فیصلہ سے قبل مجلسِ خلافت صوبۂ متعلقہ سے استصواب کر لینا ضروری ہو گا۔

۱۹۔ ہر مجلسِ صوبۂ خلافت حسب ذیل ارکان پر مشتمل ہو گی۔

(۱) مجالسِ اضلاع کے منتخب شدہ نمائندے۔

Marfat.com

(۲) مزدوروں اور کاشتکاروں کی جماعتوں کے نمایندوں کی ایک مقررہ تعداد۔

(۳) اگر صوبہ مناسب سمجھے تو وہ اراکین جن کو مجالسِ اضلاع سے منتخب شدہ نمایندے منتخب کریں۔

ان اراکین کا انتخاب مجلسِ خلافت صوبہ کے مرتب کردہ قواعد کے مطابق ہر سال ماہِ اکتوبر میں ہوا کرے گا۔

**۲۰۔** ہر صوبہ کی مجلسِ خلافت اپنے ماتحت اضلاع اور مفصلات میں مجالسِ خلافت قائم کرے گی اور ایسی مجالس کے قیام و تنظیم کے لیے قواعد و ضوابط مرتب کرے گی جو اس دستورِ اساسی یا قواعد و ضوابط مرتبہ مجلسِ مرکزیۂ خلافت کے خلاف نہ ہوں۔

**۲۱۔** تمام مجالسِ خلافت صوبہ جات مجلسِ مرکزیہ خلافت ہند سے ملحق اور اس کے ماتحت ہوں گی۔ اور اُس کے ہدایات کے مطابق عمل کریں گی۔

**۲۲۔** ہر صوبہ کی مجلسِ خلافت اپنے فرایض کی انجام دہی کے لیے ایسے قواعد اور ضمنی قواعد مرتب کرے گی جو اپنے دستورِ اساسی یا مجلسِ مرکزیہ خلافت ہند کے قواعد کے خلاف نہ ہوں اور ان قواعد کی ایک نقل بغرضِ اطلاع مجلسِ مرکزیہ خلافت میں بھیجے گی، اسی طرح مجالس اضلاع و مفصلات مجلس خلافت صوبہ کی منظوری سے ضمنی قواعد بنائے گی، جو قواعد اس دستورِ اساسی اور قواعد مجلس صوبہ اور قواعد مجلسِ مرکزیہ کے خلاف نہ ہوں اور ان کی ایک نقل مجلسِ خلافت صوبہ کو بھیج دیں گی۔

**۲۳۔** مجلسِ مرکزیہ خلافت ہند کو اختیار ہوگا، کہ کسی ماتحت مجلس کو قواعد و ضوابط کی خلاف ورزی پر اپنے الحاق سے علیحدہ کر دے اور اس کی جگہ دوسری مجلسِ خلافت قائم کرے بشرطیکہ مجلس مرکزیہ کے اجلاس میں دو تہائی ممبران کی کثرت رائے اس امر کے حق میں ہو، مجالسِ خلافت صوبہ جات کو بھی ایسے ہی اپنی ماتحت مجالس کو الحاق سے علیحدہ کرنے کا اختیار ہوگا۔ لیکن مجلسِ مرکزیہ خلافت کی ماقبل منظوری ضرور ہوگی۔

## رکنیت جمعیّت خلافت ہند

**۲۴۔** ہر عاقل بالغ شخص مقاصد جمعیت خلافت کی قبولیت اور چار آنہ سالانہ چندہ کی ادائیگی پر جمعیت خلافت ہند کا رکن ہو سکتا ہے جس کو ایک ایسے فارم پر دستخط کرنے ہوں گے یا انگوٹھا لگانا ہوگا جس میں مقاصدِ جمعیت ہذا کی قبولیت کا اظہار ہوگا۔

## منتخب کنندگان و نمایندگان خلافت کانفرنس

**۲۵۔** خلافت کانفرنس کی شمولیت کے لیے نمایندگان کا انتخاب مجالس خلافت صوبہ جات کریں گی۔

Marfat.com

۲۶۔ کوئی شخص نمایندہ منتخب نہیں ہوسکے گا جو جمعیت خلافت ہند کا رکن نہ ہو یا جس کے ذمہ چندہ باقی ہو۔

۲۷۔ ہر ایک صوبہ سے نمایندگان کی تعداد ان ارکین کی تعداد سے پندرہ گنا ہوگی جن کو مجلسِ خلافت صوبہ نے مجلس مرکزیہ خلافت کے لیے رکن منتخب کیا ہو۔ اس تعداد کو مختلف اضلاع اور جماعتوں پر تقسیم کرنے کا اختیار مجلس خلافت صوبہ کو ہوگا جو اسی غرض کے لیے قواعد مرتب کرے گی نمایندگان خلافت کانفرنس کا انتخاب تاریخ کانفرنس سے پندرہ روز پیشتر ہوگا۔

۲۸۔ مجالسِ خلافت صوبہ کے لیے لازمی ہوگا کہ ایک خاص تعداد مزدوروں اور کاشتکاروں کی نمایندوں کے لیے مقرر کرے۔

۲۹۔ ہر ایک نمایندہ کو مجلسِ خلافت صوبہ ایک سرٹیفکٹ دے گی جسے دکھانے پر وہ کانفرنس کے اجلاس میں مقر فیس داخلہ ادا کرنے پر شامل ہوسکے گا۔

۳۰۔ خلافت کانفرنس کی کارروائی میں صرف منتخب شدہ نمایندوں کو حصہ لینے اور رائے دینے کا حق ہوگا۔

۳۱۔ نمایندوں کے علاوہ وزیٹروں کی مناسب تعداد بھی کانفرنس میں شرکت کرسکے گی۔ اس تعداد اور فیس داخلہ کا تعین مجلس استقبالیہ کے اختیار میں ہوگا۔

۳۲۔ فیسِ داخلۂ نمایندگاں کا تعین مجلسِ مرکزیہ خلافت کے اختیار میں ہوگا۔

## مجلسِ استقبالیہ

۳۳۔ خلافت کانفرنس کے معمولی یا غیر معمولی اجلاس کے انتظامات کے لیے اس صوبہ کی مجلسِ خلافت جہاں اجلاس کانفرنس ہونے والے ہوں، ایک مجلسِ استقبالیہ مقرر کرے گی جو معمولی اجلاس کی صورت میں کم از کم ۲ ماہ یا غیر معمولی اجلاس کی صورت میں ایک مناسب وقت تاریخ اجلاس سے قبل مرتب کی جائے گی۔

۳۴۔ مجلسِ استقبالیہ کے ارکین کے چندہ کی مقدار مجلس خلافت صوبہ مقرر کرے گی۔

۳۵۔ مجلس استقبالیہ اپنے ممبروں میں سے پریزیڈنٹ اور دیگر عہدہ داران منتخب کرے گی۔

۳۶۔ مجلسِ استقبالیہ کا فرض ہوگا کہ کانفرنس کے اخراجات کے لیے روپیہ فراہم کرے اور کانفرنس کے متعلق ہر قسم کے انتظامات اور مہمانوں کے قیام و طعام کے بندوبست کی ذمہ داری بھی یہی مجلس ہوگی، وہ کانفرنس کے بعد دو ماہ کے اندر آمد و خرچ کا حساب باضابطہ محاسبہ کے مجلس خلافت صوبہ میں پیش کرے گی اور جو روپیہ بچا ہو گا وہ بھی مجلسِ خلافت صوبہ میں جمع کرے گی۔

Marfat.com

# انتخابِ صدر

۳۷۔ خلافت کانفرنس کے معمولی اجلاس کے صدر کا انتخاب مجلس مرکزیہ خلافت مجالس خلافت صوبہ جات کی کثرت رائے کے مطابق کرے گی، ماہ ستمبر میں تمام مجالس خلافت صوبہ جات ایک ایک نام تجویز کر کے مجلس مرکزیہ میں بھیج دیں گی پھر تمام نام جملہ مجالس خلافت صوبجات کو بھیج دیئے جائیں گے، اور ہر مجلس صوبہ صرف ایک نام کی سفارش کرے گی انتخاب صدر ماہ اکتوبر کے ہفتۂ اول میں ہو جانا چاہیے۔ غیر معمولی اجلاس کا صدر مجلس مرکزیہ خلافت خود اپنے اجلاس میں منتخب کرے گی۔

۳۸۔ منتخب شدہ صدر کے مستعفی ہو جانے یا انتقال یا علالت یا کسی دوسری وجہ سے فرائض صدارت کی بجاآوری سے معذور ہو جانے کی صورت میں مجلس مرکزیہ اپنے ممبران کی کثرت رائے سے صدر انتخاب کرے گی۔

۳۹۔ صدر اس صوبہ کا رہنے والا نہیں ہوگا جس میں کانفرنس کا انعقاد ہونے والا ہو۔

# کمیٹی انتخابِ مضامین

۴۰۔ خلافت کانفرنس کے معمولی یا غیر معمولی اجلاس کے لیے کمیٹی انتخاب مضامین مجلس مرکزیہ کے اراکین پر مشتمل ہوگی اور اس کو اختیار ہوگا کہ زیادہ سے زیادہ دس اشخاص کو بطور ممبر اپنے ساتھ اور شامل کر لیں۔

۴۱۔ کمیٹی انتخاب مضامین کی نشست کم از کم اجلاس کانفرنس سے ایک روز پہلے ہوگی جس میں کانفرنس میں پیش ہونے والے تمام مسائل بحث کے لیے پیش ہوں گے اور تجاویز مرتب کی جائیں گی، بصورت ضرورت کانفرنس کے دنوں میں بھی کمیٹی مذکور کی نشستیں وقتاً فوقتاً ہوتی رہیں گی۔ منتخب شدہ صدر کانفرنس اسی کمیٹی کا صدر ہوگا۔

۴۲۔ کانفرنس میں پیش ہونے سے پہلے تمام تجاویز کمیٹی انتخاب مضامین [میں] پیش ہوں گی۔

۴۳۔ کمیٹی انتخاب مضامین میں وہ تمام تجاویز زیر بحث ہوں گی جو سکریٹریان مجلس مرکزیہ واراکین مجلس مرکزیہ یا مجالس صوبہ یا مجالس استقبالیہ کی طرف سے موصول ہوں یا پیش کی جائیں، صاحب صدر کی اجازت سے ایسی دیگر تجاویز پیش ہو سکیں گی جو نمایندگان نے بھیجی ہوں لیکن صاحب صدر کی اجازت کے بغیر کوئی شخص جو مجلس انتخاب مضامین کا رکن نہ ہو تقریر نہ کر سکے گا۔

۴۴۔ صدر مجلس انتخاب مضامین کو اختیار ہوگا کہ کسی ایسے شخص کو جو کمیٹی مذکور کا ممبر نہیں، کمیٹی میں شامل ہونے اور کسی امر زیر بحث پر اظہار خیال کی اجازت دے۔

۴۵۔ کوئی تجویز یا ترمیم جو کمیٹی انتخاب میں مسترد ہو چکی ہو کانفرنس میں پیش نہیں ہو سکے گی۔ تاوقتیکہ کمیٹی مذکور کی

Marfat.com

نشست کے دوران میں بھی اس ممبر نے جو تجویز یا ترمیم مذکورہ بالا کو کانفرنس میں پیش کرنا چاہتا ہو اپنے ارادہ کا تحریری نوٹس صدر صاحب کو دے دیا ہو۔

۴۶۔ اغراض و مقاصد کے سوا باقی تمام دستور اساسی میں ترمیم و تنسیخ و اضافہ مجلس مرکزیہ کے موجودہ ممبران کی دو تہائی کثرت رائے سے ہو سکے گا اور اس کے اغراض و مقاصد کی ترمیم و تنسیخ و اضافہ خلافت کانفرنس کی موجودہ ممبران کی دو تہائی کثرت رائے سے ہو سکے گا لیکن ایسی ترمیم و تنسیخ و اضافہ کے لیے پہلے سے بذریعہ ایجنڈا اطلاع دینا لازمی ہوگی۔

# ضمنی قواعد مجلس مرکزیہ خلافت ہند

## منظور کردہ جماعت عاملہ منعقدہ بمبئی

## پابندی قواعد

۱۔ مجلس مرکزیہ خلافت قانون و قواعد و دستور اساسی جمعیت خلافت ہند اور اپنے ضمنی قواعد کی پابند ہوگی۔

۲۔ مجلس خلافت صوبہ جات قانون و دستور اساسی و ضمنی قواعد مجلس مرکزیہ خلافت اور اپنے ضمنی قواعد کی جو دستور اساسی و ضمنی قواعد مجلس مرکزیہ خلافت کے خلاف نہ ہوں، پابند ہوں گی۔

۳۔ مجالس خلافت اضلاع و مفصلات قانون و قواعد دستور اساسی ضمنی قواعد مجلس مرکزیہ خلافت ہند، ضمنی قواعد مجلس خلافت صوبہ متعلقہ اور اپنے ایسے ضمنی قواعد کی پابند ہوں گی جو مجلس صوبہ کی منظوری سے مرتب ہوئے ہوں اور دستور اساسی جمعیۃ خلافت ہند و ضمنی قواعد مجلس مرکزیہ صوبہ کے خلاف نہ ہوں۔

۴۔ ہر مجلس خلافت کی منظور رشدہ تجاویز اس کے ضمنی قواعد کا جزو سمجھی جائیں گی جن کی پابندی تا وقتیکہ وہ منسوخ یا ترمیم نہ ہو جائیں، اس مجلس اور ماتحت مجالس پر لازمی ہوگی۔

۵۔ ممبران مجلس خلافت کا انتخاب قانون اساسی جمعیت خلافت ہند کے مطابق ہوگا۔

# اجلاس

۶۔ مرکزی خلافت کمیٹی کا ایک اجلاس ہر سہ ماہ میں ہونا ضروری ہے لیکن خاص ضرورت کی وجہ سے اس سے زیادہ اجلاس کر سکتے ہیں۔

۷۔ صدر یا سکریٹری بہ اطلاع صدر اجلاس منعقد کرنے کے مجاز ہوں گے۔

۸۔ دفعہ ۱۴ دستور اساسی کے مطابق اگر انعقاد جلسہ مجلس مرکزیہ کی کوئی تحریری اطلاع سکریٹریان کو موصول ہو تو ان کا

Marfat.com

فرض ہوگا کہ ایسے مطالبہ کے دو ہفتہ کے اندر تاریخ جلسہ کی اطلاع دیں۔

۹۔ ہر اجلاس کے انعقاد کی تاریخ و مقام کی اطلاع معہ ایجنڈا اجلاس سے عموماً دو ہفتہ قبل ہر ممبر کے پاس بھیجنا لازمی ہوگی، خاص صورتوں میں تاریخ انعقاد جلسہ کی اطلاع صرف مجالسِ صوبہ جات اور اخبارات میں بھیج دینا کافی سمجھا جائے گا۔

۱۰۔ مجلس مرکزیہ کے اجلاس کا کورم پچیس ۲۵ ہوگا اور کورم نہ ہونے کی صورت میں اجلاس ملتوی کیا جائے گا۔

۱۱۔ ایجنڈا میں درج شدہ تجاویز کے علاوہ وہ تمام تجویزیں بھی پیش ہوں گی جو ممبران کی طرف سے ایک ہفتہ قبل از اجلاس دفتر مرکزیہ میں پہنچ جائیں گی مگر خاص صورت میں بہ اجازت جناب صدر بھی پیش کی جا سکتی ہیں۔

۱۲۔ ہر میٹنگ کی صدارت جناب صدر اور ان کی عدم موجودگی میں کثرت رائے سے منتخب شدہ نائب صدر کیا کرے گا اور مؤخر الذکر کی عدم موجودگی میں کثرت رائے سے صدر جلسہ کا انتخاب ہوگا۔

۱۳۔ تجاویز ایجنڈا کے مطابق ترتیب وار پیش ہوں گی لیکن جناب صدر کو پس و پیش کا اختیار ہوگا۔

۱۴۔ ہر تجویز و ترمیم کے لیے ایک محرک اور ایک مؤید کی ضرورت ہوگی۔

۱۵۔ تجاویز کا فیصلہ کثرت رائے سے ہوگا، صاحب صدر کو صرف ایک فیصلہ کن رائے کا حق ہوگا۔

۱۶۔ جناب صدر کو حق ہوگا کہ جملہ ترمیمات ایک مقررہ وقت کے اندر طلب کرے اور کسی تجویز و ترمیم کی اہمیت کی وجہ سے اس کی بحث کو ملتوی کرے یا مباحثہ کا وقت مقرر کرے۔

۱۷۔ صدر تمام ان مقامات پر جو قواعد اور قانون سے تعلق رکھتے ہوں فیصلہ صادر کرے گا۔

۱۸۔ صدر جلسہ کا فرض ہوگا کہ وہ جلسہ میں ترتیب و تنظیم قائم رکھے اور اگر کوئی ممبر صدر جلسہ کی عدول حکمی کرے یا تمرد کرے تو صدر کو اختیار ہوگا کہ اس جلسہ سے اس کو خارج کر دے۔

۱۹۔ ہر ممبر کو اختیار ہوگا کہ دوران بحث میں تجویز بندش مباحثہ پیش کرے جس پر فوراً رائے لی جائے گی اور بصورت کثرت رائے اس تجویز پر مزید مباحثہ بند کر دیا جائے گا۔

۲۰۔ عموماً صدر جلسہ ممبران کے ہاتھ اٹھوا کر رایوں کا شمار کرے گا لیکن ضروری صورت میں کسی مقصد کے لیے تحریری رائے لے سکتا ہے۔

۲۱۔ صدر کو اختیار ہوگا کہ انتخاب اشخاص کی صورت میں ذاتیات کے مباحثہ کو روک دے۔

۲۲۔ کسی ممبر کی تجویز پر کہ جلسہ ختم کر دیا جائے۔ مزید کاروائی بند کر کے اس پر رائے لی جائے گی اور کثرت رائے سے فیصلہ ہوگا۔ ممبر تجویز کنندہ کسی معیاد کے واسطے ایسی تجویز پیش کر سکتا ہے۔

۲۳۔ ہر ممبر کو حق ہوگا کہ وہ بہ اجازت صدر کسی تجویز کی تائید یا مخالفت میں تقریر کرے صدر اس کے لیے وقت کی پابندی لگا سکتا ہے۔

Marfat.com

۲۴۔ صدر کو اختیار ہوگا کہ اپنی عارضی غیر حاضری کے واسطے کسی کو صدر مقرر کرے۔

## مجلس عاملہ

۲۵۔ حسب قواعد دستور اساسی مجلس عاملہ علاوہ عہدہ داران مجلس مرکزیہ کے گیارہ ممبران پر مشتمل ہوگی جن کا انتخاب مجلس مرکزیہ کے جلسہ میں ہوگا اور ۵ ممبران کا کورم ہوگا۔

۲۶۔ مجلس عاملہ کے اجلاس کی کارروائی میں انہیں قواعد کی پابندی ہوگی جو ایسے حالات میں مجلس مرکزیہ کے قواعد ہیں۔

۲۷۔ مجلس عاملہ کا اجلاس حسب ضرورت ہوا کرے گا۔

۲۸۔ یہ جماعت مجلس مرکزیہ کی کارکن جماعت ہوگی اور وہ سارا کام حسب قاعدہ (۱۶) دستور اساسی انجام دے گی۔

۲۹۔ مجلس عاملہ کا فرض ہوگا کہ وہ تمام دفاتر کی ترتیب و تنظیم کی نگرانی کرے اور ان کے متعلق ایسی تجاویز منظور کرے جو قواعد مرکزیہ کے خلاف نہ ہوں۔

۳۰۔ مجلس عاملہ کا اجلاس صدر یا دو معتمد طلب کر سکتے ہیں۔

۳۱۔ مجلس عاملہ کو صوبجات کے بجٹ کی منظوری کا اختیار حاصل ہوگا۔

۳۲۔ مجلس عاملہ کو اختیار ہوگا کہ مجلس مرکزیہ کے مختلف شعبہ جات کی ترتیب و تنظیم کے واسطے وقتاً فوقتاً ضمنی قواعد بنائے۔

۳۳۔ مجالس صوبہ جات کے احکام کے خلاف اپیلیں مجلس عاملہ میں پیش ہوں گی اور مجلس عاملہ کے احکام کے خلاف مجلس مرکزیہ میں اپیل ہوگی۔

## عہدہ داران کے اختیارات و فرائض

۳۴۔ صدر عام طور سے مجلس مرکزیہ و ماتحت مجالس کی کل کارروائی کا نگران ہوگا۔

۳۵۔ صدر اجلاس مجلس مرکزیہ و مجلس عاملہ کا صدر ہوا کرے گا۔

۳۶۔ (الف) معتمدین کے کام کی تقسیم مجلس عاملہ کرے گی۔

(ب) معتمد مال کا فرض ہوگا کہ سہ ماہی بجٹ اور حساب مداخل و مخارج گوشوارہ مجلس عاملہ اور مجلس مرکزیہ میں پیش کرے۔

Marfat.com

# سرمایہ آمدنی و خرچ

۳۷۔ تمام روپیہ مجلس مرکزیہ کے نام کسی ایک یا متعدد معتبر بنکوں میں جن میں مجلس عاملہ پسند کرے رکھا جائے گا۔

۳۸۔ محاسب کے پاس کے لیے دو ہزار روپیہ تک رکھا جا سکتا ہے۔

۳۹۔ روپیہ حسب ضرورت خاص میعاد کے لیے یا چلتے حساب میں جمع ہوگا۔ برآمدگی روپیہ کے لیے مجلس عاملہ کسی ایک یا ایک سے زیادہ عہدہ داروں کو اختیار دے سکتی ہے۔

۴۰۔ سرمایہ خلافت کی نگرانی مجلس عاملہ کرے گی۔

۴۱۔ منظور شدہ مقررہ اخراجات کے لیے رقم کے علاوہ کوئی رقم بغیر منظوری مجلس عاملہ خرچ نہیں کی جائے گی۔

۴۲۔ فوری ضرورت کی صورت میں صاحب صدر کو ایک ہزار اور معتمد کو پانچ صد روپیہ ماہوار تک خرچ کرنے کا اختیار رہوگا لیکن مجلس عاملہ کے سب سے پہلے اجلاس میں اس کی منظوری لینی ضروری ہوگی۔

۴۳۔ منظور شدہ اخراجات کے علاوہ مجلس عاملہ کو بصورت ضرورت خاص بیس ہزار روپیہ تک خرچ کرنے کا اختیار ہوگا۔ اس سے زیادہ کے لیے مرکزی خلافت کمیٹی کی منظوری ضروری ہوگی۔

۴۴۔ بجٹ میں تغیر و تبدل مرکزی خلافت کمیٹی کی منظوری سے ہی ہوسکے گا۔

۴۵۔ تمام مجالس صوبہ سال میں دو مرتبہ ششماہی بجٹ مجلس عاملہ [میں] پیش کریں گی اور منظوری کے بعد منظور شدہ رقوم کے اندر اپنی آمدنی میں سے خرچ کرنے کی مجاز ہوں گی۔ باقی روپیہ ہر ماہ میں مجلس مرکزی میں بھیج دیں گی۔ بدون اجازت مجلس عاملہ کوئی مجلس صوبہ دو ہزار سے زاید رقم اپنی تحویل میں نہیں رکھ سکے گی۔

۴۶۔ مجالس صوبہ اپنے بجٹ میں اپنے دفتر و صدر مقام کے خرچ کے علاوہ تمام مجالس اضلاع و مفصلات کے اخراجات بھی شامل کریں گی اس کے لیے وہ تمام مجالس اضلاع و مفصلات کے بجٹ منگا کر اپنا بجٹ تیار کریں گی۔

۴۷۔ کوئی مجلس ضلع یا مفصلات بغیر منظوری مجلس صوبہ کے دو سو روپیہ سے زیادہ رقم اپنے پاس نہیں رکھے گی اور اپنی تمام آمدنی مجلس صوبہ میں داخل کرے گی۔

۴۸۔ تمام رقومات وصول شدہ مجلس مرکزیہ کی رسیدیں معتمد صیغۂ مال جاری کرے گا اور تمام رقومات معتمد مذکور و محاسب کی معرفت بنک میں داخل ہوں گی۔

۴۹۔ تمام ایسے اخراجات پر جو پانچ سو سے زاید کے ہوں صدر کے دستخط لازمی ہوں گے۔

# ملازمین کا تقرر، تنزل و علیحدگی

۵۰۔ پچاس روپیہ سے کم تنخواہ دار ملازمین کا تقرر و تنزل و علیحدگی معتمد کے حکم تابع منظوری صدر سے ہوسکے گی۔

Marfat.com

۵۱۔ پچاس روپیہ سے یک صد روپیہ ماہوار تک کے ملازمین کا تقرر و تنزل و علیحدگی، صاحب صدر کے حکم تابع منظوری مجلس عاملہ کر سکے گی۔

۵۲۔ یک صد سے زاید ماہوار والے تنخواہ دار کا تقرر، تنزل و علیحدگی مجلس عاملہ کرے گی۔

۵۳۔ تنزل و علیحدگی کی صورت میں معتمد صاحب کے حکم کی اپیل صدر صاحب کے پاس اور صدر صاحب کے حکم کی اپیل مجلس عاملہ میں ہو سکے گی۔

# متفرقات

۵۴۔ فیس داخلہ نمائندگان خلافت کانفرنس پانچ روپیہ فی کس ہوگی لیکن ممبران مجلس عاملہ سے کوئی فیس نہیں لی جائے گی۔

۵۵۔ آنریری عہدہ داران و ملازمین مجلس مرکزیہ خلافت کو جب وہ خلافت کے کام پر دورہ کریں بمطابق بجانہ حسب ذیل اخراجات دیے جائیں گے۔

(الف) عہدہ داران مجلس مرکزیہ و اراکین مجلس عاملہ کو سکینڈ کلاس کا کرایہ اور دیگر ضروری مصارف سفر دیے جائیں گے اور اگر ان کے ساتھ ملازم ہو تو اس کو تھرڈ کلاس کا کرایہ معہ سفر خرچ و خوراک دیا جائے گا۔

(ب) دیگر کارکنان مرکزیہ کو جن کی تنخواہ ۷۵ روپیہ یا ۷۵ سے زاید ہو انٹر کلاس کا کرایہ اور دیگر ضروری مصارف سفر خوراک وغیرہ دیے جائیں گے اور ۷۵ روپیہ سے کم کے تنخواہ دار کو تیسرے درجہ کا کرایہ اور مصارف سفر و خوراک وغیرہ دیے جائیں گے۔

۵۶۔ مجالس اضلاع و مفصلات کے انتخاب کے تنازعہ جات کا حق فیصلہ مجلس صوبہ متعلقہ کو ہوگا۔ اور مجالس صوبہ جات کے ایسے تنازعہ جات کا فیصلہ مجلس عاملہ مرکزیہ خلافت کرے گی۔

سکریٹری

مجلس مرکزیہ خلافت ہند

---

محمد عبدالرحمان نے خلافت پریس واقع سلطان مینشن ڈونگری بمبئی نمبر ۹ میں چھاپا۔

اور سکریٹری نے

دفتر مجلس مرکزیہ خلافت ہند، سلطان مینشن ڈونگری بمبئی نمبر ۹ سے شائع کیا۔

Marfat.com

مجموعہ

# رسالۂ ہجرت و رسالۂ قربانی گاو

یعنے

حضرت مولانا حافظ حاجی محمد قیام الدین عبد الباری لکھنوی فرنگی محلی حفظ اللہ
عن شرور الغبی و الغوی کے وہ مضامین و خیالات جو ابتک وقتاً فوقتاً مختلف طریقون سے
ملک مین شائع ہو چکے ہین

مرتبۂ

جناب مولوی شیخ شاہد علی صاحب ساکن نینا مؤ ضلع بارہ بنکی

مع سہ

## چہل حدیث

جسمیں ہجرت اور شام و قزوین کے فضائل درج ہین

پہلی مرتبہ نومبر ۱۹۲۰ء مین

جناب مولانا حافظ محمد برکت اللہ صاحب رضا لکھنوی فرنگی محلی نے شائع کیا

اور محمد شمس الدین کے اہتمام سے

شمس المطابع لکھنؤ بلوچپورہ مین چھپا

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مسلمانوں نے اپنی موجودہ پریشانی کی حالت میں جن امور کو بطریق احتجاج اور تشفی قلب کے اختیار کیا ہے ان میں سب سے زیادہ با اثر اور فائدہ بخش طریقہ ہجرت کا سمجھا جاتا ہے مگر جس بے ترتیبی سے اس تحریک کا اجراء کیا گیا ہے وہ بھی محتاج بیان نہیں ہے بعض غیر ذمہ دار لوگوں نے اس کی ابتدا کی اور بعض سربرآوردہ حضرات کے اقوال سے فائدہ اٹھایا بالخصوص حضرت استاد الاساتذہ مولانا مولوی قیام الدین محمد عبد الباری صاحب قبلہ دام ظلہ فرنگی محل اور حضرت بادشاہ اسلام غازی امان اللہ خان صاحب خلد اللہ ملکہ کے اعلانات و فرامین کو اپنی تحریک کی اشاعت کا خاص ذریعہ ٹھہرایا ہے حالانکہ ان سربرآوردگان قوم و ملت کے اقوال ان کی اس بے ہنگام تحریک کے مؤید نہ تھے لہٰذا مجھے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مولانا ممدوح دام فیضہ، کے جملہ مضامین جو مسئلہ ہجرت میں اس وقت تک لکھے گئے ہیں اور شائع ہوئے ان کو ایک جگہ جمع کر دوں اس پر اپنی جانب سے کوئی تبصرہ لکھنے کی بھی ضرورت نہیں ان جملہ اقوال کو، جن کو مولانا ممدوح مدفیضہ، نے قلم بند کیا ہے غور سے دیکھنے والا اچھی طرح ان کا مطلب سمجھ سکتا ہے اور جو اختلاف سمجھا جاتا ہے اس کو بھی دور کر سکتا ہے بشرطیکہ انصاف و غور سے ملاحظہ کرے

کمترین شاہد علی عفا اللہ عنہ

Marfat.com

(۱)

# قیام ہندوستان کے متعلق ہماری کیا رائے ہے؟

بعض تحریرات میں نظر سے گزرا ہے اور بعض لوگوں کی زبان سے بھی سنا گیا ہے کہ مسلمانان ہند باوجودیکہ ایک زمانہ سے ہند میں آباد ہیں مگر ان کا طرز اور رویہ صاف اس امر کو بتا رہا ہے کہ وہ غیر ملک کے لوگ ہیں اور انہوں نے جیسا کہ اگلی قوموں نے توطن اختیار کیا ہے ویسا اختیار نہیں کیا ہے۔

جو لوگ باہر سے آئے ہیں وہ اپنی شادی دبیاہ و تعلقات کو تابہ امکان اپنے اپنے ہم وطن اور ہم قوموں سے رکھتے ہیں اور جو ہندی الاصل مسلمان ہیں وہ باہم میل جول رکھتے ہیں۔

اس کا نتیجہ یہ ہے کہ جو باہر کے لوگ ہیں وہ رشتہ ناتہ اس ملک سے اس قدر نہیں رکھتے کہ ان کا شمار اسی ملک کے رہنے والوں میں ہو۔

اگر وہ وقت آیا تو ان کو موقع ہے کہ اپنے اپنے ملک میں چلے جائیں اور جو اصلی باشندے ہیں وہ اپنے ہم قوموں سے مل جائیں گے۔

ہم سے کہا جاتا ہے کہ تم لوگ عربی ہو اور تم نے اپنے انساب کا لحاظ رکھا اور تم ہندیوں سے نہ ملے، نہ ملنا چاہتے ہو

ہم خود دیکھتے ہیں کہ شعائر اسلامیہ کا لحاظ نہ رکھا گیا تو ہم کو کوئی چارہ نہیں بجز اس کے کہ ہم جہاں سے آئے تھے وہیں چلے جائیں۔

اگر پھر شوق سیر ہند ہے تو محمد بن قاسم کے طور پر نئے سرے سے آنا چاہیے میں اپنے لئے اس کو ممکن بھی سمجھتا ہوں اور میرے ایسے اور بھی بہت سے لوگ ہیں جن کو یہ آسان ہے کہ عرب کی سرزمین پر بود و باش اختیار کریں میرے دادا ابو ایوب انصاری کا گھر اس وقت تک زیارت گاہ خلائق ہے۔ ابو طلحہ انصاری کا باغ اور بیر حارث کے گرد اگرد کی جو زمین ہے وہ اس وقت ہمارے ہی قبضہ میں ہے مدینہ طیبہ میں اس کے علاوہ بھی املاک ہے جس کا تعلق ہم لوگوں کی ذات سے ہے جیسا کہ فرنگی محل لکھنؤ ویسا ہی مدینہ طیبہ ہمارے حقیقی رشتہ داروں کے مزارات وہاں بھی ہیں جس طرح کہ یہاں ہیں سب سے بڑھ کر جوار رسول ہے

---

۱۔ ماخوذ از رسالہ "مسلمان اور ہوم رول" مرتبہ مولوی سلامت اللہ صاحب مطبوعہ فخر المطابع، لکھنؤ۔ ماہ نومبر ۱۹۱۷ء

Marfat.com

جو یہاں میسر نہیں ہے۔

جب دین کی حفاظت نہ رہی ہو تو ہجرت نہ کی جاوے تو کیا جاوے خصوصاً اس صورت میں جب کہ ہجرت ممکن ہو۔

میرے وسائل سے زیادہ دیگر حضرات کے وسائل ہیں کیا یہ ممکن نہیں ہے کہ سرزمین ہند کو چھوڑ کر کے سرزمین عرب میں قیام ہو۔

میں کہتا ہوں کہ یہ آسان ضروری ہے مگر ہمت کے خلاف ہے اور اولوالعزمی کے منافی ہے وہ لوگ جن کو ہجرت ممکن ہے وہ بھی سمجھ لیں کہ مرابط کا ثواب زیادہ ہے ہم اعلائے کلمۃ اللہ کی غرض سے جب تک اس سرزمین میں رہیں گے ضرور مرابط کا حکم رکھیں گے۔

مدینہ طیبہ سے زیادہ کوئی مامن و ملجا مسلمان کا نہیں ہے مگر اعلاے کلمۃ اللہ اور اشاعۃ دین اتنا اہم امر ہے کہ اہل مدینہ نے اس کو عزیز مقصد کی غرض سے چھوڑ دیا اور یہ ان کی عالی حوصلگی پر دلالت کرتا ہے ہندوستان جیسا کہ ہم اوپر بیان کر آئے ہیں بلحاظ احکام اسلامیہ کے معمولی مرتبہ نہیں رکھتا ہے بلکہ اس کی شرافت دیگر ممالک سے بہت زیادہ ہے وہاں کا قیام مسلمانوں کے واسطے کم شرف نہیں رکھتا ہے۔

یہ وہ ملک ہے جہاں کلمۃ اللہ کو ہم نے رائج کیا ہے اور ہمارے مورث آ آ کے یہاں سپرد خاک ہوئے ہیں ہمارا آنا نہ تو بادہوائی تھا کہ خاک ہماری ہوا میں اڑ جاتی نہ سموم کہ دلوں کے لیے باعث خزاں ہوتے اور ہم جلائے جاتے بلکہ ہمارا آنا بہار ہندوستان تھا کہ جس نے اس ملک کی مٹی کو بزرگی دیدی یہ مٹی ہندوستان کی ہمارے اعلیٰ ترین اکابر و مشاہیر روزگار کی خاک ہے ہم اس کو کیونکر چھوڑ سکتے ہیں۔

مسلمانوں نے اس سرزمین کی شادابی میں اپنا خون بہایا ہے اور اُس سے سینچا ہے اور اس کی خاک میں خاک ہوئے ہیں نہ یہیے نہ جلے جو اس ملک سے محبت نہ رکھتے ہوتے۔

مسلمان یہاں آئے اور یہاں کی آبادی کا باعث ہوئے اور اب بھی ہیں اور ہمیشہ رہیں گے یہ دلوں سے نکال دیا جائے کہ ہم بیگانہ ہیں اور بیگانہ وار چلے جائیں گے ہم یہاں کے ہیں اور یہاں رہیں گے۔

ہمارے بھائی جو ہندی الاصل ہیں ان کو ہم کسی طرح چھوڑ نہیں سکتے ہم نے اپنا تعلق عرب کے خالص خون سے جدا نہیں کیا اس سے یہ نتیجہ نکلا کہ ہم نے ہندوستان کو عرب سے ملا دیا

Marfat.com

ہے ہم ہندی بھی ہیں عرب بھی ہیں مسلمان بھی ہیں مگر پہلے مسلمان پھر عرب پھر ہندی اور اسی طور سے ہم رہیں گے۔

(۲)

# نقل جزو جواب منجانب حضرت مولانا محمد عبدالباری صاحب

## دام ظلہم العالی ۱۴ رجمادی الاولی ۳۷ھ یوم شنبہ، نمبر ۱۳۹۲

اس قدر گزارش ہے کہ درصورت مداخلت امور مذہبی و اسر مسلم نبذ معاہدہ کی بغرض معاہدہ حاجت نہیں ہے، ہدایہ ملاحظہ ہو۔ آخر الامر وہی عدم استطاعت غدر ہو سکتا ہے۔ اور آیۂ وَاِنِ استنصروکم فی الدین پر جو حاشیہ مولانا محمد قاسم صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا ہے۔ اس کو ملاحظہ فرمائیے کہ اس سے حکم مسلمانان ہند روشن ہوتا ہے یہ آیت اگر غیر منسوخ مان لی جائے تو وجوب ہجرت میں کون شے باقی ہے جہاں تک قدما کے کلام سے ظاہر ہوتا ہے آیۂ مذکور منسوخ ہے علامہ سرخسی کی مبسوط ملاحظہ ہو ہم لوگ وجوب ہجرت کا انکار نہیں کرتے مگر وہ ہجرت جس پر یہ آیت دلالت کرتی ہے اس کے نسخ کے ہم بھی قائل ہیں ایسی حالت میں اس آیت کا لحاظ ہم نہیں کر سکتے مگر حضرات کبار پر حرف زن بھی نہیں ہیں دارالحرب میں فرض کو جائز سمجھتے ہیں جیسا کہ کتب احادیث سے ثابت ہے اور استیلاء کی حالت میں دارالاسلام کے لیے طلب والی مسلم کے مامور ہیں باوجود ان اختلافات کے جدال وقتال کو اس وقت اعانت بمال کو مسلمانان ہند کے اوپر فرض نہیں سمجھتے بوجہ عدم استطاعت نہ بوجہ معاہدہ۔

# نقل جزو از جواب خط مولوی خلیل احمد صاحب منجانب

## حضرتِ مولانا عبدالباری صاحب مدظلہ مورخہ ۲ رجمادی الاول ۳۷ھ

(۲) عرض ہے کہ ہندوستان کے متعلق کوئی قاطع رائے اس وقت تک قائم نہیں ہو سکتی

---

۲۔ منقول از اخبار قوم، ۷ رجب ۳۷ھ مطابق ۹ اپریل ۱۹ء چہار شنبہ جلد ۱ نمبر ۲۱۔

Marfat.com

جب تک کہ اس کا تصفیہ نہ ہو جائے کہ دار حرب ہو گیا اور ملک نصاریٰ میں چلا گیا ورنہ دار اسلام کے کوئی معاہدہ خلاف شرع صحیح نہیں ہو سکتا ہے مبسوط میں ملاحظہ ہو وان کان طلب الذمة علی ان یترک یحکم فی اهل ملکة بما شاء من قتل وصلب او غیرہ مالا فی دار الاسلام لم یجب الی ذلک ...... الی آخر اور اگر دار حرب میں قیام کیا ہے تو اب یہ دیکھنا ہے کہ اگر ہم نے امان لے کر ان سے دار حرب میں قیام کیا ہے، علامہ سرخسی ارشاد کرتے ہیں۔ لانہ ممنوع من التوطن فی دار الحرب اور اگر مسلمان مقہور ہو گئے اور انہوں نے امان دی تو اس امان کی ابقاء کا ایجاب کی کوئی وجہ نہیں ہے بلکہ وہ باطل ہے مبسوط میں ہے واذا اسلم فی دار الحرب تاجرا او اسیرا او اسلم ھناک فامنھم فامانہ باطل لانہ مقھور فی ایدیھم۔ ہمارا موجب امان افعال کرنا کوئی اثبات امان کے واسطے دلیل نہیں ہو سکتا ہے ملا محمود عینی تحریر کرتے ہیں فان قلت امنہ محمد بن مسلمة قلت لم یصرح لہ بامان فی کلامہ وانما کلمہ فی امر البیع والشراء والشکایة الیہ والاستیناس حتی تمکن من قتلہ ..........
مجھے تو تحیر اس امر کا ہے کہ معاہدہ کے دعوے کا فریق ثانی مقر نہیں ہے بلکہ عام قانون کی پابندی کرنے والے کے ساتھ جو برتاؤ کیا جاتا رہے، چاہے وہ معاہدہ ہو یا نہ ہو وہی برتاؤ والیان ملک کے مسلمانوں کے ساتھ بھی ہے۔ جہاں تک مجھے علم ہے عدم قدرت مسقط فرض دفاع ہے وہ بس ایسی صورت میں، چاہے وہ صلح جائز ہو یا نہ ہو اختیار کی جا سکتی ہے جب کہ خوف ہلاک کا ہو مگر صاحب فتح القدیر تحت قول صاحب ہدایہ "الا اذا خاف الھلاک واجب بای طریق یمکن" کے لکھتے ہیں وھو تساھل فانہ لا یجب دفع الھلاک باجراء کلمة الکفر الخ اس قدر اور عرض ہے کہ اگر معاہدہ مان بھی لیا جائے تو استخفاف مسلمین کی صورت میں اس کی پابندی لازم نہیں رہتی ہے شرح مبسوط میں ہے المستامن ملتزم ترک الاستخفاف بالمسلمین فانما اعطیناہ الامان یستذل المسلم اذ لا یجوز اعطاء الامان علی ھذا اور اسی کتاب میں اور فتح القدیر میں بھی ہے وان اغاروا اھل الحرب الذین فیھم المسھون المستامنون علی دار من المسلمین فاسروا ذراری المسلمین اذا کانوا یطیقون القتال لا نھم ملکوا ذراری المسلمین بالاحراز فھم ظالمون فی استرقاقھم والمستامنون

ماضمنوالهم التقرير على الظلم فلا يسعهم الا قتالهم لاستنقاذ ذراري المسلمين من ايديهم ۔ ...... جہاں تک معلوم ہوتا ہے امیر کا چھڑانا ہی فرض ہے اور درجہ بدرجہ فرض عین ہوتا جاتا ہے تو اس کے استنقاذ میں امان حارج نہیں ہوتی ہے اس طرح دارالاسلام پر جب کفار حملہ آور ہوں تو دفاع ہو جاتا ہے شرقاً و غرباً اور امان مانع نہیں ہے بوجہ فرض عین ہو جانے کے کہ وہ مطالبۂ خدا ہے اس کے مقابل کوئی حق نہیں ہے استیمان سے زیادہ قوی حق ملک یمین ہے اور تزوج ہے وہ بھی مضمحل ہو جاتا ہے قادرین پر وجوب متحقق ہو جاتا ہے اسی طرح یہاں بھی ہے۔ اسی واسطے فقہا نے کوئی قید نہیں لگائی ہے اور مفہوم مخالف کتب فقہ میں معتبر ہے اس کا قید نہ لگانا حکم عام ہونے کو کافی ہے اس میں شک نہیں کہ اہلاک نفس بلا ضرورت جائز نہیں ہے، قانون جن امور کو روکتا ہے ان کو نہ کرنے میں ہم کو عذر ہے، جہاں جہاں جتنا جتنا عذر مقبول ہے ہم پر اسی قدر تخفیف ہے اور اکراہ بھی اپنے محل پر ہے حاصل یہ ہے کہ جہاں تک ہم لوگ سمجھتے ہوئے ہیں۔ ہندوستان دارالاسلام ہے اور اس میں کوئی معاہدہ واجب العمل نہیں ہے جو خلاف اسلام ہو اور عدم وجوب قتال بوجہ عدم قدرت کے ہے، ہم احکام مرابطین کے لحاظ سے یہاں مقیم ہیں اور قانون کے پابند ہیں تاکہ ضرر نہ ہو اور قدرت حاصل کرنے کے مکلف ہیں کہ وہ شرط اداء واجب ہے، اگر ہم خلاف قانون کریں گے، حکومت سے سزا پائیں گے خدا کے گنہگار ہوں گے، چاہے وہ عذاب کرے، خلاف قانون کرنے سے جہنم میں ہم نہ جلیں گے اور اگر بفرض دار حرب ہے تو درحقیقت معاہدہ نہیں ہوا ہے بلکہ حکام کی طرف سے امان دی گئی ہے جس کے مقتضی کے ہم مکلف نہیں ہیں اور جو اطاعت ہے وہ محض برائے حفاظت خود ہے یا مخادعت ہے، یہی سبب ہے جو عام طور سے یہ دارالامان کہا جاتا ہے اور اگر دارالاستیمان ہے کہ مسلمان امان کے ذریعہ سے دار حرب میں ہیں تو اس صورت میں ان پر ہجرت فرض ہے جب کہ دیگر مقامات دارالاسلام موجود ہیں اور اہل کتاب میں اس وقت بطور عارضی ہجرت کرنے کا حکم معلوم ہوتا ہے جب کہ کوئی دار دنیا میں دارالاسلام نہ ہو اور دار استیلاء سے ہجرت کی فرضیت معقول نہیں۔

(۴) عرض ہے کہ فتوی محض سمجھ داروں کے لیے ہے عام اشاعت کی غرض سے نہیں ہے اس واسطے بہت زیادہ تصریح کی حاجت نہیں بلکہ تصریح سے اجمال بہتر ہے ایسی صورت میں جب کہ مصلحت شرعی اس کی تصریح سے فوت ہوتی ہے، مجھے جناب سے امید ہے کہ

Marfat.com

تھوڑی تکلیف فرما کر بغور میرے معروضہ کو ملاحظہ فرما کر تسکین کر دیجیے۔ آخر میں نہایت ادب سے معافی کا خواستگار ہوں کہ بہت وقت صرف کرایا ہوگا مگر مجھے بڑے مہلکہ سے نجات ہو جائے گی میں عرض کرتا ہوں اگر علمائے متبحرین مجھے صبر و سکون کا فتوی دیں تو خطرات میں نہ پڑوں اور عزلت اختیار کر لوں اور حکومت کو بھی دشواری ہوتی ہے اور اس فقیر عاجز کو بھی مشکلات پیش ہوتے ہیں اگر خدا کے حکم میں حل اس دنیاوی دشواری کا ہو تو کاہے کو آسان صورت نہ اختیار کی جاوے جب کہ مقصد رضائے الہی ہے وبس فقط

(۳)

## منجانب حضرت مولانا محمد عبد الباری صاحب قبلہ

مسلمانان ہند میرے نزدیک پابند قانون اگر نہ رہے تو ان کو پاداش اٹھانا ہوگی مگر جہنم میں اس کی وجہ سے جلیں اس کو میرا دل قبول نہیں کرتا ہے میں حکومت برطانیہ کو بھی اس سے مستغنی سمجھتا ہوں کہ جہنم کے خوف پر حکومت کرے اگر اس کو اپنے اقتدار پر بھروسہ ہے اس واسطے مجھے کچھ خدشہ نہیں کہ صاف ظاہر کر دوں کہ نہ تو حکومت کسی معاہدہ کی مقر ہے نہ ہم کو اس معاہدہ کا علم ہے نہ ایسے معاہدہ کی نظیر کتاب اللہ میں نہ سنت رسول اللہ میں فقہ کا کوئی جزئیہ اس کے مطابق ہے محض ہمارا رعیت ہو کے بسر کرنا معاہدہ نہیں بلکہ عاجزی ہے اور قہر و غلبہ کا باعث ہے اور مقہور کا معاہدہ پامال ہے اور کوئی معاہدہ خلاف شرع واجب العمل نہیں ہے بڑی دلیل کعب ابن اشرف یہودی اور محمد بن مسلم انصاری کے درمیان جو عہد ہوا تھا مگر اس سے عہد کا قبول کرنا شرعاً مسلم نہ ہوا ہمارے روزمرہ کی برتاوے پر ہے کہ وہ بھی معاہدہ نہیں ہو سکتا ابوسفیان نے مدینہ میں پکار کے کہا کہ ہم نے امان دی مگر اس کا کوئی لحاظ نہیں کیا گیا۔ اسود کے ماتحت مسلمان رہے اور برابر اس کی حکومت کے احکام کو تسلیم کرتے رہے مگر وہ شرعی معاہدہ نہ ہوا یہاں تک کہ سازش کر کے بعض نے اس کو ہلاک کرایا جن سے اس سے عقود ہوئے تھے اگر ایک دلیل بھی معاہدہ پر ہو تو تسلیم کر لی جائے مگر مجھے تو کوئی دلیل نہیں معلوم ہوتی

---

سہ منقول از اخبار قوم، دہلی، ۲۲ رجمادی الثانی ۷ ۳ ھ مطابق ۲۴ ر مارچ ۱۹ ء یوم دوشنبہ۔

Marfat.com

(۴)

# دوسرا مسئلہ دار اسلام اور کفر کا ہے

امام شافعیؒ سے مروی ہے کہ وہ دنیا کو دار واحد سمجھتے ہیں جمہور کہتے ہیں کہ غلبہ سے حکم دار ہوتا ہے اگر غلبہ کفر ہے تو دار کفر اور غلبہ اسلام ہے تو دار اسلام ہے پھر کبھی ظاہر اسلام کو امن و غلبہ دوسرے مقام کے لحاظ سے ہوتا ہے اس لیے دار کفر حقیقۃً دار اسلام کے حکم میں ہو جاتا ہے جیسے حبشہ کہ آنحضرتؐ کے وقت میں حقیقۃً دار کفر تھا مگر ظاہر دار اسلام میں کر دیا گیا اور اس کی جانب ہجرت شروع ہوئی کبھی اس کے برعکس دار اسلام حقیقۃً ہوتا ہے اور ظاہراً حکم دار حرب میں ہو جاتا ہے جیسے وہ ممالک ہیں جہاں بعد دار اسلام ہونے کے استیلائے کفار ہو گیا ہو اور مسلمان وہاں بکثرت رہتے ہوں دار اسلام حکماً و حقیقۃً دار حرب ہو جاتا ہے کبھی دار کفر حقیقۃً و حکماً دار اسلام ہو جاتا ہے مگر اسلام کو ہر جہت میں رفعت و علو ہے اس واسطے دار اسلام ہونا آسان ہے بہ نسبت دار کفر کے جو بلدہ دار اسلام تھا وہ محض ظاہری غلبہ سے کفار کے دار کفر نہیں ہو سکتا جب تک کہ کوئی حکم احکام اسلام کا وہاں باقی نہ رہے اگر ایک حکم بھی وہاں جاری رہے تو وہ دار کفر نہیں امام ابوحنیفہ اس کے ساتھ قید اور بھی بڑھاتے ہیں کہ اتصال دار حرب سے بھی ہو جائے اگر کوئی حکم جاری نہ رہے اور اتصال دار حرب سے نہ ہو تو وہ مقام بھی امام صاحب کے نزدیک دار حرب نہ ہوگا اسی طرح کوئی شخص اپنے ایمان یا امان سے جو اس کے پہلے سے حاصل تھی نہ رہ سکے۔ جب تک یہ شرط فوت نہ ہوگی اگرچہ اتصال دار حرب سے ہو چکا ہے اور کوئی حکم بھی احکام اسلامیہ سے باقی نہ رہے مگر لوگ ایمان و امان سابق کے باعث سکونت رکھ سکتے ہوں تو وہ مقام بھی دار حرب نہ ہوگا دار اسلام ہوگا اور ملک غیر مسلم اوس پر عارض ہو گی جو مسلم وہاں آباد ہیں وہ اعلاء کلمۃ اللہ و اعلاء دین کی توقع پر رہیں ورنہ وہاں توطن صحیح نہ ہوگا۔

(۵)

# نقل از خط بنام وائسرائے بوقت قید مسٹر محمد علی

## ۱۳ رمضان المبارک ۱۳۳۷ ہجری یوم پنجشنبہ

اگرچہ محبان مذکور کے اس اعلان سے کہ "ہمارے مطالبات کی تعمیل نہ ہونے کی صورت

---

۴۔ از رسالہ النظامیہ بابت ماہ جمادی الثانی ۱۳۳۷ ہجری۔

Marfat.com

میں ایک اچھے (سچے) مسلمان کو اس کے سوا چارہ نہیں کہ ہجرت یا جہاد میں سے کسی ایک بات کو اپنے لیے پسند کرے" موافق نہیں مگر اس قدر ظاہر کرنا بھی لازم سمجھتا ہوں کہ یہ کوئی غیر آئینی اعلان نہیں ہے۔ رہا ہجرت کا مسئلہ تو ہمارے نزدیک غلط فہمی کے باعث ہے برابر مطالبات کرتے رہیں گے جو ہمارا جہاد ہے اور ہم اس طرح ہجرت نہیں کریں گے جس کی وجہ سے ہندوستان میں اسلام کی توہین ہو باوجود اس کے پھر عرض ہے کہ اگر کوئی شخص ترک وطن کی خواہش کرے تو یہ قانون کی خلاف ورزی کیسے ہو جاتی ہے بہت علماء کبار اور مشائخ کے نزدیک ہندوستان سے ہجرت فرض ہے خصوصاً ان لوگوں کے نزدیک جو اس ملک کو دار حرب سمجھتے ہیں کیونکہ دار حرب میں توطن ممنوع ہے جیساکہ حدیث اور قرآن میں مذکور ہے اور علماء نے تصریح کر دی ہے اور بعض ان میں سے بہ عہد استیمان رہنے کو جائز سمجھتے ہیں ہم لوگ چونکہ ہندوستان کو دار اسلام سمجھتے ہیں اس وجہ سے ہجرت کو فرض نہیں کہتے ہیں[1]

## ⑥

# نقل مضمون از تقریر کلکتہ متعلق ہجرت

یہ تجاویز جو صلح کانفرنس ترکی سلطنت کے لیے کر رہی ہے اس کا اثر ہم پر اس قدر پڑ رہا ہے کہ ہمارا سکون وطن دشوار ہے ہم ہندوستان کو دار اسلام سمجھتے ہیں اور اسی وجہ سے یہاں کا قیام اختیار کیا ہے ورنہ یہاں سے ہجرت کر جاتے اس واسطے کہ توطن دار حرب میں ممنوع ہے حدیث شریف میں ہے "انا بری من مسلم بین مشرکین" اور مبسوط میں علامہ سرخسی نے صاف لکھ دیا ہے کہ توطن دار حرب میں ناجائز ہے ہم ہندوستان میں رہتے تھے اور دار اسلام سمجھتے تھے اس واسطے کہ امام ابو حنیفہ کے نزدیک دار اسلام اس وقت دار حرب ہو سکتا ہے جب کہ تین شرطیں وہاں موجود ہو جاویں ایک یہ کہ ایمان و امان اول سے

---

[1] واضح رہے کہ حضرت مولانا فرنگی محلی کا یہ مکمل خط نہیں ہے، بلکہ ہجرت سے متعلق خط کا صرف ایک اقتباس ہے۔ اس خط کا ایک حصہ چوہدری خلیق الزمان نے "شاہراہ پاکستان" میں نقل کیا ہے (ص ۳۴۱۔۳۴۰) اس پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں "اپنے مریدین کی حمایت میں اور ان کو شدائد سے بچانے کی سعی میں مولانا عبدالباری مرحوم اپنے خط میں علی برادران کے خیالات کی ترجمانی میں کامیاب نہ ہو سکے، بلکہ ان کے خط سے علی برادران کا نظریۂ حیات اور زیادہ آب و تاب کے ساتھ گورنمنٹ کے سامنے آگیا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اس خط کے چند مہینے بعد علی برادران کی نظربندی ختم کر کے انہیں 'چھندوارہ' جیل بھیج دیا گیا۔" (ص ۳۴۱)

Marfat.com

بلا روک ٹوک آدھی بسر نہ کر سکے جیسا کہ پہلے بسر کرنا تھا حضرت شاہ عبدالعزیز دہلوی نے اس شرط کو ثابت کیا ہے، دوسرے شعائر اسلامیہ جاری نہ ہوں اس کو بھی شاہ صاحب نے موجود بتایا ہے تیسرے اتصال دار حرب سے ہو جاوے یہ شرط البتہ اس وقت تک نہیں ہوئی تھی۔ کیونکہ سلطنت اسلامیہ درمیان میں حائل ہے اب اگر عراق جس پر انگریزوں کا تسلط ہے ان کے قبضہ میں رہا حجاز پر ان کے زیر اثر شریف مکہ کی برائے نام حکومت رہی اور انگریزوں کی حکم برداری قائم ہوئی شام فرانس کو دیا گیا مصر و فلسطین و مالٹا و درہ دانیال سب انگریزی حکم برداری میں آگئے تو پورا اتصال دار حرب سے ہو جائے گا اس وقت کسی طور پر ہندوستان دار اسلام نہ رہے گا اس وقت یہ سب حالت موجود ہو گئی ہے ممکن ہے کہ شرائط صلح اس قسم کے نہ ہوں اگر ایسے ہی ہوئے تو سب کے پہلے میں اس ملک سے ہجرت کر جاؤں گا اور قسطنطنیہ میں جا کے اپنے اجداد کرام حضرت ایوب انصاری کے مزار پر پڑ رہوں گا اگر خدا نے قبول کیا تو وہیں شہید ہو جاؤں گا۔

(۷)

# سوال ہجرت

## مولانا عبدالباری صاحب کا خط

۲۰ شعبان ۳۸ھ فرنگی محل

مکرمی دام مجدہ، السلام علیکم

بعض حضرات نے مسائل ہجرت بذریعہ تار دریافت کیے ہیں اس کا جواب دے دیا گیا ہے مگر مفصل نہیں اس واسطے اس کی تفصیل عرض کرتا ہوں امید ہے کہ شائع فرما دیجیے گا۔

ہجرت شرعاً دو طریقوں پر مستعمل ہے ایک ہجرت اوصاف سے دوسرے اوطان سے۔ ہجرت اوصاف سے یہ ہے کہ ممنوعات شرعیہ کو چھوڑ دے اور اوامر کا پابند ہو یہ ہجرت ہمیشہ مشروع ہے دوسرے ہجرت اوطان سے تھے۔ یہ چند اقسام کی ہے۔

(۱) ہجرت مکہ سے حبشہ کی جانب دو مرتبہ ہوئی اس وقت جب کہ کوئی دار اسلام نہ تھا تو دار شرک سے دار اہل کتاب کے جانب ہجرت ہوئی یا دار ظلم سے دار عدل کی جانب اور اگر نجاشی کا اسلام مان لیا جائے تو وہ بھی ہجرت دار اسلام کی جانب ہوئی۔

---

۔ منقول از حریت، دہلی۔ ۲۶ راپریل ۱۹۲۰ء مطابق ۶ رشعبان ۱۳۳۸ھ یوم دوشنبہ جلد ۱ نمبر ۱۱

Marfat.com

(۲) ہجرت مکہ شریف سے جو اس وقت دار الحرب تھا مدینہ طیبہ کی جانب کہ جو دار الاسلام تھا یہ فرض تھی اور فتح مکہ کے بعد منسوخ ہو گئی یعنی جو ایمان لائے وہ ہجرت کرے تب تو تمام احکام میں مسلمانوں کے شریک ہے ورنہ نہیں یہاں تک کہ توارث وغیرہ میں بھی حق نہیں ہوتا ہے امام رازی کے بیان کے موافق یہ ہجرت اُس وقت ہو جائے گی جب کہ مسلمانوں کی اگلی حالت لوٹ آئے اور سوائے ایک مامن کے کوئی نہ ہو۔

(۳) ہجرت بادیہ نشین کی مدینہ طیبہ کے جانب یہ حقوق میں مساوات حاصل کرنے لیے ضروری تھی، یہ بھی منسوخ ہو گئی بلکہ حکم ہو گیا کہ جہاں کوئی شخص پیدا ہوا اور اُس مقام پر وغیرہ ارکان اسلام ادا کر سکتا ہو تو اُس کو ہجرت کی ضرورت نہیں ہے۔

(۴) دار فسق و ظلم سے دار عدل و تقویٰ کے جانب ہجرت ہو بلکہ اُس زمین سے جہ گناہوں کی کثرت ہو وہ خود مرتکب ہو یا دوسرے یہ ہجرت مستحب ہے۔

(۵) دار حرب سے دار اسلام کے جانب ہجرت مستحب ہے اور بعض صورتوں میں و ہو جاتی ہے بلکہ توطن دار حرب میں بلا ضرورت شرعیہ حرام ہے ہم لوگ ہندوستان کو دا سمجھتے ہیں اور اعزاز دین اور اعلائے کلمۃ اللہ کی نیت سے قیام کیے ہوئے ہیں اس دا ہجرت فرض نہیں جانتے مگر جب چارہ نہ ہو بجز اس کے کہ یا ہجرت کریں یا مبتلائے مصی رہیں یا استرضاء بالمعصیۃ کا ارتکاب ہو یا قیام وطن سے اس قدر خدمت نہ کر سکیں جتنی نکل کر کر سکتے ہیں تو ان صورتوں میں ہجرت مشروط ہے۔ موجودہ حالت میں ہندوستان اگر قابل و ذی استعداد لوگ کابل ہجرت کریں یا محنتی و جفاکش لوگ ترک وطن کر کے و تو امید ہے کہ اسلام کو فائدہ زائد حاصل ہو اور اپنے وطن عزیز کی بھی خدمت کریں۔

(۶) احادیث سے آخر زمانہ میں شام کی جانب ہجرت کرنے کی فضیلت معلوم ہے اور قزوین و دیلم میں ہجرت و مرابطت کرنے کا ثواب منصوص ہے اور احکام کے بوجہ تطویل کے ذکر نہیں کیے گئے۔ فقط

Marfat.com

(۸)

# مولانا عبدالباری صاحب کا فتویٰ

## ہجرت کی اجازت

(تار کے ذریعے)

ہجرت کے متعلق میں یہ اعلان کرتا ہوں کہ وہ تمام مسلمان جو اپنے ضمیر (قلب یا ایمان) کو مطمئن نہیں کر سکتے وہ اب اسلام کے احکام کے متعلق عمل پیرا ہوں اور اس ملک سے ہجرت کر کے ایسے مقام پر چلے جائیں جہاں اسلام کی خدمت انجام دینا اور اسلامی قوانین (شرع شریف) کے مطابق عمل کرنا بہتر طریق پر ممکن ہے۔

(۹)

# خط بنام غلام محمد عزیز صاحب

مکرمی دام مجدہ، السلام علیکم

السلام علیکم

معاف فرمائیے کہ فیض آباد جانے کے باعث و دیگر ناگزیر امور پیش آنے کے سبب جواب خط میں جناب کے تاخیر ہوئی۔ مجھے افسوس ہے کہ اپنے نزدیک میں نے باوجود اس کے کہ نہایت صاف مسائل ہجرت کے تحریر کر دیئے تھے مگر وہ اس امر کا باعث ہوئے کہ آپ کو مزید استفسار کی ضرورت پڑی جواباً عرض ہے۔

(۱) مدینہ طیبہ کا دار اسلام ہونا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت سے متحقق ہوا ہے اور انصار کے وعدہ کر لینے سے کہ وہ اعانت کریں گے اور جگہ دیں گے پہلے ہجرت کا حکم ہوا تھا پہلے فرض نہ تھی پھر بعد ہجرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرض ہو گئی تھی۔

(۲) دار اسلام جہاں غلبہ و تسلط اہل اسلام کا ہو اور شعائر اللہ اور احکام شرعیہ نافذ ہو سکیں۔

(۳) دار حرب جہاں شعائر اللہ نافذ نہ ہوئے ہوں اور غلبہ کفار ہو۔ یہاں قابل لحاظ یہ امر ہے کہ جو ملک دار اسلام ہو گیا ہے وہ پھر دار حرب ہوتا ہے یا نہیں ایک جماعت

---

۸ منقول از اخبار خلافت، دہلی، یکم مئی ۱۹۲۰ء مطابق ۱۱ رشعبان المعظم ۱۳۳۸ھ، یوم شنبہ، جلد ۱ نمبر ۲

Marfat.com

علمار کی کہتی ہے کہ دار اسلام کبھی دار حرب نہیں ہو سکتا ہے دوسری جماعت کہتی ہے کہ ہو سکتا ہے مگر اختلاف ہے کہ کب ہو سکتا ہے امام ابوحنیفہ وغیرہ فرماتے ہیں کہ جب امان اول سے لوگ نہ رہ سکیں، شعائر اللہ جاری نہ ہو سکیں، درمیان میں اس جگہ کے اور دار حرب کے کوئی ملک دار اسلام کا فاصل نہ ہو بلکہ یہ متصل کر لیا جاوے دار حرب کے تو وہ ملک دار حرب ہو جاوے گا ورنہ نہ ہو گا اور امام محمد وغیرہ کہتے ہیں کہ جب غلبۂ کفار ہو جائے اور شعائر کفر جاری ہوں شعائر اللہ جاری نہ ہو سکیں تو وہ ملک دار حرب ہو جاتا ہے اس میں دو قول ہیں تمام شعائر اللہ مٹ جاویں یا ایک مٹ جاوے ہمارے اکثر علماء کے نزدیک ہندوستان نہ تو امام ابوحنیفہ کے قول کے موافق دار حرب ہے نہ امام محمد کے قول کے تو افق دار حرب ہو گیا ہے بلکہ وہ دار اسلام ہے بحر الرائق کے فحوائے کلام سے معلوم ہوتا ہے کہ استیلائے کفار کی صورت میں ملک ظاہراً دار حرب ہو جاتا ہے مگر حقیقتہً دار اسلام رہتا ہے حضرت شاہ عبدالعزیز دہلوی قدس سرہ اور اُن کے ہم رائے علمار کے نزدیک ہندوستان دار حرب ہو گیا ہے اور شعائر اللہ باقی نہیں رہے جو امور شرعی جاری ہیں وہ اس وجہ سے کہ قانون ان کے نفاذ کو جائز رکھتا ہے نہ اس وجہ سے کہ شرع کے وہ احکام ہیں اس قول کے موافق ہندوستان ملک نصاریٰ ہے نہ کہ بر قول اول بعض کبار علمائے فرنگی محل کا میلان بھی شاہ صاحب کے قول کی طرف ہے مگر میں ابھی تک دار اسلام سمجھتا ہوں۔

(۴) اس وقت دنیا میں کوئی جگہ بھی بالکل مصئون و مامون نہیں ہے۔ مگر جہاں تک نسبتاً دیکھا جاتا ہے کابل کی حکومت سب سے بہتر ہے اور بخارا دخیوا کے حالات ابھی معلوم ہوئے امید ہے کہ وہ کابل سے زائد مصئون و مامون ہوں علاوہ اس کے یمن میں بھی حفاظت ایمان ہے اور شام کو بھی ایسا کہتے ہیں اناطولیہ کی حالت جیسے پہلے تھی اب بھی ہے غرضیکہ اس طرح ملک میں جہاں مسلمان محفوظ رہ سکتا ہے خصوصاً جو اتباع شریعت کر کے بسر کرنا چاہے اس کو ان ممالک میں خطرہ نہیں ہے۔

(۵) چونکہ ہجرت بر قول اول اکثر علما منسوخ ہے اس واسطے ان صورتوں کو عرض کیا گیا کہ یہ مشروع ہیں اور کل کے نزدیک یہ صورتیں منسوخ میں داخل نہیں ہیں، رہا فرض یا مستحب اس کے متعلق عرض کر دیا گیا ہے کہ ہمارے نزدیک ہندوستان سے ہجرت فرض نہیں ہے اکراہ کی حالت میں بھی مطلق فرضیت کا حکم نہیں دیا جا سکتا ہے بلکہ بعض حالات کے تقاضا

Marfat.com

سے عدم جواز ہجرت یا مفضولیت کا حکم معلوم ہوتا ہے اگر ہندوستان دار حرب ہو تو بھی حضرت شاہ صاحب قدس سرہ کی تحقیق کے موافق یہاں سے ہجرت ہر حالت میں فرض نہیں ہے میرے متعلق جو کچھ ارشاد کیا گیا ہے اس پر غور و فکر کے بعد مشورہ کیا وہ لوگ جن کے مشورہ پر ان امور میں میں نے تمام مشاغل انجام دیئے وہ مجھے ہجرت سے مانع ہیں اور میں خود فرض نہیں سمجھتا کہ خواہ مخواہ ان کے مشوروں کو رد کر دوں ہم لوگوں کا قیام ہندوستان میں بہ نیت دفاع رہا اور مرابطت کے حکم میں سمجھتے ہیں اس کے تغیر کی کوئی وجہ نہیں بلکہ اب زیادہ ہے ہم سے کہا جاتا ہے کہ تمہارا رہنا زائد مفید مسلمانوں کے لیے ہے ورنہ یہ امر آپ باور فرمائیں کہ ہم کو خود یہاں اس قدر عافیت نہیں ہے جس قدر دوسرے مقامات پر عافیت ہے بالخصوص مدینہ طیبہ میں ہمارے قبضہ کے عمدہ عمدہ مکانات اور ہر قسم کی سہولتیں ہیں ہم یہاں حب وطن یا راحت کے خیال سے نہیں ہیں ہمارے افعال مستوجب سزا ہیں دائم الحبس بعبور دریائے شور یہاں سے پھر ہمارے لیے جان بچانے کی اس سے زائد بہتر کوئی صورت نہیں کہ ہجرت کر جاویں حکومت ہمارے جانے سے مطمئن ہو جاوے گی اور ہم بھی راحت پاویں گے مگر فائدہ شرعیہ کے لحاظ سے قیام ہے وہ جب تک مدنظر ہے ہم ہجرت نہیں کر سکتے ہیں اسلامی سلطنتوں کے حالات سے اگر آپ واقف ہیں تو کبھی یہ نہیں کہہ سکتے کہ وہاں سہولت زائد ہے اگر ناواقف ہیں تو رائے جلد قائم نہ فرمائیے کابل پر اس قدر اعتماد نہ کیجیے جس کا وہ مستحق نہیں اس قدر عرض ہے کہ رہنمائی ہم سے اگر نہ ہو تو مشورہ تو پہلے کر لیا جاوے اس کے بعد کچھ کیا جاوے ہجرت بہترین مسائل شرعیہ سے ہے اس کو رائیگاں نہ کیا جاوے باقی امور جو کچھ فرمائے گئے ہیں ان سے بحمداللہ ہم لوگ پہلے سے متنبہ ہیں ضرورت ہے کہ انتظام عمل کے ساتھ ہر کام کیا جاوے۔

Marfat.com

(۱۰)

# ہجرت کے متعلق مولوی ثناء اللہ صاحب کے استفسار

## کا مولانا عبدالباری صاحب کی طرف سے جواب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حامداً و مصلیاً و مسلماً

مکرمی جناب مولانا ثناء اللہ صاحب، السلام علیکم

نصوص سے جس قدر اقسام ہجرت مجھے معلوم ہوئے تھے ان کو یک جا کر دیا گیا تھا ان میں وہ بھی داخل ہے جس کو جناب نے تحریر کیا ہے جناب نے جس آیت کو لکھا ہے اس میں ظلم کا لفظ ہے اور ظلم وکفر وشرک و معصیت مقابل عدل کے قرآن شریف میں مستعمل ہیں اس آیت سے فرضیت ہجرت کا ثبوت نہیں ہوتا ہے اور لاچاروں کو دعائے نجات مانگنا انقاد مسلمین کا ثبوت ہوتا ہے ہم لوگ ہندوستان سے ہجرت کو فرض عین نہیں سمجھتے ہیں بلکہ فرض دفاع کے حصول میں جن لوگوں کو مؤید ہو ان کے واسطے مستحب سمجھتے ہیں ورنہ سرحد پار ہو جانا اور اعداء سے بعید رہنا ہر موقع پر مفید مقصود نہیں ہے فقط۔

(۱۱)

# مسئلہ ہجرت اور اس کے متعلقات

مکرمی دام مجدہم۔ السلام علیکم۔

آپ کے اخبار میں مسئلہ ہجرت کے ذیل میں ہندوستان کے دارالاسلام یا دارالحرب ہونے کے متعلق کسی صاحب نے اپنی رائے تحریر فرمائی ہے کہ دار حرب ہے اور حضرت شاہ عبدالعزیز قدس سرہ اور اخی مکرم مولنا عبدالحی رحمۃ اللہ علیہ سے استنباط کیا گیا ہے۔

ان مسائل شرعیہ میں اس وقت اختلافات کا چھیڑنا دانشمندی کے خلاف ہے اسی لیے بلاضرورت اس تحریر کے بلکہ اس قسم کی تمام تحریروں کے جواب سے سکوت کو بہتر سمجھتا ہوں

---

منقول از ہمدم، لکھنؤ۔ ۱۳ رمئی ۱۹۲۰ء مطابق ۲۳ رشعبان المعظم ۱۳۳۸ھ یوم پنجشنبہ جلد ۵ نمبر ۱۰۷

منقول از روز نامہ زمیندار، لاہور۔ ۲۵ رشعبان المعظم ۱۳۳۸ ہجری مطابق ۱۵ رمئی ۱۹۲۰ء یوم شنبہ جلد ۷، نمبر ۱

Marfat.com

البتہ ازالۂ غلط فہمی کے لیے اس قدر عرض کرنا ضروری ہے کہ ہندوستان کا دار اسلام یا دار حرب ہو جانا مختلف فیہ ہے حضرت شاہ صاحب نے ہندوستان کو دار حرب قرار دیا ہے اور اخی مکرم کی رائے میں یہ ملک دار اسلام ہے اس رائے کی تصریح کرتے ہوئے آپ فرماتے ہیں کہ ہندوستان نہ تو امام اعظم کے قول کے رو سے دار حرب ہے اور نہ صاحبین ہی کا قول اس کے دار حرب ہونے کی تائید میں پیش کیا جاسکتا ہے لیکن اس سے یہ نہ سمجھ لیا جائے کہ مولانا عبدالحی استیلاء غیر مسلم کو قبول کرتے ہیں اور ہندوستان کو دار اسلام قرار دے کر فرض کیے لیتے ہیں کہ مسلمانوں کے لیے یہاں آسانیاں پیدا ہو گئیں سوال صرف اس قدر ہے کہ آیا یہ ملک اسلامیوں کے ملک سے نکل گیا ہے یا نہیں اور محض قبضہ کی بنا پر غیر مسلموں کی ملک ہو گیا ہے یا نہیں۔

ہم لوگوں کا مسلک یہ ہے کہ ہندوستان دار اسلام ہے ہماری ملک سے نہیں نکلا البتہ قبضہ غیر مسلم کا ہے ہمارا فرض ہے اپنی ملک پر دوبارہ قابض ہو جائیں اور اسی صورت میں ہمارا قیام یہاں جائز ہو سکتا ہے۔

یہی وجہ ہے کہ ہم ہجرت کی فرضیت کے قائل نہیں البتہ ہجرت کو مستحب سمجھتے ہیں مگر یہ استحباب ان لوگوں کے لیے نہیں ہے جن کے ہجرت کرنے سے ہندوستان میں اسلام کو ضرر پہنچے اور اعدائے دین کے لیے ان کے نقل وطن سے آسانیاں پیدا ہو جائیں ایسے لوگوں کا ہجرت نہ کرنا ہی افضل ہے باقی جس قدر حضرات ہجرت کر کے اسلام کو فائدہ پہنچا سکتے ہیں ان کو لازم ہے کہ ہجرت کریں اور اسلام کو فائدہ پہنچائیں غرض عمل ہجرت اس وقت مقصود بالذات نہیں بلکہ دفاع غیر مسلم اور تحفظ ناموس اسلام مقاصد اصلیہ ہیں یہ مقاصد خواہ ہجرت سے حاصل ہوں خواہ کسی اور عمل سے واجب التحصیل اور لازم التکمیل ہیں۔

مجھے اپنے وعدے کے مطابق جو میں نے فہیم و ہوش مند لوگوں سے کر لیا ہے آخر آن پاس تک ان کے مشورہ پر عمل کرنا ہے پھر یا شہادت ہو گی یا حصول مقصود ہو گا یا بامحل ہجرت کی جاسکتی ہے علمائے صوبہ متحدہ کے جلسہ میں جو تقریریں میں نے اس بارہ میں کی تھی تقریباً ارسال کرتا ہوں۔

مجھے تمام فرائض دفاع کا انجام دینا اسی وقت سے ضروری معلوم ہوتا ہے۔ مگر جن فرائض کی انجام دہی میں اجتماع کی شرط ہے انہیں تنہا ادا کرنا قضیۂ عقل ونقل کے موافق نہیں۔

Marfat.com

آخر آن یاس سے میری یہ مراد ہے جب اسلام میں قوت مدافعت نہ رہے یعنی مصطفیٰ کمال پاشا اور ان کے رفقا کی قوت فنا ہو جائے تو اس وقت مرنا یا بے غیرتی سے جینا باقی رہ جائے گا اس وقت ہمارا فرض ہو گا کہ جس طرح بھی بن پڑے ان کی قوت مدافعت کو زندہ کریں لوگوں میں جوش پیدا کریں جو بن پڑے کریں قتل و غارت پر اتر آئیں لوٹ مار مچائیں قطع تعلق سے کام لیں سودیشی کی تحریک میں حصہ لیں ہجرت کر جائیں بے چینی کے اسباب پیدا کریں غرض یہ تمام باتیں اس حالت یاس میں ہمارے لیے واجب ہو جائیں گی۔

میں عقلا اور تجربہ کار حضرات کی رائے پر کاربند ہوں اگرچہ مجھے کوئی امر منتظر نہیں معلوم ہوتا ترکی تمام ہو گئی سلطان المعظم قید ہیں قسطنطنیہ سے نکلے ہوئے زمانہ ہوا اب کیا ہے جس کا انتظار کیا جائے ہاں ایک آس ہے جو مصطفیٰ کمال پاشا وغیرہ کے ساتھ ہے۔

ایک اور امر جو قابل غور ہے وہ یہ ہے کہ عنقریب یہ خبر آنے والی ہے کہ خلیفۃ المسلمین یا تو شہید کر دیئے گئے ہیں یا از خود معزول ہو گئے یا اس قابل نہ رہے اور نہ اس بات کی توقع ہے کہ از سر نو اپنے اقتدار کو حاصل کر سکیں اس وقت مجھے اندیشہ ہے کہ نا اہلوں سے خلافت کا دعویٰ کرایا جائے گا۔ دل گواہی دے رہا ہے کہ مصطفیٰ کمال پاشا آل عثمان کے شہزادے کو یا تو باضابطہ طور پر مسند خلافت پر بٹھا چکے ہیں یا بٹھانے والے ہیں اس کی بھی ضرور مخالفت کی جائے گی یہ امر میرے لیے بہت ہی سوہان روح ہو رہا ہے۔

میں امیر امان اللہ خان فرمانروائے کابل کو دل سے محبوب رکھتا ہوں مگر حق اسلام جس طرح حق شریف حسین پاشا پر غالب آ گیا جن سے میرا بہت گہرا رابطۂ وداد تھا یہاں بھی غالب ہو گا اس لیے کہ جب تک سلطان المعظم اسیر ہیں یا نظر بند ہیں ان کے چھڑانے میں کوئی دقیقہ جد و جہد کا دنیائے اسلام کو اٹھا نہ رکھنا چاہیے مع ہذا اگر اس وقت آل عثمان میں سے کوئی اور آزاد اور کامل الاختیار خلیفہ مقرر ہو چکا ہے تو پھر کسی دوسرے امیدوار خلافت کو توقع نہیں کہ اپنی خلافت ثابت کرا سکے عثمانی خلیفہ کے مقابلہ میں اس کا دفعیہ اگرچہ منجر بقتل و قتال کیوں نہ ہو لازمی ہے۔

اس وقت اگر خلافت آل عثمان سے نکلی تو طوائف الملوکی کا بازار گرم ہو جائے گا مولائے مغرب سب سے اقدم دعویدار خلافت ہے۔

شیخ سنوسی، شریف مکہ، امام یمن، امیر نجد سب شرفائے قریش ہیں اور انہیں بھی خلافت کی تمنا

Marfat.com

ہو سکتی ہے امیر فیصل اور امیر عبداللہ شام و عراق میں ہاتھ پاؤں مار رہے ہیں افواہ ہے کہ امیر امان اللہ خاں کو سبز باغ دکھایا گیا ہے اور اُن کی طاقت بھی سب سے زیادہ ہے۔

قول فیصل یہ ہے کہ جب تک سلاطین آل عثمان میں سے باقاعدہ خلیفہ مل سکے امت اسلامیہ کا اجماع کسی دوسرے کی خلافت پر نہیں ہو سکتا میں نے شریف عبداللہ کے بیان کی تردید کر دی ہے مگر امیر امان اللہ خان غازی کی طرف سے کھٹکا لگا ہوا ہے امید ہے کہ آپ نے بھی اس کا کوئی حل سوچا ہو گا اُس سے مطلع فرمائیے زمیندار کے لیے اس قدر عرض ہے۔

وللآخرة خیر لک من الاولیٰ ۔ والسلام

فقیر محمد عبدالباری عفا اللہ

فرنگی محل لکھنؤ ۱۲ شعبان ۱۳۳۸ھ

(۱۲)

# مسئلہ ہجرت اور مولانا عبدالباری صاحب

مکرمی دام مجدہم ۔ السلام علیکم

اس وقت ہم لوگوں کو نہایت حزم و احتیاط سے حالت حاضرہ پر رائے قائم کرنا ہے اُس کے باعث جلسہ طلب کیا جانا تجویز ہوا ہے اور انتظام کیا جا رہا ہے ان اہم واقعات کے رونما ہونے کے بعد شخصیات کی جانب التفات کم کر دینا لازم ہے اخباروں کے مضامین موافق و مخالف ہیں ان سے تعرض بے وقت ہے مگر لاچاری سے یہ امر فوراً شائع کرنا ضروری ہے کہ میرے خطوط دیر میں اور برے طریقہ سے بند کیے ہوئے ملتے ہیں ظن غالب ہے کہ سنسر ہوتے ہیں کیا اچھا ہو کہ مسلمان آزادی سے اپنے خیالات میرے نام خطوط میں نہ ظاہر کریں کیونکہ اس سے فضول نقصان کا اندیشہ ہے۔

گذشتہ چند روز کے اندر جو خطوط میرے پاس آئے ہیں اُن میں سے کچھ خطوط سب و شتم کے ہیں اور بعض متضاد آئین رکھتے ہیں مثلاً ایک صاحب فرماتے ہیں کہ تم نے ہجرت کا فتویٰ اس واسطے دیا ہے کہ خود کابل چلے جاؤ اور ہم سب کو مصائب میں چھوڑ دو ہرگز تم کو ہجرت نہ کرنی چاہیے دوسرے صاحب فرماتے ہیں کہ تم نے کلکتہ میں کہا تھا کہ یہ ملک دار الحرب

---

۱۲۔ منقول از ہمدم، لکھنؤ۔ ۲۲ مئی ۱۹۲۰ء مطابق ۴ رمضان المبارک ۱۳۳۸ھ یوم یکشنبہ، جلد ۵ نمبر ۱۱۶۔

Marfat.com

ہے اور میں اول شخص ہوں کہ ہجرت کر جاؤں گا اس وعدہ کے مطابق جلد ہجرت کر دیں مطالبات تو بالکل صحیح ہیں مگر بعض ایسے تحریکات کا ذکر جو امکان سے باہر ہیں نہایت خطرناک ہے خصوصاً کاتب کے لیے اس واسطے مجھے صاف عرض کرنا ہے کہ خطوط میں سمجھ کر مضامین لکھے جائیں اور خطرناک امور لکھ کر پتہ ونشان بھی بتا دینا دانشمندی سے بعید ہے۔

میں نے جو کچھ کیا اور کہا وہ خدا کے احکام تھے ان پر کاربند ہوں اور رہوں گا۔ میں ہندوستان کو اصلاً دارالاسلام سمجھتا ہوں اگرچہ حکومت کو ذمی یا معاہد نہیں سمجھتا بلکہ متسلط سمجھتا ہوں ایسی صورت میں بظاہر دارِحرب کے احکام جاری ہوتے ہیں بصورت لاچاری میں نے ہندوستان سے نکل جانے کا ارادہ مصمم کر لیا تھا جیسا کہ کلکتہ میں ظاہر کیا تھا مگر معتمدین نے مجھے باز رکھا میرے نزدیک یہاں سے ہجرت فرض عین نہیں ہے اور نہ مقصود بالذات ہے بلکہ فرض دفاع کی تکمیل کے لیے کی جا سکتی ہے اس واسطے ان لوگوں کو جو ہجرت کرنا چاہتے ہیں روکنے کا حق نہیں اور جو نہیں کرتے ان پر خدا نے جبر نہیں کیا ہے میں نے اپنا ارادہ ظاہر کیا تھا مگر اپنے مشیروں کی رائے کے باعث اس کو فسخ کیا اگرچہ ہجرت میں مجھے زیادہ سہولت ہے بہ نسبت قیام ہند کے میں کشت وخون کو خصوصاً مجتمع حملہ کی صورت میں غیر مفید سمجھتا ہوں سوائے اس کے ہر طریقہ سے دفاع کو فائدہ بخش جانتا ہوں۔

مجھے بدظن نہ کیجیے ابھی تک خدا کے فضل سے میرا قلب قوی ہے نہ کوئی رائے بدلی ہے نہ کسی سے متاثر ہوا ہوں واقعی حالت یہ ہے کہ احکام الٰہیہ کا پابند ہوں، ان سے تجاویز نہیں کر سکتا۔

میں تمام امور میں ابھی کوئی صاف بیان بھی نہیں دے سکتا۔ جب تک جلسہ مشورت نہ ہو جائے میں نے انفرادی فرض تبلیغ انجام دے دیا ہے اب جو فرائض ہیں ان میں اجتماع کے اور اسباب مہیا ہونے کی ضرورت ہے اور اہل الرائے سیاست دان حضرات کی امید دلانے کی حاجت ہے کہ کون صورت موصل مطلوب ہے اس واسطے اب میں ان کی مشورت کا پابند ہوں اور میرے لیے یہی حکم الٰہی ہے فقط

Marfat.com

(۱۳)

# سودیشی، عدم تعاون اور ہجرت

## مولانا عبدالباری صاحب کا اعلان

(زمیندار کے نام خاص تار)

لکھنؤ ۷ ارجون چند شریر آدمیوں اور اسلام کے دشمنوں نے پچھلے دنوں ایک اشتہار شایع کرنے کی سازش کی تھی جس میں میری اور دیگر خادمان اسلام کی طرف سے چند اعلانات کیے گئے تھے اُن اعلانات سے ہمیں مطلق کوئی تعلق نہیں اور اگرچہ سازش کا انکشاف کلی طور پر ہو چکا ہے لیکن تاہم اندیشہ ہے کہ عامۃ الناس دھوکہ نہ کھائیں۔ لہٰذا میں مناسب سمجھتا ہوں کہ جو فیصلے الٰہ آباد کے گذشتہ جلسہ میں علمائے کرام کے ساتھ مشورہ کرنے کے بعد کیے گئے ہیں ان کا اعلان کر دوں کیونکہ میرا آئندہ نظام عمل انہی فیصلوں پر مبنی ہو گا۔

(۱) سودیشی تحریک کی اشاعت مذہبی نقطۂ خیال سے لازمی ولابدی قرار دی گئی ہے۔ کیونکہ اس کے ذریعہ سے دشمنان اسلام کو سخت اقتصادی نقصان پہنچے گا۔

(۲) خلافت کمیٹی کے ہدایات کے ماتحت تحریک عدم تعاون کو ترقی دی جائے گی۔

(۳) اگرچہ ہجرت فرض عین نہیں ہے لیکن آخری تدبیر کے طور پر اسے بھی اختیار کیا جا سکتا ہے ان امور کے علاوہ فی الحال اور کسی تحریک کو ہماری طرف سے نہ سمجھا جائے۔

(عبدالباری۔ فرنگی محل، لکھنؤ)

(۱۴)

# علمائے اسلام جواب دیں

علاوہ اس کے مسئلہ ہجرت ہے کہ اس کو میں مستحب سمجھتا ہوں سوائے ان لوگوں کے لیے جو اس ملک میں زیادہ خدمت دین انجام دے سکتے ہیں اور احکام شریعت پر عمل کرنے کی قدرت رکھتے ہیں اس میں بھی اگر افراط و تفریط ہو تو اس سے آگاہ کیا جاؤں۔

---

۱۴ - نقل جزء تحریر حضرت مولانا محمد عبدالباری صاحب از اخبار کانگریس، ۲۰ رجولائی ۱۹۲۰ء

Marfat.com

(۱۵)

# ہجرت پر احکام شرعی

ذیل میں ہم جناب مولانا عبدالباری صاحب فرنگی محلی اور مولانا ابوالکلام صاحب آزاد کی دو نہایت اہم تحریریں ایک ساتھ درج کرتے ہیں۔

جناب مولانا عبدالباری صاحب کا مضمون دو ٹکڑوں سے مرکب ہے جن میں ایک قریباً دو ماہ پہلے اور دوسرا کوئی دو ہفتہ قبل ہم کو بھیجا گیا تھا۔ افسوس کہ طوالت کے باعث ہمیں اب تک ان کی اشاعت کا موقع نہ ملا۔ دوسرے اس اثنا میں مسلمانان ہند کی مسلسل چیخ پکار اور ہندوستانی وفد خلافت کی سرگرم جدوجہد سے ترکی شرائط صلح میں اہل اسلام کے جذبات کے موافق ترمیم ہونے کی امید بھی بندھی رہی۔ لیکن وہ امید جہاں تک اتحادی دول عظمٰی کی نیت اور ارادوں کا تعلق ہے قریب قریب شکست ہو چکی ہے اور اہل اسلام پر ان کی مذہبی پابندیاں عائد ہونے لگی ہیں جن کے بابت جناب مولانا ابوالکلام صاحب آزاد ایڈیٹر البلاغ کلکتہ نے بھی عوام کی رہنمائی کے لیے اپنے خیالات ایک چو ورقہ میں شائع کیے ہیں اور ایک مستقل رسالہ بھی مضمون ہجرت پر لکھا ہے۔ ہم نے مولانا ابوالکلام صاحب آزاد کے چو ورقہ میں سے وہ ضروری حصہ اقتباس کر لیا ہے جس میں انہوں نے حالات موجودہ میں ہجرت کو اہل اسلام کے لیے ضروری ٹھہرایا ہے۔ بہر حال مولانا عبدالباری صاحب اور مولانا ابوالکلام صاحب کی وہ تحریریں حسب ذیل ہیں[1]

## مضمون مولانا عبدالباری صاحب

مکرمی دام مجدہ، السلام علیکم

اس عرصہ میں کثیر التعداد خطوط میرے نام آئے ہیں جن میں تین مسئلوں کے متعلق دریافت حکم کیا گیا ہے اس واسطے بذریعہ اخبار ہمدم مختصراً عرض ہے کہ میں جو حکم خدا سمجھتا ہوں وہ

---

۱۵۔ منقول از ہمدم، لکھنؤ۔ ۳ر اگست ۱۹۲۰ء مطابق ۱۷ر ذیقعدہ ۱۳۳۸ ہجری یوم سہ شنبہ، جلد ۵ نمبر ۱۷۴

[1] مولانا ابوالکلام آزاد کی یہ وہی تحریر ہے جو "اعلان" کے عنوان سے الگ شائع کی جا رہی ہے۔ اس رسالہ ہجرت کے ناشر مرتب شاہد علی نے مولانا آزاد کے بعض خیالات سے اختلاف کی وجہ سے رسالہ کی ترتیب سے اسے خارج کر دیا تھا۔ (ابو سلمان شاہجہانپوری)

Marfat.com

حسین احمد سے کہتے ہیں خزف ریز مدینے کے
کہ لٹو آپ بھی کیا ہو گئے سنگم کے موتی پر

ظفر علی خان

عجم ہنوز نداند رموز دیں ورنہ
ز دیوبند حسین احمد ایں چہ بوالعجبی ست

بمصطفےٰ برساں خویش را کہ دیں ہمہ اوست
اگر باو نرسیدی تمام بولہبی ست

اقبال

# تحریک پاکستان

اور

# [illegible]

[illegible]

[illegible] پاکستان [illegible]

[illegible]

[illegible] کی [illegible] بیان کی گئی ہے [illegible] تاریخ پاکستان [illegible]

[illegible] حکومت پاکستان کی توجہ کے لئے

مرتب

ابو الامام حاجی نواب الدین [illegible]

مکتبہ غوثیہ [illegible] ۱۶ سعدی پارک [illegible] لاہور

Marfat.com

# انتساب

قوم کے ان جوانوں، بوڑھوں، بچوں، ماؤں، بہنوں
بہو، بیٹیوں کے نام جن کے خون سے تعمیر پاکستان
ہوئی۔

المرتب

Marfat.com

حسین احمد سے کہتے ہیں خزف ریزے مدینے کے
کہ لٹو آپ بھی کیا ہوگئے سنگم کے موتی پر

(ظفر علی خاںؒ)

عجم ہنوز نداند رموز دیں ورنہ
ز دیوبند حسین احمد ایں چہ بوالعجبی ست
بمصطفیٰ برساں خویش را کہ دیں ہمہ اوست
اگر باو نہ رسیدی تمام بولہبی ست

(علامہ اقبالؒ)

# تحریک پاکستان اور دیوبندیوں کا کردار

جس میں

قائداعظم کو کافراعظم، پاکستان کو پلیدستان اور مسلم لیگ کو ایک سپیرا اور مسلم لیگ کو ووٹ دینے والوں کو سؤر اور سؤر کھلانے والے کہنے والوں کی سیاسی عیاری و مکاری بیان کی گئی ہے۔ جو تاریخ پاکستان کو مسخ کرنے کی کوشش میں ہیں۔ (حکومت پاکستان کی توجہ کے لئے۔)

مرتب

ابوالامام حاجی نواب الدین غنی گولڑوی۔ ناظم

مکتبہ غوثیہ، ا۔شمس سٹریٹ۔ ۱۶۔ا سعدی پارک مزنگ۔ لاہور

قیمت ۵ روپے

Marfat.com

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم ۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔

۱

حضرات! جیسا کہ آپ دیکھ رہے ہیں کہ ملک اور بیرون ملک میں خارجیت، نجدیت اور وہابیت کی زہریلی ہوا چلی ہوئی ہے۔ جس سے پاکستان کے عوام کو جو صحیح العقیدہ سنی حنفی ہیں سخت کوفت ہو رہی ہے۔ اور اس پر طرہ یہ کہ اسی ذہن کے جو لوگ نظریہ پاکستان کے خلاف حکومت کے مشیر کار بنے بیٹھے ہیں اور تاریخ پاکستان کو مسخ کر رہے ہیں۔ اور اسی ذہنیت کے لوگوں کا تمام تر کنٹرول ٹی وی۔ ریڈیو اور شعبہ نشر و اشاعت بلکہ اوقاف، مذہبی اداروں اور ملازمتوں وغیرہ پر بھی ہے اور ان لوگوں نے گذشتہ سال اور امسال بھی اُن سیاسی رہنماؤں کو پاکستان کا معمار۔ خالق اور بانی وغیرہ ثابت کرنے کی کوشش کی جنہوں نے پاکستان کے خلاف ایڑی چوٹی کا زور لگایا اور ان راہنماؤں کے نام تک زبان پر لانے کی زحمت گوارا نہ فرمائی۔ جنہوں نے پاکستان کا نظریہ پیش کیا۔ آل انڈیا سنی کانفرنس بلائی۔ قرارداد پاکستان پیش کی۔ پاکستان کا نام تجویز کیا، پرچم اور ترانہ پاکستان کی تخلیق کی۔ اور پاکستان کے وجود کے لئے ہر طرح کی قربانیاں دیں۔ گذشتہ سال بھی حکومت کی توجہ اس طرف دلائی گئی کہ تاریخ کو مسخ کیا جا رہا ہے۔ خدارا ابلاغ عامہ کے شعبہ میں ایسے لوگوں کا عمل دخل ہو جو نظریۂ پاکستان پر یقین رکھتے ہوں اور پاکستان کے خیر خواہ ہوں۔ مگر لا حاصل۔

گذشتہ سال کی طرح امسال بھی ٹی وی پر جو پروگرام ذوق آگہی کے سلسلہ میں پاکستان کی ۱۵ یونیورسٹیوں کے ذہین طلباء کے لئے پیش کیا گیا اور ریڈیو و اخبارات میں تحریک پاکستان کے جو پروگرام اور مضامین آئے ان میں بھی ان لوگوں کو پاکستان کی تحریک کا ہیرو ظاہر کرنے کی کوشش کی گئی۔ جنہوں نے پاکستان بننے کی مخالفت کی تھی اور پاکستان کے وجود کے ہی سرے سے مخالف تھے اور جن رہنماؤں نے پاکستان میں ہر طرح کی قربانیاں دیں ان کا نام تک نہ لیا گیا۔

میرے سامنے نوائے وقت راولپنڈی کا ۱۴ اگست ۱۹۸۲ء کا شمارہ موجود ہے۔ اس کے ص ۲ پر قاری محمد نذیر فاروقی خطیب مسجد خلفائے راشدین اسلام آباد کا مضمون "آزادی کی جدوجہد میں علمائے دیوبند کا حصہ" موجود ہے۔ اس میں انہوں نے یہ ثابت کرنے کی ناپاک کوشش کی ہے۔ کہ برصغیر پاک و ہند میں جو آزادی کی تحریک چلائی گئی اور جس کے نتیجہ میں پاکستان بنا۔ یہ حضرات شامل ہیں۔ سید احمد بریلوی، اسماعیل شہید راولاکوٹ۔ شیخ الہند مولانا محمود الحسن کے بعد ان کے مشن کی تکمیل کے لئے حضرت سید حسین احمد مدنی، شیخ الاسلام حضرت مولانا شبیر احمد عثمانی۔ حضرت مولانا اشرف علی تھانوی۔ انور شاہ صاحب کشمیری۔ مفتی کفایت اللہ۔ مولانا حفظ الرحمٰن۔ محمد میاں

Marfat.com

عطاء اللہ شاہ بخاری۔ حبیب الرحمن۔ مفتی محمد نعیم۔ قاضی احسان احمد۔ احمد علی لاہوری۔ محمد علی جالندھری مفتی محمد شفیع۔ ظفر احمد انصاری۔ مفتی محمود۔ غلام غوث ہزاروی۔ غلام اللہ خان۔ محمد یوسف بنوری۔

حاشا وکلا مندرجہ بالا حضرات میں سوائے مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی اور ایک ادھ اور کے سب نے پاکستان بننے کی مخالفت کی تھی اور ہندوؤں کی جماعت کانگرس کا ساتھ دیا تھا جس کا ثبوت ذیل میں درج ہے اور مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی جس کو یہ لوگ شیخ الاسلام کے نام سے یاد کرتے چلے آئے تھے ان کی جو گت دیوبندیوں کانگرسیوں نے بوجہ شرکت مسلم لیگ کے بنائی ان ہی کی زبانی سنیئے۔ (علماء دیوبند سے گلہ) دارالعلوم دیوبند کے طلباء نے جو گندی گالیاں اور فحش اشتہارات اور کارٹون ہمارے متعلق چسپاں کئے جن میں ہم کو ابوجہل تک کہا گیا۔ اور ہمارا جنازہ نکالا گیا۔ آپ حضرات نے اس کا بھی کوئی تدارک کیا تھا؟ آپ کو معلوم ہے کہ اس وقت دارالعلوم کے تمام مدارس و مہتمم اور مفتی سمیت (باستثناء ایک دو کے) بالواسطہ یا بلاواسطہ مجھ سے نسبت تلمذ رکھتے تھے۔ دارالعلوم کے طلباء نے میرے قتل تک کے حلف اٹھائے اور وہ وہ فحش اور گندے مضامین میرے دروازے میں پھینکے کہ اگر ہماری ماں بہنوں کی نظر پڑ جاتی تو ہماری آنکھیں شرم سے جھک جاتی ہیں کیا آپ میں سے کسی نے بھی اس پر علامت کا کوئی جملہ کہا۔ بلکہ میں کہہ سکتا ہوں کہ بہت سے لوگ ان کمینہ حرکات پر خوش ہوتے تھے۔ (مکالمۃ الصدرین ص۲)

دیکھا مسلم لیگ جس نے پاکستان بنایا کی حمایت کرنے میں شیخ الاسلام کا ان کے اپنے کانگرسیوں نے کیا حشر کیا۔ اب ان قائدین بالا کا اہم کردار تحریک پاکستان کے سلسلہ میں جو انہوں نے ادا کیا پیش کروں گا۔

پہلے ذرا ان میں چند ایک سوشلسٹ مولویوں (سرخوں) کی قلابازیاں ملاحظہ ہو جو بھٹو صاحب کے زمانہ میں انہوں نے کھائیں:۔

# ایک رُخ

۱۔ سوشلزم جبر و تشدد، توڑ پھوڑ، تخریب اور زبردستی کا نظام ہے۔ (مفتی محمود روزنامہ وفاق ۱۰ مارچ ۱۹۶۹ء)

۲۔ سوشلزم اور اسلامی سوشلزم دونوں خطرناک ہیں۔ (غلام غوث ہزاروی روزنامہ مشرق اگست ۱۹۶۹ء)

۳۔ اسلام کے سوا ہر ازم کو کفر سمجھتے ہیں۔ (مفتی محمود روزنامہ جنگ ۲۴ اگست ۱۹۶۹ء)

۴۔ سوشلزم اور کمیونزم کو کسی قیمت پر ملک میں قدم جمانے نہیں دیں گے۔ (مفتی محمود روزنامہ جنگ ۲۰ اکتوبر ۱۹۶۹ء)

Marfat.com

۵ پاکستان میں کمیونزم اور سوشلزم کے لئے قطعاً کوئی گنجائش نہیں ہے۔ (مفتی محمود روزنامہ مشرق ۱۹ ستمبر ۱۹۶۹ء)

۶۔ ہم سوشلزم کو اسلام دشمن نظریہ قرار دیتے ہیں۔ (مولانا غلام مصطفےٰ پشاور روزنامہ جنگ ۲۰ نومبر ۱۹۶۹ء)

۷۔ میں سوشلزم پر لعنت بھیجتا ہوں۔ (غلام غوث ہزاروی روزنامہ جنگ ۱۶ اگست ۱۹۶۹ء)

۸۔ جمعیت علمائے اسلام سرمایہ داری اور اشتراکیت دونوں کو اسلام کے لئے منافی سمجھتی ہے۔ (مفتی محمود روزنامہ جنگ ۳ اگست ۱۹۶۹ء)

۹۔ مارکس اور لینن صحابہ کرام کی قائم کردہ مساوات نہیں پیش کر سکتے۔ (مفتی محمود روزنامہ جنگ ۸ مارچ ۱۹۶۹ء)

بحوالہ ہاتھی کے دانت

## دوسرا رُخ

ص ۶۹ ۱۔ سوشلزم کے خلاف فتویٰ دینے والے سامراجی ایجنٹ ہیں (مولوی ضیاء الدین آزاد روزنامہ نوائے وقت لاہور ۱۳ مارچ ۱۹۷۰ء)

ص ۶۷ ۲۔ بھٹو کسی غیر اسلامی نظریہ کا پرچار نہیں کر رہے اس لئے ان کی مخالفت کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ (غلام غوث ہزاروی۔ روزنامہ مساوات ۹ اکتوبر ۱۹۷۰ء)

ص ۶۹ ۳۔ ان ۱۱۳ علماء کے خلاف مارشل لاء کے ضابطہ ۲۴ کے تحت کارروائی کی جائے جنہوں نے سوشلزم کے خلاف فتوے دے کر اشتعال انگیزی کی ہے (مولوی ضیاء القاسمی روزنامہ مشرق لاہور ۱۱ مارچ ۱۹۷۰ء)

ص ۶۹ ۴۔ سوشلزم کے خلاف فتویٰ دینے والے علماء دراصل سرمایہ دارانہ نظام کی حمایت کر رہے ہیں۔ (مفتی محمود روزنامہ امروز لاہور ۱۲ مئی ۱۹۷۰ء)

ص ۶۸ ۵۔ سوشلزم ایک اقتصادی نظام ہے جو اسلام سے لیا گیا ہے (مفتی

Marfat.com

محمود روزنامہ امروز لاہور ۱۰ جون ۱۹۷۰ء)

ص۶۵ ۶۔ اسلام پسند سوشلزم کی اصطلاح کو کفر قرار دے کر ملک کو تباہ کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ (مولوی عبدالمجید ڈیرہ غازیخان، مساوات لاہور ۱۷ اگست ۱۹۷۰ء)

ص۶۵ ۷۔ مسٹر بھٹو نے اسلامی سوشلزم کا نعرہ لگایا ہے جس کا مطلب اسلامی مساوات ہے۔ (غلام غوث ہزاروی۔ روزنامہ مساوات لاہور ۲۰ اگست ۱۹۷۰ء)

ص۶۸ ۸۔ کچھ نام نہاد علماء نے ایک سیاسی جماعت کے اشارے پر سوشلزم کے خلاف جو فتویٰ دیا ہے وہ ایک سازش ہے یہ سازش پاکستان کے بارہ کروڑ عوام کے خلاف ہے۔ (مفتی محمود نوائے وقت لاہور ۱۲ مارچ ۱۹۷۰ء)

ص۲ ۹۔ اگر عرب کے نبی کی پُر شکوہ زندگی سوشلزم کے ذریعہ ہوئی تو تمام دنیا کی زندگی اسلام کے ذریعہ اور سوشلزم اور اسلام کی جس نے تکمیل کی وہ اسی کی مسیحائی کا نتیجہ تھا۔ (خدام الدین لاہور ۲۸ مارچ ۱۹۶۹ء)

ص۲ ۱۰۔ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے جمہوری پند و نصائح نے اپنا اثر دکھایا اور ہر شخص اپنی انفرادیت اشتراکیت پر قربان کر دینے کے لئے پیش پیش تھا۔

(خدام الدین لاہور ۲۸ مارچ ۱۹۶۹ء ص۱)

ص۲ ۱۱۔ افسوس کہ مسلمانوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس عظیم الشان کارنامے اور ان کی بلند ترین سوشلزم کی قدر نہ کی۔ عرب کے بزرگ سوشلسٹ نے رنگ و ملت کے تفرقہ کو مٹا دیا تھا اور اشتراکیت کا سیاسیات معاشیات کا پہلو یہاں تک نمایاں کر دیا تھا کہ: (خدام الدین ۲۸ مارچ ۱۹۶۹ء)

حضرات! آپ نے یہاں تک جو مطالعہ فرمایا ہے اس سے یہ نتیجہ تو ضرور نکلا ہو گا کہ ان حضرات نے سیاست کو محض اپنے

Marfat.com

مفاد تک محدود رکھا ہے، جہاں سے اقتدار کی بو آئی وہیں مدح سرائی شروع کر دی۔ حالانکہ یہ حضرات شروع ہی انگریزوں، ہندوؤں کے بہی خواہ تھے اور پاکستان کے وجود ہی کے خلاف تھے۔ آئیے! ذرا اس معاملہ میں ان کا کردار ملاحظہ ہو۔

یہاں پر یہ بات ذہن میں رکھیئے گا کہ پاکستان کے قیام میں صرف مسلم لیگ جن میں تمام بریلوی مکتبہ فکر کے لوگ اور مشائخ عظام تھے نے حصہ لیا تھا۔ باقی تمام دیوبندیوں نے سوائے مولوی شبیر احمد عثمانی کے جن میں کانگرس احرار، اہلحدیث، جمعیت علماء ہند اور خاکسار شامل تھے ہندوؤں اور ہندوؤں کی جماعت کانگرس کا ساتھ دیا تھا۔

پاکستان، قائداعظم اور مسلم لیگ کے متعلق ان کے ریمارکس ملاحظہ ہوں:۔

# پاکستان

۱۔ بحوالہ ہاتھی کے دانت ص۳۱: پاکستان کے بارے میں پورے تین مہینے تک پنجاب میں میں نے جگہ جگہ تقریریں کی ہیں، پاکستان کو مسلمانانِ ہندوستان کے لیے مہلک بلکہ ہلاکت آفریں اور فلاکت خیز بتایا ہے۔ (عطاء اللہ شاہ بخاری احراری از تحریک پاکستان اور نیشلسٹ علماء ص۵۰۲)

بحوالہ طمانچہ ص۵۶: عطاء اللہ شاہ بخاری نے پسرور کانفرنس ۱۹۴۶ء میں فرمایا: پاکستان بننا تو بڑی بات ہے کسی ماں نے ایسا بچہ نہیں جنا جو پاکستان کی پ بھی بنا دے۔ (کتاب مذکور ص۸۸۳)

۲۔ ص۵۶: ان لوگوں کو شرم نہیں آتی کہ وہ اب بھی پاکستان کا نام جپتے ہیں... سچ ہے پاکستان ایک خونخوار سانپ ہے جو ۱۹۴۰ء سے مسلمانوں کا خون چوس رہا ہے۔ اور مسلم لیگ ہائی کمانڈ ایک سپیرا ہے۔ (کتاب مذکور ص۸۸۲)

Marfat.com

۴۔ ص۵۸ :۔کتوں کو بھونکتا چھوڑ دو۔ کاروان احرار کو اپنی منزل کی طرف چلنے دو۔ احرار کا وطن لیگی سرمایہ داروں کا پاکستان نہیں احرار اس کو پلیدستان سمجھتے ہیں۔ (خطبات احرار ۹۱)

۵۔ ص۵۸ : میری اور میرے ساتھیوں کی قطعی رائے ہے کہ نظریہ پاکستان کی مخالفت کی جائے۔ (مولوی حبیب الرحمٰن بحوالہ طمانچہ ص۹۹)

۶۔ ص۵۸ روزنامہ جنگ؛ استقلال ۹ مئی ۱۹۴۹ء۔ پاکستان انگریزی بدبختوں کا فریب ہے۔ (مولوی حبیب الرحمٰن)

۷۔ ملک آزاد ہونے پر مسٹر جناح اور اس کے لیگی لیڈروں پر مقدمہ چلایا جائے گا انہوں نے ہند کے مفاد کو اس قدر نقصان پہنچایا ہے ... کہ کبھی بھی یہ پاکستان کے حقدار نہیں۔ (مولوی حبیب الرحمٰن)

نوٹ :۔ تھوڑا عرصہ ہوا کہ مفتی محمود نے کہا تھا کہ خدا کا شکر ہے کہ ہم پاکستان بنائے جانے کے گناہ میں شریک نہیں ہوئے۔

## قائد اعظم

۱۔ بحوالہ طمانچہ ص۵۶ :۔ دس ہزار جینا (جناح) اور شوکت اور ظفر جواہر لال نہرو کی جوتی پر قربان کئے جا سکتے ہیں۔ (تحریک پاکستان اور نیشنلسٹ علماء ص۸۹۳)

۲۔ ص۵۸ مسٹر جناح آج تک کلمہ توحید پڑھ کر مسلمان نہیں ہوا۔ لیکن پھر بھی وہ مسلمانوں کا قائد اعظم ہے۔ (کتاب مذکور ص۸۹۵)

۳۔ بحوالہ ہاتھی کے دانت ص۱۴۰ :۔

اک کافرکے واسطے اسلام کو چھوڑا یہ قائد اعظم ہے کہ کافر اعظم (قائد اعظم اور ان کا عہد ص۲۰۸ مظہر علی اظہر)

۴۔ ۴ اکتوبر ۱۹۴۵ء؛ مولانا حسین احمد صاحب نے مسلم لیگ میں مسلمانوں کی شرکت کو حرام قرار دیا۔ قائد اعظم کو کافر اعظم کا لقب دیا۔ (مکالمۃ الصدرین ص۴۸)

## مسلم لیگ

۱۔ بحوالہ ہاتھی کے دانت ص۱۵۱ : مسلم لیگ فی الواقعہ مسلمانوں کو اسلام اور

Marfat.com

اس بحکام کی اطاعت سے روز بروز دُور تر ہوتے جارہی ہے۔ (تحریک پاکستان اور سوشلسٹ علماء ص۱۵ )

۲۔ ص۱۵ مسلم لیگ کی قیادت قطعی غیر اسلامی ہے۔ ص۲۵

۳۔ ص۱۴۸ : کیا یہ لوگ (لیگی) ہمیشہ انگریز پرست نہیں ہیں؟ کیا لیگ نے انگریزوں ہی کی عنائتوں کے پیٹ سے جنم نہیں لیا۔ (ملفوظات شیخ الاسلام ص۱۱۱)

۴۔ ص۱۴۸ : لیگ کے قائد اعظم سے لے کر چھوٹے مقتدیوں تک ایک بھی ایسا نہیں جو اسلامی ذہنیت اور اسلامی طرزِ فکر رکھتا ہو اور معاملات کو اسلامی نظر سے دیکھتا ہو۔ (تحریک پاکستان ص۴۰)

۵۔ ص۱۴۸ : یہاں مسلمانوں کی قیادت جن لوگوں کے ہاتھ میں ہے وہ نہ اسلام کو جانتے ہیں نہ اپنے آپ کو مسلمان کی حیثیت سے پہچانتے ہیں۔ (کتاب مذکور ص۷۸)

۶۔ ص۵۰ طمانچہ : جو لوگ مسلم لیگ کو ووٹ دیں گے وہ سور ہیں اور سور کھانے والے ہیں۔ (چمنستان ص۱۰۹ مولوی ظفر علیخاں) مولوی شبیر احمد عثمانی کہتے ہیں: "دارالعلوم دیوبند کے طلباء نے گندی گالیاں فحش اشتہارات اور کارٹون ہمارے متعلق چسپاں کئے اور ہم کو ابوجہل تک کہا گیا۔ (صرف اس لئے کہ دیوبندیوں میں سے صرف انہوں نے مسلم لیگ کی حمایت کی تھی۔)

۷۔ مولانا حسین احمد نے مسلم لیگ میں مسلمانوں کی شرکت کو حرام قرار دیا اور قائد اعظم کو کافر اعظم کا لقب دیا (مجموعہ خطبہ ص۳۸) جب مولوی شبیر احمد عثمانی نے کہا کہ یہ بے درجے کی تعادت وحماقت ہے کہ قائد اعظم کو کافر اعظم کہا جائے تو فوراً بے چارے شبیر احمد کی شیخ الاسلامی بھی خاک میں ملادی اور انہیں ابوجہل کے عظیم الشان خطاب سے سرفراز فرمایا۔ (مکالمۃ الصدرین ص۳۲)

۸۔ طمانچہ ص۵۶ : مسلم لیگ کا موجودہ رویہ خود مسلمانوں اور تمام ملک کے لئے نقصان دہ ہے اور اگر ان کا یہ سلسلہ جاری رہا تو قلیل عرصہ میں ان کو جاپان وجرمنی کی طرح کچل دیا جائے گا۔ مولانا آزاد اور پنڈت جواہر لعل نہرو کی بے عزتی کا نتیجہ مسلم لیگ کو بھگتنا پڑیگا۔

Marfat.com

اور ضرور بھگتنا پڑے گا۔ (تحریک پاکستان صفحہ ۶۶)

۹۔ صفحہ ۵۵: کانگرسی جمیعت العلماء کے اجلاس میں مولوی حبیب الرحمن اور مولانا عطاء اللہ شاہ بخاری نے مسلم لیگ کو جو ملاحیاں سنائیں ان کا ذکر اخباروں میں آچکا ہے ان لوگوں نے مسٹر محمد علی جناح کو یزید اور مسلم لیگ کے کارکنوں کو یزیدیوں کے بیٹے کہا۔ خدا کا شکر ہے کہ کہیں گاندھی کو امام حسینؓ سے مشابہ قرار نہیں دے دیا۔ (تحریک پاکستان صفحہ ۵۴)

نوٹ:۔ ۱۔ حالانکہ جن لوگوں نے مسلم لیگ کی حمایت کی اور پاکستان بنانے میں اہم کردار ادا کیا وہ بریلوی عوام اور بریلوی علماء اور مشائخ عظام تھے جن میں یہ حضرات سرِ فہرست تھے ۱۔ سجادہ نشین مانکی شریف۔ ۲۔ سجادہ نشین خواجہ غریب نواز سید آلِ رسول۔ ۳۔ پیر صاحب گولڑہ شریف۔ ۴۔ متولی درگاہ حضرت بو علی قلندر۔ ۵۔ الحاج پیر سید جماعت علی شاہ محدث علی پوری۔ ۶۔ پیر صاحب جھوڑہ شریف۔ ۷۔ خواجہ قمرالدین سیالوی ۸۔ خواجہ تونسوی رحمہم اللہ تعالیٰ وغیرہم۔ اور ان کے خلفاء و متوسلین، دیوان صاحب پاکپتن شریف، سجادہ نشین سی ملتانی لاہور

# انگریزوں سے ان کی جانثاری

بحوالہ ہاتھی کے دانت

۱۔ صفحہ ۱۲۶: سرکار انگریزی پر نہ جہاد مذہبی طور پر واجب ہے نہ ہمیں اس سے کچھ مخاصمت ہے۔ (مولوی اسمٰعیل حیات طیبہ صفحہ ۲۹۶)

۲۔ صفحہ ۱۲۶: کلکتہ میں جب مولانا اسماعیل نے جہاد کا وعظ فرمانا شروع کیا ہے اور سکھوں کے مظالم کی کیفیت پیش کی ہے تو ایک شخص نے دریافت کیا آپ انگریزوں پر جہاد کا فتویٰ کیوں نہیں دیتے۔ آپ نے جواب دیا ان پر جہاد کسی طرح واجب نہیں ہے ایک تو ان کی رعیت ہیں دوسرے ہمارے مذہبی ارکان ادا کرنے میں وہ خود ذرا بھی دست اندازی نہیں کرتے۔ ہمیں ان کی حکومت میں ہر طرح آزادی ہے بلکہ اگر ان پر کوئی حملہ آور ہو تو مسلمانوں کا فرض ہے کہ اُس سے لڑیں اور اپنی گورنمنٹ پر آنچ

Marfat.com

نہ آنے دیں۔ (کتاب مذکور ص ۲۶۴)

۳۔ ص ۱۲۵ : (مولانا رشید احمد گنگوہی) سمجھے ہوئے تھے کہ جب میں حقیقت میں سرکار کا فرمانبردار رہا ہوں تو جھوٹے الزام سے میرا بال بھی بیکا نہ ہوگا اور اگر مارا بھی گیا تو سرکار مالک ہے اُسے اختیار ہے جو چاہے کرے۔ (تذکرۃ الرشید ۱/ ۲۸)

۴۔ ص ۱۳۰ : ایک شام کو کشتیاں ایسے مقام پر پہنچیں جہاں آبادی کا کوئی نام و نشان نہیں تھا۔ آپ نے کھانا تیار کرنے کا حکم دیا۔ ملازمین نے عذر کیا کہ دریا کے کنارے پاؤ پاؤ کوس تک کیچڑ اور دلدل ہے.... لوگوں نے کہا اندھیرا ہوگیا ہے۔ ابر محیط ہے ہوا بھی تیز ہے.... ناگہاں دُور سے کچھ مشعلیں نظر آئیں.... کچھ دیر بعد دربانوں نے عرض کیا مشعلیں قریب آگئیں۔ اتنے میں کیا دیکھتے ہیں کہ ایک انگریز گھوڑے پر سوار چند پالکیوں پر کھانا رکھے کشتی کے قریب آیا اور پوچھا کہ پادری صاحب کہاں ہیں۔ حضرت نے کشتی پر سے .... دیا کہ میں یہاں ہوں۔ انگریز گھوڑے پر سے اترا اور ٹوپی ہاتھ میں لئے کشتی پر پہنچا۔ اور مزاج پرسی کے بعد کہا کہ تین روز سے میں نے اپنے ملازم یہاں کھڑے کر دیئے تھے کہ آپ کی آمد کی اطلاع کریں آج انہوں نے اطلاع دی کہ اغلب یہ ہے کہ حضرت قافلے کے ساتھ آج تمہارے مکان کے سامنے پہنچیں گے۔ یہ اطلاع پاکر میں غروب آفتاب تک کھانے کی تیاری میں مشغول رہا۔ تیار کرانے کے بعد لایا ہوں۔ سید صاحب نے حکم دیا کہ کھانا اپنے برتنوں میں منتقل کرلیا جائے۔ کھانا لے کر قافلے میں تقسیم کر دیا گیا اور انگریز دو تین گھنٹہ ٹھہر کر چلا گیا۔ (سیرت سید احمد شہید ۱/ ۱۱۱ ابوالحسن)

## کانگرس اور ہندوؤں سے گٹھ جوڑ

روزنامہ نوائے وقت لاہور ۱۴ نومبر ۱۹۴۵ء : بجنور میں مسلم لیگ انتخاب ہار گئی اور اسی دوران کانگرس کی طرف سے مولوی حسین احمد مدنی کے نام سے سات سو روپے کا منی آرڈر ایک مسلم لیگی کلرک نے پکڑ لیا اور یہ واقعہ بہت مشہور ہوگیا اس پر مولانا ظفر علیخاں مرحوم

Marfat.com

نے حسین احمد مذکور کو مخاطب کر کے فرمایا :

غداریٔ وطن کا صلہ سات سو فقط
ایماں ہی بیچنا ہے تو سستا نہ بیچیئے
بھرنا پیٹ ہے تو طریقے ہیں اور بھی
دو روٹیوں پہ قوم کو بیچا نہ بیچیئے
(بحوالہ طمانچہ ص ۱۰۳)

تحریک پاکستان اور نیشنلسٹ علماء ص ۱۰۴ : جب مولانا غلام غوث دھتکار کر جانے لگے تو شاہ جی نے روک لیا۔ مولوی جی آپ کہاں جا رہے ہیں، آپ تشریف رکھیں آپ کے خلاف شورش کچھ چارج لگا رہے ہیں۔ مولوی صاحب رک گئے۔ میں نے ترتیب وار چارج لگانے شروع کئے : کانگرس کا روپیہ ساٹھ ہزار، دس ہزار کی ایک قسط اور پچاس ہزار کی دوسری قسط اور یونی نسٹ پارٹی ..... ابھی فقرہ پورا بھی نہ ہوا تھا کہ مولانا غلام غوث نے ایک ایک شق پر زور دیا۔ کچھ دیر تو سناٹا چھایا رہا پھر سکوت ٹوٹا۔ مولانا نے تسلیم کیا کہ روپیہ لیا گیا ہے ..... مجھے صاحبزادہ فیض الحسن شاہ مولانا مظہر علی اظہر کے مکان پر لے گئے۔ رات وہیں کاٹی۔ مولانا اس افشا کو برا خیال کرتے تھے اور مضطرب بھی تھے ..... مولانا مظہر علی اظہر نے تسلیم کیا کہ روپیہ لیا گیا ہے لیکن اس کے سزاوار وہ تنہا نہیں بلکہ باقاعدہ مشورے سے رقم قبول کی گئی ہے پہلا دس ہزار روپیہ داؤد غزنوی نے دیا تھا۔ اور شیخ حسام الدین نے مولانا حبیب الرحمٰن کو لدھیانہ خط لکھا کہ وہ کلکتہ میں کانگریس ہائی کمانڈ تک پہنچیں۔ مولانا حبیب الرحمٰن کلکتہ گئے۔ مولانا ابوالکلام آزاد ایک لاکھ روپیہ کے لگ بھگ رقم دینے کو تیار ہو گئے مگر سردار پٹیل جو کانگرس کے خازن تھے اس سے اختلاف کیا اور پچاس ہزار روپے کا چیک لالہ بھیم سین سچر کی تحویل میں دیا گیا۔ جو ان کی معرفت دفتر احرار میں پہنچا۔ پھر اس رقم کی بندر بانٹ کی گئی۔ (بحوالہ طمانچہ ص ۱۳۴)

قائداعظم محمد علی جناح اور ان کا عہد ص ۲۸۳ رئیس احمد جعفری : پاکستان کے

Marfat.com

دونوں اجزا ایک دوسرے سے علیحدہ ہوں گے اور ان کے درمیان ۲۶ کروڑ ہندوؤں کی ایک زبردست حکومت ہوگی، جس کے پاس سرمایہ ہوگا، ہنرمند اور صاحبِ دماغ آدمی ہوں گے۔ جواہر لعل نہرو ہوگا۔ گاندھی جی مہاراج ہوں گے۔ کالا ناگ راج گوپال اچاریہ ہوگا۔ مالوی جی ہوں گے۔ برخلاف اس کے بنگال، پنجاب، سندھ، سرحد کے مسلمان زیادہ تر کمین ہیں۔ یعنی لوہار، بڑھئی، موچی، کسان، مزدور..... (بحوالہ طمانچہ ص ۱۳۴)

افاضات یومیہ ۴/۲۸۷: جس وقت حضرت مولانا کا موٹر چلا تو اللہ اکبر کا نعرہ بلند ہوا اس کے بعد گاندھی جی کی جے، مولوی محمود الحسن کی جے کے نعرے بلند ہوئے۔ (بحوالہ طمانچہ ص ۶)

افاضات یومیہ ۴/۲۶ (بحوالہ طمانچہ ص ۶) زیادہ تر دھوکہ عام مسلمانوں کو ان لیڈروں کی وجہ سے ہوا۔ یہ ناعاقبت اندیش مسلمانوں کی کشتی کے ناخدا بنے ہوئے تھے ان کی باگ ان کے ہاتھوں میں ہے۔ انہوں نے ہزاروں مسلمانوں کے ایمان کو تباہ و برباد کیا۔ دیکھ لیجئے مشاہدات و واقعات اس کے شاہد ہیں، جے ہند کے نعرے لگائے۔ قشقے (تلک) پیشانی پر لگائے۔ ہندوؤں کی ارتھی کو کندھا دیا۔ ان کے مذہبی تہواروں کا انتظام مسلمان والنٹیروں نے کیا..... جب علماء ہی پھسل گئے، دوسروں کی کیا شکایت۔ (ایسے کئی ایک واقعات تحریکِ آزادی ہند رضا پبلی کیشنز لاہور میں دیکھیں)

**نوٹ: قارئین کرام! جیسا کہ آپ نے ابھی ابھی پڑھا ان کانگرسی دیوبندی مولویوں پر ہندوانہ سیاست ایسی سوار ہوئی کہ ہندوؤں کے شعار تک کو اپنایا اور بوجہ تشبہ ہنود وہ افعال حرام نہ ہوئے۔**

**ہولی کے تہوار پر ہندو لڑکیوں نے ہندوانہ رسم کے مطابق کانگرسی مولویوں کے بازو پر رکھڑی (گانا) باندھی۔ پیشانی پر قشقہ (تلک) لگایا۔ مسلمان مندروں میں گئے وہاں دعائیں کیں اور قشقہ لگوایا۔ وغیرہ وغیرہ۔ اسی پر ہی بس نہیں بلکہ مہاتما گاندھی کی ارتھی (جنازے) کو کاندھے دیئے ان کے بھجن گائے، 'جے ہند' کے نعرے لگائے، مہاتما گاندھی کی جے کے نعرے**

Marfat.com

بلکہ مہاتما گاندھی کی سمادھی (قبر) پر قرآن خوانی کی اور ایصالِ ثواب کیا۔ اور مہاتما گاندھی کے حکم پر ستیہ گرہ کے دن روزہ رکھا اور اُس کے فرمان کے مطابق تمام کانگرسی مولویوں نے کھدر پہنا جوان کی خاص علامت تھی بلکہ مولوی محمد ذکریا فرماتے ہیں کہ مولوی حسین احمد مدنی جس مولوی کو بغیر کھدر کا کُرتہ پہنے دیکھتے اُسے گریبان سے پکڑ کر چاک کر دیتے (یادِ ایام ص ۱۹۵) حضرت کو تو کھدر سے عشق تھا۔ ص ۹۶ یادِ ایام۔ اس کے برعکس عید میلاد النبی اور مجالس امام پاک کو بوجہ تشبہ بمتبدعین اور رافضی کے حرام قرار دیں۔ نیز جو مٹھائی، حلوہ پوڑی اور چنے کی کھیلیں ہندو دیوالی کے تہوار پر اپنے بتوں پر چڑھاوے چڑھائیں اور ان کے نام پر نامزد کریں وہ ان مولویوں کے نزدیک حلال پائیں اور گیارھویں شریف کا کھانا جو حلال کمائی سے ہو جس پر قرآن پاک پڑھ کر حضور غوث پاک کو ایصال کیا جائے حرام قرار پائے۔ علاوہ ازیں کئی مساجد میں منبر رسول پر مہاتما گاندھی اور کئی ایک ہندو لیڈروں کو بٹھا کر قوم سے خطاب کرایا بلکہ ابھی ابھی ۱۹۸۰ء میں دیوبند کے صد سالہ جشن کے موقع پر وزیر اعظم ہند مسز اندرا گاندھی نے خطبہ صدارت دیا اور حکومت نے لاکھوں روپے جلسے پر خرچ کئے۔ اور دیوبندی مولوی پاکستان سے شرکت کے لئے گئے۔ انہوں نے گاڑی سے اُتر کر جے ہند کے نعرے لگائے یہ سب باتیں اخبارات میں آچکی ہیں۔

اسی لئے ظفر علیخاں نے فرمایا تھا ؎

رسول اللہ کے گھر میں یہ کیسا انقلاب آیا
کہ گاندھی جی کی کٹیا عالمانِ دین کا ڈیرا ہے
خدا ہی جانتا ہے حشر اس ٹولی کا کیا ہوگا
حرم سے جس کی بدبختی نے رُم بلت کا پھیرا ہے

نیز لدھیانہ کے عنوان سے فرمایا: ص ۱۵۲

Marfat.com

سنتا ہوں مرکز علماء لدھیانہ[14] ہے
جس کی گلی گلی میں انہیں کا افسانہ ہے
لیکن یہ کیا کہ نغمۂ توحید کے بجائے
ان کی زبان پر برہمنوں کا ترانہ ہے
ہیں سیم و زر سے ان کی مصلحتیں ہمکنار
جن کا کفیل گاندھیوں کا خزانہ ہے
صورت تو مومنانہ ہے بیشک حضور کی
سیرت کا گوشہ گوشہ مگر ہندوانہ ہے

اسی لئے تو ڈاکٹر اقبال کو حسین احمد کانگرسی دیوبندی کے متعلق لکھنا پڑا جس نے یہ کہا تھا کہ ہم پہلے ہندوستانی ہیں پھر مسلمان : ؎

عجم ہنوز نداند رموزِ دیں ورنہ !
ز دیوبند حسین احمد ایں چہ بوالعجبی است
سرود بر سرِ منبر کہ ملت از وطن است
چہ بیخبر ز مقام محمد عربی ست !
بمصطفٰے برساں خویش را کہ دیں ہمہ اوست
اگر باو نرسیدی تمام بولہبی ست

(ارمغان حجاز)

اور مولوی ظفر علیخان چمنستان ص۱۸۱ پر یوں رقمطراز ہیں ، ؎

حسین احمد سے کہتے ہیں خزف ریزے مدینے کے
کہ لٹو آپ بھی کیا ہو گئے سنگم کے موتی پر

بحوالہ : ہاتھی کے دانت ، ص۱۵۴

ہاں حسین احمد ہی شیخ الہند تھا کل تک ضرور
آج ہے لیکن مقام مصطفٰے سے بے خبر
مسجد نبوی میں جو کل تک رہا گرم سجود

واردھا کے آشرم میں جھک گیا آج اس کا سر

یہی مولوی ظفر علیخاں امیر شریعت عطاء اللہ بخاری احراری کے متعلق یوں

فرماتے ہیں ؎

ہندوؤں سے نہ سکھوں سے نہ سرکار سے ہے

گلہ رسوائی اسلام کا احرار سے ہے

پانچ ٹکوں کا ہے پابند شریعت کا امیر

اس میں طاقت ہے تو کرپان کی جھنکار سے ہے

آج اسلام اگر ہند میں ہے خوار و ذلیل

تو سب، ذلت اسی طبقہ غدار سے ہے (چمنستان)

حضرات! آپ نے دیوبندی وہابیوں کی قائداعظم، مسلم لیگ اور پاکستان دشمنی ملاحظہ فرمائی۔ آپ کو یہ سن کر ضرور افسوس ہوگا کہ یہی انٹی پاکستانی آج کل پاکستان کے معمار بنے بیٹھے ہیں اور جن سنی (بریلویوں) نے پاکستان بنایا، اُن کے خلاف زہر آلود پراپیگنڈا کر رہے ہیں اور ان کے خلاف بازاری زبان استعمال کی جا رہی ہے۔ ان کے اس رویہ پر اور تو کچھ نہیں صرف انہیں کے الفاظ انہیں کی طرف لوٹانے کی جسارت کرتا ہوں ؎

گر قبول افتد زہے عزّ و شرف

نیچے بریلویوں کی جگہ دیوبندیوں پڑھ لیا۔

لیکن نیرنگیٔ زمانہ ملاحظہ ہو کہ آج یہی جماعت لوگوں کی آنکھوں میں دھول جھونک کر تمام تاریخی حقائق کے برعکس کس دیدہ دلیری، بے باکی اور بے حیائی سے تاریخ کو مسخ کر رہی ہے۔ اور مسلم لیگ کو بریلویوں کی جماعت

Marfat.com

قرار دے کر پاکستان بنانے کا ٹھیکیدار بن رہی ہے ؎

خرد کا نام جنوں رکھ دیا جنوں کا خرد
جو چاہے آپ کا حسن کرشمہ ساز کرے صہ ۳، ۴

"تحریک پاکستان اور بریلویوں کا کردار، مرتب انوار احمد ایم اے، مکتبہ مدینہ اردو بازار، لاہور۔"

اسی ۲ ۳ صفحات کے پمفلٹ میں انوار احمد صاحب نے تاریخ کو مسخ کرنے کی کوشش کی ہے کہ "پاکستان دیوبندیوں نے بنایا اور بریلوی پاکستان کے بھی مخالف تھے۔ علامہ اقبال، قائداعظم اور مسلم لیگ کے بھی۔

لہٰذا قارئین کے سامنے یہاں صرف وہ حقائق و شواہد پیش کئے جاتے ہیں جن سے یہ ثابت ہو جائے گا کہ علامہ اقبال کے خواب (پاکستان) کی تعمیر بریلوی سنیوں نے کی، جس کی قیادت قائداعظم اور مسلم لیگ نے کی۔

یہ ایک واقعہ ہے کہ ۱۸۵۷ء کی تحریک آزادی ہو یا قیام پاکستان کی جدوجہد یہ انہیں لوگوں کی رہین منت اور شرمندۂ احسان ہیں جنہیں آج بھی مکتب دیوبند کے ذمہ دار فرد سے طفل مکتب تک بدعتی، قبر پجوے اور میلاد خواں کے طعنے دیتے ہیں۔ کیا پاکستان کی کوئی تاریخ "بنارس سنی کانفرنس" کے فقید المثال اجتماع کا ذکر کئے بغیر مکمل ہو سکتی ہے؟ صدرالافاضل سید نعیم الدین مراد آبادی، ابوالمحامد سید محمد شاہ محدث کچھوچھوی، خواجہ محمد قمرالدین سیالوی، مولانا امجد علی، خواجہ عبدالرحمٰن بھرچونڈوی، پیر جماعت علی شاہ محدث علی پوری، مولانا عبدالحامد بدایونی، مولانا پیر سید مغفور القادری، مولانا ابوالحسنات قادری، علامہ عبدالغفور ہزاروی، پیر صاحب مانکی شریف، پیر صاحب گولڑہ شریف، مولانا عبدالستار خاں نیازی، یہ عظیم شخصیتیں اور لاکھوں انسانوں کے مقتدا کون ہیں؟ وہی تو ہیں جو فاضل بریلوی مولانا احمد رضا خاں کے ہم مسلک تھے۔ آج ان پر کیچڑ اچھالنے والے ذرا جائزہ تو لیں کہ پورے مکتب دیوبند میں مولانا شبیر احمد عثمانی یا مولانا اشرف علی تھانوی کے محدود حلقے کے دو چار آدمیوں کے سوا باقی سارے علماء عملی طور پر

Marfat.com

کہاں کھڑے تھے؟ برصغیر کے تمام علمی مدارس اور مکاتب پر مولانا مدنی اور دیوبند کے اسی حلقے کے اثرات تھے جو نیشنلسٹ خیالات کا علمبردار اور گاندھی و نہرو کو قبلۂ سیاست سمجھے ہوئے تھا۔ مسلم لیگ کے حلقے میں مولانا شبیر احمد عثمانی کی پذیرائی کی یہ شان صرف اس لئے بنی کہ وہ اپنے سارے قافلے سے کٹ کر ادھر آئے تھے، دیوبند کے علماء و طلباء نے انہیں اس کی جو سزا دی وہ خود انہیں کی زبانی سنیئے:

> "دارالعلوم دیوبند کے طلباء نے جو گندی گالیاں اور فحش اشتہارات اور کارٹون ہمارے متعلق چسپاں کئے جن میں ہم کو ابوجہل تک کہا گیا اور ہمارا جنازہ نکالا گیا۔ آپ حضرات نے اس کا بھی کوئی تدارک کیا تھا؟ آپ کو معلوم ہے کہ اس وقت دارالعلوم کے تمام مدرسین، مہتمم اور مفتی سمیت بالواسطہ یا بلاواسطہ مجھ سے نسبتِ تلمذ رکھتے ہیں۔" [1]

---

[1] مکالمۃ الصدرین، طبع ہاشمی بک ڈپو لاہور : ص ۳۲، ۳۳۔

یہ ناقابلِ تردید حقیقت ہے کہ پاکستان کی بنیاد "آل انڈیا سنی کانفرنس مراد آباد" منعقدہ ۱۶ تا ۱۹ مارچ ۱۹۲۵ء کو ہی رکھ دی گئی تھی۔ جس میں کانگریس کے ایک قومی نظریہ کو تار تار کر کے رکھ دیا گیا تھا اور ان کے اس ماٹو "ہم ہندی ہیں بھائی بھائی ہندو، مسلم، سکھ، عیسائی" کی دھجیاں اڑ دی تھیں۔ اس کے برعکس کانگریس کے ہندو مسلم اتحاد کی حقیقت اور دو قومی نظریہ کی وضاحت کی گئی۔ اس کانفرنس نے مسلمانوں میں بیداری کی لہر دوڑا دی اور وحدتِ ملی کا جذبہ پیدا کر دیا۔

Marfat.com

# "الجمعیۃ العالیۃ المرکزیۃ"
# یعنی "آل انڈیا سنی کانفرنس"

کے نام سے موسوم ہوا۔ سنیوں کی اس ملک گیر تنظیم کا پہلا اجلاس مرادآباد میں

۲۰ر شعبان تا ۲۳ر شعبان ۱۳۴۳ھ

بمطابق ۱۶ر مارچ تا ۱۹ر مارچ ۱۹۲۵ء

منعقد ہوا۔ سنیوں کی اس مرکزی ــــــ قومی جماعت کی تشکیل میں علماء و مشائخ کی دردمندانہ کوششیں بالعموم اور صدرالافاضل مولانا سید محمد نعیم الدین مرادآبادی کی مساعی جمیلہ خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ آل انڈیا سنی کانفرنس، مرادآباد کے پہلے چار روزہ اجلاس میں تین سو علمائے کرام، مفتیان عظام اور مشائخ ذوی الاحترام نے شرکت فرمائی۔ ان میں سے چند ایک کے اسمائے گرامی یہ ہیں۔

عارف ربانی مولانا سید احمد اشرفی کچھوچھوی (م ۱۳۴۳ھ) خلیفہ امام احمد رضا بریلوی

مناظر اسلام مولانا سید غلام قطب الدین برہمچاری اشرفی (م ۱۳۵۰ھ)

مجاہد اسلام مولانا سید محمد سلیمان اشرف، بہاری (م ۱۳۵۲ھ) پروفیسر علی گڑھ و خلیفہ امام رضا بریلوی۔

شیخ المشائخ مولانا سید محمد علی حسین اشرفی (م ۱۳۵۵ھ) زیب آستانہ کچھوچھہ شریف

مجاہد ملت مولانا شاہ احمد مختار میرٹھی (م ۱۳۵۷ھ) خلیفہ امام احمد رضا بریلوی

حجۃ الاسلام مولانا حامد رضا خاں قادری (م ۱۳۶۲ھ) ابن و خلیفہ امام احمد رضا بریلوی

شیخ الفقہاء مولانا عبدالمجید آنولوی (م ۱۳۶۲ھ)

صدرالافاضل مولانا سید محمد نعیم الدین مرادآبادی (م ۱۳۶۷ھ) خلیفہ امام احمد رضا بریلوی۔

امیر ملت مولانا سید جماعت علی محدث علی پوری (م ۱۳۷۰ھ)

Marfat.com

زبدۃ الفقہا مولانا عبدالحفیظ حقانی آنولوی (م ۱۳۷۷ھ)

رئیس المحدثین مولانا سید محمد اشرفی محدث کچھوچھوی (م ۱۳۸۱ھ) خلیفہ امام احمد رضا بریلوی

حضرت مولانا محمد یعقوب خاں بلاسپوری (خلیفہ امام احمد رضا بریلوی)

حضرت مولانا محمد حسین اجمیری

حضرت مولانا سید فاضل کچھوچھوی

حضرت مولانا معوان حسین راجپوری

حضرت مولانا محمد یٰسین عباسی چڑیا کوٹی[1]

سواد اعظم کی عظیم مذہبی وقومی تنظیم، ان کی دینی و دنیوی بہبودی کا مرکز، فرائض تبلیغ کی ادائیگی کا مقدس اجتماع اور سنیوں کی منتشر قوتوں کی جامع تحریک

"آل انڈیا سنی کانفرنس" کے پہلے اجلاس کی کارروائی کا حال لکھتے ہوئے رئیس المحدثین سید محمد اشرفی کچھوچھوی رقمطراز ہیں:۔

"یہ کانفرنس کس طرح شروع ہو کر ختم ہوئی۔ اس کے متعلق بلا مبالغہ یہ کہا جا سکتا ہے کہ مجموعی حیثیت سے ہندوستان میں قومی قوت سے اس درجہ شاندار جلسہ کی مثال نہیں مل سکتی وہ حضرات جن کے سامنے ہندوستان کا مشرق و مغرب ہے گا

---

[1] ماہنامہ اشرفی کچھوچھہ شوال ۱۳۶۴ھ / مئی ۱۹۴۵ء ص ۱۳ تا ۲۰

دسمبر ۱۹۳۰ء کو آل انڈیا سنی کانفرنس الہ آباد کے جلسہ میں حضرت علامہ اقبال کا تاریخی صدارتی خطبہ قابل ذکر ہے۔ جس میں فرمایا کہ مسلمانوں کے لئے ایک علیحدہ مملکت ہونی چاہیئے۔ جس میں وہ اسلام کے مطابق زندگی بسر کر سکیں"۔

Marfat.com

یاد رہے کہ علامہ اقبال نے دو قومی نظریہ کے متعلق سنہ ۱۹۱۱ء میں ہی اظہار خیال
تھا کہ مسلمان ایک الگ قوم ہیں۔ اس کے بعد فوراً ہی ایک گول میز کانفرنس
جس میں علامہ اقبال نے صاف صاف کہہ دیا کہ ہندوستان کو دو حصوں میں
کر دیا جائے۔ ایک حصہ ہندوؤں کے زیر اقتدار ہو، دوسرا مسلمانوں کے۔
اقبال کی تمنا و آرزو کو نقطہ "پاکستان" کا جامہ چوہدری رحمت علی نے پہنایا
اپنے پمفلٹ "دی ملت آف اسلام اینڈ دی (MENACE) مینس آف
ازم" میں لکھتے ہیں کہ "سب سے پہلی بار پاکستان کا تصور میرے ذہن میں سنہ ۱۹۳۲ء میں
اور میں نے اس خیال کو عملی جامہ پہنانے کے لئے لنڈن میں "پاکستان نیشنل
کے نام کی ایک جماعت تشکیل دی اور ۱۹۳۲ء میں اسی تنظیم کے تحت ا
جلسہ عام کیا۔

جوں جوں وقت گزرتا گیا آزادی کی تحریک زور پکڑتی گئی اور
میں بدایوں میں آل انڈیا سنی کانفرنس کا انعقاد ہوا۔ جس میں حضرت امیر
پیر جماعت علی شاہ صاحب محدث علی پوری علیہ الرحمۃ نے مسلمانوں کو ان
سے آگاہ کیا اور اتحاد ملی پر زور دیا۔ اس طرح مسلمانوں میں بیداری نے زور
برصغیر ہند میں ایسے کئی ایک اجلاس ہونے لگے۔ جس میں دو قومی نظریہ کے
مسلمانوں کے لئے ایک علیحدہ مملکت کا مطالبہ زور پکڑتا گیا اور پاکستان
ترانے گائے جانے لگے۔ ملاحظہ ہو:۔

Marfat.com

ہوالمعین
رجسٹرڈ حرف ل نمبر ۱۵

خدا صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے
بطفیل حمایت سلطان کونین تاجدار دارین سرکار مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثنا

ہوالقادر
دبدبۂ سکندری رامپور ارشاد

شریعت طاہرہ و طریقت باہرہ کا علمبردار ہندوستان اور مقامات مقدسہ حرمین شریفین و بغداد و قدس و جنوبی افریقہ اور ہند و شمالی ریاستوں بھی جمعدار رامپور و حکومت عالیہ اور ... کا ... اور والیان ریاست کے ... کے ... اور خیر اندیشی کے شائع کر رہا

نواب کاج سر سید کلب علی خاں بہادر خلد آشیاں کی علمی یادگار

# دبدبۂ سکندری

رامپور

قیمت دو آنہ

۱۸۶۶ء سے چھپتا ہے

رامپور ... ۱۲۸۳ ہجری ... سکندری ... معروف ... دبدبۂ سکندری

... میں جاری ہوا

سالانہ چندہ: ... مشائخین سے ... روپے سادہ ... عام ... چار روپے ...

## مالک و مدیر محمد فضل حسن صابری

والیان ریاست سے پچاس روپے ... امراء و ... سے ... روپے

۲۸ ذی قعدہ ۱۳۶۴ھ مطابق ۵ نومبر ۱۹۴۵ء یوم مبارک دوشنبہ | جلد ۸۳

# ترانۂ پاکستان

## فرمودۂ حضرت جہاں اُستاد علامہ عیش مدظلہ فیروزپوری

یہ بھی نہیں ہے کہ یقین واثق ہے کہ مسلم اخبارات کے معزز ایڈیٹر صاحبان اس قومی ترانہ کو اپنے اپنے موقر جرائد میں شائع فرما کر ملک کے گوشہ گوشہ میں پہنچانے کی سعی فرمائیں گے (ادارہ)

ترانہ بعزم قربانی - ہم لوگ ہیں پاکستانی
ہے پاک ہمارا باطن - ہے پاک ہمارا ظاہر
... مقابل اپنا - تصویر ہے یا آئینہ
منظوری حق زیست اپنی - ناراضگی حق موت اپنی
... بات میں بھی ہم یکتا - صورت میں بھی ہم یکتا
ہم ہمارا ... دی - قرآن ہماری منزل
ہمیں حد اک آگے - رستے ہیں اسی کو جدے
... لی و ترکستانی - یہ لوگ ہیں نقش اول
... واسے سخاوت ہم سے - ظاہر ہے شجاعت ہم سے
... ہیں حائل ہوگا - گر گرد ساحل ہوگا
... بر ہم اپنا - دکھلائیں حقیقت اپنی
... ہیں جگی رحمت کے - قسمت پر اپنی ناز کریں

ہم لوگ ہیں پاکستانی - ہم لوگ ہیں پاکستانی
کیا شکل نہیں پہچانی ہم لوگ ہیں پاکستانی
اک دنیا کی حیرانی ہم لوگ ہیں پاکستانی
ہر بات ہی وجدانی ہم لوگ ہیں پاکستانی
سب کیوں نہ کہیں لاثانی ہم لوگ ہیں پاکستانی
ہم حنفی روحانی ہم لوگ ہیں پاکستانی
... بولی بیٹھانی ہم لوگ ہیں پاکستانی
ہم لوگ ہیں نقش ثانی ہم لوگ ہیں پاکستانی
مسلک ہے سلطانی ہم لوگ ہیں پاکستانی
پنج آب کی ہر ... ہم لوگ ہیں پاکستانی
اب دل ... ہم لوگ ہیں پاکستانی
آئی ہے جو ... آنی ہم لوگ ہیں پاکستانی

**اب تک جو ہیں خالی دامن اے عیشؔ وہ دامن بھر یں**
**کرتے ہیں گہر افشانی۔ ہم لوگ ہیں پاکستانی**

اب تو مسلم لیگ کی حمایت میں تمام بریلوی طبقہ کی قیادت صوفیائے کرام

Marfat.com

درمشائخ عظام نے اپنے ذمے لی۔ ملاحظہ ہو:۔

## حضرات صوفیائے کرام کا اعلانِ حق

# صرف مسلم لیگ کی حمایت کرو

۱۔ حضرت جناب مقبول احمد صاحب قبلہ خلیفہ بارگاہ عالیہ ملل وحدت حضرت مجدد علیہ الرحمۃ سرہند شریف
نے ملتیوں فرمایا کہ مسلمانوں کی واحد نمائندہ جماعت مسلم لیگ ہے ہر مسلمان مسلم لیگ میں شامل ہو کر اسلام کا کام [illegible] کرے۔

۲۔ حضرت دیوان سید آل رسول علی خان مدظلہ آستانہ عالیہ اجمیر شریف۔
کا ارشاد ہے مسلم لیگ نے پاکستان کے لئے انتخابات فرنیا اعلان کر دیا ہے۔ اسلئے ہر مسلمان طلب وحق کے ساتھ مسلم لیگ کے ساتھ ہو جا[illegible]

۳۔ حضرت پیر لاڈلے حسین شاہ مدظلہ سجادہ نشین گلبرگہ شریف دکن۔
نے فرمایا کہ صرف مسلم لیگ ہی مسلمانوں کی جماعت ہے۔

۴۔ مولینا حافظ خواجہ غلام سدید الدین مدظلہ سجادہ نشین تونسہ شریف۔
نے ایک خاص اعلان میں فرمایا۔ مریدان با صفا اور مسلمانوں کا فرض ہے۔ کہ مسلم لیگ کا ساتھ دیں۔

۵۔ حضرت سجادہ نشین صاحب مدظلہ دربار پاکپتن شریف
کا ارشاد ہے مسلمانوں کے ووٹ کے حقدار صرف مسلم لیگی نمائندے ہیں۔

۶۔ مولینا حافظ شاہ محمد قمر الدین چشتی نظامی مدظلہ سجادہ نشین سیال شریف
کا ارشاد ہے ہر مسلمان کا فرض ہے کہ جنگ پاکستان میں مسلم لیگ کا ساتھ دیں۔

۷۔ مولینا الحاج سید شاہ غلام محی الدین چشتی نظامی مدظلہ سجادہ نشین گولڑہ شریف
نے فرمایا ہے مسلمانو! اس معرکۂ حق و باطل میں مسلم لیگ کا ساتھ دو۔

۸۔ زبدۃ العارفین قدوۃ السالکین حضرت پیر سید جماعت علی شاہ محدث علی پوری مدظلہ
نے فرمایا۔ محمد علی جناح ہمارا بہترین وکیل ہے۔ اور مسلم لیگ مسلمانوں کی واحد نمائندہ جماعت ہے۔

۹۔ حضرت مولینا سید فضل شاہ مدظلہ امیر حزب اللہ جلالپور شریف۔
کا ارشاد ہے۔ مسلمانو! وحدت ملت کو قائم رکھو۔ اور مسلم لیگ کا ساتھ دو۔

۱۰۔ حضرت مولینا حافظ قاری سید محمد شاہد صاحب نقوی آف مکھوش یا سجادہ حضرت اکبر ربانی مجدد الف ثانی سرہندی علیہ الرحمۃ دایم [illegible]
نے فرمایا اگر مسلمان اس سیاسی جنگ میں مسلم لیگ کا ساتھ نہیں دیں گے تو مسلمانوں کی موت اور قومیت و نابود ہونے کی نشانی ہے۔

۱۱۔ حضرت سلطان محمد حسن اور سلطان العارفین باہو سلطان کے سجادہ نشین جناب سلطان صاحب
نے فرمایا کہ مسلمانوں کو چاہئے کہ آل انڈیا مسلم لیگ اور مسلمانان ہند کے قائد اعظم محمد علی جناح کی تقویت کیلئے الیکشن میں مسلم لیگ کی پوری مدد کر[illegible]

۱۲۔ حضرت عبد الرزاق شمس الکونین کلانور (رہتک)
نے برادران طریقت کو خصوصاً اور جمیع اہل اسلام کو عموماً فرمایا کہ جنہیں اسلام عزیز ہے مسلم لیگ کی حمایت کر کے خدا اور رسول صلعم کی خوشنودی حاصل کر[illegible]

۱۳۔ حضرت سجادہ نشین خانقاہ میر فاضل شاہ صاحب ٹوہانہ ضلع حصار
نے اعلان کیا کہ مسلمان اپنی تمام کوششیں آل انڈیا مسلم لیگ کی کامیابی کیلئے صرف کر دیں۔

۱۴۔ جناب پیر بدر الدین صاحب سجادہ نشین درگاہ پانی پت شریف نے ہر مریدوں کو مسلم لیگ میں شامل ہو[illegible]
اور فرمایا کہ الیکشن میں امیدواروں کی شخصیتوں کو بھول جائیں مسلم لیگ اور صرف لیگ کے نام کو یاد رکھیں۔

Marfat.com

**سجادہ نشین حضرت شاہ جیونا علیہ الرحمتہ ضلع جھنگ کا اعلان۔**

سب مسلمان مسلم لیگ کے جھنڈے تلے جمع ہو جائیں۔

**صاحبزادہ محمد ظہور الحق صاحب چشتی و نقشبندی سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ گورداسپور کا اعلان**

سب مسلمان انتخابی مہم میں مسلم لیگ کا ساتھ دیں کریں۔

**حضرت سید منظور احمد سجادہ نشین مکان شریف کا اعلان۔**

مسلمانان ہند کی زندگی اور وقار کا انحصار فقط پاکستان کے نصب العین پر ہے۔ اور مسلم لیگ ہی مسلمانان ہند کی واحد نمائندہ جماعت ہے۔

**حضرت سید الطاف حسین نقشبندی سجادہ نشین موسیٰ خیل کا اعلان۔**

سب مسلمانوں کا فرض ہے کہ سارے اختلافات بھول کر مسلم لیگ کے جھنڈے تلے جمع ہو جائیں۔

**حضرت میاں علی محمد** خانصاحب چشتی نظامی مدظلہ العالی مجوب شریف بسی نو ضلع ہوشیارپور کا ارشاد گرامی۔

مسلم لیگ کے امیدواروں کو کامیاب بنا کر اپنی ملی یکجہتی کا ثبوت دیں۔

۲۰. **سجادہ نشین دربار غوثیہ سانکھو چک ضلع گورداسپور کا اعلان۔**

تمام مسلمانوں کو مسلم لیگ میں شامل ہو جانا چاہیئے اور پاکستان مسلمانوں کا آزاد ملک ہوگا جہاں شریعت کے مطابق قانون نافذ ہوں گے۔

۲۱. **جناب حضرت پیر صدرالدین** صاحب قبلہ ملتان جو کہ محبوب سبحانی غوث صمدانی حضرت خواجہ عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ کی اولاد میں سے ہیں۔ سجادہ نشین ملتان نے مسلم لیگ اور پاکستان کے حصول کا حکم دیا ہے۔

۲۲. **سجادہ نشین چورہ شریف** نے مسلم لیگ کی حمایت اور پاکستان کے حصول کا ہر مسلمان کا سیاسی فرض قرار دیا ہے۔

۲۳. اس کے علاوہ مانکی شریف کے پیر صاحب مانکی اور انجمن اصفیا نے شرعی پاکستان کے حصول کیلئے حکم صادر فرمایا ہے۔

۲۴. سجادہ نشین کریم شریف کوہاٹ مولوی فضل حق صاحب قبلہ۔

۲۵. باچا صاحب بام خیل۔

۲۶. کاکاخیل حضرات۔

۲۷. حافظ عبدالرحیم صاحب سجادہ نشین سلطان۔

۲۸. بابا صاحب فقیر آباخیل تحصیل ٹانک۔

۲۹. مولانا حافظ حضرت محمد ابراہیم صاحب سجادہ نشین موسیٰ زئی شریف تحصیل کلاچی۔

۳۰. استاذ العلماء مفتی اعظم حضرت مولانا مولوی سردار احمد صاحب شیخ الحدیث بریلی شریف۔

۳۱. حضرت مولانا حکیم الامت اشرف علی صاحب تھانوی مرحوم کے خلف الرشید جانشین صاحبزادہ۔

۳۲. جانشین شیخ الہند حضرت علامہ شبیر احمد صاحب عثمانی سابق مہتمم دارالعلوم دیوبند صدر المدرسین مدرسہ عالیہ ڈابھیل۔

۳۳. حضرت مولانا محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی راہنمائے اہلحدیث۔

۳۴. حضرت مولانا مولوی ثناءاللہ صاحب امرتسری اہلحدیث۔

۳۵. حضرت مولانا مولوی داؤد محمد صاحب سرحدی سابق صدر جمعیت العلماء سرحد اور جملہ علمائے سرحد و جمعیت علماء اسلام نے متفقہ طور پر فرمایا ہے کہ سب مسلمانوں کا اولین فرض ہے کہ **مسلم لیگ کی حمایت کریں** ۔ اور پاکستان کے قیام کے لئے پیش کرکے باعث صد افتخار سمجھیں کیونکہ بغیر قیام پاکستان اس ملک میں باعزت زندگی محال ہے۔

**لہٰذا**

مندرجہ بالا مشائخ عظام و علمائے کرام کے ارشادات عالیہ کے مطابق مسلمانوں کو چاہیئے کہ بلا لحاظ ذرہ جنبہ و اختلافات، جناب حضرت پیر صاحبزادہ محمد عبداللطیف صاحب قبلہ سجادہ نشین بادگار زکوڑی شریف ڈیرہ اسماعیل خان اور جملہ مسلم لیگی امیدواروں کو کامیاب بنا کر اسلام کا بول بالا کریں۔

**وما علینا الا البلاغ**

Marfat.com

ادھر تو یہ ہو رہا تھا اور ادھر دیوبندی علماء ان کے خلاف فتویٰ بازی میں مصروف تھے۔

انہی مولوی حسین احمد نے اکتوبر ۱۹۴۵ء میں ایک فتوے میں مسلم لیگ میں مسلمانوں کی شرکت کو حرام قرار دیا، اور قائدِ اعظم کو "کافرِ اعظم" کا لقب دیا تھا۔[1] اس فتویٰ پر مولانا شبیر احمد عثمانی[2] کا رد عمل (جو رسالہ پیغام ——— بنام کلکتہ کانفرنس، کے آخری سرورق پر شائع ہوا کا عکس) آئندہ صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں:-

---

[1] پیغام بنام موتمر کُل ہند جمعیت علماء اسلام، کلکتہ، طبع ہاشمی بک ڈپو لاہور، ص ۸۴

[2] قائد کو بُرے ناموں سے یاد کرنے اور ان پر اتہام تراشی کرنے پر ہر ہوش مند نے اس کی مخالفت کی، علامہ شبیر احمد عثمانی نے لکھا ——— "جب ایک جانب سے قائدِ اعظم کی جگہ کافرِ اعظم اور ملعون و عیار وغیرہ الفاظ استعمال کئے جاتے ہیں تو لاکھوں اشخاص کے سینوں میں یہ لفظ تیر و خنجر بن کر لگتے ہیں ......"

(ایضاً ـــ ص ۲۷، ۲۸)

**نوٹ**: یہ امر قابل ذکر ہے کہ "خطبات عثمانی" طبع نذر سنز لاہور (۱۹۷۲ء) میں صفحہ ۸۲ پر قائدِ اعظم کو "کافرِ اعظم" کا خطاب دینے کا ذکر کرتے ہوئے مولوی حسین احمد کا نام حذف کر کے اس کی جگہ "ایک جلیل القدر عالم" لکھ دیا گیا ہے۔

(مرتب)

Marfat.com

## حضرت علامہ شبیر احمد عثمانی کا مدلل و مسکت جواب۔ مولانا حسین احمد صاحب کا بے بنیاد و بے دلیل فتویٰ۔

نئی دہلی ۲۴ر اکتوبر ۱۹۴۵ء۔ مولانا حسین احمد صاحب نے مسلم لیگ میں مسلمانوں کی شرکت کو حرام قرار دیتے اور قائد اعظم کو "کافر اعظم" کا لقب دیتے ہوئے حال ہی میں جو فتویٰ دیا تھا اسکا مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی دیوبندی نے اپنے مکتوب میں جو دہلی کے ایک روزنامہ میں شائع ہوا ہے حسب ذیل جواب دیا ہے۔

مولانا موصوف مولانا حسین احمد صاحب کے فتویٰ کا حوالہ دیتے ہوئے لکھتے ہیں کہ وہ مسلم لیگ کی شرکت کو احکام شریعت کے خلاف قرار دیتے ہیں۔ مجھے معلوم نہیں کہ انہوں نے اسکے کیا دلائل شرعیہ پیش کئے ہیں۔ محض کسی عالم کے اتنا لکھ دینے سے کہ فلاں چیز ناجائز ہے دوسرے علماء کیسے ساکت ہو سکتے ہیں؟ دلائل سامنے ہوں تو اُن پر کہا جائے۔ مجھے تو عدم جواز کی کوئی وجہ معلوم نہیں ہوتی۔ غلطیاں اور کوتاہیاں کس جماعت اور کس شخص سے نہیں ہوتیں۔ ہمارے بڑے بڑے مقدس ادارے بھی اس سے مستثنیٰ نہیں۔ لیکن یہ چیز اسکا سبب نہیں بن سکتی کہ اداروں میں شرکت ہی حرام کہہ درآنحالیکہ اسکے فوائد اور منافع اسکے مضار اور نقصانات سے زائد ہوں۔

**مسلم قوم کی مستقل ہستی لیگ نے منوائی** "میں تو یہ سمجھتا ہوں کہ تمام امور سے قطع نظر کر کے اگر لیگ کے وجود سے اتنا کام ہو گیا کہ مسلم قوم کی مستقل ہستی اور اسکی غیر مخلوط صاف آواز ہر انگریز اور ہندو، دونوں کے نزدیک تسلیم ہو گئی اور تھوڑی سی مدت میں بدون بہت زیادہ نقصان اٹھائے دنیا نے ہندوستان کے اندر ایک تیسری طاقت کے وجود کا اعتراف کر لیا۔ بلکہ لیگ اور کانگرس کو صلح یا جنگ کے ہر معاملہ میں ایک ہی صف میں دوش بدوش کھڑا کیا جانے لگا۔ تو کیا یہ فائدہ شرعی اور سیاسی نقطۂ نظر سے کچھ کم ہے؟" رہبر دکن حیدر آباد دکن مورخہ ۲۹ر اکتوبر ۱۹۴۵ء

استفتاء

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

(الف) علمائے کرام و مشائخ عظام کو موجودہ وقت میں اسمبلیوں کے لئے ممبر بنکر جانا جائز ہے یا ناجائز

(ب) بشرط جواز جو حلفیہ عہد وفاداری ان سے لیا جاتا ہے۔ اس کا کیا حل ہو سکتا ہے۔ کیا انگریزوں کے عہدنامے پر دستخط کر دینے سے مطمئن بالاسلام ہو کر کچھ حرج لازم نہیں آتی؟

(ج) مسلم لیگیوں کا مطالبۂ پاکستان درست ہے یا غلط؟ بینوا توجروا

Marfat.com

الجواب

ہندوستان میں حکومت کا معاملہ بڑی نزاکت اختیار کر چکا ہے - اسلئے اس کے متعلق
احکام دینا بہت مشکل اور پیچیدہ ہوگیا ہے - میرا خیال ہے کہ علما اور مشائخ اسمبلی کے
ممبر بنکر جائیں تو بہتر ہے اسلئے جواز کا فتوے دیتا ہوں

اسمبلی میں جس عہدنامے پر دستخط لئے جاتے ہیں - اسمیں اتباع شریعت کے پختہ عزم
کے ساتھ دستخط کئے جاسکتے ہیں -

پاکستان کا مطالبہ ہمارے خیال میں مسلمانوں کیلئے مضر ہے - کیونکہ جس
پاکستان کو مانگا جاتا ہے نہ اسکے ملنے کی توقع - جو پاکستان کو مانگنے والے
مانگتے ہیں وہ تمام ہندوستان سے اسلام کی شوکت مٹا کر ایک چھوٹے سے قطعہ میں
محدود کر دیتا ہے اور اسمیں بھی مخالف قوی پارٹی موجود ہے - اور باقی ہندوستان
کے کروڑوں مسلمانوں کو مخالفین کے ہاتھوں میں بے دست و پا بنا کر چھوڑ دیتا
یہ صورت مضر اور یقیناً مضر ہے -

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ
دہلی

مدرسہ امینیہ دار الافتاء اسلامیہ دہلی

الجواب صحیح
حضرت مفتی صاحب قبلہ کی
رائے نہایت ٹھیک ہے اور حبیب المرسلین
ورمتفق با متن ... نائب مفتی مدرسہ امینیہ دہلی
فقیر احمد سعید کان اللہ لہ

دریں حالات علیحدگی کی تحریک اور بھی زور پکڑ گئی اور

مسلم لیگ اور آل انڈیا سنی کانفرنس کے درمیان تعاون و یک جہتی قیام پاکستان
اور مسلمانان ہند کے بدخواہوں کے مقابل کوہ گراں ثابت ہوئی ---- ان دونوں جماعتوں
کی حیثیت عملاً ایک جان دو قالب کی سی ہوگئی تھی چنانچہ اکثر ان کے مشترکہ اجلاس منعقد
ہوتے، اور ان کے حق میں جلسے اور جلوسوں کی بھرمار ہونے لگی۔

Marfat.com

# موصولات

## ضلع سنی کانفرنس کا روح پرور اجتماع

مرسلہ جناب سید اولاد رسول صاحب جنرل سکریٹری انجمن اہلسنت والجماعت وصدر سنی مسلم لیگ مین پوری کے قلم سے

۱۰، ۱۱، ۱۲ نومبر مقام مین پوری احاطہ خانقاہ رشیدیہ کے وسیع ہال میں ضلع سنی کانفرنس کے پر شکوہ جلسے منعقد ہوئے جس میں ہندوستان کے مشہور حضرات علماء و مشائخ نے بکثرت شرکت فرمائی جن میں خصوصیت کے ساتھ استاذ العلماء فاضل حضرت مولانا الحاج الشاہ حکیم سید محمد نعیم الدین صاحب مراد آبادی محدث اعظم ہند حضرت ابوالمحامد مولانا الحاج الشاہ سید محمد صاحب محدث کچھوچھوی فقیہ اعظم صدر الشریعہ حضرت مولانا الحاج امجد علی صاحب رضوی اعظم گڑھی و شیخ طریقت حضرت مولانا الحاج الشاہ محمد ابراہیم رضا خاں صاحب قادری صاحب سجادہ خانقاہ رضویہ بریلی حضرت مولانا مفسر معروف شیخ التفسیر مولانا شاہ محمد عارف اللہ صاحب میرٹھی۔ فاضل اجل حضرت مولانا مصباح الحسن صاحب پھپھوندوی و حضرت مولانا مفتی احمد یار خاں صاحب گجراتی و حضرت مولانا حافظ قاری احمد نورانی صاحب میرٹھی قابل ذکر ہیں۔ صبح و بجے سے ۱ بجے تک اور شب میں ۹ بجے سے ایک بجے تک پر زور تقریریں ہوتی تھیں جلسہ گاہ کی زیب و زینت اسٹیج کی آرائش، رضاکاروں کا اہتمام، سامعین کی مودبانہ نشست قابل دید تھا۔ جناب مولانا الحکیم محمد احمد صاحب علوی نے خطبہ استقبالیہ پڑھا۔ حضرت محدث اعظم ہند نے خطبۂ صدارت ارشاد فرمایا جس میں اپنی پر جوش نیز دعاوات حاضرین یعنی مسلمانوں کو کانگریس سے علیحدہ رہنے اور قیام پاکستان کی ضرورت پر روشنی ڈالی کہ حاضرین بہت زیادہ متاثر ہوئے۔ جذبہ کے ساتھ گروہ اکثر علماء نے ان اجلاسوں میں مسلمانان ضلع کے سامنے وہ شاندار حقائق بیان فرمائے کہ جو تاریخی ہیں اور ہمیشہ یادگار رہیں گے۔ ۱۲ نومبر کو بعد نماز جمعہ جامع مسجد سے حضرات علمائے کرام کا پر شکوہ جلوس نکالا گیا راستوں میں جا بجا ہار پھول اور پان پیش کئے جاتے تھے۔ رشیدیہ کور کے رضاکار دلکش نظمیں اور ترانے پڑھ رہے تھے جلوس کے گذرنے کے لئے نہایت شاندار پانچ دروازے (فاروق گیٹ، رضوی گیٹ، اشرفی گیٹ، قادری گیٹ، چشتی گیٹ) بنائے گئے تھے مسلمانان مین پوری نے جس ایمانی خلوص اور جوش عقیدت کا مظاہرہ کیا وہ ناقابل فراموش ہے۔

۱۲ نومبر کے آخری اجلاس میں جنرل سکریٹری انجمن اہلسنت والجماعت و دیگر ممبران انجمن کی جانب سے شیخ التفسیر مفسر معروف مولانا مولوی شاہ محمد عارف اللہ صاحب قادری میرٹھی کی خدمت عالی میں مندرجہ ذیل سپاسنامہ پیش کیا گیا۔

## نقل سپاسنامہ

**حضرت محترم!** اطراف و اکناف ہند میں آپ کی تبلیغی مساعی جمیلہ روز روشن کی طرح مسلم ہیں اور اس کے برکات و حسنات آفتاب سے زیادہ روشن ہیں۔ آپ نے سب سے پہلے جون ۱۹۴۴ء میں انجمن اہل سنت والجماعت کے جلسہ میں ہمارے اس ضلع کو رونق بخشی اور اپنے ایمان افروز مواعظ حسنہ سے تشنگان علوم کو سیراب فرمایا۔ آپ کی پر کیف و نورانی صحبت سے وہ روحانی پیام ناقابل فراموش ہے۔

**اے طیب ملت!** آپ نے اپنی جس فراست ایمانی و قوت عرفانی سے اس ضلع کے مسلمانوں کی نبض شناسی فرمائی اور جو علاج تجویز فرمایا اس کا اعتراف ہم صرف زبان سے کیونکر کر سکتے ہیں کہ ضلع سنی کانفرنس کے شاندار عدیم المثال اجلاس کے مناظر ہر دل سے کہہ رہے ہیں کہ یہ اسی وقت ... کے لئے بیج بویا گیا تھا جو آج ایک تناور درخت ہے ایسے سنگین اور نازک وقت میں جب کہ ...

... سنی کے لئے ایک جماعت پیدا ہو آپکی بھی دستگیری فرمائی۔ ہمارے عقائد کے استحکام و بقا کے لئے ضلع سنی کانفرنس کی داغ بیل ڈالی۔ اپنے زریں مشوروں سے ہماری سیاسی و دینی زندگی کے لئے نظام عمل مرتب فرمایا۔ لہٰذا ہم مسلمانان مین پوری کے اس اجتماع عظیم کی طرف سے آپ کا جذبات ایمانیہ سے پر خدمات اور دین متین کی مجاہدانہ سرگرمیوں پر دلی مبارکباد پیش کرتے ہیں۔

**والا جاہ!** ہم میں سے ہر مسلمان کی دلی تمنا ہے کہ آپ اپنی درویشانہ دعاؤں میں ہمیں یاد رکھیں اور آپ نے اس نازک دور میں جو دین کی تڑپ پیدا فرمائی اس پر خدائے بزرگ و برتر جل وعلا آپ کو اجر عظیم عطا فرمائے اور خدمت دین کی زیادہ سے زیادہ توفیق مرحمت فرمائے۔ آمین۔

**والا مرتبت!** اب ہم کو رخصت ہوتے ہوئے یہ کہنے کی اجازت دیجئے کہ ہم میں آنسوؤں اور آہوں کی ... دل کے ٹکڑے ہیں نذر عقیدت کیجئے۔

**ہم ہیں!** (۱) مولانا محمود علی خاں صاحب صدر انجمن اہل سنت (۲) مولوی حکیم محمد احمد علوی صدر مجلس استقبالیہ (۳) سید اولاد رسول جنرل سکریٹری انجمن اہل سنت والجماعت وصدر سنی مسلم لیگ (۴) حکیم قاضی محمد اسمٰعیل۔ امام جامع مسجد مین پوری (۵) محمد ابراہیم خاں صدر خدام ملت۔

جملہ ممبران انجمن اہل سنت والجماعت مین پوری۔

**جواب سپاسنامہ!** میں مولانا ممدوح نے ایک تقریر فرمائی جس میں شکریہ کے ساتھ ساتھ، موجودہ مسلم لیگ کی حمایت کا مشورہ دیا۔ ضلع سنی کانفرنس کی طرف سے آل انڈیا سنی کانفرنس بنارس کو کامیاب بنانے کے لئے صدر انجمن مولانا مولوی محمود علی خاں صاحب نے مبلغ پانچ سو روپے کا عطیہ پیش کیا رات کے تین بجے یہ اجلاس بخیر و خوبی ختم ہوا اور کانفرنس منصلہ پاس ہوئیں۔

## تجاویز سنی کانفرنس ضلع مین پوری

۱۔ سنی کانفرنس ضلع مین پوری کا یہ عظیم الشان اجلاس طے کرتا ہے کہ کانگریس ایک مشرک جماعت ہے اور مسلم لیگ کے سوا اس کا کوئی مقصد تھا اور نہ ہے اور وہ مشرکین ہندوؤں کی نمائندگی کرتی ہے اور انہی کی نمائندہ ہے۔ اس کا یہ مسلم عوام کی نمائندگی کا دعویٰ کرنا ہرگز درست نہیں اور ان کا نمائندہ ہونا غلط ہے۔ مسلمان ان کا ساتھ قطعاً نہ دیں اور کانگریسی چالوں سے ہوشیار رہیں۔ اور کانگریسی امیدوار کو ووٹ دے کر کانگریس کی امداد کو گوارا کریں۔

محرک۔ مولانا مصباح الحسن صاحب

مؤید۔ مولانا شاہ محمد عارف اللہ صاحب

۲۔ سنی کانفرنس ضلع مین پوری کا یہ اجلاس قومی اور مذہبی حیثیت سے جماعت بندی کو مسلمانوں کے اتحاد کے لئے مضر اور حقوق اقوام کے لئے نہایت خطرناک سمجھتا ہے اور تمام اہل حرفت اور جملہ اقوام کے سنی حضرات سے استدعا کرتا ہے کہ وہ دینی اتحاد کو اپنا نصب العین بنائیں اور اپنا تمام کے تفرقوں سے اپنی طاقتوں کو کمزور نہ بنائیں۔ سنی ایک برادری ہے ہم میں ہر ایک دوسرے کا بھائی ہے اس دینی محبت کو ترقی دیں اور فرقہ بندی اور افتراق پیدا کرنے والی جماعت بندیوں سے اپنے آپ کو محفوظ رکھکر اپنے وجود کو مضبوط و مستحکم بنائیں۔ اس وقت علماء صاحبان خاص طور پر اس پر توجہ دیں۔

محرک۔ سید اولاد رسول صاحب

مؤید۔ حضرت مولانا ابراہیم رضا خاں صاحب و حضرت مبلغ مولانا مبلغ ملیانی سیالی

۳۔ سنی کانفرنس ضلع مین پوری کا یہ عظیم الشان اجلاس طے کرتا ہے کہ فلسطین میں یہودیوں کا استقرار اور ان کی حمایت اس جلسہ عام کی نظر میں ناحق اور عربوں کے ساتھ ناانصافی ہے مسلمانان ہند یہودیوں کی حمایت سے سخت نفرت کرتے ہیں اور فلسطین کو محسوس کرتے ہیں جس سے فلسطین عرب دوچار ہو رہے ہیں۔ حکومت برطانیہ کو پوری طرح ملاحظہ کرنا چاہئے کہ وہاں کے حقوق کی نگہداشت اور یہودیوں کے داخلہ کو روکنے کے لئے موثر و کارآمد تدابیر عمل میں لانا لازم ہے۔ امریکہ نے جو پالیسی اختیار کی ہے نہایت مذموم ہے ہم ان کے خلاف صدائے احتجاج بلند کرتے ہیں اور حکومت برطانیہ سے اس کے ناکام بنانے کی ساری کوششیں کرنے کا مطالبہ کرتے ہیں۔

محرک۔ جناب حکیم محمد اسمٰعیل صاحب امام جامع مسجد۔

مؤید۔ حضرت مفتی احمد یار خاں صاحب۔

۴۔ سنی کانفرنس کا یہ عظیم الشان اجلاس ... مرکزی سنی کانفرنس ... کرتا ہے ...

ــــــــــــــــــــ

۱؎ حضرت مولانا شاہ محمد عارف اللہ قادری (چیئرمین رویت ہلال کمیٹی پاکستان)

۲؎ حضرت مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی (صدر جمعیت علمائے پاکستان)

Marfat.com

# اجلاس بمبئی

منعقد ۱۲ دسمبر ۱۹۴۵ء

## تقریر: حضرت مولانا شاہ محمد عارف اللہ قادری

رکن، آل انڈیا سُنّی کانفرنس

### سیاسیات حاضرہ اور مسلمانان ہند

از جناب لیاقت حسین صاحب سکریٹری مجلس کمیٹی اگری پاڑہ بمبئی

"سیاسیات حاضرہ اور مسلمانان ہند" کے عنوان پر ۱۲ دسمبر ۱۹۴۵ء کو اگری پاڑہ بمبئی کے عظیم الشان جلسہ میں ہندوستان کے مشہور فاضل شیخ التفسیر حضرت مولانا شاہ محمد عارف اللہ صاحب قادری میرٹھی نے ایک زبردست تقریر فرمائی جس میں زمانۂ نبوت اور دور خلافت و حکومت سلاطین اسلام کے تاریخی حالات کی روشنی میں یہ ثابت فرمایا کہ ہر عہد میں پاکستان قائم کرنے کی کوشش کی گئی ہے اور بحالات موجودہ اسلامی طرز پر زندگی گذارنے کا طریقہ صرف حصول پاکستان ہے اور تاریخ ہند کا وہ دور یاد دلایا جب اسلامی حکومتوں نے غیر مسلمین کو ضرورت سے زیادہ آسانیاں بہم پہونچائیں اور یقین دلایا کہ جس طرح پاکستان مسلمانوں کے لئے ضروری ہے اسی طرح غیر مسلموں کے لئے بھی نفع بخش ہے علامۂ ممدوح نے یہ بھی فرمایا کہ ۱۹۲۰ء و ۱۹۲۱ء میں مسلمانان ہند نے خلاف شریعت اتحاد مشرکین کا وہ نظارہ پیش کیا جو اپنی مثال آپ ہے لیکن ہندؤں نے اس کے جواب میں شدھی اور سنگھٹن کے جراثیم پھیلائے ذبیحۂ گاؤ بند کرانے کی کوشش کی مساجد و قرآن کریم کی توہین کی گئی۔ یہی نہیں بلکہ اپنی ڈھائی سالہ وزارتوں میں وہ بے پناہ مظالم ڈھائے جو اپنی وحشت و بربریت کی بنا پر ناقابل فراموش ہیں۔ ان حالات کے پیش نظر چند ضمیر فروش اور غدار قوم مسلمانوں کے علاوہ کوئی خوددار مسلمان کانگریس میں شرکت نہیں کرسکتا۔ یہ بھی بتایا کہ ہندوستان کے علماء و مشائخ کی اکثریت مسلم لیگ کی حمایت میں ہے۔

حضرت علامۂ ممدوح نے نظریۂ قومیت پر بھی روشنی ڈالی اور بتایا کہ مسلمان قوم کی تعمیر وطن نسل رنگ زبان وغیرہ امتیازات کو چھوڑ کر دین سے ہوتی ہے۔ آخر میں نوجوانوں کو خاص طور پر مخاطب بنایا اور طلباء مسلم یونیورسٹی علی گڑھ و منیش عام کالج میرٹھ کو بطور مثال پیش فرماتے ہوئے صوبائی انتخابات میں زیادہ سے زیادہ کام کرنے کی ہدایت فرمائی۔ جلسہ صلوٰۃ و سلام کے فلک شگاف نعروں پر ایک بجے شب کو ختم ہوا۔

عکس دبدبۂ سکندری شمارہ ۳۱ دسمبر ۱۹۴۵ء

Marfat.com

ہوالمعین
رجسٹرڈ حرف اے نمبر ۱۵

خدا صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے
بطفیل حمایت سلطان کونین تاجدار دارین سرکار مصطفےٰ علیہ التحیۃ والثنا

ہوالقادر
تار کا پتہ: دبدبۂ سکندری رامپور اسٹیٹ

نواب الحاج سر سید کلب علیخاں بہادر خلد آشیاں کی ملی یادگار

# دبدبۂ سکندری

رامپور

قیمت ۲ ر

۱۸۶۶ء سے چھپتا ہے

۱۲۸۳ھ میں جاری ہوا

سالانہ چندہ: عام شائقین سے چھ روپے، سلاطین و والیان ریاست سے [illegible]

مالک و مدیر محمد فضل حسن صابری

قیمت سالانہ: والیان ریاست [illegible] روپے، امراء و رئیسان قوم و ملت سے [illegible] روپے

جلد ۸۴ | مطبوعہ ۴ صفر المظفر ۱۳۶۵ھ مطابق ۹ جنوری ۱۹۴۶ء یوم چہارشنبہ | نمبر



سنی کانفرنس
ملت اسلامیہ کی اجتماعی تحریک اور پورے ہندوستان کے سنی مسلمانوں کی واحد جماعت ہے۔ آپ جلد سے جلد اس کی رکنیت قبول کر کے ثواب حاصل کیجئے۔

[illegible] دبدبۂ سکندری [illegible]


## خطبۂ صدارت

## حضرت علامہ شاہ محمد عارف اللہ صاحب قادری صدر مجلس استقبالیہ

جو علامۂ موصوف نے شہری مسلم لیگ پولیٹکل کانفرنس میرٹھ منعقدہ ۳۰ دسمبر ۱۹۴۵ء و یکم و ۲ جنوری ۱۹۴۶ء کے اجلاس اول ۳۰ دسمبر میں خود پڑھا

مرسلہ جناب سکریٹری صاحب مسلم لیگ میرٹھ

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ اشرف رسلہ و سید انبیائہ محمد وعلیٰ آلہ واصحابہ اجمعین۔

حضرات صدر محترم علمائے کرام و مشائخ عظام و برادران اسلام۔ اس وسیع پنڈال میں یہ عظیم الشان اجتماع پولیٹکل کانفرنس کے نام سے منعقد ہوا ہے۔ اس سے قبل کہ اس اجتماع کے مقصد کی طرف اشارہ کروں مجھے اجازت دیجئے کہ اپنی طرف سے نیز اراکین مسلم لیگ و مقتدر سٹی مسلم لیگ میرٹھ اور اراکین استقبالیہ کی طرف سے ان تمام مہمانوں کا شکریہ ادا کروں جنہوں نے ہندوستان کے دور دراز مقامات سے سفر کی صعوبتیں برداشت فرما کر کانفرنس کو شرف قدوم سے نوازا۔

ان دلی تشکرات کے بعد جو اس سخت ترین موسم میں آپکی تشریف آوری سے میرٹھ کے ہر مسلمان کے دل میں فراوانی کے ساتھ موجود ہیں اس سرزمین کی خصوصیت کی طرف چند کلمات میں ضرور اشارہ کرونگا۔

سرزمین میرٹھ اپنے علما صوفیا اور ارباب روحانیت و مردان جانباز کی جو صدیوں سے امتیاز رکھتی ہے اس کی تفصیل کے بجائے میں صرف تحریک آزادی کی طرف اشارہ کرونگا جس کو بعد میں انگریزی حکومت اور اس کے ہوا خواہوں نے غدر ۱۸۵۷ء کے نام سے پکارنا شروع کیا لیکن حقیقت یہ ہے یہ تحریک آخری بادشاہ دہلی کی بے بسی کو ختم کرنے اور بڑھتے ہوئے انگریزوں کے اقتدار کا مقابلہ کرنے کے لئے تھی یہ تحریک میرٹھ ہی سے شروع ہوئی اور اس طرح میرٹھ اس چیز پر بجا فخر کرتا ہے کہ آزادی کا نعرہ اس صوبہ میں سب سے پہلے میرٹھ ہی کے مسلمانوں نے بلند کیا اس کے بعد علماء و مشائخ کی ایک بڑی جماعت برطانوی استبداد کے خلاف برابر آواز بلند کرتی رہی یہاں تک کہ جب تحریکات شروع ہوئیں تو پھر صوبہ کے تمام اضلاع مغربی میں پیش پیش تھا اور پھر چند روز کے بعد اضلاع مغربی کا مرکز بھی شہر قرار پایا۔ چنانچہ جب تحریک خلافت

Marfat.com

# سنی کانفرنس چھچھوند ضلع اٹاوہ کی مساعی جمیلہ

(از جناب نظیر السجاد صاحب سکریٹری پروپیگنڈا کمیٹی مسلم لیگ)

ہمارے ضلع اٹاوہ میں مسلمانوں کی بہت کم آبادی ہے اور زیادہ تر غریب ہیں نہ کوئی بڑا زمیندار ہے اور نہ رئیس اس لئے کانگریس نے مسلم لیگ کے مقابلہ میں اپنا ٹکٹ امیدوار کھڑا کیا ہے جس کے لئے دو مہینہ سے شب و روز دوڑ دھوپ ہو رہی ہے اور جوں جوں وقت قریب آتا جاتا ہے ویسے ہی پروپیگنڈہ تیز ہوتا جا رہا ہے [illegible] دوڑ رہی ہیں دیوبندی مولوی فخر کرتے پھرتے ہیں کانگریسی مسلمان [illegible] ہیں بیکار ہیں مسلم لیگ کا پروپیگنڈہ برائے نام ہی تھا ان حالات سے متاثر ہوکر سنی کانفرنس چھچھوند نے منشی اللہ بخش صاحب کو ۲۰ جنوری سے دورہ پر روانہ کیا ۲۷ جنوری کو واپس آ کر انہوں نے اپنی رپورٹ پیش کی جس کے بعد حسب ذیل حضرات ضلع کا گشت کر رہے ہیں

# کچھوچھہ شریف کا شاندار جلوس و اجلاس

(از جناب سید آل حسن صاحب اشرفی جیلانی کچھوچھہ شریف ضلع فیض آباد)

۱۹ اپریل ۱۹۴۶ء کو مسلم لیگ کا ایک شاندار جلوس نکالا گیا جو درگاہ معلی حضرت مخدوم سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کچھوچھہ شریف سے چھ کر سارا قصبہ کا گشت کرتا ہوا واپس ہوا [illegible] مقامات سے کثیر تعداد میں لوگ آئے تھے جیلی سے مسٹر شوکت علی صاحب اور لکھنؤ سے مسٹر عبدالرزاق صاحب نے جلوس میں شرکت کر کے جلوس کو بہت کامیاب بنایا اللہ تعالیٰ ان حضرات کو جزائے خیر عطا فرمائے مسلمانان قصبہ میں انتہائی جوش و خروش پایا جاتا تھا حضرات مذکورہ کی کوشش سے ۹ بجے شب کو ایک جلسہ زیر صدارت جناب مولانا مولوی سید شاہ [illegible] صاحب [illegible] منعقد ہوا مجمع ایک دوسرے پر ٹوٹا پڑتا تھا حافظ محمد صدیق صاحب ممبر لیگ کچھوچھہ مقدسہ کی تلاوت کلام پاک کے بعد جناب سید زبیر احمد صاحب رئیس اعظم و زمیندار و صدر مسلم لیگ کچھوچھہ مقدسہ نے ایک قومی پرجوش نظم پڑھی۔ اس کے بعد سید عزیز احمد صاحب و مسٹر شوکت علی صاحب و مسٹر عبدالرزاق صاحب پروپیگنڈہ سکریٹری مسلم لیگ اور سنی کانفرنس اور مسلم لیگ کے صدر محترم مولانا مولوی سید زبیر احمد صاحب فاضل جامعہ اشرفیہ کچھوچھہ شریف وغیرہ نے پاکستانی قومی ایمان افروز نظمیں پڑھیں مجمع کا اصرار بڑھتا جاتا تھا ہر شعر پر کہ پھر پڑھیے پھر پڑھیے نعرۂ تکبیر کی صدا سے سرزمین کچھوچھہ مقدسہ گونج رہی تھی اور جلسہ کا انعقاد ایک بہت پرفضا جگہ پر ہوا (یعنی سید محمد اشرف صاحب سکریٹری مسلم لیگ کے صحن کبیر میں) اس کے بعد جناب مولانا مولوی سید شاہ اکمل حسین صاحب فاضل جامعہ اشرفیہ کچھوچھہ مقدسہ نے سنی کانفرنس اور پاکستان کو پہلے نقشے میں لا کر ثابت کر دکھایا اور اس موضوع پر ایک پرجوش تقریر فرمائی اس کے بعد جناب مولانا مولوی سید شاہ معین الدین اشرف صاحب صدر المدرسین مدرسہ جامعہ اشرفیہ بنارس کینٹ نے اپنی تقریر میں سنی کانفرنس اور پاکستان پر روشنی ڈالی اور نہایت روشنی میں پاکستان اور سنی کانفرنس کے اغراض و مقاصد بیان فرمائے جابجا پر صدائے تکبیر بلند ہو رہی تھی۔ مجمع کے اندر ایک عجیب شان پائی جاتی تھی سامعین کرام کے سر پر پرچم اسلام لہرا رہا تھا اور مسلمانان قصبہ و مضافات قصبہ کو عملی طور سے یہ بتلا دیا کہ اگر مسلمان دنیا میں رہنا چاہتے ہیں تو یہ پرچم جو اس وقت پبلک کے سامنے لہرا رہا ہے اس کے زیر سایہ آ کر یہ کہہ دیں کہ ہم جان مال قربان کر کے پاکستان اور آزادی حاصل کریں گے اور اللہ تعالیٰ سنی کانفرنس کو کامیاب بنائیں گے اور اس کے بعد جناب صدر صاحب موصوف نے مسلسل تین گھنٹہ مضمون بالا پر تقریر فرمائی۔ اور مسلمانان جلسہ ایسا بے خود ہو رہے تھے کہ منٹ منٹ پر نعرۂ تکبیر اور نعرۂ پاکستان کی صدا بلند کر رہے تھے اس کے بعد جلسہ بحسن و خوبی ختم ہوا میں تمام قرب و جوار خصوصاً اہل کچھوچھہ شریف کا شکر گزار ہوں کہ وہ آئندہ بھی اجلاس قائم کر کے دھوم دھام سے سنی کانفرنس اور پاکستان منائیں۔

اخبار دبدبۂ سکندری رامپور نمبر ۱۸ جلد ۸۵

# موصولات

(دبدبۂ سکندری کے نامہ نگاروں کے قلم سے)

# کلکتہ سنی کانفرنس کا عظیم الشان اجلاس

کلکتہ ۱۲ مارچ ۱۹۴۶ء کو ایک [illegible] میں کلکتہ سنی کانفرنس کا ایک اور عظیم الشان اجلاس منعقد ہوا حضرت مولانا الحاج شاہ محمد عبدالرب صاحب جبل پوری و ناصر الاسلام مولانا شاہ عبدالسلام صاحب قادری باندوی نے صدارت فرمائی۔ خطبۂ صدارت کے بعد مولانا حکیم محمد یونس صاحب الہ آبادی نے دلنشیں تقریر میں سنی کانفرنس کی پوزیشن کو واضح فرمایا اور بتایا کہ اس کا تعلق سنی [illegible] سے [illegible] کی اسی ہم آہنگی سے [illegible] جماعت نے دامن پر کانگریس کا بدنما داغ آج تک نہیں آیا یہ جماعت پاکستان کی خصوصاً اور دیگر سیاسی معاملات میں عموماً اسلام اور مسلمانوں کے مفاد کے لئے بہی مسلم لیگ کی ہم نوا ہے آپ کے بعد مولانا سلیمان صاحب [illegible] مولانا عزیز احمد صاحب بلیاوی مولانا مظفر حسین صاحب فیض آبادی مولانا منظور محمود صاحب [illegible] نے پاکستان پر مدلل اور مؤثر تقریریں کیں مجمع صدائے تحسین اور نعرۂ تکبیر و پاکستان و علمائے سنی کانفرنس زندہ باد کے فلک شگاف نعروں سے پر کیف تھا بعدہ حسب ذیل رزولیوشن پاس ہوئے۔

(۱) پاکستان مسلمانوں کے لئے اشد ضروری اور گورنمنٹ سے مطالبہ کہ مسلمانوں کو حصول پاکستان کے لئے ہر قسم کی قربانی دینے کو تیار ہیں۔

(محرک) مولانا مفتی عزیز اللہ صاحب

(مؤید) مولانا [illegible] صاحب

(۲) زکوٰۃ بل بیرسٹر مسعود صاحب باندوی کی طرف سے پیش ہوا ہے اور درخواست کی گئی کہ بعد ترمیم اس کو منسوخ کرایا جائے۔

محرک مولانا عزیز اللہ صاحب ڈاکٹر [illegible] صاحب نائب صدر مسلم لیگ

(۳) ٹرام میں [illegible] کلکتہ کے متعلق [illegible] کیا جائے۔

محرک: ڈاکٹر شمس [illegible] مؤید [illegible]

(۴) [illegible] کے لئے [illegible] مدارس اردو کے لئے

محرک مولانا سلیم صاحب مؤید مولانا [illegible]

(۵) [illegible] و رسم بارک [illegible] کے [illegible]

محرک مولانا محمد یونس صاحب مؤید مولانا مظفر حسین

(۶) یہ رزولیوشن سنی کانفرنس کی مرکزی [illegible] کے متعلق مولانا عبدالسلام صاحب [illegible] منظور ہوا۔

عبدالستار قادری نظامی [illegible] صاحب صدر مسلم لیگ سنی کانفرنس [illegible]

Marfat.com

# آل انڈیا سنی کانفرنس کے اجلاس بنارس کا دعوت نامہ

جناب حضرت [illegible] مستند [illegible] عالیجناب [illegible] صاحب [illegible] آل انڈیا سنی کانفرنس کا دعوت نامہ جو [illegible] موصول ہوا ہے ذیل میں شائع کیا جاتا ہے۔

مکرم محترم — السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ [illegible]

بحمدہٖ تعالیٰ [illegible] جمہوریت اسلامیہ (آل انڈیا سنی کانفرنس) کے عظیم الشان اجلاس کے لئے ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰ اپریل ۱۹۴۶ء مطابق ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸ [illegible] روز شنبہ یکشنبہ دوشنبہ سہ شنبہ مقرر ہوئے [illegible] اہل سنت کی حمایت و نصرت کے لئے [illegible] مشائخ عظام اور تمام صوبوں کی سنی کانفرنسوں کے نمائندے و دیگر حضرات تشریف لائیں گے [illegible] شرکت فرما کر کانفرنس کو کامیاب [illegible] سنی کانفرنس قائم ہو چکی ہے [illegible] آپ کا سنی کانفرنس [illegible] اپنے ہمراہ [illegible] کی تعداد اور تشریف آوری کے وقت سے ۲۰ اپریل ۱۹۴۶ء تک مطلع فرمائیں [illegible] ان مسائل کو مخصوص طور پر حاضر کیا جا رہا ہے جو سنی کانفرنس کے لئے غور طلب ہیں [illegible] ان کے متعلق اگر جناب کوئی تجویز پیش کرنا چاہیں تو وہ بھی ۲۰ اپریل ۱۹۴۶ء تک [illegible] ارسال فرمائیں [illegible] بنارس کانفرنس [illegible]

تار کا پتہ صرف [illegible] اشرفی۔ بنارس سٹی۔

[illegible] آپ کی تشریف آوری سے بہت مسرور [illegible] والسلام مع الاکرام

[illegible] ناظم آل انڈیا سنی کانفرنس۔

**نوٹ** جو حضرات [illegible] سے تشریف لائیں [illegible] اپنے کو ال [illegible] ذریعہ ڈاک یا تار فرمادیں۔

## آل انڈیا سنی کانفرنس بنارس میں غور وخوض اور منظوری کیلئے پیش ہونیوالے مسائل

(۱) سنی کانفرنس کے تعمیر و توسیع و تنظیم (۲) [illegible] سنی کانفرنس کیلئے ضروری قوانین

## تعلیم

(۱) ابتدائی تعلیم کو عام کرنے کی تدابیر (۲) ہر صوبہ کی زبان میں دینی ابتدائی تعلیم کا انتظام (۳) مدارس عربیہ کی تعلیم کا بہترین نظام (۴) ہر قسم کے نصاب بنانے کے لئے [illegible] کی تشکیل (۵) سنی مدارس کے [illegible] (۶) موجودہ مدارس کی نگرانی اور ان کی اعانت کی تدابیر (۷) [illegible] کے لئے نصاب (۸) [illegible] کے لئے تعلیم کا انتظام [illegible] ضروری نصاب (۹) انگریزی مدارس کے لئے دینی تعلیم کا انتظام (۱۰) [illegible] طلبہ کے لئے دینی معلومات بہم پہنچانے کے وسائل (۱۱) [illegible] (۱۲) مرکزی [illegible] کے قیام کی تدبیر۔

## تبلیغ اسلام

(۱) تبلیغ اسلام کی تمام مساعی [illegible] کے لئے مرکزی نظام کی ترتیب (۲) تبلیغی مدارس [illegible] کے لئے مفید تصانیف (۳) [illegible] کی تدابیر (۴) اشاعت [illegible] تبلیغ اسلام [illegible] کانفرنس کے لئے اخبار [illegible]

## اصلاح اعمال

(۱) نماز روزہ [illegible] کی ترغیب [illegible] بہترین انتظام (۲) مسلمانوں کے باہمی نزاعات کے تصفیہ [illegible] (۳) [illegible] (۴) [illegible] کی توسیع [illegible] بہترین تصانیف [illegible] (۵) تبلیغ اسلام [illegible] اصلاح اعمال و اخلاق کے لئے مفید تر ہو جائیں (۶) [illegible]

[illegible] حاصل کرنے کی تدابیر اور واجب [illegible] امور کی [illegible] (۶) حاجت مندوں کی [illegible] سب مستقل [illegible] خدمت اور علم تصوف و سلوک کے [illegible] کرنے کی سعی

## جسمانی و معاشی امور

(۱) مسلمانوں کی تندرستی [illegible] خراب ہو رہی ہے [illegible] نوجوان طبقے [illegible] تعلیم یافتہ [illegible] کمزوری [illegible] کی [illegible] کی صحت و جسمانی [illegible] کے لئے نافع و مفید پیشوں کی تجاویز (۳) [illegible] معاش افراد کے لئے وسائل معاش تلاش کرنا (۴) قرضدار مسلمانوں کے لئے قرض [illegible] کی تدبیر۔

## حکومت کے قوانین

(۱) حکومت کے جو قوانین مسلمانوں کی دینی زندگی پر اثر انداز ہوں [illegible] شرعی [illegible] ترمیم کرانے کی کوشش (۲) جو مقدمات شریعت کے مطابق فیصلہ ہونے ہیں ان کی سماعت کے لئے گورنمنٹ سے [illegible] (دارالقضاء) کا مطالبہ۔

## نکاح

(۱) [illegible] کے متعلق [illegible] (۲) [illegible] کے بعد [illegible] کے لئے ایسے کہیں [illegible] کی ترتیب [illegible] ضروریات [illegible] (۳) مسائل [illegible] طلاق [illegible] اور اس [illegible] متعلقات پر مشتمل ایک ایسی کتاب مرتب کرانا جس کو کم علم [illegible] نکاح خوانی کے لئے کانفرنس کی طرف سے [illegible]

## اوقاف

(۱) اوقاف کے متعلق بہترین [illegible]۔

## پاکستان

(۱) [illegible] شریعت اسلامیہ کے مطابق فقہی اصول پر ایک آزاد و خود مختار حکومت کا قیام

## مسلم لیگ

(۱) [illegible] اسلام اور [illegible] کو فائدہ پہنچے سنی کانفرنس مسلم لیگ [illegible] سنی کانفرنس مسلم لیگ [illegible] اور ہر جماعت [illegible]

## ایک ہزار علماء کی قیادت میں بیشمار حق پرستوں کا روح پرور اجتماع

[illegible] سنی کانفرنس [illegible]

[illegible]

[illegible] آل انڈیا سنی کانفرنس کا [illegible] مقرر ہوچکا ہے ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰ اپریل ۱۹۴۶ء کو [illegible] بنارس [illegible] ہندوستان [illegible] حق [illegible] پنجاب، سی۔ پی، یو۔ پی، سندھ، آسام [illegible]

Marfat.com

اس عظیم الشان کانفرنس کی اطلاع جہازی سائز کے پوسٹرز اور اخبارات کے ذریعہ ہندوستان بھر میں پہنچائی گئی۔ عامۃ المسلمین کا جوش و ولولہ کانفرنس کے سلسلہ میں دیدنی تھا، ہر چھوٹا بڑا "بنارس چلو" کی تحریک کا کارکن نظر آتا تھا۔ اسلامیان برصغیر کا جوش ایمانی ہی تھا، جو سنی کانفرنس کی کامیابی اور بعد ازاں قیام پاکستان کی ضمانت بن گیا۔

## بنارس چلو

آل انڈیا سنی کانفرنس کا ایمان نواز اجلاس بنارس میں بتواریخ ۲۷-۲۸-۲۹-۳۰-اپریل ۱۹۴۶ء کو منعقد ہوگا۔ ہندوستان کی تمام سنی کانفرنسیں انہیں تاریخوں میں نمائندے بھیجنے کا انتظام کریں۔ مرکزی دفتر بنارس پہنچ گیا ہے اب تمام خط و کتابت ذیل کے پتہ پر ہونی چاہیے: حضرت صدر الافاضل مولانا نعیم الدین صاحب دامت برکاتہم ناظم آل انڈیا سنی کانفرنس معرفت شیخ عبد اللطیف صاحب نقاش اشرفی بکس کمپنی

## سنی کانفرنس کا کانگریس کو کھلا چیلنج!

[illegible]

(ریزولیوشن) سنی کانفرنس کا جلسہ بنارس ۲۷-۲۸-۲۹-۳۰ اپریل [illegible]

## ایک اشتہار ◀◀

### تمام مجالس ہائے سنی کانفرنس کو مژدۂ روح افزا

[illegible]

آل انڈیا سنی کانفرنس

[illegible] آل انڈیا سنی کانفرنس بنارس کے اجلاس [illegible] حضرت [illegible] مولانا الحاج حکیم حافظ سید شاہ محمد نعیم الدین صاحب مدظلہ العالی [illegible] حضرت ناظم اعلیٰ [illegible] کچھوچھا شریف [illegible] اہم ترین کام کی انجام دہی اور شب و روز کی مصروفیات [illegible] اہلسنت کے جذبات [illegible] بنارس چلو۔

▲

## ایک خبر

Marfat.com

علمائے کرام اور مشائخ عظام کا جذبہ رہنمائی اور سوادِ اعظم اہل سنت کے عامۃ الناس کا اپنے اکابر پر غیر متزلزل اعتماد انہیں کشاں کشاں بنارس لے آیا۔ ملک کے طول و عرض سے علماء مشائخ، وکلاء، امراء تجار، محنت کش، مزدور غرضیکہ ہر طبقہ کے مسلمان کثیر تعداد میں شامل ہوئے۔

شمس الاطباء حکیم محمد حسین بدر (علیگ) نے جو اس عدیم النظیر اجلاس میں شامل تھے اپنی رپورٹ میں لکھا ہے:

"اس کانفرنس میں
پانچ صد مشائخ
سات ہزار علمائے کرام اور
دو لاکھ سے زائد عوام
نے شرکت کی۔ اس اجلاس میں حضرت سید محمد نعیم الدین مراد آبادی نے لندن سے آئے ہوئے، وزارتی مشن لارڈ کرپس وغیرہ کو بھی شرکت کی دعوت دی لیکن ان لوگوں نے اجلاس کے آخر میں اپنی مصروفیت کی بناء پر عدم شرکت پر معذرت کا تار بھیج دیا۔" [1]

صدر الافاضل مولانا نعیم الدین مراد آبادی نے وزارتی مشن کو دعوت اس لئے دی کہ وہ بطور گورنمنٹ کے نمائندہ وفد کے مسلمانانِ ہند کی شوکت اور ان کے سیاسی موقف کو بچشم خود دیکھ لیں۔ سوادِ اعظم کے اجتماعی موقف اور مسئلہ پاکستان کی حمایت میں اتنا عظیم اجتماع اس دور میں ایک تاریخی مثال ہے جس کی نظیر نہیں ملتی۔ مشائخ اہل سنت کا شوق ملاحظہ ہو کہ پیرانہ سالی، ضعف اور نقاہت کے باوجود امیر ملت پیر سید جماعت علی محدث علی پوری نے کانفرنس میں کرسئ صدارت کو زینت بخشی۔

---

[1] سات ستارے مطبوعہ لاہور ۱۹۷۸ء، ص ۸۳

Marfat.com

اجلاس کے آغاز میں خطبۂ استقبالیہ رئیس المحدثین ابوالمحامد سید محمد، محدث کچھوچھوی صدر مجلس استقبالیہ نے ارشاد فرمایا۔ حضرات علماء اور شرکائے کرام میں اس خطبہ کی دھوم مچ گئی۔ اس خطبہ کی بلاغت وندرت تبصرہ سے بلند ہے۔ اسی اجلاس میں آئندہ کے لئے آل انڈیا سنی کانفرنس کا صدر متفقہ طور پر آپ کو منتخب کیا گیا۔ پانچ سو مشائخ کرام، سات ہزار علمائے عظام اور ایک کروڑ سے زائد سنی مسلمانوں پر مشتمل آل انڈیا سنی کانفرنس نے جو جماعتی متفقہ موقف اختیار کیا وہ یہ تھا کہ پاکستان ہماری زندگی ہے اس کا حاصل کرنا ضروری ہے۔ اس سلسلہ میں (خدانخواستہ) مسلم لیگ اگر مطالبۂ پاکستان سے دستبردار بھی ہو جائے تو آل انڈیا سنی کانفرنس اس مطالبہ سے دستبردار نہ ہوگی۔[له] سنی کانفرنس کے اس اجلاس میں جو قرارداد پاکستان سے متعلق بالاتفاق منظور ہوئی، وہ یہ ہے:

(۱) آل انڈیا سنی کانفرنس کا یہ اجلاس مطالبۂ پاکستان کی پُرزور حمایت کرتا ہے اور اعلان کرتا ہے کہ علماء و مشائخ اہلِ سنت اسلامی حکومت کے قیام کی تحریک کو کامیاب بنانے کے لئے ہر امکانی قربانی کے واسطے تیار ہیں، اور یہ اپنا فرض سمجھتے ہیں کہ ایک ایسی حکومت قائم کریں، جو قرآن کریم اور حدیث نبویہ کی روشنی میں فقہی اصول کے مطابق ہو۔

(۲) نیز یہ اجلاس تجویز کرتا ہے کہ اسلامی حکومت کے لئے مکمل لائحۂ عمل مرتب کرنے کے لئے حسب ذیل ۱۴ حضرات کی ایک کمیٹی بنائی جاتی ہے:۔

صدر الافاضل استاذ العلماء حضرت مولانا نعیم الدین صاحب

صدر الشریعت حضرت مولانا امجد علی صاحب دظلہم

یہ ۲۷ تا ۳۰ اپریل کے اجلاس تاریخی اجلاس تھے۔ جنہیں دیکھ کر مخالفین کے چھکے چھوٹ گئے

له ایضاً، ص ۴۷، حیات صدر الافاضل، ص ۱۸۶

## مجلس سوم ۲۹ اپریل ۱۹۴۶ء بوقت ۹ بجے صبح تا ایک بجے دوپہر اندرون باغ قاطمان
## حسب ذیل تجاویز باتفاق آراء منظور ہوئیں

Marfat.com

## پاکستان

(۱) یہ آل انڈیا سنی کانفرنس کا یہ اجلاس مطالبۂ پاکستان کی پرزور حمایت کرتا ہے، اور اعلان کرتا ہے کہ علماء و مشائخ اہلسنت اسلامی حکومت کے قیام کی تحریک کو کامیاب بنانے کے لئے ہر امکانی قربانی کے واسطے تیار ہیں، اور یہ اپنا فرض سمجھتے ہیں کہ ایک ایسی حکومت قائم کریں جو قرآن کریم اور حدیث نبویہ کی روشنی میں فقہی اصول کے مطابق ہو۔

(۲) یہ اجلاس تجویز کرتا ہے کہ اسلامی حکومت کے لئے مکمل لائحۂ عمل مرتب کرنے کیلئے حسب ذیل حضرات کی ایک کمیٹی بنائی جاتی ہے:۔

حضرت مولانا شاہ سید ابوالمحامد سید محمد صاحب محدث اعظم ہند کچھوچھوی۔ حضرت صدر الافاضل استاذ العلماء مولانا مولوی محمد نعیم الدین صاحب۔ حضرت مفتی اعظم ہند مولانا مولوی شاہ مصطفےٰ رضا خاں صاحب۔ حضرت صدر الشریعہ مولانا مولوی محمد امجد علی صاحب۔ حضرت مبلغ اعظم مولانا مولوی عبدالعلیم صاحب صدیقی میرٹھی۔ حضرت مولانا مولوی عبدالحامد صاحب قادری بدایونی۔ حضرت مولانا مولوی سید شاہ دیوان آل رسول علی خاں صاحب سجادہ نشین اجمیر شریف۔ حضرت مولانا ابوالبرکات سید احمد صاحب لاہور۔ حضرت مولانا شاہ قمرالدین صاحب سجادہ نشین سیال شریف۔ حضرت پیر سید شاہ عبدالرحمٰن صاحب بھرچونڈی شریف (سندھ)۔ حضرت مولانا شاہ سید زین الحسنات صاحب مانکی شریف۔ خان بہادر حاجی بخشی مصطفےٰ علی صاحب (مدراس)۔ حضرت مولانا ابوالحسنات سید محمد احمد صاحب لاہور۔

(۳) یہ اجلاس کمیٹی کو اختیار دیتا ہے کہ مزید نمائندوں کا حسب ضرورت و مصلحت اضافہ کرے۔ یہ لازم ہوگا کہ اضافہ میں تمام صوبجات کے نمائندے لئے جائیں۔

## اظہار تہنیت

(۴) آل انڈیا سنی کانفرنس کا یہ اجلاس حضرت صدر الافاضل استاذ العلماء مولانا مولوی محمد نعیم الدین صاحب مدظلہ ناظم اعلیٰ آل انڈیا سنی کانفرنس و حضرت فخر ملت و طریقت مولانا سید ابوالمحامد سید محمد صاحب محدث اعظم ہند، و حضرت مولانا عبدالحامد صاحب قادری بدایونی ناظم نشر و اشاعت کی ان مساعی جمیلہ پر جو سنی کانفرنس کیلئے فرمائی ہیں انتہائی اخلاص و عقیدت کے ساتھ مبارکباد دیتا ہے، اور یقین رکھتا ہے کہ ان حضرات کی مساعی جمیلہ کا نتیجہ ہے کہ سنی کانفرنس آج اس بلند معیار پر پہنچ رہی ہے، مولیٰ تعالیٰ ان حضرات کو اجر عظیم عطا فرمائے، اور آئندہ بھی کانفرنس کو انکی رہنمائی و مساعی سے مستفید ہونے کا موقع عطا فرمائے۔

Marfat.com

# مکتوب محدث بنام پیر مانکی شریف

الجمعیۃ العالیۃ المرکزیۃ
آل انڈیا سنی کانفرنس
مراد آباد

۸۶ / ۵

حضرت بابرکت دامت مکارمکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

پاکستان کانفرنس پشاور کا دعوت نامہ بغرض آل انڈیا سنی کانفرنس بنارس میں تشریف لانا جبکہ حضرت صدر الافاضل نعیم الملۃ والدین دامت برکاتہم ناظم اعلیٰ آل انڈیا سنی کانفرنس کے لیے بنارس سے باہر شدید حاجت کی بناء پر تشریف لے گئے ہیں اور ۱۲ اپریل کو امید کی جاتی ہے کہ بنارس میں ہوں گے ظاہر ہے کہ پھر ۲۱ اپریل کو پشاور کی ہونا کس طرح ممکن نہیں حضرت کے علم میں آچکا ہوگا کہ آل انڈیا سنی کانفرنس کا اجلاس بنارس میں ۲۷ تا ۳۰ اپریل ہوگا جسکا دعوت نامہ حاضر کیا جاچکا ہے اور یہ کانفرنس حضرت امیر ملت صدر آل انڈیا سنی کانفرنس کی صدارت میں ہو رہی ہے۔ حضرت کی صدارت میں تمام سنی کانفرنس کی نمائندگی کریں گے۔ اللہ تعالیٰ آپکو آپ کے پاک مقاصد میں روشن اور جلد کامیابی نصیب فرمائے جس طرح کا ارادہ منظور خاطر ہے اسکے لیے پاکستان کانفرنس سے زیادہ آل انڈیا سنی کانفرنس اہمیت رکھتا ہے آپ کی تشریف آوری یہاں جبکہ ہندوستان کے ہر صوبہ کے سیکڑوں نہیں بلکہ ہزاروں علماء اور مشائخ کا متفقہ فیصلہ ہے ... اپنے موقف کیلئے اور تمام اسلامی صوبوں کیلئے حاصل کریں گے تو یہ جزائر ایشیا اور یورپ میں یکساں طور پر مقصد کی اہمیت کو نمایاں کردے گی لہذا (حضرت امیر ملت کے نام پر اور مسلمانان سرحد کے جائز حقوق کے نام پر اور پاکستان کانفرنس کے پاک مقصد کے نام پر اور سب سے بڑھ کر سنت کے نام پر اور اسلام کے نام پر) بڑے ادب سے التماس ہے کہ آل انڈیا سنی کانفرنس بنارس کے اجلاس میں اپنی شرکت سے بیکس مسلمانوں کی خبر گیری فرمائی جائے اور تشریف آوری کے وقت سے بذریعہ تار مطلع کیا جائے لاہور میں آپکو ٹکٹ مل سکیگا جو سیدھا بنارس کا ہے فقط

آپکا وفادار

فقیر اشرفی و گدائے جیلانی

ابوالمحامد سید محمد صدر استقبالیہ آل انڈیا سنی کانفرنس

Marfat.com

اخبار دبدبۂ سکندری رامپور نمبر ۲۲ جلد ۸۲

# دربار خواجہ غریب نواز میں ہندستان کے علما و مشائخ کا اہم فیصلہ

## آزاد اسلامی حکومت کیلئے عظیم ترین قربانیاں پیش کیجائینگی

از محترم المقام جناب الحاج شیخ محمد عارفین صاحب ناظم اعلیٰ انجمن تبلیغ الاسلام پھاٹک حبش خاں دھلی

اسلامی ہند کو معلوم ہے کہ گزشتہ مہینے میں دس کروڑ مسلمانوں کی مذہبی نمائندہ جماعت آل انڈیا سنی کانفرنس کا ایک عظیم اجتماع سرزمین بنارس میں منعقد ہوا تھا۔ اس اہم اجلاس میں صوبۂ سرحد۔ سندھ۔ بلوچستان۔ پنجاب یو۔ پی۔ سی۔ پی۔ بمبئی۔ مدراس۔ بنگال۔ اور آسام کے با اثر مشائخ و علماء شریک تھے۔ اس اجلاس میں غور و فکر کے بعد متفقہ طور پر فیصلہ کیا گیا کہ

فرزندانِ توحید کی عزت و حیات کی حفاظت کے لئے پاکستان یعنی آزاد اسلامی حکومت قائم ہونا اشد ضروری ہے لہٰذا اس عظیم مقصد کو حاصل کرنے کے لئے بڑی سے بڑی قربانیاں پیش کرنے کی شاندار تیاریاں کی جائیں۔

الحمد للہ کہ اس عظیم فیصلے کے ماتحت علما و مشائخ نے طوفانی دورے شروع کر دئے ہیں اور انہوں نے اپنے فرائض کی اہمیت کو صحیح طور پر محسوس کر لیا ہے۔ چنانچہ صوبۂ سرحد کے علماء و مشائخ اور آزاد قبائل کے سرداروں کا ایک اہم اور نمائندہ اجتماع حضرت تقدس مآب پیر صاحب مانکی شریف کے زیر اہتمام منعقد ہوا اور اس میں یہ فیصلہ کیا گیا کہ ہم اپنے محبوب مقصد کو حاصل کرنے کے لئے بڑی سے بڑی قربانیاں پیش کریں گے۔

۵ رجب کو دربار خواجہ غریب نواز میں علماء و مشائخ کا

## ایک اہم شاندار جلسہ بمقام اجمیر شریف

منعقد ہو رہا ہے۔ اس جلیل القدر اجتماع میں ہندستان کے تمام صوبوں کے علماء و مشائخ شریک ہو رہے ہیں اس جلسہ میں وزارتی مشن کی تجاویز کے ہر گوشہ پر گہری تنقید کی جائے گی اور آزاد اسلامی حکومت کے قیام کے لئے مناسب پروگرام طے کیا جائے گا۔

Marfat.com

خواجہ غریب نواز اجمیری علیہ الرحمۃ کے سالانہ عرس کے موقع پر دیوان سید شاہ آل رسول علی خاں سجادہ نشین دربار اجمیر کی دعوت اور صدارت میں آل انڈیا سنی کانفرنس کا خصوصی اجلاس ۵-۶ رجب ۱۳۶۵ھ / ۷-۸ جون ۱۹۴۶ء کو اجمیر میں منعقد ہوا۔ اجلاس میں ہزاروں علماء و مشائخ نے شرکت فرمائی۔ ایک لاکھ سے زائد کا اجتماع رہا۔ شرکاء حضرات میں چند کے اسماء گرامی یہ ہیں:۔

مولانا ابوالمحامد سید محمد اشرفی (صدر آل انڈیا سنی کانفرنس)

مولانا سید محمد نعیم الدین صاحب (ناظم اعلیٰ آل انڈیا سنی کانفرنس)

مولانا شاہ محمد عبدالحامد قادری بدایونی (ناظم نشر و اشاعت آل انڈیا سنی کانفرنس)

مولانا شاہ عبدالعلیم صدیقی میرٹھی

حاجی محمد عارفین صاحب

مولانا محمد ابراہیم رضا جیلانی میاں

مولانا مخدوم میاں صاحب

مولانا نذیر حسین دہلوی

مولانا عبدالمجید صاحب

مولانا محمد عابد القادری بدایونی [1]

علماء کی تقاریر کا موضوع بنارس سنی کانفرنس کی منظور کردہ تجاویز پر اعتماد، پاکستان کا حصول، مہا سبھائی تحریک کے مظالم کے خلاف احتجاج اور نفرت، اعراس مقدسہ کے لئے اصلاحی پروگرام وغیرہ امور تھے۔

---

[1] اخبار دبدبہ سکندری رامپور مطبوعہ ۲۰ جون ۱۹۴۶ء ص ۳

Marfat.com

# الخطبة الاشرفیة للجمہوریۃ الاسلامیۃ

## عمدۃ العلماء ابو المحامد سید محمد اشرفی محدث کچھوچھوی قدس سرہ

## آل انڈیا سنی کانفرنس اجمیر (خصوصی اجلاس)

۵-۶ رجب ۱۳۶۵ھ، ۷-۸ جون ۱۹۴۶ء (خواجہ اجمیری علیہ الرحمۃ کا عرس مبارک)

درگاہ معلیٰ اجمیر شریف کی مسجد شاہ جہانی میں خواجہ غریب نواز اجمیری علیہ الرحمۃ کے عرس کے موقع پر آل انڈیا سنی کانفرنس کے عظیم الشان اجلاس حضرت دیوان سید آل رسول علیخاں سجادہ نشین آستانہ اجمیر پاک کی صدارت میں منعقد ہوئے۔ ہزاروں علماء و مشائخ نے شرکت کی ایک لاکھ سے زائد عام مسلمانوں کا اجتماع رہا۔ حضرت مولانا سید محمد اشرفی محدث کچھوچھوی صدر آل انڈیا سنی کانفرنس حضرت صدر الافاضل مولانا نعیم الدین ناظم عمومی و حضرت مولانا شاہ عبد الحامد قادری بدایونی ناظم نشر و اشاعت، حضرت مولانا شاہ عبد العلیم صدیقی میرٹھی، حاجی محمد عارفین، مولانا جیلانی میاں، مولانا نذیر حسین دہلوی، حضرت مولانا سید عبد المجید، مولانا محمد عابد القادری کی تقاریر و مساعی نے اس اجلاس کو کامیاب بنایا[1] صدر آل انڈیا سنی کانفرنس حضرت سید محمد محدث کچھوچھوی نے جو خطبہ اپنے مخصوص انداز میں ارشاد فرمایا اس کا ملخص یہ ہے۔

(۱) اولیاء اللہ کے حضور اور ان کے مزارات کی حاضری کی ساعات بابرکت ہوتی ہیں

---

[1] دبدبہ سکندری رامپور ۲۰ جون ۱۹۴۶ء، ص ۳

Marfat.com

ان کا نیاز مند جہاں کا بادشاہ ہوتا ہے ـــــــ ان کے خدام بصیرت کی نگاہ سے حقائق عالم کا مشاہدہ کرتے ہیں۔

(۲) ہند میں حضرت خواجہ غریب نواز اجمیری علیہ الرحمۃ کے وسیع فیض کا اجمالی تذکرہ۔

(۳) اسلام اور کفر کا امتیاز ـــــــ مسلمان کی تیز نگاہ اثر کو دیکھ کر موثر کا یقین کر لیتا ہے۔ صفات کو دیکھ کر موصوف ذات کا ایقان کر لیتا ہے۔ اس کی تیز نگاہ افلاک کی بلندیوں کے پار اور زمین کے دبیز پردوں کو پھاڑ کر معبود برحق کی لذتِ دید سے سرشار ہو جاتی ہے ـــــــ لیکن کافر کی عقل مظاہر قدرت کی حقیقت کو پالینے سے جب تھک جاتی ہے۔ تو انہی مظاہر ـــــــ سورج، چاند، آگ، پتھر اور درخت وغیرہ ـــــــ کو پوجنا شروع کر دیتی ہے۔

(۴) دین کی اشاعت اور اس کی آزادی کی خاطر اسلاف کے کارناموں کا اجمالی ذکر۔

(۵) اندرون ملک اسلام پر مصائب ـــــــ دین فروشی کی چند مثالیں ودیا مندر، بندے ماترم کا ترانہ، گاندھی کی جے، رنگِ تہمد۔

(۶) بیرون ملک مسلمانوں پر آلام ـــــــ فلسطین میں مسلمانوں کی حالت زار، ابن سعود کا حجاج کرام سے جبریہ ٹیکس لینا۔ انڈونیشیا میں مسلمانوں کے ساتھ ظالمانہ رویہ۔

(۷) دنیائے سنیت کی تنظیم ـــــــ مرکزی دارالافتاء۔ مرکزی دارالقضاء۔ مرکزی دارالتصنیف کا قیام اور خانقاہوں میں ربط و ارتباط۔

(۸) آل انڈیا سنی کانفرنس ـــــــ جمہوریہ اسلامیہ کے بیس ہزار علماء و مشائخ کا عزم صمیم ـــــــ پاکستان کی منزل کو سنیوں کے ہاتھوں قریب سے قریب تر کرنا۔

(۹) پاکستان کے معنی اسلامی قرآنی آزاد حکومت ـــــــ سنی کانفرنس سے مسلم لیگ کا تحریری عہد۔

Marfat.com

[illegible stamp]



7002

THE DAILY ANJAM
DELHI

4 ے 40

Certified cash sale Exceeds that of any Urdu Daily in any part of India

روزانہ
انجام
دہلی

ایڈیٹر سردار علی صابری

جلد ۱۷ — یوم ... نومبر ۱۹۴۶ء ... — نمبر

# قائداعظم کو پیر صاحب مانکی شریف کی معرفت وزیری قبائل کا اہم خط

مدہ خیل قوم وزیری کے سردار ملک ارسلا خان نے حضرت پیر صاحب مانکی شریف کو ایک خط بھیجا ہے جس میں عقیدتمندی ظاہر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ ہم آپ کے مرید ہیں چونکہ آپ نے مسلم لیگ کی حمایت میں کمر باندھی ہے اس لئے ہمارا فرض ہے کہ ہم آپ کی پیروی میں پاکستان کے لئے سر و مال قربان کریں آپ ہماری طرف سے قائداعظم اور جملہ مسلمانان ہند کو یقین دلادیں کہ وزیرستان کے تمام لوگ پاکستان کے لئے ہر قسم کی قربانی کرنے کو تیار ہیں اور قائداعظم کا ہر حکم بسر و چشم منظور کریں گے مسلمانوں کی بہبودی کے لئے [illegible] ہم اسلامی حکومت چاہتے ہیں اور ہندوؤں اور انگریزوں کے ساتھ اس سلسلہ میں ہر قسم کے مقابلہ کے لئے تیار ہیں

(عبدالحکیم خادم مانکی شریف)

Marfat.com

# عرس اعلیٰ حضرت بریلوی
## اور
# تائید تحریک پاکستان

## تقریر۔ حضرت صدر الشریعۃ مولانا امجد علی مصنف بہار شریعت

اعلیٰ حضرت امام اہل سنت مولانا شاہ احمد رضا خاں بریلوی کے پچیسویں عرس مبارک منعقدہ ۲۳ ـ ۲۵ صفر ۱۳۶۵ھ / ۲۸ ـ ۳۰ جنوری ۱۹۴۶ء کو بریلی شریف میں حضرت صدر الشریعۃ اور حضرت صدر الافاضل نے مسئلہ پاکستان پر جو پُر زور تقاریر فرمائیں ان کا ضروری حصہ اخبار دبدبہ سکندری مطبوعہ ۵ فروری ۱۹۴۶ء میں محفوظ ہے اسی موقر جریدہ سے لے کر ذیل میں درج کی گئی ہیں۔

(۱)

"...یہ کانگریس فتنہ عظیمہ ہے وہ ہندوستان سے مسلمانوں کے استیصال کا ارادہ کر چکی ہے اس کی سب سے بڑی آواز یہی ہے۔ یہی اس کا سوراج ہے یہی اس کی آزادی ہے ہم ہمیشہ سے مسلمانوں کو اس کے دام تزویر سے بچانے کی سعی کرتے رہے اور اسکی اسلام دشمنی کا بیدریغ اظہار کرتے رہے۔ خلافت کمیٹی کے زمانے میں مسلمانوں کی بہت سی جماعتیں اس کے تملق وچاپلوسی سے دھوکہ کھا کر ان کے دام فریب میں آگئیں تھیں۔ مگر روزمرہ کے تجربوں نے ان کی آنکھیں کھول دیں اور جو بات ہم بتاتے تھے ان کے معاینہ میں آگئی اور وہ ہندو جو اس وقت محبت کے پردہ میں دشمنی کرتا تھا اب بالاعلان مقابل ہے اور کانگریس

Marfat.com

اس بات کی مدعی ہے کہ وہ تمام ہندوستان کی خود ہی نمائندہ ہے اس باطل دعوے کی تائید کرنے کے لئے اس نے وہی مولوی حاصل کئے ہیں جنہوں نے خدا و رسول سے غداری کی تھی اور جو طمع زر میں آج مشرکین ہند کی زبان بنے ہوئے ہیں اور مسلمانوں کو ان کے دام تزویر میں پھانسنا چاہتے ہیں انتخابات کے موقعوں پر وہ کوشش کرتے ہیں کہ مسلمانوں کا تو ساتھ نہ دیں کانگریس کی حمایت کریں۔ کانگریسی امیدوار کو کامیاب بنائیں علمائے اہل سنت مسلمانوں کو اس فریب کے جال میں پھنستا دیکھ کر صبر نہیں کر سکتے اس لئے ہم مدت سے اعلان کر رہے ہیں اور ہماری تمام سُنی کانفرنسیں جو ملک کے گوشہ گوشہ میں ہر ہر صوبہ میں قائم ہیں۔ کانگریس کے مقابلہ میں پوری جدوجہد کر رہی ہیں چنانچہ پچھلے الیکشن میں ان کانفرنسوں کی کوششیں کامیاب ہوئیں اور کانگریس کو شکست ہوئی۔ سنی کانفرنس کی کوششیں بہت مفید ثابت ہوئیں اس وقت ہم پھر یہی اعلان کرتے ہیں کہ مسلمان کانگریس کو اور کانگریس کے کھڑے ہوئے امیدوار کو کانگریس کی حامی جماعتوں جمعیت علماء دیوبندی پارٹی مولوی حسین احمد کے زیر اثر طوفان برپا کر رہی ہے اس کے علاوہ احرار وخاکسار نیشنلسٹ وغیرہ جن سے کانگریس کو مددیں پہنچ رہی ہیں یا جو کانگریس کی ہواخواہی میں ایڑی چوٹی کا زور لگا رہے ہیں مسلمان ہرگز ان کی فریب کاری میں نہ آئیں۔

حضرت مولانا کی تقریر بڑی غور سے سُنی گئی اور اس اجتماع عام میں ہر فرد بشر گہری عقیدت کے جوش میں وارفتہ تھا بار بار تحسین و مرحبا اور تکبیر کی صدائیں بلند ہوتی تھیں اور مسلمان جو پہلے سے اپنے علماء کی ہدایت کے منتظر تھے اس رہنمائی کے بعد مطمئن ہو گئے۔ انشاء اللہ ان میں سے کوئی بھی کانگریس کی تائید نہ کرے گا بلکہ سب اس درس کے مبلغ ہو گئے جو دوسروں کو بھی یہ پیام پہنچائیں گے اور اپنی پوری قوت سے مسلمانوں کو کانگریسیوں کے پھندے میں آنے سے روکیں گے۔"

Marfat.com

# تقریر:- حضرت صدر الافاضل مولانا نعیم الدین مرادآبادی

## ناظمِ اعلیٰ آل انڈیا سُنّی کانفرنس

حضرت صدر الشریعت کی تقریر کے بعد حضرت صدر الافاضل نے ان کی تائید فرماتے ہوئے ارشاد کیا کہ "الیکشن کے معاملہ میں ہماری اجتماعی کوشش یہی ہے کہ کانگریس کو ناکام کر دیا جائے ہم اس کی خدمت کو مسلمانوں کے حق میں نافع سمجھ کر رضائے الٰہی کے لئے انجام دیتے ہیں مسلم لیگ کو اس سے فائدہ پہنچے تو ہم اس کے امتنان یا شکر گزاری کے متمنی نہیں ہیں جو تحریک مسلمانوں کے نفع کیلئے ہو مسلمانوں کی ہمدردی و محبت سے اس کی تائید ضروری ہے اس کے بعد آپ نے پاکستان کے مسئلہ پر بہت واضح اور مدلل تقریر فرمائی اور بتایا کہ پاکستان کے معنی یہ ہیں کہ ہندوستان کے ایک حصہ میں ایسی اسلامی حکومت قایم کی جائے جو شریعت طاہرہ کے آئین اور فقہی اصول کے مطابق ہو۔ مسلمان یہ عزم کریں تو دنیا کی کوئی طاقت ایسی حکومت قائم ہونے سے روک نہیں سکتی اگر آپ کو پاکستان حاصل کرنا ہے تو آپ اسلامی زندگی حاصل کیجئے اور اسلامی قوانین کے خود پابند ہو جایئے اپنے گھر والوں کو پابند کیجئے۔ تب محلہ والوں پر ان کی بات کا اثر ہوگا۔ پاکستان حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے کہ آپ ظاہر و باطن سے اسلام کے فدائی ہوں اور آپ کے عمل اور آپ کی وضع بتاتی ہو کہ جو مطالبہ آپ کی زبان پر ہے اس کا جذبۂ صادقہ آپ کی رگ و پے میں سرایت کر چکا اور جب آپ کا اس جوشِ صادق کے ساتھ عزم راسخ ہو تو پھر پاکستان کا کوئی بھی روکنے والا نہیں۔

اس تقریر کی دل کشی نے مجمع کو مست بنا دیا اور ہر شخص پاکستان کے جذبہ میں سرشار نظر آرہا تھا"

Marfat.com

# مطالبۂ پاکستان سے متعلق
# آل انڈیا سنی کانفرنس
# کا تاریخی فیصلہ

## آل انڈیا سنی کانفرنس کا فیصلہ

از حضرت صدر الافاضل استاذ العلماء جناب مولانا محمد نعیم الدین صاحب ناظم آل انڈیا سنی کانفرنس - مراد آباد یو۔پی

آل انڈیا سنی کانفرنس کے مخصوص ارکان کی ایک جمعیت وزارتی مشن کی تجاویز اور وائسرائے اور کمانڈر انچیف کی تقریروں پر غور کرنے کے بعد اس نتیجہ پر پہنچی ہے کہ ان تجاویز میں نہ مسلمانوں کے خطرات کا کوئی شافی علاج ہے نہ اس آزادی میں ان کے لئے کوئی بہتری نظر آتی ہے۔ لہٰذا ہماری تسلی بغیر پاکستان کے نہیں ہو سکتی۔ پاکستان کے متعلق یہ اعتراض کہ وہ دو ریاستوں پر مشتمل ہوگا اور ان کے درمیان صدہا میل کا فاصلہ ہوگا اس صورت میں ایک پاکستانی ریاست دوسری پاکستانی ریاست سے تعلقات قائم رکھنے اور نامہ و پیام جاری رکھنے میں درمیانی غیر حکومت کی موافقت اور حسن سلوک کی محتاج ہو گی اس اعتراض نے ہمیں یہ بتایا کہ ہم اپنے مطالبۂ پاکستان میں اتنا اضافہ اور کریں کہ ان دونوں ریاستوں کے مابین مواصلت قائم کرنے کے لئے بقدر ضرورت رقبہ ہمیں اور بھی ملنا چاہئے۔ معترض کے اشارے کا شکریہ۔ سنی کانفرنس ہرگز پاکستان سے دست بردار نہ ہوگی۔

اگر بالفرض مسٹر جناح مطالبۂ پاکستان سے دست بردار ہو بھی جائیں تو بھی سنی کانفرنس اس میں ان کی موافقت نہ کرے گی اور اپنا مطالبۂ پاکستان ضرور حاصل کرے گی مسلمانوں کا یہ حق مل کر رہے گا۔ وزارتی مشن نے یہ صاف نہیں کیا کہ ہندو گروپ کے صوبجات میں مسلمان اقلیت کے جان مال عزت آبرو دین و مذہب زبان تہذیب کی حفاظت کون ضامن ہوگا؟

ایضاً دبدبۂ سکندری رامپور نمبر ۲۲ جلد ۸۴

مطبوعہ ۱۰ جون ۱۹۴۶ء

Marfat.com

# اجلاس انجمن نعمانیہ ہند لاہور

## منعقدہ ۳ مئی ۱۹۴۶ء بمقام شاہی مسجد

## زیرِ صدارت :- حضرت خواجہ محمد قمرالدین، سجادہ نشین سیال شریف

## فخرِ ملت مولانا عبدالحامد بدایونی، ناظم نشر و اشاعت، آل انڈیا سنی کانفرنس کی تقریر کا خلاصہ

۳ مئی ۱۹۴۶ء کو شاہی مسجد، لاہور میں مرکزی انجمن نعمانیہ ہند کا ساٹھواں سالانہ اجلاس شروع ہوا، صدارت کے فرائض حضرت صاحبزادہ خواجہ محمد قمرالدین، زیب آستانہ سیال شریف نے انجام دیئے، مولانا عبدالحامد قادری بدایونی نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ ہندوستان کے مسلمانوں کی تمام خرابیوں کا واحد حل قیام پاکستان میں مضمر ہے۔ پاکستان دس کروڑ مسلمانوں کی زندگی اور موت کا سوال بن چکا ہے ہم آزادانہ زندگی بسر کرنے کے لئے یا تو پاکستان حاصل کریں گے اور یا مٹ جائیں گے دو ٹوک فیصلہ کی گھڑی آ پہنچی ہے ہم پاکستان کی راہ کے ہر روڑے کو ہٹا دینے کا عزم بالجزم کر چکے ہیں۔ وزارتی مشن کو تنبیہ کرتے ہوئے مولانا نے فرمایا اگر دس کروڑ مسلمانوں کی واحد نمائندہ جماعت (مسلم لیگ) کو نظر انداز کرنے کی کوشش کی گئی تو اس کے نتائج نہایت المناک ہوں گے۔"

۴ مئی کو انجمن نعمانیہ کے سالانہ اجلاس کی نشست اسلامیہ کالج کے میدان میں منعقد ہوئی۔ حضرت پیر صاحب مانکی شریف (صوبہ سرحد) نے سہ پہر کی نشست کی صدارت کی اس اجلاس میں مولانا عارف اللہ صاحب میرٹھی اور مولانا عبدالحامد صاحب بدایونی نے تقریریں کیں۔"

(اخبار دبدبہ سکندری رامپور، مطبوعہ ۱۳ مئی ۱۹۴۶ء، ص ۵)

Marfat.com

# سُنّی کانفرنس شاہجہان پور (یوپی)

## منعقدہ جمادی الثانی ۱۳۶۵ھ / مئی ۱۹۴۶ء

تقریر:- حضرت مولانا مفتی محمد دانش علی فریدی صدر مدرس مدرسہ فیض عام شاہجہانپور

جس پاک مقصد کے لئے ہم اور آپ یہاں جمع ہوئے ہیں وہ نہایت ہی اہم ہے. ضرورت ہے ہندوستان میں سُنیت کی تبلیغ و اشاعت کرنے والی پہلی یہ جماعت ہے میرا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ اس سے قبل آپ حضرات اپنے اس فریضے کو بھولے ہوئے تھے یہ بھی مطلب نہیں کہ قبل ازیں تبلیغ مفقود تھی بے شک کسی زمانہ میں ہماری تبلیغ کا سلسلہ منقطع نہ تھا یہ مقدس کام حاملان دین متین ہمیشہ انجام دیتے رہے ہاں ضرور تھا کہ پیشتر یہ سب کچھ انفرادی طور پر ہوتا رہا ممکن ہے کہ ازمنہ ماضیہ کے لئے وہی طریقہ انسب ہو مگر اب وہ زمانہ نہیں رہا. آج جبکہ دنیا کا ہر فرقہ منظم ہے عالم میں انقلاب کی آندھیاں چل رہی ہیں جو نہ صرف ملکوں کو بلکہ قوموں کو اپنے طوفانی تھپیڑوں میں لے کر تباہ و برباد کرنا چاہتی ہیں. ہمیں اس نازک دور میں طوفانی کشمکش میں اپنا سچا مذہب و ملت باطل کے اختلاط سے بچا کر محفوظ رکھنا ہے اپنی تہذیب کلچر. روایات دنیا کی تمام قوموں اور مذہبوں سے ممتاز رکھنا ہے. دنیا کی ہر قوم عالم کا ہر فرقہ اپنی اپنی تنظیم کر رہا ہے اپنی پوری قوت کے ساتھ حوادثات زمانہ کا مقابلہ کرنے کو تیار ہے ہندو ایک طرف اپنی طاقت بڑھا رہا ہے اور چاہتا ہے

Marfat.com

کہ مسلم اقلیت کو اپنی اکثریت کے معدہ میں متحدہ قومیت کا چورن کھا کر ہضم کر جائے دوسری طرف ایک وہ فرقہ بھی ہے جو ہمارے ہی بھائیوں کا ہے ان میں ہمارا ہی خون دوڑ رہا ہے کوتاہ فہمی نے انہیں باطل عقائد کا شکار بنا دیا ہے ہدایت کے سیدھے راستہ سے ہٹ کر گمراہی پر مجتمع ہو گئے فرعونی و قارونی طاقتوں کی حمایت بھی انہیں حاصل ہو گئی ہمارے مدمقابل منظم ہو کر آ گئے کھلم کھلا ہم کو گمراہ کہہ کر عامۃ المسلمین میں ضلالت و بے دینی پھیلانے کی شرمناک کوشش کر رہے ہیں عامۃ المسلمین ان کی مقدس صورتوں سے دھوکہ کھا رہے ہیں۔ گمراہ اور کور باطن فرقہ ایک حد تک عام اور جاہل مسلمانوں میں اپنی علامیت و تشیخ تقدس و تورع خطابت و کتابت کا سکہ جمانے میں کامیاب بھی ہو گیا ہے تیسری طرف وہ گروہ ہیں جو مسلمان ہونے پر فخر کرتے ہیں لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھتے ہیں مگر سچے مسلمانوں عاملان سنت نبویہ کو کافر سمجھتے ہیں برا بھلا کہتے ہیں۔ زبان طعن و تشنیع دراز کرتے ہیں تہذیب جدیدہ اور علوم مشرقیہ کے بل بوتے بہت کچھ گمراہ کن اور مہلک پروپیگنڈا کرتے ہیں۔ اور سب کے سب منظم ہیں اگر کوئی فرقہ غیر منظم تھا تو وہ جس کی مرادا میں تنظیمی پروگرام مضمر ہے۔

آج جبکہ آزادی ہند کا مسئلہ درپیش ہے وہ دن قریب ہے کہ قومی حکومتیں بنائی جائیں قومی حکومت کا ٹھوس ضروری اور منصفانہ مطالبہ کرنے والی جماعت صرف مسلم لیگ ہے جس نے نہایت بیدار مغزی کے ساتھ عامۃ المسلمین کے جذبات کی صحیح ترجمانی کی ہے۔

یہ تو ظاہر ہے کہ قومی حکومت بنے گی اور ضرور بنے گی خواہ مسلمانوں کو قربانیاں دینی پڑیں۔ خون بہانے کی ضرورت پیش آئے۔ بدر اور احد کا خاکہ دوبارہ مرتب کرنا ہو۔ پانی پت کا میدان سر کرنا ہو بہرحال مسلمان پاکستان حاصل کرنے کے لئے سب

Marfat.com

کچھ کر سکتا ہے۔ بحمد اللہ مسلمان مرنا بھی جانتا ہے اور جینا بھی۔ وہ حصول پاکستان میں اپنے خون کا آخری قطرہ تک بہانے سے دریغ نہ کرے گا۔ کیونکہ پاکستان ہی میں مسلمانوں کی آزادی کا راز مضمر ہے۔ ہندوستان میں اسلام بغیر پاکستان کے آزاد نہیں رہ سکتا ہے تبلیغ سنت کے لئے پاکستانی اسلامی حکومت کا قیام از حد ضروری ہے تاکہ جمہوری حکومت ہو فقہی قانون، خدائی رواج ہو۔ ہر رنگ پر سُنیت کی بہار، رحمت کی پھوار ہو۔ آزاد ہندوستان میں آزاد جمہوری مملکت ہی اس کی ضامن وکفیل ہو سکتی ہے۔ مسلم ہند کا فریضہ ہے کہ ہر گراں سے گراں قیمت پر پاکستان کا سودا خریدنے کے لئے کمربستہ رہے ہم حق پر ہیں خدا ہمارے ساتھ ہمارا مطالبہ کم سے کم ہے۔ منصفانہ ہے خدا بھی ہماری ضرور مدد کرے گا انشاء اللہ و رسولہ ہم اس مقدس نصب العین کو حاصل ہی کر کے ہی دم لیں گے۔

ہندو ہماری آزادی کا مخالف ہے وہ مہا سبھائی ذہنیت رکھتا ہے رام راج کے قیام کے خواب دیکھ رہا ہے۔

ہر طرف سے مخالفت کا ہجوم جو سیاسی و تمدنی ٹیلوں کی آڑے کر دین بیضا کو شکار کرنا چاہتے ہیں علمائے اہل حق نے اس ماحول کی بنا ضی کی عالم باعمل حضرت مولانا محمد ابراہیم صاحب فریدی سمتی پوری مدظلہ نے بدایوں اور بریلی کے علماء کے بچھڑے ہوئے دل ملانے کی کامیاب کوشش کی جس کا نتیجہ آج ہم آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں کہ صدر الافاضل حضرت مولانا نعیم الدین صاحب کی کوششوں نے حضرت محدث اعظم سید محمد صاحب کچھوچھوی کی امداد نے حاملان سُنیت کا منتشر شیرازہ مجتمع کیا اور سب کو ایک مرکز پر متحد کر دیا جس کا پہلا اجلاس خطیب شہر حضرت مولانا عبد الحامد صاحب بدایونی کی کوششوں سے نہایت کامیابی کے ساتھ ختم ہوا۔ مجھے انتہائی خوشی ہے کہ ہمارا تنظیمی دور نہایت کامیابی کے ساتھ شروع ہو کر ترقی کی راہ

Marfat.com

میں گامزن ہو رہا ہے پرآشوب اور پرفتن زمانے میں ضروری تھا کہ اسلامیان ہند کی سیاست کے علاوہ ایک ایسی مذہبی تنظیم قائم ہو کہ جو آفتاب نبوت کی روشنی میں عام مسلمانوں کو سیاسی و مذہبی راستہ دکھائے مفاد عامہ پر دینی نقطۂ نظر سے غور کرے اُن کے فلاح و بہبود کے لئے کوشاں ہو۔ سنتے ہیں کہ اتحاد کسی زمانے میں مسلمانوں کا حصہ تھا کہتے ہیں کہ اتفاق وحدت کو مسلمانوں کے علاوہ کوئی جانتا بھی نہ تھا۔ مسلمان حکما کا قول ہے کہ خدا کی وحدانیت اور کعبۃ اللہ کی مرکزیت نے دراصل لونی و قبائلی امتیازات کو مٹا کر اصل انسانی وحدت کی خبر دی ہے اسی اتحاد کے بل بوتے پر ہم نے دنیا کے اکثر حصے پر حکومت کی ہے اور ہندوستان پر بھی۔ تفرق و انتشار کبھی ہندوؤں کا طغرائے امتیاز تھا اسی بنیاد پر ہم ہمیشہ ان پر خدا کا نام لے کر فتحیاب ہوتے رہے اب یہ اخوت و اتحاد خواب خرگوش ہو گیا ہند و ہم سے زیادہ منظم ہے ہماری ایک ایک کر کے اچھی عادتیں اس نے اختیار کرنا شروع کر دیں ہم ان کو بھلاتے گئے۔ نتیجہ ہمارے سامنے ہے جن پر کل ہم حاکم تھے اُن کی وزارتیں آج ہمارے سروں پر مسلط ہیں علی الاعلان ہم پر مظالم ہو رہے اور ہو چکے ہیں۔ علی گڑھ و بھوجی جھانسی کے واقعات تازہ دل و جگر میں خراش پیدا کر رہے ہیں مسجدوں کی بے حرمتی ہو رہی ہے۔ ہم سُن کر سوائے افسوس کرنے یا چند غلامانہ تجویزیں پاس کرنے کے اور کچھ نہیں کر سکتے۔ دوہری غلامی میں طوق ہے ایک انگریز کی دوسرے ہندو کی ایک مشرک دوسرے اہل کتاب ایک وزارت دوسرے سامراجی ذہنیت کی شہنشاہیت یہ لعنت ہم پر کیوں ہے، غلامی کا جُوا ہماری گردنوں پر کس لئے ہے جواب ایک اور صرف ایک ہے اور وہ یہ کہ ہم صرف نام کے مسلمان ہیں نہ ہمارے اعمال و افعال ہی ٹھیک ہیں اور نہ تنظیم ہی درست ہے۔

پس اگر ہم شعائر اللہ کی حرمت چاہتے ہیں تو اعلائے کلمۃ اللہ کر کے مسلمانوں کو با عمل بنائیں اگر ہم ماضی کی تاریخ دہرانا چاہتے ہیں کھوئی ہوئی عظمت واپس لینا چاہتے ہیں تو ہمارا

Marfat.com

اولین فریضہ ہے کہ ہم خود رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام پر سر جھکائیں اور دوسروں کو اس طرف متوجہ کریں۔ سنی کانفرنس اسی مقصد کے لئے قائم ہوئی ہے کہ فرزندان توحید کو حبل اللہ کے رشتہ میں جکڑ کر باعمل بنا دے اقتصادی و مذہبی کمزوریوں کا قلع قمع کرے مدنی نبی کی عزت وعظمت کا سکہ دل کی گہرائیوں میں جما دے انسانوں کی گردنیں خداوند قدوس کے دربار میں جھکا کر دنیا و مافیہا پر سربلند کر دے موجودہ انقلابات کے طوفان سے دین فطرت کو محفوظ رکھے۔ آخر میں فرزندان توحید سے گذارش ہے کہ وہ اپنے مذہب وملت کو ترقی دینے میں ہمارا ہاتھ بٹائیں۔ سنی کانفرنس کے زعماء و علماء کے احکام پر اپنا سر جھکائیں اور جماعت کو وسیع بنانے میں اپنی امکانی کوششیں صرف کردیں وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العٰلمین۔

(اخبار دبدبہ سکندری رامپور، ۲۷ مئی ۱۹۴۶ء، ص ۶، ۷)

Marfat.com

# اجلاس سُنّی کانفرنس

## پھپوند منعقدہ ۲۰ - مئی ۱۹۴۶ء

زیر صدارت :- پیرزادہ حضرت بشیر میاں صاحب خیرآبادی

## مُجاہد ملت مولانا عبدالحامد بدایونی، ناظم نشرواشاعت آل انڈیا سُنی کانفرنس کی تقریر کا خلاصہ

نوٹ : سُنی کانفرنس پھپوند کے اس اجلاس میں مولانا سید مصباح الحسن زیب آستانہ پھپوند نے مولانا بدایونی سے فرمایا کہ آل انڈیا سُنی کانفرنس، بنارس کی پاس کردہ تجاویز، مسائلِ حاضرہ اور وزارتی ڈیلی گیشن کی سفارشات نیز مسئلہ پاکستان پر اہل سنت و جماعت کے موقف پر روشنی ڈالیں۔
چنانچہ آپ نے اپنی تقریر میں جو ارشاد فرمایا، اسے مولانا سید اعزاز حسن، سیکرٹری ڈسٹرکٹ سُنی کانفرنس پھپوند نے ضبط تحریر میں لاکر طبع کروادیا۔

مسنونہ خطبہ کے بعد آپ نے ارشاد فرمایا ”آل انڈیا سُنی کانفرنس چاہتی ہے کہ مشائخ و علمائے اہلِ سنت میں باہمی ارتباط پیدا ہو ہماری خانقاہوں کو تبلیغ واشاعت کا مرکز بنایا جائے بزرگوں کے اعراس سے ہر مرید ایک جذبۂ دینی لے کر جائے۔ مدارس دینیہ منظم ہوں عنقریب (آل انڈیا سُنی کانفرنس کے مجوزہ پروگرام کے مطابق) ایک دارالمبلغین بدایوں میں کھولا جائے گا جہاں سے مبلغین تیار کر کے مختلف قطعات میں روانہ کئے جائیں گے۔

آل انڈیا سنی کانفرنس مسائل حاضرہ میں مذہبی حیثیت سے راہنمائی کرے گی ہماری کانفرنس بنارس میں اسلامی حکومت کے قیام کے لئے طے کر چکی ہے کہ اکثریت والے صوبجات

Marfat.com

میں صرف وہی حکومت اسلامی حکومت کہی جا سکے گی جو قرآن کریم اور احادیث نبویہ کی روشنی میں فقہی اصول کے مطابق بنائی جائے اور ایسی حکومت کے حصول کے لئے ہمارا ہر شیخ طریقت اور عالم ہر قربانی دینے کے لئے تیار ہے. مسئلہ پاکستان پر حضرت ممدوح نے اپنے خاص انداز میں روشنی ڈالی۔

آخر میں آپ نے فرمایا مجھے بکثرت احباب وزارتی کمیشن کی سفارشات پر استصواب کر رہے ہیں چونکہ آل انڈیا مسلم لیگ کے صدر (قائد اعظم) نے ہنوز کوئی بیان نہیں دیا ہے. اس لئے میں فی الحال اس پر زیادہ تفصیل سے کہنا مناسب نہیں سمجھتا. لیکن ذاتی طور پر میں اس قدر کہہ سکتا ہوں کہ مشن مسلمانوں کو اپنے گورکھ دھندے میں پھانسنا چاہتا ہے. مشن کی سفارشات کرپس مشن سے بھی بدتر ہیں، کہیں کہیں مشن نے مسلمانوں کے آنسو پونچھنے کی مضحکہ خیز کوشش کی ہے نہ تو مطالبہ پاکستان ہی تسلیم کیا گیا ہے نہ مسلم لیگ کے پیش کردہ دوسرے اہم اجزاء پر دیانتداری سے (توجہ) کی گئی ہے. اکثر و بیشتر کانگریس کی ترجمانی کرتے ہوئے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ہندو زعماء کے پورے کے پورے الفاظ صفحات پر نقل کر دیئے گئے ہیں. سفارشات حد درجہ گمراہ کن ہیں البتہ جماعتی حیثیت سے مسلم لیگ کا جو بھی فیصلہ ہوگا اس پر عمل کیا جانا ضروری ہوگا. مسلم لیگ ورکنگ کمیٹی اور کونسل کی میٹنگوں میں یقیناً اس سفارشات پر بحث لائی جائے گی۔

مسلمانوں کی سیاسی زندگی کے لئے پاکستان کے سوا کوئی دوسرا طریقہ حکومت قابل عمل نہیں ہو سکتا مسلمان اس راہ میں ہر مصیبت کے لئے تیار ہیں.

حضرت خطیب اعظم کی وجد آفریں تقریر نے سامعین کے قلوب پر اپنے گہرے تاثرات قائم کر دیئے آپ بمعیت مولانا قاضی یوسف حسن صاحب رحمانی ۱۲ مئی کو فیروز آباد کے جلسہ مسلم لیگ کی شرکت کے لئے پھپھوند سے واپس ہوئے۔

(اخبار دبدبہ سکندری مطبوعہ ۱۰ اجون ۱۹۴۶ء، ص ۶)

Marfat.com

# سُنّی کانفرنس کراچی منعقدہ ۱۲-۱۳ اکتوبر ۱۹۴۶ء

## زیر صدارت :- مولانا قاری شاہ غلام رسول قادری

## مولانا عبد الحامد بدایونی کی تقاریر کا خلاصہ

### از قلم: صاحبزادہ علی القادری، نائب ناظم جمعیت سُنیہ جامعہ قادریہ کراچی

حضرت مولانا الحاج شاہ عبد الحامد صاحب قادری بدایونی (پروپیگنڈا سیکرٹری آل انڈیا سنی کانفرنس) دامت برکاتہ نے اپنی پردرد و ولولہ انگیز تقاریر میں آل انڈیا سنی کانفرنس کے دیرینہ نمائندوں کی بارہ تیرہ سالہ سیاسی و مذہبی خدمات اور تعاون خیر کی درخشندہ کامیابیوں کا تذکرہ فرمایا جو "مسلم لیگ" کو حاصل ہوئیں۔ دوران تقریر آپ نے غداران ملت کانگریسی مسلمانوں اور ہندو لیڈروں کی مسلم کش پالیسی پر تبصرہ فرماتے ہوئے کہا کہ مسلمانوں کو کانگریسیوں کے "کوئیٹ انڈیا" والے نعرے کو یاد رکھنا چاہئے جو موجودہ عبوری حکومت کے جلووں سے سوراج مانگنے والوں کی آنکھوں کو خیرہ کر رہا ہے۔ اور ہندوستان کی مقبول عام "اردو زبان" کی تخریب کے لئے آسان وسہل اردو تلفظ کی بجائے ہندی انتہائی ناگفتہ بہ تلفظات کو اس میں جبراً ٹھونسا جا رہا ہے۔ ہندو پاکستان کے بننے سے کیوں ڈرتے ہیں اس لئے کہ ان کو "افغانستان بابوں" سے ڈر لگتا ہے کہ کہیں یہ سارے ہندوستان پر قبضہ نہ جمالیں مجھے تحریک خلافت کے لیڈروں سے گفت و شنید کرنے کا بھی موقع ملا ہے اور میں اُن کے ساتھ شریک کار رہا ہوں۔ یہ حضرات مولانا

Marfat.com

شوکت علی و محمد علی نور اللہ مرقدہٗ کی جوتیوں کا صدقہ ہے جنہوں نے گاندھی کو سیاسی گُر سکھلائے علاوہ ازیں. مَیں اُن نام نہاد مسلمانوں سے پوچھتا ہوں جو کہتے ہیں کہ "سُنی کانفرنس" کیوں بنی؟ مَیں دریافت کرتا ہوں کہ "جمعیت علمائے اسلام" کیوں بنی! جب وہ بنی تو یہ بھی بنی. اور جمعیت العلماء اسلام کے صدر مولانا شبیر احمد عثمانی بن گئے. کیا آپ کو معلوم نہیں کہ جمعیت العلماءِ اسلام ایسے افراد پر مشتمل ہے جو پہلے کانگریس کے اجارہ دار رہ چکے ہیں. اس کے علاوہ اکثر علماء ایسی درس گاہ کے فارغ التحصیل ہیں جو کانگریسی ذہنیت کے نشوونما کی حامل ہے. اور آج اس پر "ترنگا جھنڈا" لہرایا جا رہا ہے. مولوی حسین احمد جو خود کو "مدنی" کہلواتا ہے، حرمین الشریفین میں اپنی زبان سے کہہ رہا تھا کہ "ہندوستان میں مرنا اور کانگریسیوں کی خدمت کرنا جوارِ رسول میں مرنے اور مسجد نبوی میں درس دینے سے افضل ہے (نعوذ باللہ من سوء العقائد)

اس کے برعکس مَیں بڑے فخر سے کہتا ہوں. کہ "مسلم لیگ" کو معراج پر پہنچانے والے خدا کے فضل سے "سنی کانفرنس" ہی کے دیرینہ نمائندے اور سربرآوردہ حضرات تھے اور ہیں. مولانا شوکت علی اور مولانا محمد علی مرحوم کون تھے؟ میرے بھائی مولانا عبد الماجد قادری بدایونی علیہ الرحمۃ کون تھے؟ مولانا فاخر علیہ الرحمہ کون تھے؟ یہ سب کے سب سنی کانفرنس کے نمائندے اور "مسلم لیگ" کو پروان چڑھانے والے بہترین سیاسی لیڈر تھے. مَیں سب حاضرین جلسہ سے دریافت کرتا ہوں تم بھی بولو. آیا سنی کانفرنس کے یہ اصول مثلاً "خانقاہی اصلاحی نظام"، "دینی مدارس و مساجد کی تنظیم"، "مرکزی دار الافتاء و دار المصنفین" کا قیام بُرا ہے؟ —— سب حاضرین نے متفق ہو کر کہا "نہیں ہرگز نہیں"

تو پھر آپ سب کو مَیں وہی بات کہدینا چاہتا ہوں جو ایک ہفتہ قبل قائد اعظم سے کہی تھی کہ اگر مُسلم لیگ اپنے مطالبہ "پاکستان" سے ہٹ گئی تو کیا پروا - مگر آل انڈیا سُنی کانفرنس ہرگز مطالبۂ پاکستان سے نہیں ہٹ سکتی اگر خدا نے چاہا اور اس کے مقدس

Marfat.com

حبیب کو منظور ہوا تو ہم ہر ممکن طریق پر پاکستان حاصل کر کے رہیں گے۔ میں آپ سب حاضرین سے دریافت کرتا ہوں کہ "قائداعظم" آپ کے امام ہیں؟ حاضرین نے کہا ــــ نہیں۔ کیا مذہبی پیشوا یا پیر ہیں ــــ حاضرین نے کہا نہیں ہرگز نہیں۔ تو میں آپ کو بتلاؤں کہ وہ کیا ہیں۔ سن لو! "وکیل السیاستہ" قائداعظم سیاسی وکیل ہیں جو موجودہ فرنگی سیاست کے پیچوں سے اچھی طرح واقف ہیں۔

آخر میں میں آپ سب سُنی مسلمانوں سے اپیل کرتا ہوں کہ اگر تمہیں پاکستان حاصل کرنا ہے تو اپنی مساجد کی تنظیم کرو اور خود نماز کے پابند ہو جاؤ اور جمعیت سنیہ کراچی کے ساتھ اشتراک عمل کرو۔

(دبدبۂ سکندری رامپور جلد نمبر ۸۴، شمارہ ۴۴/۴۵
مورخہ ۱۱ نومبر ۱۹۴۶ء ص۔ ۳ )


# اطلاع عام

حضرات! چکوال میں درس نظامی کی معیاری درسگاہ عرصہ سے قائم ہے۔ جہاں سے سینکڑوں طلباء فارغ التحصیل ہو کر ملک کے کونہ کونہ میں سرگرم عمل ہیں۔ وہاں بی۔ اے کی تیاری بھی کرائی جاتی ہے۔ آپ حضرات اپنے بچوں کو وہاں داخل کرائیں۔ اور جامعہ ہذا کے ساتھ ہر قسم کا تعاون فرما کر ثواب دارین حاصل کریں۔

ناظم جامعہ اسلامیہ غوثیہ تلہ گنگ روڈ، چکوال


Marfat.com

# سنی کانفرنس کراچی منعقدہ ۱۲ — ۱۳ اکتوبر ۱۹۴۶ء

## زیر صدارت: مولانا قاری شاہ غلام رسول قادری

## علامہ محمد عبد العلیم صدیقی میرٹھی کی تقریر کا خلاصہ

### از قلم:- صاحبزادہ علی القادری نائب ناظم جمعیت سنیہ جامعہ قادریہ کراچی

شیخ الملت، امیر الطریقت حضرت علامہ الحاج شاہ محمد عبد العلیم صاحب قبلہ صدیقی میرٹھی دامت برکاتہم نے تقریر فرمائی جو مسلم اور غیر مسلم دونوں طبقوں میں بے حد پسند کی گئی. آپ نے اپنے مخصوص طریقۂ تبلیغ سے قرآن و حدیث اور فلسفہ و سائنس کے جدید نظریہ پر نظام الٰہی کے عالمگیری اصول اطاعت پر نہایت ہی عمیق ترین محققانہ و فاضلانہ تقریر سے یہ ثابت کیا کہ موجودہ کانگریسی حکومت کے نظام عمل اور ہمارے پاکستانی نظام عمل میں ایک ایسا فلک بوس فرق ہے کہ جس کو ہم کسی صورت منظور نہیں کر سکتے. ہمارا پاکستانی نظام عمل ایک مافوق البشر کا لایا ہوا، سکھایا ہوا، زمانہ ہائے ماضی، حال، مستقبل کے قدرتی قوانین پر مبنی ہے. دنیاوی حکومتوں کے قوانین لمحہ بہ لمحہ، روز و شب ترمیم و اضافہ کے ساتھ بدلتے رہتے ہیں مگر اس مافوق الفطرت ہستی (یعنی حضرت سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) کا لایا ہوا قرآنی نظام عمل اور قوانین حکومت ترمیم و تنسیخ سے مبرا، زمانہ ہائے ماضی و حال و مستقبل پر حاوی ہے.

ایک پروفیسر صاحب لکھتے ہیں کہ گذشتہ آسمانی کتب اور الہامی لٹریچر جس پر یہود و نصاریٰ اور دوسری غیر مسلم قوموں کو دعویٰ ہے کہ یہ واقعی آسمانی و الہامی کتب ہیں پورے وثوق سے نہیں کہہ سکتے کہ ہمارا دین سچا اور ہماری کتابیں ہر نوعیت کے تغیر و تبدل اور ترمیم و تنسیخ سے پاک ہیں. جہاں تک میری تحقیق ہے (یعنی پروفیسر کی) میں بلاتردد

Marfat.com

کہتا ہوں کہ یہ خود ساختہ کتابیں "آثار قدیمہ" کے ہزارہا سالہ مدفونہ قلمی نسخوں کا فراہم کیا ہوا اچربہ ہے!

دنیاوی حکومتوں کے بڑے بڑے ماہر علوم فلکیات نجوم وغیرہ اپنی پیش گوئیوں پہ پورے وثوق سے کوئی "نظام حیات" نہیں مرتب کر سکتے۔ کہتے کچھ ہیں اور ہوتا کچھ ہے۔

لیکن ہمارے "قدرتی پاکستان" کا حقیقی بانی و علمبردار ما ینطق عن الہوی ان ہو الا وحی یوحیٰ کی تائید خداوندی سے بنی نوع انسان کے لئے ایک مکمل نظام حیات پیش کر رہا ہے۔

ہمارے مشائخین و صوفیائے کرام جو "معرکۂ غدر" سے خانقاہوں میں بیٹھے ہوئے اپنے اعلیٰ جرنیلوں کی ہلاکت اور بہادروں کے ضائع ہونے کے تاسف میں خلوت نشین ہو گئے تھے، آج پھر نئی جانبازان اسلام کی فوج کو تعلیم و تربیت دے کر میدان میں لا کھڑا کیا ہے۔ کہاں گئے وہ طعنہ دینے والے؟ آئیں اور دیکھیں کہ ہمارے صوفیا و مشائخ نے اپنی روحانی قوت سے جو خاموش بیٹھے ہوئے خانقاہوں میں "پاکستانی لشکر" کی تعلیم و تربیت میں مشغول تھے کیا کام کیا ہے!

علامہ موصوف نے آیت ولا تسبوا الذین الخ کو استدلالاً پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ ہمارا خدا کسی کے مذہبی اوتاروں اور بزرگ ہستیوں کے سب و شتم کرنے کی اجازت نہیں دیتا۔ یہاں تو شمشیر عشق کے کارنامے ہیں بمصداق ؎

بسیار دیدہ ام کہ یکے راہ دو کرد تیغ شمشیر عشق بیں کہ دو تن را یکے کند

آج ہمارے خانقاہ نشین و مشائخین اور علمائے کرام و صوفیائے عظام اپنی مذہبی مرکزی تنظیم کے لئے اپنے منتشر شیرازے کو امن اتحاد و تنظیم میں سمیٹنے کے لئے میدان عمل میں تشریف لائے ہیں۔ اب میں اپنی تقریر کو ختم کرنے سے پیشتر "جمعیت سنیہ" کراچی کو آئندہ تعمیری پروگرام پیش کرتا ہوں۔ میں تمام بلاد اسلامیہ ممالک عربیہ کی سیاحت کر چکا ہوں مگر جتنی دینداری ہندوستان میں ہے اتنی کہیں نظر نہ آئی یہ خدا کا فضل ہے لہذا جمعیت عالیہ سنی رضا کاروں کی تنظیم کا کام شروع کرے۔ زیادہ سے زیادہ تعداد میں جمعیت کے

Marfat.com

اراکین بنائے اور ہر محلہ کی مسجد کے ساتھ ایسے رضا کار بنائے جو اسلام کے بنیادی اصول خمسہ (روزہ، نماز، حج، زکوٰۃ، کلمہ) پر حلف پابندی اٹھا کر خود بھی عمل کریں اور دوسروں کو بھی یہ دعوت عمل پہنچائیں۔"

(منقول از اخبار دبدبہ سکندری رامپور، جلد ۸۴ شمارہ ۵ مطبوعہ ۱۱ ار نومبر ۱۹۴۶ء ص ۳، ۴)

# حضرت علامہ سید محمد اشرفی محدث کچھوچھوی

## (صدر آل انڈیا سنی کانفرنس) کی تقریر

## از قلم:- صاحبزادہ علمی القادری

نائب ناظم جمعیت سنیہ جامعہ قادریہ کراچی،

"راس المحدثین، رئیس المتکلمین حضرت علامہ الحاج سید محمد محدث صاحب قبلہ جیلانی کچھوچھوی (صدر اعظم آل انڈیا سنی کانفرنس) دامت برکاتہم العالیہ کینے کو" تبلیغی کانفرنس انٹی سیتارتھ پرکاش" کے سلسلے میں کراچی تشریف فرما ہوئے۔ مگر جمہوریت اسلامیہ کے مشن اور صدر اعظم آل انڈیا سنی کانفرنس کی حیثیت سے مسلمانان کراچی سے جو خطاب فرمایا، وہ سنی کانفرنس ہی کے اغراض و مقاصد کے متعلق تھا۔ اس لئے حضرت صدر اعظم مدظلہ، کی بصیرت افروز تقریر دل پذیر کا کچھ ملخص جو تحت الشعور میں کم و بیش محفوظ ہے، سپرد قلم کرتا ہوں۔

حضرت صدر اعظم مدظلہ، نے اپنی صدارتی تقریر میں آیتہ ماکان اللہ لیذر المومنین علی ما انتم علیہ حتی یمیز الخبیث من الطیب کی نہایت عمدہ تفسیر فرماتے ہوئے حالات حاضرہ اور سیاست موجودہ پر لطیف انداز میں تبصرہ فرمایا۔ آپ نے فرمایا مجھے چند دیندار بھائیوں نے فضائل رسول پر کچھ بیان کرنے کی درخواست کی ہے اور چند لوگوں نے پاکستان کو قرآن و حدیث کی روشنی میں بیان کرنے کی التماس کی مگر یہ اسٹیج تبلیغی کانفرنس کا ہے اور ماشاء اللہ تین دن سے جس قسم کی اسٹوڈینٹ تبلیغ اس اسٹیج پر ہو رہی ہے، وہ میں آج تین دن سے دیکھ رہا

Marfat.com

ہوں اور دماغ میں نوٹ کر رہا ہوں۔ علاوہ ازیں اس سیاسی پلیٹ فارم پر جہاں اور لوگوں نے اپنے اصولوں کو خیرباد کہا ہے مجھے بھی اپنے ان اصولوں کو علیحدہ رکھ کر قومی و ملی اجتماعی نظریہ سے کچھ کہنا پڑے گا۔ اور میں نہیں سمجھتا ہوں کہ پاکستان کے اصول سمجھانے میں ایسی کونسی سخت مشکل آن پڑی کہ جس کے لئے کسی مذکر اور مؤنث کو نہیں چھوڑا جاتا ہے بھی اسٹیج[1] پر لانا پڑتا ہے۔

آج عالم دنیا میں "امنِ انسانیت" کی تلاش ہے۔ بڑی بڑی سلطنتیں اپنی اقتصادی کو مادیاتی تصرف "ایٹم بم" وغیرہ سے امنِ انسانیت کی لہر دوڑانا چاہتے ہیں مگر ان کی باہمی مفاہمت ہی نہیں ہے متعلق۔ ہر ایک اپنے اقتدار کو کام میں لانا چاہتا ہے۔ اور دنیا کا یہی دستور چلا آرہا ہے کہ اگر اُسے کتنی ہی فائدے کی بات بتلائی جائے مگر وہ اسے نقصان وہ ہی سمجھتی ہے۔

خدا کا محبوب کائنات کے بسنے والوں کو بتلا رہا ہے کہ دنیا کی تمام چیزیں اور مخلوقاتِ ارضی و سماوی، چاند، سورج، مٹی، ہوا، پانی، آگ وغیرہ سب انسان کی خدمت گزاری اور فلاح و بہبود کے لئے خدمت گار مقرر ہوئے ہیں۔ تم ان کو اپنا حاکم مت تسلیم کرو اتنی قوت و استعداد پیدا کرو کہ یہ تمہارے محکوم ہو جائیں۔ جس وقت خدا کے محبوب نے یہ پیغام سنایا کہ اس وقت سورج نے یہ نہیں کہا کہ اچھا تم لوگوں کو ہماری پرستش سے باز رکھتے ہو، ہم مدینے پر نہیں نکلیں گے سورج تو اُن کے ادنیٰ اشارے پر افقِ مغرب سے لوٹ کر چلا آیا۔ مگر سورج کی مانتے نہیں۔ چاند نے یہ نہیں کہا کہ تم لوگوں کو ہماری اطاعت سے منحرف کرتے ہو، ہم اب حجاز پر نہیں چمکیں گے۔ بلکہ چاند تو انگلی کے اشارے سے دو ٹکڑے ہو گیا اور رام چندر مانتے نہیں۔ حضور نے اپنی انگلیوں سے جمنا کے مقدس پانی کی طرح نہریں بہا دیں۔ جمنا

---

[1] مسلم لیگ کے جلسوں میں بعض مقامات پر عورتیں بھی خطاب کرتیں۔ عورتوں کا مردوں کے ساتھ اس طرح بے حجابانہ اختلاط اور خطاب کرنا شرعی لحاظ سے قابلِ اعتراض ہے، حضرت سید محمد محدث کچھوچھوی نے اس شرعی قباحت کی طرف اشارہ کیا۔ (مرتب)

Marfat.com

نے اُن کے غلاموں کو اپنے دامن میں پناہ دے کر اسلام کا جھنڈا گڑوادیا۔ مگر جتنا وہ اس مانتے نہیں، کفار عرب میں بھی یہی ضد کا مادہ تھا۔ کتنے ہی فائدہ کی بات بتلائی جاتی تھی مگر وہ اسے نقصان دہ ہی سمجھتے تھے۔ بلکہ کفار عرب نے "کانگریس" بنا کر اپنے اجارہ دار عالموں کی ایک جمعیت بنادی جو مسلمان عربوں کے لباس اور وضع قطع میں اسلام کی منافقت و مخالفت کرتے تھے۔ ایک مرتبہ مسجد نبوی میں سرورِ عالم نے ممبر رسالت اور مسند نبوت پر رونق افروز ہوکر مذکورۂ بالا آیت شریفہ کے نازل ہونے کی اطلاع دی تو کانگریسی جمعیت العلماء کے یہ ففتھ کالم کے عناصر وہاں بھی جا پہنچے۔

## ففتھ کالم

حضرات آپ کو معلوم ہے کہ جہاں مجاہدوں کی تلواریں کام نہیں کرتیں وہاں یہ ففتھ کالم کے عناصر بڑا کام کرجاتے ہیں۔ چنانچہ موجودہ جنگ میں جب جاپان اور برٹش نبرد آزما تھے تو جاپانی ففتھ کالم کے لوگ ہمارے ہاں بڑی شورش مچارہے تھے، کہتے تھے کہ بس کل سویرے جاپان فلانی ٹرین سے آنے والا ہے۔ اور انگریزوں نے چپٹی ناک اور چھوٹی آنکھ والے لوگوں کو جاپان میں اپنے پروپیگنڈے کے لئے مقرر کررکھا تھا، وہ وہاں اس کی تعریف اور بہادریوں کے پل باندھ رہے تھے۔

اسی طرح ان کانگریس والوں نے جمعیت العلماء کو ففتھ کالم کا کارنامہ انجام دینے اُن میں بھیج دیا تھا۔ جب حضور نے یہ آیت شریفہ پڑھی تو ان کے کان کھڑے ہوئے کہ لو بھائی جبرئیل یہ کیا نیا پیغام لایا اور آپس میں ایک دوسرے سے کہنے لگے کہ اس رسول کو علم غیب تھوڑا ہی ہے جو ہماری منافقت اس کو معلوم ہوجائے گی۔ یہ تو ہمارے جیسا بشر ہے اسے ہمارے دل کا حال کیا معلوم؟

جب وہاں سے کانگریس نے نوٹس بھیجا کہ جلدی اپنی کارگزاری کی رپورٹ بھیجو، ورنہ تمہاری تنخواہیں ضبط کرلی جائیں گی اور کھایا پیا سب باہر آجائے گا تو اب جمعیت العلماء کے ففتھ کالم کو پریشانی دامن گیر ہوئی۔ سوچ سمجھ کر جواب لکھ دیا کہ جب تم گائے کی دُم کو

Marfat.com

چھوڑنا نہیں چاہتے ہو تو یہ (مسلمان) محمد کے دامن سے کیسے چھوٹیں گے. ہم اپنے کام میں معروف ہیں. کانگریس نے جواب میں نفسخہ کالم والوں کی تنخواہوں کا اضافہ کر دیا اور روپیہ کا لالچ دے کر ان کی حوصلہ افزائی کی. اور لکھ دیا کہ سات سو کی جگہ آٹھ سو، ہزار والے کو بارہ سو ملے گا. لگے رہو اپنے کام میں. ہاں مسجد نبوی میں جب حضور نے یہ آیت پڑھی کہ اللہ تعالیٰ غیب کی باتوں پر کسی کو مطلع نہیں کرتا تو نفسخہ کالم والوں کی جان میں جان آئی کہ بس چلو چھٹکارا ہوا، اور جب مومنوں کے ظاہری حالات کا بیان کیا گیا تو یہ ایک دوسرے کے لباس اور وضع قطع کو دیکھنے لگے کہ عمر کی ریش تو ایک مشت کی ہے اور یہاں "بخاری صاحب" کی ڈیڑھ فٹ، صدیق کی پیشانی پر تو سجدہ کا داغ معلوم ہی نہیں ہوتا. اور یہاں کلام کے باپ نے ماتھا رگڑ رگڑ کر روپے کے قریب داغ لیا، عثمان کا پیرہن تو ٹخنے سے اوپر اور یہاں مدنی صاحب کا اتنا لمبا کہ سڑک کی گرد و غبار سب سمیٹ لے جب حضور نے فرمایا، کہ خدا کے اختیار میں ہے کہ اپنے رسول کو غیب پر مطلع کر دے تو حضور علیہ السلام نے یمیز الخبیث من الطیب کے لئے بڑے جلال میں آن کر کہا کہ اخرج فلاں ابن فلاں نکل جا یہاں سے اے فلانے فلانے کے بیٹے. تو بس جناب پھر نہ پوچھو کہ ان کی کیا گت بنی.

صدیق نے کسی کو گریبان سے پکڑ کر گھسیٹا تو علی نے کسی کی چٹیا سنبھالی تو بلال نے کسی کی کمر پر لات رسید کی اور کہا کہ جیشو "پاکستان" میں پلیدستان کا کیا "پاکستانیوں" میں پلیدوں کا کیا کام.

## آزادی کی رٹ

اور آج کل یہ "ازموں" نے تو دنیا کا خانہ خراب کر رکھا ہے کہیں کمیونزم تو کہیں نیشلسٹ ازم اور دوسری طرف خاکسار آزادی اور احرار آزادی، نیشلسٹ آزادی. یہ آزادی آزادی حرامزادی ہے کیا چیز. کون جہاد کرنے والے مانگتے ہو؟ وہی جو نجدی نے حجاز میں کیا. کافروں اور مشرکوں سے نہیں

Marfat.com

بہ کرام اور اہلِ بیت عظام سے مرنے کے بعد اُن کی قبروں سے جہاد کیا۔ اُن کی مذہبی
اکر پھکوا دیں۔ واہ رے قرآن اور حدیث کی حکومت! یہاں تو ففتھ کالم والے مسٹر محمد علی
ح کے پاس بھی گئے اور کہا کہ ہم قرآن و حدیث کی حکومت کریں گے، جہاد کریں گے
د۔ کس سے جہاد کرو گے، کہا ہم تو اجمیر کا گنبد گرائیں گے۔ یہ بت خانہ بنا ہوا ہے،
در میں داتا گنج بخش کی قبر اکھاڑیں گے۔ جناح نے کہا نہیں بھئی ایسا کام مجھ سے تو نہیں
، عوام بگڑ جائیں گے۔ جب یہاں دال نہیں گلی تو لنگوٹیا کو جاکر تھاما اور اُس سے کہا کہ
ہندوستان میں جہاد کریں گے۔ اس نے کہا کیسا جہاد! کہا۔ ہم اجمیر کا گنبد توڑیں گے لنگوٹیا
کہا۔ ہمارے باپ کا کیا، جاکر کعبے کو توڑ دو! مدینے کا گنبد گرادو، تم خالی ہمارے ساتھ رہو،
چار سو سوکرو۔

**پیغام عمل**

آخر میں آپ نے فرمایا کہ "میں صدر آل انڈیا سُنّی کانفرنس کی
حیثیت سے اپنا کچھ مشن رکھتا ہوں اور مسلمانانِ کراچی کے لئے کچھ
پیغامات لایا ہوں، وہ یہ ہیں کہ سب سُنّی نوجوان رضاکارانہ خدمت انجام دیں اور
سپاہ گری کے فنون کو دینِ اسلام کی خدمت کے لئے سیکھیں۔ جو کام بھی دین کی خاطر کیا
جائے گا وہ عبادت الٰہی میں شمار ہوگا۔"

از اخبار دبدبہ سکندری رامپور جلد ۸۴، شمارہ ۴۵
مطبوعہ ۱۱ نومبر ۱۹۴۶ء، ص ۴، ۵

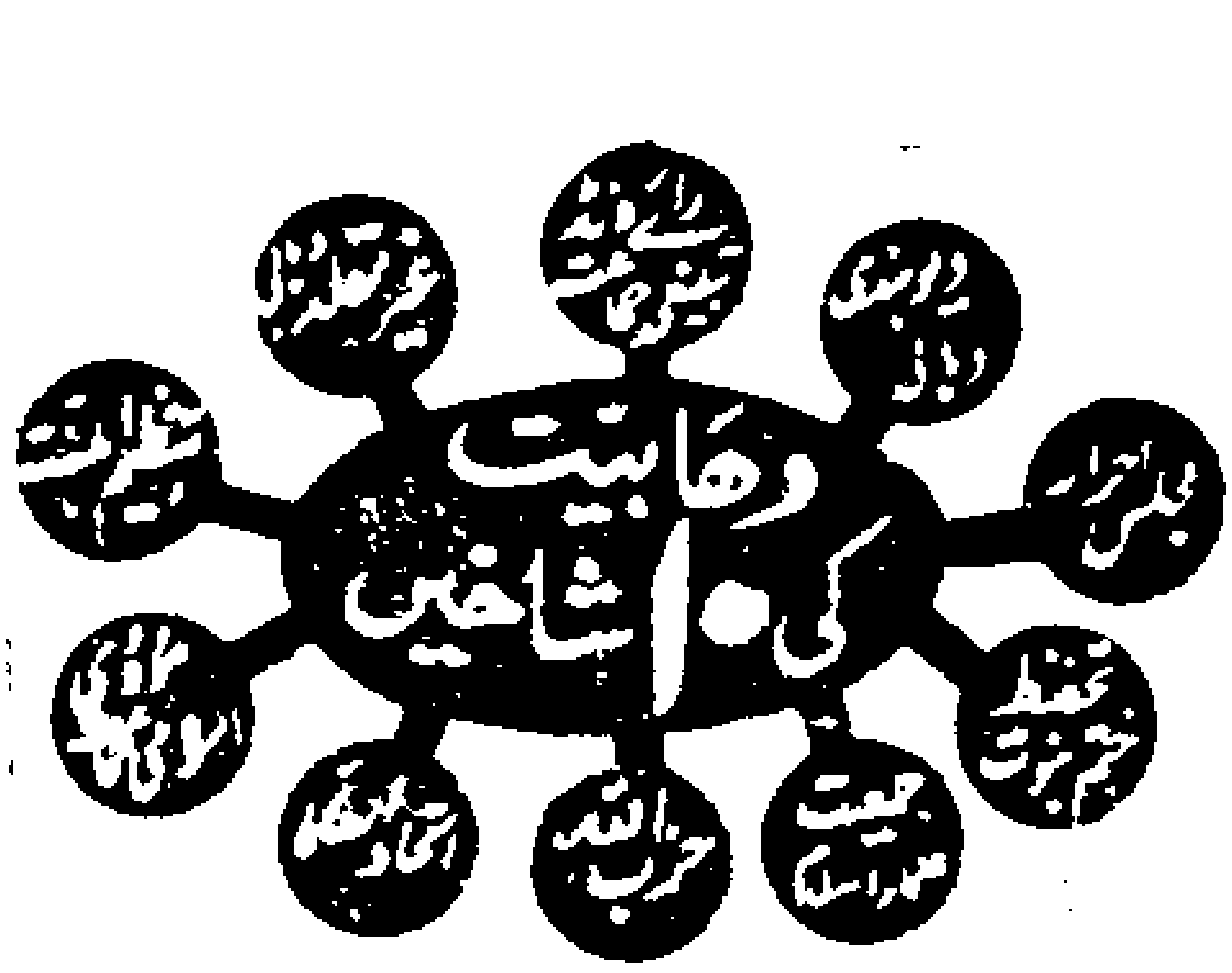


Marfat.com

اخبار دبدبۂ سکندری رامپور نمبر ۱۶ جلد ۸۰

# حضرت مولانا عبدالحامد صاحب قادری بدایونی کا

## دورۂ نانپارہ و بہرائچ

(از جناب جوائنٹ سیکرٹری صاحب مسلم لیگ بہرائچ)

حضرت مولانا عبدالحامد صاحب قادری بدایونی پروپیگنڈہ سکریٹری آل انڈیا [illegible] ۲۵ فروری کو مع دیگر لکھنؤ کے عام جلسہ میں شریک ہو کر نانپارہ کے لئے روانہ [illegible] ۲۶ فروری کو نانپارہ پہونچے اسی دن سہ پہر کو نانپارہ میں ایک عظیم الشان [illegible] منجانب مسلم لیگ منعقد ہوا۔ پنجاب کے اراکین وفد کی تقریروں کے بعد حضرت عبدالحامد صاحب قادری نے ایک ولولہ انگیز تقریر فرمائی۔ حاضرین نے [illegible] نانپارہ کی حمایت و تائید کا عہد کیا۔ شب کو مدرسہ مصباح العلوم [illegible] حضرت مولانا بدایونی کی تقریر کا انتظام کیا گیا۔ راجہ صاحب نانپارہ نے بھی حضرت کی تقریر کی سماعت کے لئے تمام وقت صرف فرمایا۔ مسرت [illegible] فرمائی۔ حضرت مولانا قاضی احسان الحق صاحب نعیمی نے نہایت عالمانہ پُر مغز [illegible] فرمایا۔ حضرت مولانا بدایونی ۲۸ فروری کو جناب ظہیر الدین صاحب فاروقی [illegible] میں تقاریر کریں گے اور ۲۹ فروری کو پھر نانپارہ واپس ہو کر راجہ صاحب کی حمایت میں متعدد مقامات پر تقریریں کریں گے اور ۳ مارچ کو بریلی مولوی عزیز احمد خان صاحب وکیل کے حلقہ میں کام کریں گے۔

## سنی کانفرنس صوبہ سی۔ پی کا خصوصی اجلاس

(از جناب مولانا [illegible] صاحب قادری ناظم اعلیٰ سنی کانفرنس صوبہ سی۔ پی)

[illegible] فروری کو شب کے ۱۰ بجے (سنی کانفرنس) صوبہ سی۔ پی و برار کا خصوصی [illegible] زیر صدارت حضرت مفتی اعظم شیخ الجامعہ علامہ محمد [illegible] دامت برکاتہم منعقد ہوا جس میں صوبہ سی۔ پی کے لئے تبلیغی دورہ کا [illegible] مرتب ہوا اور چند ضروری مسائل پر غور کیا گیا نیز مرکزی پارلیمنٹری [illegible] انڈیا مسلم لیگ کے حالیہ فیصلہ اور اسمبلی سیٹ حلقہ جبل پور کے لئے [illegible] حضرت مولانا الحاج محمد برہان الحق صاحب مدظلہ العالی کے دوبارہ [illegible] اظہار خوشی کرتے ہوئے حسب ذیل تجویز تہنیت کی مسرت سے [illegible] اور منظور ہوئی۔

تجویز: جمعیت [illegible] صوبہ سی۔ پی و برار کا یہ اجلاس خصوصی [illegible] حضرت مولانا الحاج محمد برہان الحق صاحب صدر مسلم لیگ جبل پور مدظلہ [illegible] کی خدمت میں مسلمانان صوبہ سی پی بالعموم و حلقہ جبل پور اور [illegible] کی مذہبی و ملی رہنما کے لئے اسمبلی ممبرشپ کا ٹکٹ ملنے پر صمیم قلب سے تہنیت پیش کرتا ہے۔ اور مسلم لیگ پارلیمنٹری بورڈ صوبہ سی۔ پی و مرکزی پارلیمنٹری بورڈ آل انڈیا مسلم لیگ کے اس مدبرانہ انتخاب و [illegible] نظر احسان دیکھتا ہے اور اسمبلی میں ایسے مفکر و متبحر عالم دین کی [illegible] مسلمانوں کے مذہبی حقوق کی حفاظت اور مسلم لیگ کے مقاصد کی [illegible] غیر معمولی ذریعہ تصور کرتا ہے۔

# اکابر آل انڈیا سُنّی کانفرنس

## کی جانب سے

# مُسلم لیگ کی عملی حمایت

---

ا نواب بہادر یار جنگ (م سنہ ۱۹۴۴ء) اپنے مکتوب محررہ ۱۲ مارچ سنہ ۱۹۴۴ء میں مولانا مفتی محمد برہان الحق، جبل پور مدظلہ العالی (خلیفہ امام احمد رضا بریلوی) کو تحریر کرتے ہیں۔

"یہ سن کر خوشی ہوئی کہ آپ حضرات نے آل انڈیا اسٹیٹس مسلم لیگ کے اجلاس کی ذمہ داری بھی اپنے اوپر لی ہے میں اس عنایت کے لئے سب کا ممنون ہوں"

(مکاتیب بہادر یار جنگ مطبوعہ کراچی ۱۹۶۷ء، ص ۵۴۰)

نوٹ: نواب بہادر یار جنگ، قائد اعظم، قائد ملت اور سردار عبدالرب نشتر کے وہ خطوط جو انہوں نے اکابر اہلِ سنت کے نام تحریر کئے زیر ترتیب کتاب "تاریخ آل انڈیا سنی کانفرنس" کا حصہ بنیں گے انشاء اللہ

Marfat.com

# انتخابی معرکہ میں

# کانگریس کی شکست فاش

## جمہوریت غالبہ سنی کانفرنس کا پہلا کامیاب قدم

## ہندوستان بھر میں کانگریس دو فی صدی ووٹ حاصل نہ کر سکی

(از دفتر آل انڈیا سنی کانفرنس مراد آباد)

ہندوستان کے اکثر و بیشتر صوبوں اور ضلعوں میں سنی کانفرنسیں قائم ہو گئی ہیں ان کا ابتدائی قدم یہ تھا کہ کسی طرح کانگریس کامیاب نہ ہو اور مسلمانوں کی تائید اسے حاصل نہ ہو۔ الحمد للہ اس پہلے کارنامہ میں بہت بڑی کامیابی حاصل ہوئی ہر جگہ کے اراکین سنی کانفرنس نے قریہ قریہ گشت کر کے کانگریس کے دام تزویر سے بھولے بھالے مسلمانوں کو محفوظ اور ہر جگہ کی سنی کانفرنس نے بہ بانگ دہل اعلانات کر کے کانگریس کے خلاف ریزولیوشن پاس کر کے اخبارات میں شائع کرائے صوبہ پنجاب صوبہ یو۔ پی۔ صوبہ بہار۔ صوبہ کاٹھیاواڑ صوبہ بنگال صوبہ بمبئی صرف مسلمانوں کے انتخابات میں صوبہ دہلی وغیرہ میں انتہائی ذلت سے کانگریس ناکام رہی۔



اخبار دبدبہ سکندری رامپور شہید اعظم نمبر

(عکس شمارہ ۱۰ دسمبر ۱۹۴۵ء)

Marfat.com

# مولانا عبدالحامد بدایونی کے کامیاب دورۂ حجاز پر قائد اعظم کی مبارکباد

اخبار دبدبۂ سکندری رامپور نمبر ۳۲ جلد ۸۵

مطبوعہ ۲۱ مئی ۴۶ء

## قائد اعظم سے حضرت مولانا عبدالحامد صاحب قادری بدایونی کی

## ملاقات

دبدبۂ سکندری کے رپورٹر کی قلم سے

حضرت مولانا عبدالحامد صاحب قادری بدایونی کنوینر و فد حجاز نے ۴ مئی کو حضرت قائد اعظم سے ملاقات فرمائی۔ ۱۱ بجے سے ۱۲ بجے تک ملاقات کا سلسلہ جاری رہا جس میں نہایت اہم موضوعات پر تبادلۂ خیالات ہوا۔ قائد اعظم سے مولانا نے اسلامی حکومت کے دستور و آئین پر بھی گفتگو کی قائد اعظم نے فرمایا کہ میں اس امر سے کلیتاً متفق ہوں کہ پاکستان کا دستور وہی ہوگا جو اسلام و قرآن کریم کے مطابق ہو سوشلزم اور مغربی قوانین ہمارے مرض کا علاج نہیں۔ ایک وقت آئے گا جب کہ ساری دنیا قرآن و اسلام کی جامعیت کو تسلیم کرے گی۔

قائد اعظم نے حضرت مولانا کی ان خدمات پر جو آپ نے عرب و حجاز میں جا کر فرمائیں مبارکباد دی۔ سیاسی مسائل میں بھی کافی مذاکرہ رہا۔ حضرت مولانا دہلی سے ۴ مئی کو حضرت پیر صاحب مانکی شریف سے ملاقات کو جا رہے ہیں۔ جہاں اپنی اہلیہ کا آپریشن کرائیں گے۔

## پاکستان بن کے رہے گا

### حالات کا پورے صبر سے انتظار کرنا چاہیے

### حضرت مولانا عبدالحامد صاحب قادری بدایونی کا بیان

مرسلہ رپورٹر دبدبۂ سکندری

میں دیکھ رہا ہوں کہ مسلم لیگ ۱۰ تاریخ کے فیصلہ جات معلوم کرنے کے لئے بے چین ہے مسلمانان ہند کو اپنی تنظیم جاری رکھنا چاہیے۔ اور پورے صبر و ہمت کے ساتھ وقت کا انتظار کرنا چاہیے۔ ان شاء اللہ وہ وقت قریب آ چکا ہے جب کہ مسلمانان ہند اپنے قائد کی کامیاب سیاست و وکالت کے بہترین نتائج دیکھیں گے الحمد للہ کہ قائد ملت ہندیہ مسٹر محمد علی جناح انتہائی تدبر سے معاملات پر اپنی توجہ صرف فرما رہے ہیں۔ سب سے زیادہ یہ امر باعث مسرت ہے کہ قائد کے قلب میں یہ چیز جاگزیں ہو چکی ہے کہ جو نیا دستور وضع ہوگا وہ قرآنی نظام کے ماتحت ہوگا مجھ سے ۴ مئی کی ایک گھنٹہ کی ملاقات میں اس اہم جزو پر بھی کافی تبادلۂ خیالات کیا اور میں اس ملاقات میں جو مسرت لے کر واپس ہوا وہ کسی طرح فراموش نہیں ہو سکتا۔ قائد اعظم نے میرے خیالات کی تائید کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ سچ ہے کہ اسلام ایک ایسے مکمل قانون کا نام ہے جس میں دین و دنیا کا تمام نظام موجود ہے ہمیں مطلقاً اس کی ضرورت نہیں کہ ہم بالخصوص مغرب کے دوسرے قوانین کی تقلید کریں۔ ہمارا مستقبل اور ہمارا دور حکومت وہی کامیاب ہوگا جو قرآنی دستور کے مطابق ہو قائد ملت نے فرمایا کہ آپ

دنیا کے مالک کے سینوں میں اسلام اور اس کے قوانین پر عمل کے لئے ایک نیا جذبہ پیدا ہو رہا ہے۔

میں نے اندازہ کیا کہ مسٹر جناح اس طرف اسلامی نظریات کے مطالعہ پر بھی وقت صرف فرما رہے ہیں اور الحمد للہ کہ ان کے جذبات میں اسلامی قوانین کا رنگ غالب آ رہا ہے۔ وہ دن دور نہیں جب ہم مغرب کی غلامی سے نکل کر اسلام کے دامن میں آ کر اسلامی حکومت قائم کریں گے اور اس کے لئے مسلم لیگ کے نظام میں رہ کر ہر قربانی کے لئے تیار رہیں اور اپنی تنظیم کو مضبوط سے مضبوط کرتے رہیں۔

(دستخط حضرت مولانا) فقیر محمد عبدالحامد قادری

۳ مئی ۱۹۴۶ء

## باندا میں سنی کانفرنس کا پاکستانی اجلاس

۳۰ مئی ۱۹۴۶ء مطابق ۵ رجب مرجب کو بڑی شکوہ سے تنظیم اہل سنت مطالبۂ پاکستان کے حصول کا عملی پروگرام اسلام کی غداری پر سب سے آگے تعمیر علماء سنی کانفرنس کی کا جدوجہد کا اعلان مسلمانوں کے لئے مفید اسلامی سیاسی تجاویز

## باندا میں عرس سرکار امانت رحمۃ اللہ علیہ

۲۸-۲۹-۳۰ مئی ۱۹۴۷ء مطابق ۶-۷-۸ رجب قدیمانہ سے ہوگا جس میں متعدد علماء و مشائخ اپنی روح پرور تقاریر سے مستفیض فرمائیں گے جمیع وابستگان سلسلۂ حضرت امانت دولہا اس خاص موقع سے فائدہ اٹھانے کے لئے اور فیوض و برکات روحانی سے دامن مقصود کو پُر فرمانے کے لئے تشریف

Marfat.com

# حضرات علمائے اہلسنت اور مشائخین کرام کا پیام مسلمانوں کے نام

## پاکستان اور مسلم لیگ کی حمایت اشد ضروری ہے

دبدبۂ سکندری کے نام خاص مراسلہ

ہندستان کے اُن صوبجات میں جہاں مسلمانوں کی اکثریت ہے خصوصاً اور دوسرے مقامات میں عموماً اسلامی حکومت کا قیام اور قرآن کریم کی روشنی میں مسلمانوں کی حکومت کا عزم و مطالبہ یقیناً ایک ایسا مطالبہ ہے جس کی دعوت حضرات علما و مشائخ کرام صدیوں سے دیتے چلے آئے ہیں اُن کا مقصد حیات ہی ہمیشہ یہ رہا کہ مسلمانوں میں اسلامی احکام کی ترویج ہو اور وہ ایک ایسی آزاد اسلامی حکومت قائم کر سکیں جو اغیار و اجانب کی مداخلت و غلامی سے پاک صاف ہو اس خصوص میں آل انڈیا مسلم لیگ نے اس طرف چند برس سے جو مساعی اسلامی حکومت یعنی پاکستان کے حصول کے لیے جاری کر رکھی ہیں انہیں حضرت پیر جماعت علی شاہ صاحب صدر آل انڈیا سنی کانفرنس سے لیکر ہندستان کے ہزاروں مشائخین و علمائے اہلسنت کی عملی تائید حاصل ہے اور سنی کانفرنس کے اکابر علما مشائخین پوری قوت کے ساتھ پاکستان کی حمایت کر رہے ہیں اور اسلامی حیثیت سے کفار و مشرکین کے اندر ضم ہو جانے کو کسی طرح بھی روا نہیں رکھتے۔ کانگریس جماعت یقیناً مسلمانان ہند کے وجود کو جداگانہ حیثیت سے تسلیم نہیں کرتی اس نے اپنے زمانۂ اقتدار میں کھلے بندوں مسلمانوں کے مذہب میں مداخلت کی اور نار و اسلام کے نیز اس نے اپنی تمام تر کوششیں مسلمانوں کی حیات کے ختم و برباد کرنے میں صرف کیں مسلمانوں کے لئے ان حالات میں کسی طرح بھی اس کے ساتھ مل کر کام کرنا اور کام بھی وہ جو مسلمانوں کی طاقت و شیرازہ کو منتشر اور ختم کر دے ناجائز ہے۔ موجودہ انتخابات کی مہم اور اس کے نتائج اس کا ثبوت دینگے کہ مسلمانان ہندستان اسلامی حکومت چاہتے ہیں یا نہیں۔ سنٹرل اسمبلی کے انتخابات میں جس طرح مسلمانوں نے مسلم لیگ کی حمایت کی اسی طرح صوبجاتی انتخابات میں ہر مسلمان کا فرض ہے کہ مسلم لیگ کی امداد کرے اور اسے کامیاب بنائے۔ احرار و خاکسار مسلم بورڈ نیشنلسٹ مسلمانوں کی جماعتیں دراصل کانگریس کی بنائی ہوئی جماعتیں ہیں جو مسلمانان ہند کی سربلندی کو مشرکین کے اشارہ سے ختم کرنا چاہتے ہیں ہم تمام صوبوں کے مسلمانوں سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ ایسے نازک موقع پر صرف مسلم لیگ کی حمایت کرکے اس کے امیدواروں کو رائے دیں۔

(حضرت مولانا) شاہ محمد عبد الحامد صاحب قادری پروپگینڈہ سکریٹری آل انڈیا سنی کانفرنس (حضرت مولانا) محمد ابراہیم صاحب سمستی پوری ناظم ڈسٹرکٹ سنی کانفرنس بلگو (مولانا) یعقوب حسین صاحب ضیاء القادری ناظم نشر و اشاعت ڈسٹرکٹ سنی کانفرنس بدایوں۔ مولانا حکیم عبد الناصر صاحب نائب صدر ڈسٹرکٹ سنی کانفرنس بدایوں (مولانا) محمد طاہر صاحب قادری بدایونی نائب ناظم ڈسٹرکٹ سنی کانفرنس بدایوں (حضرت مولانا شاہ) عارف اللہ میرٹھی رکن آل انڈیا سنی کانفرنس و خطیب خیر المسجد (حضرت مولانا) سید محمد حامد اشرفی جیلانی رکن سنی کانفرنس صوبہ دہلی۔ (حضرت مولانا) محمد صدیق اللہ سنبھلی رکن آل انڈیا سنی کانفرنس (حضرت مولانا مفتی) عبد الحفیظ مفتی آگرہ رکن آل انڈیا سنی کانفرنس (حضرت مولانا مفتی) محمد عمر صاحب مفتی اعظم گڈھی شاہ ہولا ہور۔ (مولانا) تاج حسین صاحب دہلوی (مولانا شاہ) عبد المعبود قادری جبلپوری رکن سنی کانفرنس۔ (حضرت مولانا) ابو ہاشم صاحب رکن آل انڈیا سنی کانفرنس (مولانا) محمد احمد قادری نائب صدر صوبہ بمبئی سنی کانفرنس

مطبوعہ ۱۶ جنوری سنہ ۱۹۴۶ء

Marfat.com

# تاریخی فتوے

## آل انڈیا سنی کانفرنس کے مشاہیر علماء و مشائخ کا متفقہ فیصلہ

مطبوعہ ۲۹ مارچ سنہ ۱۹۴۶ء

آل انڈیا سنی کانفرنس مسلم لیگ کے اس طریقۂ عمل کی تائید کر سکتی ہے جو شریعت مطہرہ کے خلاف نہ ہو جیسے کہ الیکشن کے معاملہ میں کانگریس کو ناکام کرنے کی کوشش اس میں مسلم لیگ جس سنی مسلمان کو بھی اٹھائے سنی کانفرنس کے اراکین و ممبران اس کی تائید کر سکتے ہیں ووٹ دے سکتے ہیں دوسروں کو اس کے ووٹ دینے کی ترغیب دے سکتے ہیں مسئلہ پاکستان یعنی ہندوستان کے کسی حصہ میں آئین شریعت کے مطابق فقہی اصول پر حکومت قائم کرنا سنی کانفرنس کے نزدیک محمود و مستحسن ہے۔

حضرت مفتی اعظم ہند مولانا شاہ الحاج ) مصطفےٰ رضا قادری (جانشین اعلیحضرت مولانا احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ (مولانا شاہ ) ابوالمحامد سید محمد صاحب محدث کچھوچھوی حضرت صدر الافاضل (مولانا نعیم الدین مرادآبادی ناظم اعلیٰ آل انڈیا سنی کانفرنس (حضرت صدر الشریعہ مولانا مفتی ) امجد علی (حضرت مولانا شاہ ) عبدالحامد قادری بدایونی ناظم نشر و اشاعت آل انڈیا سنی کانفرنس ۔ (مفتی اعظم حضرت مولانا ) محمد ابراہیم القادری زبدایونی بمبئی ) ۔ (حضرت مولانا ) سید مصباح الحق سجادہ نشین پھپھوند ۔ (حضرت مولانا شاہ ) عارف اللہ قادری خطیب خیر المساجد میرٹھ (حضرت مولانا شاہ ) محمد ابراہیم رضا خان بریلوی ۔ (حضرت مولانا مفتی ) محمد ابراہیم سمستی پوری صدر المدرسین دارالعلوم شمس العلوم و ناظم ڈسٹرکٹ سنی کانفرنس بدایوں (مولانا ) تقدس علی خان رضوی بہتمم دارالعلوم منظر اسلام بریلی ۔ (مولانا ) عبدالمصطفےٰ ازہری مبارکپوری (مولانا ) محمد اسمٰعیل محمود آبادی ۔ (مولانا ) غلام جیلانی (مولانا ) محمد ایوب قادری ٹانڈوی (مولانا ) ابوالمعالی شمس الدین احمد جون پوری صدر المدرس مدرسہ منظر حق ٹانڈہ (مولانا ) محمد نذیر الاکرم مرادآبادی (مولانا ) غلام معین الدین نعیمی سفیر آل انڈیا سنی کانفرنس (مولانا ) ظہیر احمد مدرس عربیہ گجرات (مولانا ) غلام جیلانی صدر المدرس مدرسہ اسلامیہ میرٹھ (مولانا ) قاضی احسان الحق نعیمی (خلیفہ جامعہ نعیمیہ مرادآباد (مولانا ) سید عبدالحق قادری اعظمی ۔ (مولانا ) محمد مختار اشرفی نعیمی جمون کشمیر ۔ (مولانا ) عبدالمصطفےٰ مدرس دارالعلوم اشرفیہ (مولانا ) محمد ثناء اللہ مدرس مدرسہ فاروقیہ بنارس (مولانا ) اختصاص الدین نعیمی (مولانا ) محمد مصطفےٰ علی محمد اسلامیہ میرٹھ (مولانا ) رفیق الدین (مولانا ) غلام محی الدین مرادآباد (مولانا ) عبدالرحیم احمد آباد (مولانا ابوالفرح ) محمد علی آنولوی ۔ (مولانا ) سردار علی منظر اسلام بریلی ۔ (حضرت مولانا ) محمد اجمل سنبھلی ۔ ناظم اجمل العلوم سنبھل ۔ (مولانا ) محمد طفیل احمد مدرس مدرسہ فیروز پور (مولانا الحاج ) سردار احمد صدر المدرس منظر اسلام بریلی (مولانا ) وقار الدین پیلی بھیت ۔ مدرس مدرسہ منظر الاسلام بریلی ۔ (مولانا ) محبوب حسین اشرفی سنبھل (مولانا ) محمد سالم اعظمی ۔ (مولانا ) عبدالغفور کچھوچھوی ۔ (مولانا ) محمد شہاب الدین (مولانا ) عبدالرشید مدرس علی پور سیداں سیالکوٹ (مولانا ) محمد ابراہیم اعظمی ۔ (مولانا ) عبدالغفور مدرس مدرسہ منظر اسلام بریلی (مولانا ) محمد یٰسین مظفر پوری (مولانا ) فضل حق مدرس منظر اسلام بریلی (مولانا ) فضل احمد سجادہ نشین پیلی بھیت ۔ (مولانا ) محمد سلیمان صدر المدرس احسن المدارس کانپور ۔ (مولانا ) محمد محبوب صدر المدرس کانپور (مولانا مفتی ) عبدالرؤف صدر المدرس مدرسہ قومیہ میرٹھ (مولانا ) مختار احمد مدرس مدرسہ اہل سنت امرتسر ۔ (مولانا ) احسان علی مظفر پوری مدرسہ منظر اسلام بریلی ۔ (مولانا ) انوار احمد مدرسہ منظر اسلام بریلی ۔ (مولانا ) نور الہدےٰ رضوی مظفر پوری (مولانا ) محمد ذکی نعیمی کچھوچھوی (مولانا قاضی ) فضل کریم مدرس مدرسہ منظر اسلام بریلی ۔

اخبار دبدبۂ سکندری رامپور نمبر ۵ جلد ۸۲

Marfat.com

یہ ہے دو قومی نظریہ —— نظریہ پاکستان —— کے سفر کی مختصر داستان، جو
ئے اہل سنت کی کوششوں سے واضح ہو کر مقبولِ عام ہوا۔ اور جس کی وجہ سے
اکابر کے خیالات میں انقلاب رونما ہوا۔

---

قراردادِ پاکستان بلاشبہ ۱۹۴۰ء میں مسلم لیگ کے تاریخی اجلاس میں منظور کی گئی
ن دیکھنا یہ ہے کہ اس وقت مسلم لیگ میں کون لوگ تھے، جن کی شمولیت اور تحریک
"مسلم لیگ" اسم بامسمیٰ اور جاندار سیاسی جماعت بن گئی۔

اس سوال کے جواب کے لئے حضرت سید محمد اشرفی محدث کچھوچھوی کا ارشاد ملاحظہ فرمائیں:-

"مسلم لیگ میں پاکستان کا پیغام کس سے پہنچا؟ اور کن لوگوں نے مسلم لیگ کا عقیدہ اس کو بنایا؟ اگر تاریخی طور پر دیکھا جائے گا تو وہ صرف "سنی" ہیں۔ پاکستان کے معنی اسلامی قرآنی آزاد حکومت ہے۔ مسلم لیگ سے ہمارے سنی کانفرنس کی مجلس عاملہ کے رکن حضرت سید شاہ زین الحسنات (امین الحسنات) صاحب سجادہ نشین مانکی شریف (سرحد) نے لکھوا لیا ہے[1]۔ اگر ایک دم سارے سنی مسلم لیگ سے نکل جائیں تو کوئی مجھے بتادے کہ مسلم لیگ کس کو کہا جائے گا۔ اس کا دفتر کہاں رہے گا اور اس کا جھنڈا سارے ملک میں کون اٹھائے گا؟ ان حقائق میں کیا اس دعوے کی روشنی موجود نہیں کہ پاکستان صرف سنیوں کو بنانا ہے؟"[2]

---

[1] "دستورِ پاکستان کے متعلق قائداعظم نے نومبر ۱۹۴۵ء میں پیر صاحب مانکی شریف کو خط میں صاف صاف لکھا کہ: اس بات کے کہنے کی ضرورت ہی نہیں کہ قانون ساز جماعت جس میں بہت زیادہ اکثریت مسلمانوں کی ہوگی، پاکستان کے لئے ایسے قانون بنا سکے گی جو اسلامی قانون کے خلاف ہو اور نہ ہی پاکستانی غیر اسلامی قانون پر عمل کر سکیں گے۔
"پاکستان کا منشورِ آزادی" ص ۱۹ (بحوالہ ماہنامہ سیارہ ڈائجسٹ لاہور اگست [illegible]، ص ۴۷)

[2] الخطبۃ الاشرفیہ للجمہوریۃ الاسلامیہ مطبوعہ مراد آباد ۱۹۴۶ء، ص ۸

Marfat.com

قرار داد پاکستان کی تجویز سے پہلے ۱۹۳۹ء میں مولانا عبد الستار خاں نیازی نے قائد اعظم کی خدمت میں خلافت پاکستان تجویز پیش کی قائد اعظم بہت خوش ہوئے اور اس کے بعض اہم نکات کو تسلیم کر لیا، اور اس تجویز کو مسلم لیگ کی متعلقہ کمیٹی کے سپرد کرنے کا وعدہ فرمایا۔ [۱]

۲۳ مارچ ۱۹۴۰ء کو منٹو پارک (اقبال پارک) لاہور میں مسلم لیگ کا تاریخی اجلاس ہوا، جس میں قرارداد لاہور پاس ہوئی، یہی قرارداد بعد میں قرارداد پاکستان کے نام سے مشہور ہوئی۔ مسلم لیگ کے اسی اجلاس میں سُنّی علماء و مشائخ نے اہم حصہ لیا، اور قرارداد کے حق میں تقاریر کیں۔ قرارداد کی تائید میں سُنّی علماء کی طرف سے تقریر کرنے والوں میں مولانا عبد الحامد بدایونی علیہ الرحمۃ شامل ہیں۔ [۲]

مطالبۂ پاکستان کے اسی اجلاس میں مولانا ابوالحسنات سید محمد احمد قادری سرگرم رکنوں میں تھے [۳] مولانا محمد عبد الغفور ہزاروی علیہ الرحمۃ سٹیج پر مولانا ظفر علی خاں کے ساتھ تشریف فرما تھے [۵]۔ ۲۴ مارچ ۱۹۴۰ء کو حضرت امیر ملت علی پوری نے حسب ذیل تہنیتی تار قائد اعظم کو دیا، اور اپنی مکمل تائید کا یقین دلایا کہ "فقیر معہ نو کروڑ جمیع اہل اسلام ہند دل و جان سے آپ کے ساتھ ہے اور آپ کی کامیابی پر آپ کو مبارک باد دیتا ہے، اور آپ کی ترقی مدارج کے لئے دعا کرتا ہے" [۴]

مطالبہ (قرارداد) پاکستان کے اعلان کے ساتھ ہی علمائے اہل سنت نے اپنی مساعی تیز تر کر دیں۔ اور اپنی تمام تر توجہ تحریک پاکستان کو کامیابی سے ہمکنار کرنے کیلئے وقف کر دی۔ تعلیمی و مذہبی مدارس، خانقاہوں، عرس کے مبارک موقعوں، مذہبی جلسوں اور سُنّیت کے ترجمان اخبار و رسائل ——— غرض ہر مقام سے پاکستان کا نعرہ بلند ہونے لگا۔ ——— قیام پاکستان کے لئے ان حضرات کے دل میں جو

---

[۱] تاثرات العداد: پروفیسر منظور الحق صدیقی مطبوعہ لاہور ۱۹۷۰ء ص ۴۱، ۴۳، ۴۴/ بحوالہ اکابر تحریک پاکستان ص ۱۲۴

[۲] مولانا عبد الحامد بدایونی پر ایک نظر" از امام سید امیر علی/ بحوالہ تذکرہ اکابر اہل سنت مطبوعہ لاہور ۱۹۷۶ء ص ۲۰۵۔ قائد اعظم کے ۲۷ سال، خواجہ رضی حیدر مطبوعہ کراچی ۱۹۷۶ء، ص ۳۵۴

[۳] روزنامہ نوائے وقت، لاہور ۳۱ دسمبر ۱۹۶۵ء

[۴] حضرت شیخ القرآن: رانا منظور احمد خاں ایم اے مطبوعہ وزیر آباد ۱۹۷[illegible]ء ص [illegible]

[۵] تذکرہ مولانا عبد الغفور ہزاروی [illegible] مطبوعہ لاہور ۱۹۸۲ء ص ۹۰

Marfat.com

تڑپ اور والہانہ لگاؤ، عشق و جنوں کی حد تک تھا، روز روشن سے زیادہ عیاں ہے۔ اس کی ایک جھلک آپ تقسیم ملک سے قبل ہندوستان سے شائع ہونے والے ہفت روزہ "الفقیہ" امرتسر کے سرورق کے ان عکسوں سے لگا سکتے ہیں، جو آئندہ صفحات پر دیئے جا رہے ہیں۔ سواد اعظم اہل سنت و جماعت کے مذکورہ ترجمان نے ۱۹۴۲ء کے اوائل سے "امرتسر" کے ساتھ لفظ (پاکستان) کا اضافہ کر دیا تھا۔ کتاب ہذا میں دو شماروں کے سرورق کا عکس شامل کیا جا رہا ہے۔ جنگ عظیم دوم کے دوران حالات انتہائی نازک تھے۔ اس ہنگامی دور میں "پاکستان" کے لفظ کا تکرار حکومت برطانیہ کے غضب کو دعوت دینا تھا۔ اور بالخصوص صحافت کی دنیا میں جہاں معمولی سی بات پر بھی ضمانت طلب کی جاتی اور ضمانتیں ضبط ہونا تو روز مرہ کا معمول بن چکا تھا مذکورہ اخبار اپنے سرورق پر امرتسر (پاکستان) لکھتا رہا۔

Marfat.com

# قطعۂ تاریخ پاکستان

## "تاریخ اساس نیک پاکستان"

۱۹۴۷ء

## کُنتُم خَیرَ اُمّۃٍ [1]

۱۳۶۶ھ

از پروفیسر حامد حسن قادری، سینٹ جانس کالج، آگرہ
خلیفہ حضرت امیر ملّت پیر سیّد جماعت علی شاہ علی پوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

ہوا قائم جو پاکستان آخر — بھلی قسمت تھی ہندستاں کی واللہ
سمجھتے ہیں اسے وہ مژدۂ امن — جو اسلام اور مسلم سے ہیں آگہ
یہ دنیا کو ہے آزادی کا پیغام — شبِ تاریک میں ہے مشعلِ راہ
مساوات و اخوت کا علمدار — سکون و عافیت کا پیش خیمہ
ریاست کی مثالِ بے مثالی — سیاست کا زمانے کو نمونہ
سناؤں قادری قرآں سے تاریخ — بتاؤں اس کی اک وجہ موجّہ

مسلمانوں کا پاکستان حق تھا
کہ تھا ارشاد "کنتم خیر امہ" [2]

—۱۳۶۶ھ—

---

[1] سورۂ آل عمران رکوع ۲ پارہ ۴
[2] دبدبۂ سکندری رامپور، شمارہ ۲، جولائی ۱۹۴۷ء ص ۲

قارئین کرام ! آپ پر بات واضح ہو گئی ہے کہ تحریک پاکستان میں صرف اور صرف مسلم لیگ نے اپنا کردار ادا کیا اور مسلم لیگ میں صرف بریلوی مکتبہ فکر کے علماء - اولیاء اور ہند کی کل آبادی کے ۸۰ فیصد (بریلوی) مکتبہ فکر کے عوام شامل تھے اور صرف ۲۰ فیصدی جن میں احرار، خاکسار، جماعت اسلامی تبلیغی جماعت اور جمعیت علماء میں شامل دیوبندی ایسے تھے جو ہندوؤں کی جماعت کانگرس کے ہمنوا تھے۔ اور پاکستان کے خلاف تھے۔ ستم ظریفی یہ کہ آج وہی جو اینٹی پاکستانی تھے۔ حکومت کی گردن پر سوار ہیں۔ اور جو من میں آتا ہے مذہبی اور سیاسی طور پر پراپیگنڈا کئے چلے جاتے ہیں اور ۸۰ فیصد حامیانِ پاکستان کو کوئی پوچھتا ہی نہیں اور اس طرح پاکستان کی تاریخ کو مسخ کیا جا رہا ہے اور پاکستان میں خارجیت نجدیت اور وہابیت کو پروان چڑھایا جا رہا ہے۔ کہیں یزید پلید کے حق میں نعرے لگائے جا رہے ہیں۔ کہیں سید الاولیاء علی المرتضیٰ شیر خدا کرم اللہ وجہہ کی خلافت کا انکار کیا جا رہا ہے اور آل اطہار پر کیچڑ اچھالا جا رہا ہے اور کہیں انبیاء کرام اور اولیاء عظام کی شان میں گستاخی اور بے ادبی کی جا رہی ہے۔ اور نبی برحق صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر صلوٰۃ وسلام پڑھنے سے مسجدوں میں ہنگامے ہو رہے ہیں۔ اور اللہ کے ذکر جہر کرنے پر دست وگریبان ہو رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس فتنہ عظیم سے محفوظ و مامون فرمائے۔ حکومت پاکستان سے پُر زور مطالبہ ہے کہ پاکستان کے ۸۰ فیصد بریلوی مسلک کے علماء کو مشاورتی کمیٹی میں شامل کیا جائے اور بقیہ کلیدی اسامیوں میں اسی مکتبہ فکر کے لوگوں کو نمائندگی دی جائے تاکہ پاکستان مستحکم و مضبوط ہو ورنہ اس گستاخی و بے ادبی کی سزا جس طرح آج اسرائیل کے ہاتھوں عرب بھگت رہے ہیں ہمیں بھی نہ بھگتنی پڑے۔ ان ملت فروش ابن الوقت سیاسی مولویوں پر اعتماد کرنا عبث ہے۔ جنہوں نے سوشلسٹ حکومت میں داخل ہونے کے لئے نبی المکرم نور مجسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سوشلسٹ بنا دیا اور ناکامی کی صورت میں سوشلزم کو کفر کہہ دیا۔ لہٰذا ان بے ادبوں کو حکومت سے دور ہی رکھا جائے۔ وآخر دعوانا عن الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ خیر خلقہ سیدنا ومولانا محمد وعلیٰ آلہ واصحابہ اجمعین برحمتک۔ یا ارحم الراحمین۔

احقر فقیر نواب الدین عفی عنہ گولڑوی - لاہوری

رمضان ۱۴۰۳ھ

اب آپ کے سامنے ان دیوبندی وہابیوں کی وہ گستاخانہ عبارات پیش کی جاتی ہیں جو اُمت میں تفرقہ کا باعث بنیں۔

Marfat.com

# دیوبندیوں، وہابیوں کی گستاخیاں

| | | |
|---|---|---|
| گستاخی ۱ | خدا جھوٹ پر قادر ہے | "خدا تعالیٰ کذب جھوٹ بولنے پر قادر ہے" "اَلعِیَاذُ بِاللّٰہِ تَعَالیٰ مِنْ ھٰذِہٖ الخُرَافَات" براہین قاطعہ ص۲ مصنفہ خلیل احمد انبیٹھوی و رشید احمد گنگوہی دیوبندی وہابی۔ مکتبہ دیوبند۔ |
| گستاخی ۲ | نبی چمار سے بھی زیادہ بُرے ہیں | "ہر مخلوق بڑا ہو (جیسے نبی رسول فرشتے) یا چھوٹا (جیسے ہم تم) وہ اللہ کی شان کے آگے چمار سے بھی زیادہ ذلیل ہے (زیادہ بُرا ہے)" (تقویۃ الایمان مصنفہ اسمٰعیل دہلوی دیوبندی وہابی۔ چھاپہ دیوبند ص۱۲) |
| گستاخی ۳ | سب نبی ذرہ ناچیز ہیں | "کوئی چیز اللہ تعالیٰ سے پوشیدہ نہیں سب اسکے روبرو ہیں۔ سب انبیاء (علیہم الصلوٰۃ والسلام) و اولیاء اسکے روبرو ایک ذرہ ناچیز سے بھی کمتر ہیں" (تقویۃ الایمان ص۴۶ مصنفہ اسمٰعیل دہلوی دیوبندی وہابی چھاپہ دیوبند) |
| گستاخی ۴ | جو نبی کو شفیع مانے مشرک ہے | "جو کوئی کسی نبی و ولی کو یا امام اور شہید کو یا کسی فرشتہ کو یا کسی پیر کو اللہ کی جناب میں اس قسم کا شفیع وجیہ سمجھے سو وہ اصل مشرک ہے اور بڑا جاہل" (تقویۃ الایمان ص۲۵ مصنفہ اسمٰعیل دہلوی دیوبندی وہابی چھاپہ دیوبند) |
| گستاخی ۵ | نبی کو کوئی اختیار نہیں | "جس کا نام محمد یا علی ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں" (تقویۃ الایمان ص۴۲ مصنفہ اسمٰعیل دہلوی دیوبندی وہابی چھاپہ دیوبند) |
| گستاخی ۶ | سوا رب کے کسی کو نہ مانو | "یعنی اللہ کے سوا کسی کو نہ مان" (تقویۃ الایمان ص۱۴/۱۵ مصنفہ اسمٰعیل دیوبندی وہابی چھاپہ دیوبند) |
| گستاخی ۷ | نبی بڑے بھائی ہم چھوٹے بھائی | "اولیاء انبیاء سب انسان ہی ہیں اور بندے عاجز اور ہمارے بھائی مگر انکو اللہ نے بڑائی دی وہ بڑے بھائی ہوئے ہم کو انکی فرمانبرداری کا حکم ہے ہم ان کے چھوٹے ہیں سو ان کی تعظیم انسانوں کی سی کرنی چاہیے" (تقویۃ الایمان ص۵۸ مصنفہ اسمٰعیل دیوبندی وہابی چھاپہ دیوبند) |
| گستاخی ۸ | نبی کے علم شریف سے شیطان کا علم زیادہ ہے۔ | "آپ کو دیوار کے پیچھے کا بھی علم نہیں: شیطان کو ساری زمین کا علم حاصل ہے نص (قرآن و حدیث سے ثابت ہے) لیکن نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علم کے لیے کوئی بھی ثبوت نہیں" (ملخصاً براہین قاطعہ ص۵۱ چھاپہ دیوبند مصنفہ خلیل احمد انبیٹھوی و مصدقہ رشید گنگوہی دیوبندی وہابی) |
| گستاخی ۹ | میلاد کرنیوالے ہندوؤں سے بھی زیادہ بُرے ہیں | "میلاد کرنے والے کافروں مشرکوں سکھوں" ہندوؤں سے بھی زیادہ بُرے ہیں" (براہین قاطعہ ص۱۴۸ چھاپہ دیوبند مصنفہ خلیل و رشید دیوبندی۔ وہابی) |

Marfat.com

| | | |
|---|---|---|
| گستاخی ۱۰ | اردو میں نبی دیوبند کے شاگرد ہیں | "ایک دیوبندی کو خواب آیا کہ نبی پاک کو مدرسہ دیوبند میں آمدورفت د' دیوبند سے تعلق رکھنے کی برکت سے اردو زبان آ گئی۔ سبحان اللہ اس سے رتبہ دیوبند کا معلوم ہوا۔"<br>(براہین قاطعہ ص۲۶ مصنفہ خلیل محمد و رشید دیوبندی چھاپہ دیوبند) |
| گستاخی ۱۱ | امتی عمل میں نبیوں سے بظاہر بڑھ بھی جاتے ہیں۔ | "انبیاء اپنی امت سے ممتاز ہوتے ہیں تو علوم ہی میں ممتاز ہوتے ہیں باقی رہا عمل اس میں بسا اوقات بہت دفعہ میں "بظاہر امتی مساوی برابر ہو جاتے ہیں بلکہ امتی نبیوں سے عمل میں بڑھ جاتے ہیں"<br>(تحذیر الناس ص۵ چھاپہ دیوبند مصنفہ محمد قاسم نانوتوی دیوبندی وہابی بانی دیوبند) |
| گستاخی ۱۲ | نبی کو پاگلوں اور حیوانوں جیسا علم ہے | "کل علم تو آپ کو نہیں" "اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور کی ہی کیا تخصیص ہے۔ اس میں آپ کی کون سی شان بڑھ گئی ایسا آپ۔ جیسا علم غیب تو زید و عمر بلکہ ہر صبی (بچے) مجنون "پاگل" "بلکہ جمیع حیوانات بہائم کو بھی حاصل ہے"<br>(حفظ الایمان ص۸ چھاپہ دیوبند مصنفہ اشرف علی تھانوی دیوبندی وہابی) |
| گستاخی ۱۳ | نماز میں بیل گدھے کے خیال سے رسالت مآب کا خیال زیادہ برا ہے | "صرف ہمت بسوئے شیخ و امثال آں از معظمین گو جناب رسالت مآب باشند بچندیں مرتبہ بدتر از استغراق در صورت گاؤ خر خود است۔ صراط مستقیم ضیائی ص۹۶ "نماز میں اپنی ہمت کو لگا دینا شیخ یا اسی جیسے اور بزرگوں کی طرف خواہ جناب رسالت مآب ہی ہوں اپنے بیل اور گدھے کی صورت میں مستغرق ہونے سے زیادہ برا ہے"<br>(صراط مستقیم ص۹۷ مطبوعہ دیوبند مصنفہ اسمٰعیل دہلوی دیوبندی وہابی) |
| گستاخی ۱۴ | نبی مر کر مٹی میں مل گیا۔ | "آپ مر کر مٹی میں ملنے والے، اب وہ مٹی میں مل گئے اسے آپ کا قول کہا"<br>(تقویۃ الایمان ص۵۰ مطبوعہ دیوبند مصنفہ اسمٰعیل دیوبندی وہابی) |
| گستاخی ۱۵ | کروڑوں نبی آ سکتے ہیں | "اس شہنشاہ کی تو یہ شان ہے۔۔۔ کہ کروڑوں نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے برابر پیدا کر ڈالے (تقویۃ الایمان ص۲۵ مصنفہ اسمٰعیل دیوبندی وہابی مطبوعہ دیوبند) |
| گستاخی ۱۶ | آخری نبی کہنے والے سب عوام جاہل ہیں۔ | عوام یعنی "جاہلوں" کے خیال میں آپ سب میں آخری نبی ہیں۔ مگر اہل فہم عقلمندوں کے خیال میں آخر میں آنا کچھ فضیلت نہیں۔ تحذیر الناس ص۳ چھاپہ دیوبند مصنفہ قاسم نانوتوی۔<br>دیوبندی وہابی بانی دیوبند۔ |
| گستاخی ۱۷ | آپ کے زمانہ میں یا بعد بھی کوئی نبی ہو تو پھر بھی آپ کے آخری نبی ہونے میں کوئی فرق نہ آئے گا۔ | "اگر بالفرض آپ کے زمانے میں بھی کہیں اور کوئی نبی ہو جب بھی آپ کا خاتم ہونا بدستور باقی رہتا ہے" (تحذیر الناس ص۱۴ مصنفہ قاسم نانوتوی دیوبندی وہابی)<br>بلکہ اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم بھی کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا۔ (تحذیر الناس ص۲۵ چھاپہ دیوبند مصنفہ بانی دیوبند قاسم نانوتوی)<br>کیا ہم اب یہ کہہ سکتے ہیں؟ کہ وہابی دیوبندی مرزائی آپس میں بھائی بھائی؟ |

قارئین کرام! آپ نے ان دیوبندی وہابیوں کی گستاخانہ اور کفریہ عبارات ملاحظہ فرمائیں اور ان پر علماء کرام کا رد عمل بھی ملاحظہ فرمایا۔ حالانکہ ان معصوم و مقبول ہستیوں کی شان میں ادنیٰ گستاخی کا شائبہ بھی باعث کفر ہے ملاحظہ ہو مولوی انور شاہ

Marfat.com

صاحب کشمیری کا فتویٰ :

ان التھور فی عوض الانبیاء کفر وان لم لقد السب (انکار الملحدین)

ترجمہ: "اگرچہ بے ادبی کی نیت نہ کرے صرف جرأت کرنا ہی انبیاء کی شان میں کفر ہے۔"

اور اللہ تبارک وتعالےٰ کو تو وہ ذُو معنی لفظ راعنا بھی گوارا نہ ہوا جس سے محبوب خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں گستاخی کا پہلو بھی نکلتا تھا۔ بلکہ مومنوں کو راعنا کہنے سے منع فرما دیا گیا۔ یایھا الذین اٰمنوا لا تقولوا راعنا وقولوا انظرنا یہی نہیں بلکہ نبی الانبیاء حبیب کبریا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کسی ادنےٰ چیز سے تشبیہ دینا بھی کفر ہے۔ کیونکہ آپ کا مقام تمام جہانوں اور جہاں والوں سے ارفع واعلیٰ ہے۔ اس کے برعکس آپ نے اوپر جو عبارات ملاحظہ فرمائیں ان میں کونسی ایسی ادنےٰ چیز رہ گئی ہے جس کے ساتھ ان دشمنانِ رسول نے آپ کی ذاتِ گرامی کے ساتھ تشبیہ نہ دی ہو۔

اسی لئے تو مولوی اسماعیل کی کتاب تقویتہ الایمان کے رد میں ۱۹ کتابیں لکھی گئیں۔ کئی ایک مناظرے ہوئے اور ۳۰ علماء مدراس نے اور ۱۷ علماء دہلی نے اور ۲۲ علماء کلکتہ نے اور ۱۲ علماء حرمین شریفین نے کفر کے فتوے دیئے اور شاہ عبد العزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ نے سخت اظہار ناراضگی فرمایا۔ اسی طرح مولوی رشید احمد گنگوہی اور قاسم نانوتوی کی تحریرات پر جناب حضرت مولانا حاجی رحمت اللہ صاحب مہاجر مکی اور حرمین شریفین کے ۶ علماء کے فتوے اور سید الطائفہ حضرت حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی نے جو فیصلے دیئے۔ جناب مولانا الحاج محمد شریف صاحب نوری کی کتاب "افکار وسیاسیات علماء دیوبند" کے صفحہ ۶۲ تا ۷۰ میں ملاحظہ فرما سکتے ہیں۔

Marfat.com

لہٰذا عوام الناس سے التماس ہے کہ ان کی تقریروں اور تحریروں سے پرہیز کریں اور جتنے المقدور ان سے دُور رہیں ۔ قلندر رومی نے کیا خوب فرمایا ہے ۔

تا توانی دُور شو از یارِ بد — یارِ بد بدتر ترا از مارِ بد !
مارِ بد بر تن زند بر جان زند — یارِ بد بر جان و بر ایمان زند

یعنی جہاں تک ہو سکے بد مذہب اور بد عقیدہ دوست سے دُور رہیئے بد عقیدہ دوست زہریلے سانپ سے بدتر ہے ۔ کیونکہ زہریلا سانپ تو تیرے جسم و جان پہ مار کرے گا ۔ مگر بد عقیدہ دوست تیری جان اور ایمان کو برباد کر کے رکھ دے گا ۔

دعا ہے اللہ تعالیٰ ہمیں سیدھے راستے پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے جو راستہ نبی پاک صاحب لولاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تھا ، یہی راستہ صحابہ کبار ، آل اطہار اور اولیا کرام کا تھا ، یہی راستہ بریلوی مکتبہ فکر کے علماء عظام کا ہے ۔ جس پر سیدنا قطب ربانی غوث صمدانی محبوب سبحانی شاہباز لامکانی حضرت سیدنا شیخ عبد القادر جیلانی تھے ۔ اس عقیدہ پر حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری لاہوری تھے اسی پر سلطان الہند حضرت خواجہ غریب نواز اجمیری تھے اسی پر حضرت خواجہ فرید الدین گنج شکر تھے اسی پر محبوب الٰہی حضرت خواجہ نظام الدین دہلوی تھے اسی پر حضرت خواجہ علی احمد صابر کلیری تھے اور یہی مسلک و عقیدہ حضرت خواجہ تونسوی و سیالوی کا تھا ، یہی خواجہ موہڑوی و میروی کا تھا ۔ یہی مسلک حضرت خواجہ چوروی و گولڑوی کا تھا ۔ یہی مسلک سید جلالپوری اور شرقپوری کا تھا ۔ اور یہی مسلک و عقیدہ حضرت مجدد الف ثانی اور سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باہو کا تھا ۔ بلکہ یہی مسلک شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی ) شاہ عبد العزیز محدث دہلوی اور شاہ رفیع الدین کا تھا اور یہی مسلک سید الطائفہ حضرت حاجی امداد اللہ صاحب

Marfat.com

مہاجر مکی اور حضرت مولانا رحمت اللہ صاحب مہاجر مکی اور اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کا تھا۔ (رحمہم اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین) غرضیکہ تمام اولیاء عظام اور عوام الناس اسی مسلک اور عقیدہ حقہ پر ہی تھے اور ہیں جو سب سے پرانا اور قدیم ہے جسے تبدیل کرنا باعث گمراہی اور ضلالت ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اسی پرانے مسلک حقہ پر قائم دائم رکھے اور دنیا میں انہیں حضرات کی معیت نصیب ہو اور قیامت میں نبیوں صدیقوں شہیدوں اور صالحین کے ساتھ حشر نشر ہو۔ وآخر دعوانا عن الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ خیر خلقہ سیدنا و مولانا محمد وعلیٰ آلہ واصحابہ واولیاء امتہ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین۔ آمین!

بندۂ ناچیز

الاالام فقیر نواب الدین عفی عنہ گولڑوی لاہور رمضان ۱۴۰۳ھ

# خوشخبری

عوام الناس اہل سنت وجماعت کو یہ سن کر بہت خوشی ہوگی کہ مسلک حقہ کی اشاعت کیلئے چکوال میں ایک دینی درسگاہ بنام "جامعہ اسلامیہ غوثیہ" عرصہ سے قائم ہے جس میں ہر سال ۲۰ شعبان المکرم سے ۲۷ رمضان المعظم تک دورہ قرآن مجید با تفسیر ہوتا ہے اور استاذ العلماء والفضلاء شیخ الحدیث والتفسیر جناب علامہ سید محمد زبیر شاہ صاحب مدظلہ العالی قرآن حکیم کے اسرار و رموز بیان فرماتے ہیں۔ جس طرح قرآن حکیم کو ماہ رمضان سے (شہر رمضان الذی انزل فیہ القرآن) ایک خاص نسبت ہے۔ اسی طرح قرآن حکیم کو عترت اہل بیت سے خاص نسبت ہے (انی تارک فیکم الثقلین کتاب اللہ وعترتی) اگر ان تینوں کا قران دیکھنا ہو تو ماہ رمضان میں دورہ قرآن مجید میں شرکت فرما کر دیکھیں۔ یہ نورانی مجالس نہایت پر کیف و پر سرور ہوتی ہیں۔ یہاں پر باہر سے تشریف لائے ہوئے حضرات کے لئے رہائش اور خورد و نوش کا بندوبست جامعہ کی طرف سے ہوتا ہے اور ستائیسویں کی شب کو جشن دستار فضیلت کی تقریب ہوتی ہے جو عجیب کیف سماں پیدا کرتی ہے۔ شوق ہو تو شمولیت فرما کر ثواب دارین حاصل کریں۔ والسلام

یکے از سگان غوث اعظم فقیر حاجی نواب الدین عفی اللہ عنہ

Marfat.com

# ابوالامام فقیر حاجی نواب الدین کی تصانیف

**[illegible] عقیدت**

اس کتاب میں نبی پاک صاحب لولاک کی [illegible] علم غیب کا ثبوت [illegible]
کی روشنی میں دیا گیا ہے۔ اور علماء دیوبند و اہلحدیث سے [illegible] اختلافات [illegible]
[illegible] یہ کتاب [illegible] کے لیے [illegible] مفید ہے۔ ہدیہ: ۵ روپے

**[illegible] علیہم الرحمۃ**

[illegible]
[illegible] ہے۔ [illegible]
[illegible] ہدیہ: ۴ روپے

**[illegible] قرآن**

اس میں [illegible] مکاتب فکر کے [illegible] ترجمہ [illegible] آنحضرت [illegible]
کے ترجموں سے کیا گیا ہے اور ثابت کیا گیا ہے کہ [illegible] ایک [illegible]
[illegible] ترجمہ ہے اور اس میں حفظ مراتب کا [illegible] خیال رکھا گیا ہے۔ ہدیہ: ۴ روپے

**[illegible]**

اس کتاب میں منافقین کا [illegible] غزوات میں بیان کیا گیا ہے [illegible]
[illegible] کیا گیا ہے۔ [illegible] صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم [illegible]
ان منافقوں کی [illegible] قرآن کے تمام [illegible]
[illegible] گیا ہے۔ ہدیہ: ۴ روپے

**[illegible]**

اس کتاب میں علماء دیوبند کی [illegible] عبارات بلا تبصرہ پیش کی گئی ہیں اور ان کی [illegible]
کو عیاں کیا گیا ہے۔ [illegible] جس عقیدے [illegible] شرک قرار دیتا ہے [illegible]
[illegible] عقیدے [illegible] قرار دیتا ہے [illegible] اسی طرح ایک عالم [illegible]
ہے تو [illegible] یہ کتاب بہت [illegible] ہے۔ [illegible] کے عقائد [illegible]
پوسٹمارٹم کیا گیا ہے۔ [illegible] حضرات [illegible] ہدیہ: ۱۲ روپے

[illegible]

[illegible] نواب الدین [illegible]

# مؤلف کی تازہ تالیفات

۱۔ **فتنہ خارجیت** — اس کتاب میں حامیان یزید کی مکاری و عیاری بیان کی گئی اور ان کی اصل شکل واضح کی گئی ہے یعنی خارجیت۔ ہدیہ : ۳ روپے

۲۔ **فتنہ یزیدیت** — اس کتاب میں نام نہاد محققین کے نظریات کا رد کتاب و سنت سے کیا گیا ہے اور امام عالیمقام کا مقام عند اللہ و عند الرسول بیان کیا گیا ہے اور یزید پلید کا کردار اور انجام بیان کیا گیا ہے۔

۳۔ **فتنہ ناصبیت** — اس کتاب میں کراچی کی نام نہاد مجلس عثمان کی حقیقت بیان کی گئی ہے اور ان کا حب عثمان میں بغض علی و صحابہ کا بیان ہے۔ ہدیہ : ۳ روپے

۴۔ **فتنہ نجدیت** — قرن شیطان یعنی شیخ نجدی کا کردار اور اس کے ردِ افکار و نظریات قرآن و حدیث کی روشنی میں بیان کیے گئے ہیں۔ ہدیہ : ۵ روپے

۵۔ [illegible] — [illegible] ابن تیمیہ کا کردار اس کے عقائد باطلہ کی وضاحت کی گئی ہے یہی وہ پہلا [illegible] تھا جس نے [illegible] بدعت سیئہ کی بنیاد ڈالی۔ ہدیہ : ۳ روپے

۶۔ **فتنہ وہابیت** — اس [illegible] میں برصغیر [illegible] وہابیت کی آمد اور اس کے اثرات پر روشنی ڈالی گئی ہے اور [illegible] بیان کیے گئے ہیں۔ ہدیہ : [illegible] روپے

۷۔ [illegible] — [illegible] دہلوی اسماعیل دہلوی [illegible] تقویۃ الایمان کا اثر دیوبندی حضرات [illegible] میں عقائد [illegible] بیان کی [illegible] واضح کی گئی ہے۔ ہدیہ : ۵ روپے

۸۔ **فتنہ مودودیت** — [illegible] مودودی صاحب کے [illegible] نظریات بیان کیے گئے ہیں جو سراسر اسلام کے خلاف [illegible] اور تفسیر تفہیم القرآن کی حقیقت بیان کی [illegible] تفسیر بالرائے ہے۔ ہدیہ : [illegible]

۹۔ [illegible] **ہوں** — اس کتابچہ میں وہابیت کی اصل شکل دیوبندی آئینہ میں دکھائی گئی ہے۔ ہدیہ : پچاس پیسے

۱۰۔ **وہابیوں کی سیاسی عیاری** — اس کتابچہ میں دیوبندیوں کی اس مہم کا بیان ہے جو آج کل وہ پاکستان کی تاریخ کو مسخ کرنے کے سلسلہ میں چلا رہے ہیں۔ ہدیہ : پانچ روپے

۱۱۔ **صراط مستقیم** — اس میں تبلیغی جماعت کے طریقہ کار کو خلاف سنت اور علمائے دیوبند کے قلم سے بدعت ضلالہ ثابت کیا گیا ہے۔ ہدیہ : ۶ روپے

۱۲۔ **نوری بشر** — اس میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات بابرکات کو کتاب و سنت، آثار اور علمائے دیوبند کی تحریرات سے نور ثابت کیا گیا ہے۔ ہدیہ : ۶ روپے

ان تالیفات کے علاوہ دینی، مذہبی اور درس نظامی کی کتب بھی مکتبہ ہذا سے دستیاب ہو سکتی ہیں۔ کتب فروش حضرات کو معقول کمیشن دیا جائے گا۔ تاکہ مسلک حقہ کی اشاعت ہو سکے۔

Marfat.com

Marfat.com

جملہ حقوق محفوظ ہیں


کتاب ——— ہندوؤں سے ترکِ موالات

مرتبہ ——— منشی تاج الدین احمد تاج

پیش لفظ (طبعِ دوم) ——— حمید راعی

کتابت ——— خوشنویس محمد ناصر قادری

پروسیس ——— برائٹ پروسیس، لاہور

صفحات ——— ۴۰

طباعت (بارِ اوّل) ——— دسمبر ۱۹۲۰ء

طباعت (بارِ دوم) ——— رمضان المبارک ۱۴۰۲ھ، جون ۱۹۸۲ء

مطبع ——— آکسفورڈ اینڈ کیمبرج پریس۔ لاہور

تعداد ——— ۱۰۰۰

ناشر ——— مکتبہ رضویہ ۲/۲۴ سوڈھیوال کالونی،
ملتان روڈ لاہور ۲۵

قیمت ——— تین روپے پچاس پیسے


## مشمولات


پیش لفظ

عرضِ ناشر

ہندوؤں سے ترکِ موالات


Marfat.com

# صنم کدۂ موالات میں

# صدائے ابراہیمی

جب ہندوؤں کی غلامی ٹھہری پھر کہاں کی غیرت اور کہاں کی خودداری؟ وُہ تمھیں ملیچھ جانیں، ...ں مانیں، تمھارا پاک ہاتھ جس چیز کو لگ جائے گندی ہو جائے، سَودا بیچیں تو دُور سے ہاتھ میں ...ں دیں ——— حالانکہ بحکمِ قرآن خُود وُہی نجس ہیں۔ اور تُم اُن نجسوں کو مقدس، مُطہر ...ئ اللہ میں لے جاؤ، جو تمھارے ماتھا رکھنے کی جگہ ہے وہاں اُن کے گندے پاؤں رکھواؤ، مگر تم کو ...لامی حِس ہی نہ رہا، محبتِ مُشرکین نے اندھا بہرا کر دیا ——— اِن باتوں کا اُن سے کیا ...جن پر حُبّكَ الشئ یُعمی ویُصم کا رنگ پھر گیا، سب جانے دو، خُدا کو بھی مُنہ دِکھانا ہے یا ...ہ مُشرکین ہی کی چھاؤں میں رہنا ہے۔ جواز تھا تو یُوں کہ کوئی کافر ——— مثلاً اسلام ...لے یا اسلامی تبلیغ سُننے یا اسلامی حکم لینے کے لئے مسجد میں آئے۔ یا اِس کی اجازت تھی کہ خُود سر ...ؤں، نجس بُت پرستوں کو مُسلمانوں کا واعظ بنا کر مسجد میں لے جاؤ، اُسے مسندِ مُصطفٰے صلی اللہ تعالیٰ ...ہ وسلم پر بِٹھاؤ ——— کیا اِس کے جواز کی کوئی حدیث یا کوئی فقہی روایت تمھیں مِل سکتی ہے؟ ...شا ثُم حاشا للہ اِنصاف! کیا یہ اللہ ورسُول سے آگے بڑھنا، شرعِ مطہر پر اِفتراء گھڑنا، احکامِ الٰہی ...نسخ بدلنا، سُور کو بکری بتا کر نگلنا نہ ہوگا؟

المحجۃ المؤتمنۃ۔ مطبوعہ بریلی

سنہ ۱۹۲۱ء، صفحہ ۸۴

◎

Marfat.com

# ہندو مسلم اتحاد کے دعوے

اور

# چھوت چھات کے عملی مظاہرے

مانیکا دیوی نے کہا بھارت ایک لادینی ملک ہے لیکن یہاں کے عوام اور خود وزیر
مسز اندرا گاندھی اور اس کے شوہر آنجہانی سنجے چھوت چھات کی تفریق میں مبتلا تھے۔ مانیکا نے انکشاف
کیا کہ جب بھی وزیرِ اعظم مسز اندرا گاندھی کسی مسلمان ملکی یا غیر ملکی لیڈر یا اچھوت لیڈر سے
ملاقات کے دوران ہاتھ ملاتی ہیں تو اس ملاقات کے فوراً بعد نہاتی ہیں۔ ایک مرتبہ میں
اپنی ساس سے پوچھا کہ وہ ایک غیر ملکی مسلمان سربراہ سے ملاقات کے دوران ہاتھ ملانے کے
غسل کیوں کرنے گئیں تو اس نے بتایا کہ مسلمانوں اور اچھوتوں سے ہاتھ ملانے سے جسم ناپاک
ہو جاتا ہے۔ اس لئے ہاتھ ملانے کے بعد غسل ضروری ہے۔ ان کے والد پنڈت جواہر لال نہرو
بھی مسلمان لیڈروں اور اچھوتوں سے ہاتھ ملانے کے بعد غسل کرتے تھے۔ اور بھارت
قوم رہنما مہاتما گاندھی تو مسلمانوں سے ہاتھ ملانے کے بعد جب تک غسل نہ کر لیتے
کسی سے بات تک نہیں کرتے تھے۔ (ایک خبر)

روزنامہ "نوائے وقت" لاہور

۲۱۔ فروری ۱۹۸۱ء، صفحہ ۶

◎

Marfat.com

# پیش لفظ

مُسلمانانِ برّصغیر پاک و ہند کی تاریخ کا سر ورق داتا گنج بخش علی ہجویریؒ اور خواجہ مُعین الدینؒ چشتی جیسے بزرگانِ دین کی کاوشوں سے مزیّن ہے ـــــ اِن مقدس ہستیوں کی تگ و تاز کا صرف ایک ہی حوالہ تھا ـــــ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ـــــ یہی وُہ رنگ تھا جس سے سرزمینِ ہندوستان کو ایک پاکیزہ نکھار حاصل ہُوا ۔ یہی وُہ نور تھا جس سے ظلمت کدۂ ہند میں چار سُو ایمان و عرفان کی قندیلیں جھلملانے لگیں ـــــ اور یہی وُہ حوالہ تھا جس سے لاکھوں "کرم چند" اور "موتی لال" دِل و جان سے "غلام نبی" کا تشخّص اپنانے لگے ـــــ اِس نئے تشخّص کا رنگ کچھ ایسا گہرا تھا کہ ایک ہی دھرتی ماتا سے جنم لینے والے اور ایک ہی ماحول میں پروان چڑھنے والے اب ایک نہ تھے ـــــ اُن کے درمیان ایک اَنمٹ خطِ امتیاز کھنچ چکا تھا ـــــ رنگ بھی وُہی نسل بھی وُہی، زبان بھی ایک، دھرتی بھی ایک، لیکن اِن سب رنگوں سے کہیں بالاتر اَب ایک اَور ہی رنگ کارفرما تھا:۔

صِبْغَةَ اللّٰهِ وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ صِبْغَةً ۔

"مُسلم تشخّص" کی یہ آبیاری محراب و منبر اور خانقاہ سے ہوتی رہی ـــــ دَورِ اکبری میں ہندو ذہنیت نے مُسلم تشخّص کو دُھندلانے کی سازشیں کیں تو حضرت مجدد الف ثانیؒ کی صدائے حق آمریّت کے ایوانوں میں گونجتی ہے ـــــ سامراجیّت کی زنجیریں جب گردنوں پہ بار بن گئیں تو یہی مُسلم تشخّص کی تڑپ ۱۸۵۷ء کے باب کو رنگین کر گئی ۔

---

ہندوستان میں مُسلم تشخّص کے اِس گہرے رنگ سے ہندو ذہنیت ہمیشہ ہی نالاں رہی، وُہ لوگ یہ سمجھنے سے قاصر تھے کہ ہمارے ہی بند بھائی ہم سے جُدا کیوں ہو گئے ؟ ـــــ

Marfat.com

ب

یہ خطِ امتیاز کیسا؟ ــــــــ اب فرنگی سامراجیت کے زیرِ سایہ پروان چڑھنے کے مواقع میسر آئے تو ہندو ذہنیت کے وہ سارے خواب جو پانی پت کے میدانوں اور سومنات کی خاک میں چکنا چور ہوئے تھے، اُن کی تعبیر سیاست کی بساط پہ نظر آنے لگی ــــــــ ہندو مسلم بھائی بھائی" کا نعرہ کچھ اس رنگ و روغن سے پیش کیا گیا کہ اچھے خاصے مسلم زعماء بھی کانگریس کی تہہ کو نہ پہنچ سکے۔ اپنے ان لیڈروں کی دیکھا دیکھی عام مسلمان بھی اس نعرہ کے ہمنوا ہو گئے ــــــــ اور پھر حالات نے وہ رُخ اختیار کیا کہ بت شکن مندروں میں جا جا کر دُعائیں مانگنے لگے۔

---

تحریکِ خلافت کا دَور تحریکِ آزادی کا ایک اہم موڑ ہے ــــــــ مغربیت کے زیرِ اثر سیاسی اداروں کی عمل کاری سے وا ہونے والی ہندو مسلم اتحاد کی راہیں اب اپنے نقطۂ عروج پہ تھیں ــــــــ دراصل مسلم تشخص کو دُھندلانے کی وُہ دیرینہ شدید آرزوئیں ہندو ذہنیت صدیوں سے لیے بیٹھی تھی اُن کی تکمیل کے لیے اب ایک سُنہری موقع میسر تھا ــــــــ ہندو لیڈر مُسلمانوں کے جذبۂ ایمانی سے خوب آگاہ تھے مسئلہ خلافت سامنے آیا تو ہندو ذہنیت نے دونوں ہاتھوں سے اِس "جذبہ" کو اپنے ناپاک مقاصد کے لیے EXPLOIT کیا ــــــــ ایک طرف تو سامراجیت کو ہلا ڈالنے والی مُسلمانوں کی تحریک کے بل بوتے پر گاندھی وغیرہ حکومت کو آنکھیں دِکھلا رہے تھے تو دُوسری طرف مُسلم تشخص دُھندلانے کی سازش بھی پروان چڑھ رہی تھی ــــــــ اور حقیقت تو یہ ہے کہ کانگریسی ذہنیت اپنی اِس چال میں کافی حد تک کامیاب بھی ہُوئی ــــــــ تحریک خلافت، تحریکِ ترکِ موالات اور تحریکِ ہجرت کے بعد کانگریس ایک مضبوط اور نمائندہ جماعت کی حیثیت سے اُبھری جب کہ مُسلم لیگ اِن حالات میں مؤثر رول ادا نہ کر سکنے کی وجہ سے کافی حد تک پس پردہ چلی گئی ــــــــ اور اِدھر جمعیت العُلمائے ہند کا فنافی الکانگریس پلیٹ فارم اپنے عمل و فکر سے حالات کو ایک ایسے رُخ پہ لے آیا جس کی ایک ہلکی سی جھلک

Marfat.com

"ہندوستان کی تمام تاریخ میں یہ دور پہلا اور آخری دور تھا جس میں ہندو مسلم اتحاد اپنے عروج پر تھا ــــــ مسلمانوں نے ہندوؤں کی دلجوئی حاصل کرنے کی ہر ممکن کوشش کی مسلمان رضا کاروں نے رام لیلا کا بندوبست کیا۔ مندروں میں دعائیں مانگی گئیں۔ وید کو الہامی کتاب تسلیم کیا گیا۔ راماین کی پوجا میں شرکت کی گئی۔ مسلمانوں نے اپنے ماتھوں پر تلک لگائے گنگا پر پھول اور بتاشے چڑھائے گئے۔ بار بار اس بات کا اعلان کیا جاتا کہ "گاندھی مستحق نبوت تھا" اور یہ کہا گیا کہ "اگر نبوت ختم نہ ہوتی تو گاندھی نبی ہوتا" گائے کی قربانی کو موقوف کرنے کی تجاویز پیش کی گئیں اور سب سے زیادہ غضب یہ کیا کہ دہلی کی جامع مسجد میں منبر رسول پر ایک متشدد ہندو شردھانند سے تقریر کروائی اسی شردھانند نے بعد میں مسلمانوں کو ہندو بنانے کی تحریک شدھی کا آغاز کیا"۔ [1]

اس ہنگامہ خیز دور میں جذباتیت کی عام رو سے ہٹ کر دار العلوم بریلی سے ایک آواز ابھرتی ہے ــــــ یارو! دیکھو کس روش پہ چل نکلے ہو ــــــ کچھ اندازہ تو کرو کہ دین اسلام کو جڑ سے اکھاڑ پھینکنے کی تمنائیں رکھنے والے کیا خلافت کو برپا کریں گے؟ ــــــ تاریخ کے عمل سے سبق حاصل کرو ــــــ ہندو مسلم اتحاد سے ہاتھ اٹھاؤ ــــــ اپنے تشخص کو پہچانو ــــــ دامن مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم کو تھامو ــــــ یہی تمہارا حوالہ ہے ــــــ تم اسی سے ہو ــــــ یہ نہیں تو تم بھی نہیں۔

اگرچہ دار العلوم بریلی سے اٹھنے والی اس صدا کو شدید مزاحمت کا سامنا کرنا پڑا لیکن ان تمام حالات میں بھی مسلمانان پاک و ہند کو ہندو مسلم اتحاد کی خطرناک سازش سے آگاہ کرنے کے لیے مولانا احمد رضا خان اور ان کے رفقاء سرگرم عمل رہے ــــــ

---

[1] پروفیسر احمد سعید: حصول پاکستان (لاہور ایجوکیشنل ایمپوریم: ۱۹۷۲ء) صفحہ ۱۷۱

اُن کا نقطۂ نگاہ تاریخ کی آزمائی ہوئی صداقت پر مبنی تھا:-

"کیا وُہ ہم سے دین پر نہ لڑے؟ کیا قربانی گاؤ پر اُن کے سخت ظالمانہ فساد پُرانے پڑ گئے؟ کیا کٹار پور وآرہ اَور کہاں اَور کہاں کے ناپاک وہولناک مظالم جو ابھی تازے ہیں دِلوں سے محو ہو گئے؟ بے گناہ مُسلمان نہایت سختی سے ذبح کیے گئے، مٹی کا تیل ڈال کر جلائے گئے، ناپاکوں نے پاک مسجدیں ڈھائیں قرآن کریم کے پاک اَوراق پھاڑے، جلائے اَور ایسی ہی وُہ باتیں جن کا نام لیتے کلیجہ منہ کو آتے ہیں"[۲]

"تبدیل احکام الرحمٰن واختراع احکام الشیطٰن ——— سے ہاتھ اُٹھاؤ، مشرکین سے اِتحاد توڑو ——— مرتدین کا ساتھ چھوڑو کہ محمد رسُول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دامنِ پاک تمہیں اپنے سایہ میں لے"[۳]

"میرے دوستو فقیر ——— تمہیں نہایت عاجزانہ ومخلصانہ یہی صلاح دیتا ہے کہ کسی غیر مذہب میں جذب ہونے سے اپنے کو محفوظ رکھو"[۴]

دارُالعلوم بریلی سے وابستہ حضرات نے ایک منظّم انداز میں جماعت رضائے مُصطفٰے کے پلیٹ فارم سے ہندو ذہنیّت کے خلاف بھرپُور محاذ سنبھالا ——— ایک ایسے وقت میں جب کہ مُسلم لیگ گوشۂ تنہائی اختیار کر چکی تھی اَور جمعیت العُلمائے ہند عملاً وفکراً کانگریسی لیڈرشپ کے نثار ہو چکی تھی، تنہا دارالعلوم بریلی نے مُسلم تشخّص کو اُجاگر کرنے کی یہ جدّ وجُہد ہماری تحریکِ آزادی کا ایک اہم باب ہے ——— مولانا احمد رضا خان اَور اُن کے رفقائے کار

---

[۲] مولانا احمد رضا خان: المحجۃ المؤتمنہ بحوالہ: اَوراقِ گم گشتہ از سید رئیس احمد جعفری (محمد علی اکیڈمی: لاہور: ۱۹۶۸ء) صفحہ ۲۴۹

[۳] ایضاً، صفحہ ۳۰۵

[۴] پروفیسر سیّد سلیمان اشرف: الرشاد مکتبہ رضا ۱۹۸۱ء صفحہ ۱۱۳

Marfat.com

نے نہ صرف تحریر و تقریر سے گاندھی کے فسوں کا شکار حلقوں کو جھنجھوڑا بلکہ عام مسلمانانِ پاک و ہند کو بھی ہندو ذہنیت کی خطرناک سازش سے آگاہ کیا ——— فاضل بریلوی کے خلیفہ پروفیسر سیّد سلیمان اشرف (جماعت رضائے مصطفےٰ) اور مولانا ابُو الکلام آزاد (جمعیت العلمائے ہند) کے مابین ہندو مُسلم اتحاد کے مسئلہ پر ایک زبردست مناظرہ ہُوا۔ بریلی میں ہونے والے اِس مناظرہ میں مولانا ابُو الکلام آزاد کو پروفیسر موصُوف کے نقطۂ نگاہ کو تسلیم کرنا پڑا۔

دارُالعلوم بریلی سے ہونے والی اِن زبردست کاوشوں کے نتیجہ میں مختلف حلقوں سے "ہندو مُسلم اتحاد" کے خلاف آوازیں اُبھرنا شروع ہوئیں اَور لوگ کانگریسی ذہنیت کی سازش سے آگاہ ہونے لگے ——— خصُوصاً ترکِ موالات کے نام پر مُسلم تعلیمی اداروں کو تباہ کرنے کے لیے جو منصوبہ بندی کی گئی تھی وُہ ناکام ہو کے رہ گئی۔ ہندوؤں سے ترکِ موالات اِسی سلسلہ کی ایک اہم کڑی ہے۔ سنہ ۱۹۲۰ء میں انجمن حامیِ اِسلام لاہور کی طرف سے شائع ہونے والی یہ کتاب تحریکِ پاکستان خصُوصاً تحریکِ ترکِ موالات کے باب پر تحقیقی کام کرنے والوں کے لیے ایک اہم حوالہ ہے۔ فاضل مؤلف نے تاریخی حقائق اَور اپنے دَور کے حالات و واقعات کی روشنی میں مُسلمانوں کو ہندو مُسلم اتحاد کی فریب کاریوں سے آگاہ کرنے کی کوشش کی ہے:

——— "لوگ یہ سمجھے بیٹھے ہیں کہ ہم ہندوؤں کو اپنا دوست و مددگار بنا کر خلافت یا سوراج حاصل کر لیں گے اَور ہندوؤں کے ساتھ مِلنے سے ہمیں عزت حاصل ہو جائے گی۔ اِیں خیال است و محال است و جنوں۔" (ص۷)

——— "مَیں نہایت زور کے ساتھ کہنا چاہتا ہُوں کہ مُسلمانوں کو گاندھی وغیرہ اَور دیگر کفّار کا ہرگز اعتبار نہیں کرنا چاہیئے۔" (ص۱۷)

۷۔ نومبر سنہ ۱۹۸۱ء
سیالکوٹ

حمید راعی

تَرٰى كَثِيْرًا مِّنْهُمْ يَتَوَلَّوْنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۭ لَبِئْسَ مَا قَدَّمَتْ
لَهُمْ اَنْفُسُهُمْ اَنْ سَخِطَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَفِي الْعَذَابِ هُمْ خٰلِدُوْنَ ○
وَلَوْ كَانُوْا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالنَّبِيِّ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مَا اتَّخَذُوْهُمْ اَوْلِيَاۗءَ
وَلٰكِنَّ كَثِيْرًا مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ○

اُن میں تم بہت کو دیکھو گے کہ کافروں سے دوستی کرتے ہیں، کیا ہی بُری چیز اپنے لیے خود آگے بھیجی یہ کہ اللہ کا اُن پر غضب ہُوا اور وہ عذاب میں ہمیشہ رہیں گے، اور اگر وہ ایمان لاتے اللہ اور ان نبی پر، اور اُس پر جو ان کی طرف اُترا تو کافروں سے دوستی نہ کرتے، مگر اُن میں تو

بہتیرے فاسق ہیں

Marfat.com

# عرضِ ناشر

تحریکِ آزادیٔ ہند کی تاریخ معلوم کرنے کے لئے نہ تو کھنڈر کھودنے کی ضرورت ہے، اور نہ دستیاب شدہ سکّوں اور پتھروں کی مدد سے واقعات کو قائم کرنے کی، لیکن رونا اِس کا ہے کہ ہم اپنی تاریخ ـــــ خصوصاً پاکستان کی تحریک جو بالآخر کامیابی سے ہم کنار ہوئی، کو بھولے ہوئے ہیں اور اب ہمارا واحد ذریعۂ معلومات وُہ ڈھیلی اور بے جان تاریخ ہے جو خاص حالات کے ماتحت وقتی ضرورتوں کو مدِّ نظر رکھ کر نہ صرف مرتّب کی گئی بلکہ قیامِ پاکستان کے بعد بوُجوُہ مفتی کی پگڑی مُلّا کے سر[1] باندھنے کی جو کوششیں شروع ہو گئی تھیں ـــــ کی مکمّل آئینہ دار ہے نتیجۃً اِس دَوران کالجوں اور سکولوں سے فارغ التحصیل ہونے والے مُستقبل کے معمار یعنی نوجوان نسل، قیامِ پاکستان کے اصل محرکات اور آزادیٔ پاکستان میں انگریزوں، ہندوؤں یا ہندوؤں کے حلقہ بگوش مُسلمانوں کی پیدا کردہ رُکاوٹوں سے باخبر نہ ہونے کے باعث ـــــ تحریکِ پاکستان کے اکابر اور اس کے دُشمنوں کے مابین فرق نہیں کر سکتی کسی تاریخ کا مُستند ماخذ تو وُہی کہلائے گا جو اُسی یا اُس کے قریب تر زمانے میں اُس تحریک یا اُس کے اساسی نظریہ کے حامی عینی شاہدوں کی طرف سے قلم بند کیا گیا ہو ـــــ نہ کہ ایسا مواد جس کا سارا دارومدار مخالفینِ پاکستان کی محض اُن چند کتابوں پر ہو جن کو اِس گروہ کے مؤرخین اور پروردہ صحافیوں نے دانستہ یا نادانستہ وحیِ آسمانی کا درجہ دے رکھا ہے، لیکن ـــــ حقائق کے چہرے سے نقابیں سرک رہی ہیں اور قلم کے سامریوں کا یہ طلسم اب آہستہ آہستہ ٹوٹ رہا ہے۔

---

[1] یہاں تک کہ کانگرسی مکتبِ فکر سے تعلق رکھنے والے وُہ اصحاب جو دو قومی نظریہ کی حمایت کے جرم میں مُسلمانانِ ہند کی عظیم دینی و مِلّی درس گاہ دارالعلوم بریلی پر انگریز کی آلہ کاری کا الزام عائد کرنا فرضِ دینی (باقی بر صفحہ آئندہ)

Marfat.com

زیرِ نظر رسالہ تحریکِ خلافت اور تحریکِ ترکِ موالات (۲۱-۱۹۲۰ء) کے اُس جذباتی دور کی یادگار ہے جس وقت قائدِ اعظم محمّد علی جناح اور ڈاکٹر محمّد اقبالؔ نے بھی بوجوہ خاموشی اختیار کر لی تھی[1] ——— ایسے میں مُسلمانوں کے سوادِ اعظم (اہلسنّت) کے رہنما، اسلامی حمیّت و غیرت اور بے مثال جوش و جذبے کے ساتھ یہ کہتے ہُوئے ———

ع مجھے ہے حکم اذاں لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ

منظرِ عام پر آتے ہیں ——— اور پھر دیکھنے والوں نے دیکھا کہ یہ آواز کس طرح برِّصغیر کی فضاؤں میں گونجی اور "متحدہ قومیّت" کا بُت پاش پاش ہو گیا ———

جناب ڈاکٹر محمّد مسعود احمد نے اپنی کتاب "تحریکِ آزادیٔ ہند اور السّواد الاعظم" کے

---

(حاشیہ بقیہ صفحہ گذشتہ) میں شمار کرتے تھے۔ بے اختیار پکار اُٹھے ہیں کہ:-

"ہم اپنی تاریخِ ملّت کے صفحات سے ان حضرات کے علمی اور عملی کارناموں کے سُنہری ابواب سے یک لمحہ صرفِ نظر کر لیں تو گھٹا ٹوپ تاریکی کے سوا کچھ نظر نہیں آتا"

روزنامہ "نوائے وقت" لاہور ۱۰ اپریل ۱۹۸۲ء صفحہ ۱۱، کالم ۲ مضمون بعنوان "مُلکی حالات اور نظامِ اسلام" از مجاہد الحسینی (سابق ایڈیٹر "خدّام الدین" لاہور)

[1] اس نازک اور پُرفتن دور کی ایک ہلکی سی جھلک ——— ممتاز قانون دان کے ایل گابا (م-۱۹۸۱ء) کے الفاظ میں ملاحظہ فرمائیے، جس کا نقشہ اُنہوں نے دو قومی نظریہ کی تاریخ بیان کرتے ہُوئے اپنی شہرۂ آفاق کتاب "مجبور آوازیں" میں کھینچا ہے:-

"دو قومی نظریہ" جس پر بڑے بحث مباحثے ہوتے رہتے ہیں، آل انڈیا مسلم لیگ آل انڈیا مُسلم کانفرنس یا دیوبند یا جامعہ ملّیہ کی تخلیق نہیں تھا۔ تاریخ شاہد ہے کہ اس نظریے کا مصنّف نہ تو محمّد علی جناح تھے اور نہ علّامہ اقبال۔

دو قومی نظریہ تو ۱۹۲۰ء ہی میں ایک مشہور اور مسلّمہ نظریہ بن چکا تھا۔ اس وقت جناح صاحب کانگریس کے رہنما اور بقول سروجنی نائیڈو "ہندو مُسلم اتحاد" کے سفیر تھے"

(کے ایل گابا، "مجبور آوازیں" مطبوعہ لاہور ۱۹۷۵ء، ص ۱۰)

Marfat.com

حرفِ آغاز میں توجہ دِلائی ہے کہ "اس نازک دَور میں جب کہ قوم کا سیاسی شعور پختہ نہیں بعض حضرات "متحدہ قومیّت" کے تصوّر کو پھیلا رہے ہیں" ——— لیکن اب تو نوبت بایں جا رسید کہ بعض لوگ پاکستان میں سیرتُ النّبی کے خوشنما نام پر ایسی کتابیں[1] لکھ رہے ہیں جن میں "متحدہ قومیّت" کے علَم بردار عُلماء کے کردار کو محسنِ اسلام بنا کر پیش کیا جا رہا ہے۔ اگر کہیں بامرِ مجبوری ہند و نواز عُلماء کی تحریکِ پاکستان سے دُشمنی کا اعتراف بھی کیا جاتا ہے تو اُن کی نیّتوں کے نیک ہونے کی قسم کھانا بھی ضروری سمجھا جاتا ہے۔ آج ابُوالکلام آزاد کی طرف سے مزارِ قائدؒ پر فاتحہ کے قِصّے اور حسین احمد مدنی کی جانب سے کسی ذاتی خط میں پاکستان کو مسجد قرار دینے کی کہانیاں تراش کر ان حضرات کی کتنی ہی صفائی کیوں نہ پیش کی جائے، حقائق کو اتنی آسانی سے مسخ نہیں کیا جا سکتا۔

کاش تحریکِ پاکستان میں ان حضرات نے مُسلمانوں کے اجتماعی مفاد سے غدّاری نہ کی ہوتی تو دُنیا کے نقشے پر اُبھرنے والی نئی اسلامی مملکت کے خطوط کچھ اَور ہی ہوتے۔ یہ سب کیوں ہوا؟ اس سوال کا جواب پاک و ہند کے معرُوف و ممتاز نعت گو اور شاعرِ تحریکِ پاکستان حضرت علّامہ ضیاء القادری بدایُونی (م ــ ۱۹۷۰ء) کی زبانِ بلاغت نظام سے سُنئیے:-

"غیر منقسمہ ہندوستان میں ایک ہزار سال تک اسلامی سلطنت قائم رہی تمام اسلامیانِ ہند کا ایک ہی مذہب و مسلک رہا ——— انگریز کے قدم آنے سے قبل مُسلمانانِ ہند وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰہِ جَمِیْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا پر پُورے استحکام کے ساتھ عامل تھے۔ عاملینِ برطانیہ نے اپنے جبلّی فریبِ سیاست سے سوادِ الاعظم اسلام میں رخنہ اندازی شروع کی اَور نئے نئے مذاہب جاری کرا کے اُن کو پروان چڑھایا۔ اَور اللہ کی رسّی کو مضبوطی سے پکڑنے والوں میں تفرقہ اندازی کی داغ بیل ڈالی ———

---

[1] ہمارا اشارہ لاہور سے شائع ہونے والی اُس کتاب کی جانب ہے جو ۱۹۷۹ء میں ——— "سیرت النبی بعد از وصال النبی" (محمد عبد المجید صدیقی) کے نام سے شائع ہوئی جس میں محض جا بجا کانگریسی علما کا سیرتِ پاک کے نام پر پروپیگنڈہ کیا گیا۔

دورِ آخر میں مسلمانوں کی شیرازہ بندی اور سیاسی و ملکی حقوق کے حصول کے لیے مسلم لیگ ایک نصب العین لے کر میدانِ عمل میں آئی۔ دنیا نے دیکھ لیا کہ انگریز کے بنائے مذاہب اور فرنگی کے مرغانِ دست پرور نے مسلم لیگ اور اس کے نصب العین پاکستان کی شدید مخالفت کی، مگر سوادِ اعظم اسلام یعنی مذہب اہلِ سنت والجماعت اور اس کے علماء و مشائخ نے سر دھڑ کی بازی لگا کر پاکستان حاصل کر لیا[1]"۔۔۔۔۔۔

تاریخِ برِّصغیر پاک و ہند، بالخصوص تحریکِ پاکستان میں علماء و مشائخ کے کردار کے اثرات بہت دور رس ہیں، جن کا تحقیقی جائزہ وقت کی اہم ضرورت ہے۔ اِس کتاب کی دوبارہ اشاعت سے ہمارا مقصد جہاں تاریخی حقائق کو نئی نسل تک منتقل کرنے کے فرض سے عہدہ برآئی ہے وہاں ہندو ذہنیت کے متعلق خوش فہمی جن نتائج کا باعث بن سکتی ہے اُن کا ادراک ازبس ضروری ہے۔ ڈاکٹر محمد باقر کے الفاظ میں ۔۔۔۔۔ "پاکستان میں مشرکین (ہند) سے روابط قائم کر کے ہم کہاں کھڑے ہیں[2]؟"

قمر الدین
ناظمِ مکتبہ

---

[1] مصباح الآخرت: الحاج علی حسین آباد (سابق اُستاذ کمانڈ اینڈ اسٹاف کالج، کوئٹہ) مطبوعہ کراچی ۱۹۵۴ء
تقریظ: علامہ ضیاء القادری البدایونی: صفحہ ۵، ۶

[2] مکتوب ڈاکٹر محمد باقر بنام راقم السطور از لاہور، محررہ ۹ ستمبر ۱۹۸۰ء

Marfat.com

# تشکّر

مرکزی مجلسِ رضا (رجسٹرڈ) لاہور کے صدر جناب حکیم محمّد مُوسیٰ امرتسری کی تحریک اور نشان دہی پر ہم ایک عرصہ سے اس اہم تاریخی رسالہ کے لیے سرگرداں تھے۔ بالآخر فاضل و مخلص محقق جناب محمّد ذُوالفقار علی رانا صاحب (شعبۂ عربی پنجاب یُونیورسٹی، لاہور) کی سعیِ جمیلہ سے اِس کا ایک نسخہ اہلِ سُنّت کی قدیم و معرُوف دینی درس گاہ دارُالعلُوم انجمن نعمانیہ لاہور کے کتب خانے سے دستیاب ہو گیا۔

ہم مکرّم و محترم جناب حکیم صاحب موصُوف اور رانا صاحب کے بے حد شکر گزار ہیں جن کی تحریک، سعی اور تعاون کی بدولت ہم یہ امانت قارئین کی نذر کرنے کے قابل ہو سکے ہیں۔

جناب حمید راعی بھی ہمارے دلی شکریہ کے مستحق ہیں جنہوں نے نہایت مربُوط و جامع پیش لفظ لکھ کر رسالے کے زمانۂ تحریر اور پس منظر کو پُوری طرح اُجاگر کر دیا ہے۔

ناشر

Marfat.com

○

# اِعتذار

زیرِ نظر رسالہ[1] "ہندوؤں سے ترکِ موالات" کا جو نسخہ ہمیں دستیاب ہوا، اس کے بعض صفحات کا مطالعہ ناقص طباعت اور غیر محتاط کتابی کی وجہ سے دِقت اور اُلجھن کا باعث ہو سکتا ہے۔ ہم اِس تاریخی دستاویز کی اہمیت و افادیت کے پیشِ نظر اس کا عکس شائع کر رہے ہیں۔

ناشر

○

---

[1] "ہندوؤں سے ترکِ موالات" کے مرتب جناب منشی تاج الدین احمد تاج (م۔۱۹۵۹ء) کی علمی و دینی خدمات اور حالاتِ زندگی کے لئے "فدایانِ امیرِ ملت" از محمد صادق قصوری مطبوعہ لاہور ۱۹۸۱ء ملاحظہ فرمائیں۔

(ناشر)

Marfat.com

منجانب

انجمن حامی اسلام لاہور

کٹڑہ حکیم ولی شاہ

متمول مسلمانوں کو چاہیئے کہ اس رسالہ کو چھاپ کر عام مسلمانوں میں مفت تقسیم فرمائیں

# ہندوؤں سے ترک موالات

مرتبہ

منشی تاج الدین احمد تاجر

حسب فرمائش

خادم الاسلام ملا محمد بخش

سکرٹری انجمن حامی اسلام و سابق مینجر

اخبار ہنٹر لاہور

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

# ہندوؤں سے کیوں ترک موالات نہیں ہوتا؟

آہ! آج اسلام پر اسقدر مصیبتیں نازل ہو رہی ہیں کہ ایک سچا مسلمان جنہیں دیکھ دیکھ کر غم واندوہ سے مضطرب وپریشان ومضمحل ونڈھال ہو رہا ہے۔ سلطنت اسلامیہ کو اسلام کے قدیمی دشمنوں نے پارہ پارہ کر دیا۔ مقامات مقدسہ پر اپنا تصرف جما لیا اور مسلمانوں کا شاہانہ اقتدار قریبًا قریبًا دنیا سے مفقود ہو گیا۔ مسلمانوں کے اس تنزل وپستی کے دور کو دیکھتے ہوئے ہندوستان کے ہندو لیڈروں نے موقعہ کو غنیمت سمجھا اور ہندوستان میں مسلمانوں کے رہے سہے اقتدار اور انکی علمی ترقی کی روز افزوں رفتار اور انکی مذہبی پاسداری اور اقتصادی فوائد کو ملیامیٹ کرنے کے دیرینہ منصوبوں کو بار آور کرنے کیلئے کسقدر مستعدی ودلیری وچالاکی وعیاری سے کام لیا۔ ہندوستان کے ہندو لیڈر مدت سے اس کوشش میں تھے کہ کسی نہ کسی طرح ہمیں **سوراج** مل جائے یعنی ہندوستان میں ہماری اپنی حکومت ہو جائے۔ اور انگریزوں کو ہندوستان سے نکال کر مسلمانوں پر ایسے مظالم توڑے جائیں کہ مسلمان خود بخود دہائی دیتے ہوئے ہندوستان سے نکل جائیں اور جو رہ جائیں وہ ہمارے **ذلیل غلام** بنکر رہیں۔ چنانچہ سنہ ۱۹۰۷-۰۸-۱۹۱۰ء کی شورشیں اور سازشیں اسکی شاہد ہیں۔ کیونکہ انکا یہ عقیدہ اور انکی یہ تعلیم ہے کہ "کوئی شخص ایسے قانون کی پیروی نہ کرے کہ جسے ویدوں سے ناآشنا لوگوں نے بنایا ہو" (ستیارتھ پرکاش)

بس "رولٹ بل" کے پاس ہونے اور مسلمانوں کی بدقسمتی سے سنہ ۱۹۱۹ء میں **فسادات پنجاب** نے ہندوستان میں ایک تہلکہ مچا دیا۔ چونکہ سلطنت اسلامیہ کے متعلق گورنمنٹ کی نامنصفانہ روش کے حالات سن سن کر مسلمانوں کے دل انگریزوں سے کشیدہ ہو رہے تھے۔ بس ان فسادات نے آگ پر تیل کا کام دیا غرضیکہ ہندوؤں نے بھولے بھالے مسلمانوں کو اپنے دام میں پھنسا لیا۔ ہندوؤں کے سرگرم لیڈر مسٹر گاندھی نے وائسرائے ہند کو ستیہ گرہ وغیرہ کی کئی دفعہ دھمکیاں دیں لیکن [illegible] مرتبہ شکست نصیب ہوئی۔ جب مسٹر گاندھی [illegible] ایجی ٹیشن جاری رکھنے کیلئے کوئی مشغلہ نہ تھا [illegible] جا کر ہو خاک و خون میں ملا کر ہزار ہا [illegible] ہاں گر [illegible]

Marfat.com

...وت کرا کر جوتوں پر سید لگوا کر زمین پر ناک سے لکیریں کھچوا کر اور پیٹ کے بل رینگوا کر اور ہندوؤں کی بیحرمتی کروا کر بھی اُسے ناکامی ہی نصیب ہوئی تو اُس نے مسلمانوں کی ناعاقبت اندیش اور دوست دشمن میں تمیز نہ کرنیوالی قوم کو ایک اور طرح ایجی ٹیشن میں حصہ لینے کیلئے ابھارا یعنی **مسئلہ خلافت** کو آڑ بنا لیا اور مسٹر گاندھی ننگے ٹٹی کی آڑ میں شکار کھیلنے۔ اور دراصل یہ ایک نہ ختم ہونیوالا ایجی ٹیشن تھا۔ مسلمانوں کی ہمدردی میں فرضی اور بناوٹی ڈھلبازی کی تقریریں کیں۔ مسلمان ایسے بے سمجھ ہیں کہ انکی زبانی اور جھوٹی ہمدردی پر دین و ایمان قربان کرنے کیلئے تیار ہوگئے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ممبر پر مشرکوں کو کھڑا کیا گیا۔ خدا و رسول ص کے احکام کو پس پشت ڈال کر گاندھی کے احکام کو مقدم سمجھا گیا۔ ہندوؤں کے تہواروں پر رسوم کفر و شرک میں شریک ہوئے۔ الغرض ایسے ایسے کفریات بکے کہ خدا کی پناہ۔

گاندھی نے **نان کو آپریشن** کا مسئلہ ایجاد کیا۔ عوام اور جہلاء تو ایک طرف ہمارے علماء بھی انکے حلقہ بگوش ہوگئے۔ مولوی **عبد الباری** نے تو لٹیا ہی ڈبو دی۔ نان کو آپریشن کے معنی **ترک موالات** کئے گئے حالانکہ نان کو آپریشن کے معنے **ترک معاملات** ہیں؛

جناب مولینا مولوی **حاکم علی صاحب** پروفیسر اسلامیہ کالج لاہور نے مولوی ابوالکلام کے فتوے کا ابطال کرتے ہوئے اس موضوع پر نہایت قابلیت سے بحث کی۔ جس کا جواب ابوالکلام وغیرہ آجتک نہیں دے سکے۔ مولوی محمود الحسن صاحب نے بھی ترک موالات کی آیات ترک معاملات پر چسپاں کر دیں۔ اور وہ آیات جو مشرکین کی دوستی سے روکتی ہیں وہ انگریزوں پر تو چسپاں کر دیں مگر ہندوؤں پر چسپاں نہ کیں۔ حالانکہ وہی آیات ہندوؤں کے مظالم پر نہایت وضاحت سے چسپاں ہوتی ہیں؛

## حکیم اجمل خاں کا فریب و دھوکا

میں اس موضوع پر کچھ لکھنے ہی کو تھا کہ حکیم اجمل خانصاحب نے ایک **فرضی جمعیۃ العلماء** ہند کے جلسہ منعقدہ دہلی میں بحیثیت صدر مجلس استقبالیہ موضوع زیر بحث پر ایک طویل تقریر کی۔ اس تقریر کا زیادہ حصہ ابوالکلام اور محمود الحسن وغیرہ کا نقل ہے جو کئی دفعہ اخبارات کے صفحات پر گر چکا ہے میں اسوقت اور تمام باتوں کو نظرانداز کر کے حکیم صاحب کی تقریر کے صرف ایک حصہ پر بحث کرنا چاہتا ہوں۔ چنانچہ حکیم صاحب نے ہندوؤں کے ساتھ ترک موالات نہ کرنیکے جو عذر لنگ پیش کئے ہیں وہ نہایت نامعقول ہیں ابوالکلام محمود الحسن اور اجمل خاں نے آیات قرآنی کی ایسی ظالمانہ اور جاہلانہ تاویلیں کی ہیں کہ جنہیں ایک سچا مسلمان ہرگز برداشت نہیں کر سکتا۔ اور ہندوؤں کے مظالم سے ایسی آنکھیں بند کر کے تجاہل منافقانہ سے کام لیا ہے کہ جو ایک مسلمان کا شیوہ ہرگز نہیں ہو سکتا

Marfat.com

چنانچہ آپ مندرجہ ذیل عنوان **ترک موالات دوسری قوموں کیساتھ کیوں نہیں کیا جاتا؟** قائم کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ "یہ ایک اعتراض ہے جو بعض اُن لوگوں کی طرف سے ہے جو گورنمنٹ کیساتھ ترک موالات کی تحریک میں شرکت کرنی ناپسند کرتے ہیں۔ اسلئے جب کبھی اُن سے گفتگو ہوتی ہے تو وہ اصولاً ترک موالات کو ایک طرف تو تسلیم کرتے ہیں اور دوسری طرف یہ کہتے ہیں کہ ہندوستان کے ہندوؤں کیساتھ ترک موالات کیوں نہیں کیا جاتا۔ اس موقعہ پر میں اپنا فرض سمجھتا ہوں کہ اُنکی تسلی خاطر کیلئے مذہبی دلائل اُنکی خدمت میں پیش کروں۔

اسلام وہ مذہب ہے جو دین و دنیا دونوں چیزوں کو اپنے پیرووں کیلئے بہترین صورت میں پیش کرتا ہے اور جو واقعی طور پر انسانی فطرت کے مطابق ہے ایسی حالت میں یہ کسطرح ممکن ہوسکتا ہے کہ ہندو یا کوئی دوسری قوم مسلمانوں کیساتھ قومی مخالفت کا اظہار نہ کرے بلکہ اُنکی طرف اپنی امداد کا ہاتھ بڑھائے (سمجھ میں نہیں آتا کہ حکیم صاحب نے یہ بے معنی بے جوڑ بے محل اور مہمل عبارت لکھنے کی کیوں تکلیف گوارا فرمائی) اُنکی ہمدردی میں اپنے بعض افراد کو جیلخانوں میں بھجوائے یا اپنے معزز ترین افراد کو خطرہ میں ڈالے اور ہمارے مذہبی احکام ہمیں یہ بتائیں کہ ایسی حالتیں ہم اُن کیساتھ بھی اُسیطرح اظہار مخالفت کریں جس طرح اُس قوم کیساتھ ہمیں کرنا چاہیے جس نے ہمارے ساتھ اپنی مخالفت کا عملی طور پر اظہار کرکے ہمیں سخت ترین نقصان پہنچایا۔ اگر کوئی شخص ایسی حالتیں اس گروہ کے متعلق بھی ویسے ہی خیالات ظاہر کرے تو یہ سمجھ لینا چاہیئے کہ وہ فریب دے رہا ہے۔ اور یہ فریب وہی کسی شرمناک سبب پر مبنی ہے"۔

جناب حکیم صاحب آپ ہندوؤں کی محبت میں مدہوش ہوکر خود مسلمانوں کو دھوکا اور فریب دیکر ایک شرمناک حرکت کے مرتکب ہورہے ہیں۔ ہندوؤں نے اپنے افراد کو جیلخانوں میں **بقاء خلافت** یا مسلمانوں کی ہمدردی کیلئے نہیں بھیجا بلکہ **حصول سوراج** کیلئے بھیجا ہے۔ اور تمہاری اس فریب کاری پر خدا کی لعنتیں برس رہی ہیں کہ ہندوؤں نے مسلمانوں کیساتھ اپنی مخالفت کا کوئی عملی اظہار نہیں کیا" جس کا ثبوت آگے چل کر دونگا + اسکے بعد حکیم صاحب کہتے ہیں کہ "اس تمہید کے بعد سب سے پہلے میں قرآن شریف کی ایک آیت آپکو سناتا ہوں اور وہ **فما استقاموا لکم فاستقیموا لهم** ہے۔ اگر ہندو یا ہندوستان کی کوئی دوسری قوم عہد اتحاد کو توڑے اور مسلمانوں کو قومی حیثیت سے کوئی نقصان پہنچائے تو اُسوقت حق و انصاف ہاتھ میں لیکر مسلمانوں کو اُنکے ساتھ بھی ترک موالات کرنیکا پورا پورا استحقاق ہے۔ لیکن جبتک وہ پیمان اتحاد پر قائم رہیں خدا کا یہ حکم ہمکو بتاتا ہے کہ ہمیں بھی اُنکے ساتھ سیدھے رستہ پر چلنا چاہیئے"۔

اللہ رے تجاہل عارفانہ حکیم صاحب فرماتے ہیں کہ ہندوؤں نے مسلمانوں کو آجتک کوئی قومی نقصان

Marfat.com

ں پہنچایا۔ لعنت اللہ علی الکاذبین۔ حکیم صاحب للہ یہ تو بتلائیے کہ ہمارا ہندوؤں کیساتھ ہوا کب ہے؟ ذرا اُس معاہدہ کے ہمیں بھی تو درشن کرائے جائیں۔ دیکھیں تو اُس معاہدہ ں کس کس ہندو لیڈر کے دستخط ہیں سہ لاؤ تو قتل نامہ مرا میں بھی دیکھ لوں۔ کس کس ہر ہے سر محضر لگی ہوئی۔ اسکے بعد حکیم صاحب فرماتے ہیں کہ "دوسری قرآن شریف کی ت اور بھی صاف ہے لو روہ لاینھٰکم اللہ عن الذین لم یقاتلوکم فی الدین ولم یخرجوکم ن دیارکم ان تبروھم وتقسطوا الیہم ان اللہ یحب المقسطین (ترجمہ) جو لوگ تم سے ین کے متعلق نہیں لڑے اور تمہیں تمہارے گھروں سے نہیں نکالا اُنکے ساتھ احسان اور انصاف اور احسان کرنے سے خداوند تعالیٰ نہیں روکتا اور وہ دوست رکھتا ہے انصاف کرنیوالوں کو۔ آیت بنو خزاعہ کے متعلق نازل ہوئی ہے جو مشرک تھے اور رسول مقبول صلعم کے حلیف تھے وں نے اپنے پیمان وفا کو پورا کیا اور مسلمانوں کو نہ تو اُن کے گھروں سے نکالا اور نہ اُنسے ے اور نہ مکہ کے کفار کو مسلمانوں کے نکالنے میں اُنہوں نے کسی قسم کی مدد دی۔ اس آیت متعلق ابن جریر لکھتے ہیں...... ابن جریر کی تفسیر کا ماحصل یہ ہے کہ وہ لوگ جو مسلمانوں سے ین کے متعلق نہیں لڑے اور اُنہیں اُنکے گھروں سے نہیں نکالا خواہ وہ کسی گروہ یا مذہب سے ق رکھتے ہوں اُنکے ساتھ احسان اور انصاف کرنا چاہیے کیونکہ خدا تعالیٰ نے یہاں کسی ص فرقہ یا مذہب کا ذکر نہیں کیا ہے۔ میں نہیں سمجھتا کہ اس سے زیادہ صاف جواب کیا ہو سکتا ہے۔ اگر اسکے بعد بھی کہا جائے کہ نہیں مسلمانوں کو ہندوستان کی دوسری وں کیساتھ بھی ترک موالات کرنی چاہیے تو ایسا کہنے والوں کو خدا ہی بہتر کہا سکتا ہے۔"

میرے خیال میں حکیم صاحب کو اپنے دماغ کا تنقیہ کروانا چاہیے یا لکھنؤ میں جاکر دستور! تاکہ اُن کا دماغ صاف ہو جائے۔ جناب حکیم صاحب! آپ تو ہندوؤں کے ظلم پر پردہ ڈال کر مسلمانوں کو گمراہ کرنا چاہتے ہیں۔ لیکن خدا نے چاہا تو ہم مسلمانوں کو گمراہ ں ہونے دینگے اور مسلمانوں کو بتا دینگے کہ سب سے پہلے ہمیں ہندوؤں سے ترک موالات چاہیے کیونکہ خداوند تبارک و تعالیٰ ہمیں حکم دیتا ہے کہ ایسے ظالموں (ہندوؤں) ترک موالات کیا جائے۔ حکیم صاحب کسقدر دھوکا دے رہے ہیں کہ ہندو ہمارے ساتھ معاملہ میں نہیں لڑے اور مسلمانوں کو اُنکے گھروں سے نہیں نکالا۔

ہ! ابوالکلام۔ محمود الحسن۔ اور اجمل خاں۔

## فسادات بہار کے

فسوس جانگداز اور جسم و جان میں سنسنی ڈالدینے والے واقعات کو اسقدر جلد اور ن نظر انداز کر گئے ہیں کہ جس طرح کبھی دنیا میں یہ واقعات ہوئے ہی نہیں ہے۔ ایسی بھیا!

Marfat.com

بے غیرتی اور ایسی بے حمیتی کا بھی کوئی ٹھکانہ ہے۔ فسادات بہار کے مفصل حالات اگر لکھے جائیں
تو اس داستان ظلم و ستم کیلئے کئی ہزار صفحات چاہیئں چونکہ حکیم صاحب نے نہایت مکاری
دھوکا بازی سے کام لیا ہے اسلئے انشا اللہ عنقریب ہندوؤں کے مظالم کے نام سے فسادات
بہار کے مفصل حالات رسالوں کی صورت میں چھاپکر ہندوستان میں عام طور پر شایع کئے جائینگے
تاکہ ہندوؤں کے ناپاک منصوبے اور مظالم اور مسلمان لیڈروں کی ناعاقبت اندیشیوں سمجھو
بھالے اور ناواقف مسلمان واقف ہو جائیں۔ لیکن فی الحال مجملاً بتانا چاہتا ہوں کہ
علاقہ بہار میں ہندوؤں نے محض قربانی گاؤ کو روکنے یعنی مسلمانوں کے ایک مذہبی
دینی شعار کو قطعاً بند کرنے کیلئے ہزارہا کی تعداد میں اور لشکروں کی صورت میں مجتمع ہو
اور ہر طرح کے اسلحہ جات سے مسلح ہو کر اور گھوڑوں اور ہاتھیوں پر سوار ہو کر
مسلمانوں کو زخمی اور قتل کیا۔ ایک نہیں دو نہیں مسلمانوں کے ایک سو
چالیس گاؤں اور دو ہزار سات سو مکانات اس بیدردی کیساتھ لوٹے
کہ جنکی تفصیل سے کلیجہ منہ کو آتا ہے۔ مسلمانوں کے مکانات کا لوٹا ہوا مال ظالم ہندو
ہاتھیوں پر لاد کر لے گئے۔ مسلمانوں کی لاکھوں روپے کی جائداد آپکے ہندو دوست
کئی دن تک لوٹتے رہے۔ مسلمانوں کے لاتعداد مکانات کو آگ لگا کر خاک سیاہ
کر دیا۔ اگر کسی غریب مسلمان نے ڈر کے مارے اپنے برتن کسی کنوئیں میں پھینک دیئے تو آپکے
ہندو دوستوں نے پتہ لگا کر وہاں سے بھی نکال لیئے۔ آپکے ہندو دوستوں نے مسلمانوں
کی زندہ گائیں جلا دیں۔ آپکے ہندو دوستوں نے لاتعداد مسلمان عورتوں اور
لڑکیوں کی عصمت دری کی۔ آپکے ہندو دوستوں نے مسلمانوں کی پانچ عالیشان
مسجدیں شہید کر دیں اور باقی تمام علاقے میں کوئی ایسی مسجد نہ چھوڑی کہ جسکی
بیحرمتی نہ کیگئی اور اسکو جگہ جگہ سے منہدم نہ کیا گیا ہو۔ آپکے ہندو دوستوں نے مسلمانوں کے
قرآن مجید پھاڑ پھاڑ کر ایسے پرزے اڑائے کہ مسلمانوں کے پاس پڑھنے کیلئے
قرآن شریف کا ایک نسخہ بھی نہ رہا۔ جس پر ان مظلوموں نے غیر علاقے کے مسلمانوں سے
درخواست کی کہ ہمیں پڑھنے کیلئے قرآن مجید بھیجے جائیں۔ آپکے ہندو دوستوں نے ہندو
ہزار مسلمانوں کو خانماں برباد کر دیا جنکے پاس سر چھپانے کو جگہ نہ رہی۔ اور یہ خانماں برباد
مسلمان کھیتوں میں چھپتے چھپاتے دن رات مختلف مقامات میں بھاگتے پھرے اور کئی
... تک بچے ... اور شوہر تمیں فاقہ کرتی رہیں۔

Marfat.com

کیا اب بھی آپ اپنے ہندو دوستوں کی حمایت میں یہی کہتے چلے جائینگے کہ ہندو مسلمانوں کے ساتھ دین کے معاملہ میں نہیں لڑے اور ہندوؤں نے مسلمانوں کو اُنکے گھروں سے نہیں نکالا اور ترک موالات کی آیات ہندوؤں پر چسپاں نہیں ہوتیں۔ شرم۔ شرم۔ شرم!

کیا ان حالات اور واقعات کے ہوتے ہوئے قرآن مجید کی یہ آیت ہندوؤں کی دوستی سے نہیں روکتی انما ینھٰکم اللہ عن الذین قاتلوکم فی الدین واخرجوکم من دیارکم و ظاہروا علیٰ اخراجکم ان تولوھم ومن یتولھم فاولئک ھم الظالمون (ترجمہ) اللہ تعالیٰ تمہیں اُن لوگوں کی دوستی سے روکتا ہے جو تم سے دین کے متعلق لڑے اور تمہیں تمہارے گھروں سے نکالا اور تمہارے (گھروں سے) نکالنے میں مدد دی جو لوگ ایسے لوگوں سے دوستی رکھینگے تو وہ ظالم ہونگے (سورہ ممتحنہ) حکیم صاحب اس آیت شریف کے مطابق کیا آپ اور آپکے ہمخیال و ہمنوا لوگ ظالم نہیں ہیں؟

حکیم صاحب! دیکھئے اللہ تبارک و تعالیٰ نے آپ ہی جیسے لوگوں کے حق میں فرمایا ہے کہ "تم اُن لوگوں کی طرف نہ جھکو جنہوں نے ظلم کیا ہے۔ اگر تم ایسا کروگے تو جہنم کی آگ تمہیں چھوئے گی" (قرآن مجید) پس اب حکیم صاحب تم لوگوں کو جہنم کی آگ کیلئے تیار ہو جانا چاہیے کہ ان مظالم کے ہوتے ہوئے بھی آپ ہندوؤں کی دوستی کا دم بھرتے ہیں۔ کیا یہ آیت آپکے حسب حال نہیں جس کا ترجمہ یہ ہے کہ "مسلمانوں کو نہیں پہنچتا کہ وہ مومنین کے سوائے کافروں کو اپنا دوست یا مددگار بنائیں اور جو ایسا کریگا اُسکو اللہ سے کوئی سروکار نہیں"۔ اور کیا اللہ تعالیٰ یہ آپ اور آپکے ہم خیالوں کے متعلق نہیں فرماتا کہ "اُن منافقین کو عذاب دردناک کی خوشخبری سنادو کہ جو مومنین کے سوائے کافروں کو اپنا رفیق بناتے ہیں کیا وہ انکے پاس عزت تلاش کرتے ہیں حالانکہ تمام تر عزت خدا کیلئے ہے" (قرآن مجید)

حکیم صاحب آپ اور آپکے ہمنوا و ہمخیال لوگ یہ سمجھے بیٹھے ہیں کہ ہم ہندوؤں کو اپنا دوست و مددگار بنا کر خلافت یا سوراج حاصل کرلینگے اور ہندوؤں کیساتھ ملنے سے ہمیں عزت حاصل ہوجائیگی۔ این خیال است و محال است و جنوں۔ دیکھو دیکھو اللہ تعالیٰ مومنوں کو حکم دیتا ہے کہ "اے ایمان والو مومنین کے سوا کافروں کو اپنا یار و مددگار مت بناؤ۔ کیا تم چاہتے ہو کہ اپنے اوپر اللہ کا الزام صریح لو" (قرآن مجید) حکیم صاحب جن ہندوؤں کی حمایت میں آپ آواز بلند کررہے ہیں ان ظالموں نے مقدس بہار کی امداد و اعانت میں اپنا لہو پانی ایک کر دیا تھا۔ اور ان مقدمہ میں ان مفسدین کے خلاف جو مسلمانوں کو اس دنیا سے طرح طرح کی تکلیفیں اور نقصان پہنچاتے چنانچہ ایک گواہ کا ۵۰۰ من وہاں جلا دیا گیا۔

Marfat.com

کے بعد ضلع مظفر نگر میں مسلمانوں پر ظلم و ستم کئے گئے۔ اور آپکی مسلم لیگ کی حقیقی پیشرو نیشنل کانگریس نے ان مظالم پر کوئی زبردست نوٹس نہ لیا۔ جس پر آنریبل سید رضا علی صاحب کو مسلم لیگ کے اجلاس میں اظہار افسوس کا ریزولیوشن پیش کرنا پڑا۔

انہی دنوں کا واقعہ ہے کہ الہ آباد کی بستی سرو کھر میں بعض ہندوؤں نے ایک بوڑھے مسلمان کو اذان دیکر نماز پڑھنے سے روکا۔ اور جب وہ نہ رکا اور حسب عادت قدیم اذان دیتا رہا تو اُسے زدوکوب کیا گیا۔ اور اس سختی کی وجہ یہ بتائی کہ ہمارے دیوتا اذان سے ناراض ہوتے ہیں!" جناب حکیم صاحب غنیمت ہے کہ ابھی آپکے ہندو دوستوں کے سوراج کا عہد نہیں آیا۔ ورنہ آپکے ہندو دوست تو مسلمانوں کو کچا ہی چبا جائینگے۔ اور یہ صرف ایک ہی واقعہ نہیں ہے بلکہ جہاں ہندوؤں اور سکھوں کی زیادہ آبادی ہے وہاں مسلمان اذان نہیں دیسکتے اور ہر طرح سے ذلیل غلام بنکر رہتے ہیں۔ کیا انہی لوگوں کے ساتھ آپ دوستی اور اتحاد کیلئے گلا پھاڑ پھاڑ کر چلا رہے ہیں؟ شـــرم! جناب حکیم صاحب مناسب تو یہ تھا کہ ان مظالم بہار کے بعد ہی آپکے ہندو دوست مسلمانوں پر رحم فرماتے۔ لیکن نہیں اُنہوں نے دوسرے سال ہی بقرعید کے موقعہ پر کٹارپور میں مسلمانوں پر وہ ظلم کئے کہ جنہیں سُن سُن کر جگر شق ہوتا ہے اور دل خون کے آنسو روتا ہے۔ ایک نہیں دو نہیں قریباً تیس ۳۰ مسلمانوں کو زندہ آگ میں جلا دیا گیا۔ اور پھر مٹی کا تیل ڈالکر جلایا گیا۔ مسلمان عورتوں کی عصمت دری کیگئی۔ مسجدوں کی بے حرمتی کیگئی۔ قرآن شریف کیساتھ ناپاک سلوک کیا گیا۔" یہ ہیں آپکے رحمدل اور سوراج کے طالب ہندوؤں کے کارنامے۔ مگر آپ پھر بھی ہندوؤں کیساتھ دوستی اور اتحاد کیلئے ایڑی چوٹی تک کا زور لگا رہے ہیں اور خدائی فرمان کے مطابق ظالم منافق اور جہنمی بن رہے ہیں اور کہے جاتے ہیں کہ ہندو مسلمانوں کیساتھ دین کے معاملہ میں نہیں لڑے اور انہوں نے انکو انکے گھروں سے نہیں نکالا۔ شـــرم!

ایک جگہ ہمارے حکیم صاحب اپنی تقریر میں ترک موالات و ترک تعلقات پر بحث کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ ترک معاملات کیساتھ ترک تعلقات کو ایک لازمی چیز سمجھنا چاہیئے۔ ہم اپنی زندگی میں بھی روزمرہ دیکھتے ہیں کہ اگر زید بکر کیساتھ دشمنی اور مخالفت کا اظہار کرتا ہے تو بکر کا ترک موالات کیساتھ یہ فرض ہو جاتا ہے کہ زید کیساتھ اپنے تعلقات قطع کرے کہ ایسی حالت میں انسانی فطرت کا یہی تقاضا ہونا چاہیئے۔ اگر ایک عزیز دوسرے عزیز کو دشنام دے تو آپ دیکھتے ہیں کہ اسکا اثر پہلے اُنکی موالات پر پڑتا ہے اور اُسکے ساتھ ہی ساتھ اُن کے علاقے بھی منقطع ہو جاتے ہیں۔ یہانتک کہ آپس کے رشتے اور ہونے والے ازدواج بھی ٹوٹ جاتے ہیں۔

مسلمانانِ ہند کے لئے یہ انتہائی ابتلا کا دور ہے جب مسلم لیگ، کانگریس کے سامنے بُری طرح دب گئی تھی —— یہ ایک تاریخی حقیقت ہے کہ مسلم لیگ اسلامیانِ برِصغیر کی واحد نمائندہ اور طاقتور تنظیم لگ بھگ سترہ سال بعد حضرت قائدِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی قیادت میں ہی بن سکی۔ (راعی)

Marfat.com

اگر حکیم صاحب کا یہ فلسفۂ ترک سوالات درست ہے تو ہم حکیم صاحب سے پوچھنے کا حق رکھتے ہیں کہ کیا ہندوؤں نے مسلمانوں کی کم دل آزاری کی ہے اور کیا حضور ہادیٔ اسلام علیہ الصلٰوۃ والسلام کو کچھ کم بدزبانی اور دشنام دہی سے یاد کیا ہے۔ ملاحظہ ہو آریوں کے گرو گنشال دیانند کی کتاب ستیارتھ پرکاش کا چودھواں باب جو اس نے خاص اسلام کے متعلق لکھا ہے۔ منجملہ بہت سی دل آزار باتوں کے چند باتیں آپکی خدمت میں پیش کی جاتی ہیں "قرآن کا خدا یہ شیطان سے بڑھکر شیطنت جنگلی لوگوں پا کھنڈ چلایا۔ خدا نے یہ باتیں شیطان سے سیکھی ہونگی۔ دیکھیے خدا کی بے علمی۔ یہ تحریر کسی عالم کی نہیں۔ معجزے کی باتیں سب فضول اور سادہ لوحوں کو بہکانے کیلئے گھڑی گئی ہیں بانیٔ اسلام نے اپنا مطلب عیش و عشرت اور اکرنیکو لالچ دیا۔ یہ قرآن بے انصافی کی بات جاہل خودغرض اور لاعلم آدمی کی ہے۔ قرآن نہ خدا کا نہ کسی دیندار عالم کا ہے۔ مسلمانوں کا خدا شعبدہ بازوں کی طرح کھیل رہا ہے۔ بہشت کیا ہے طوائف خانہ ہے۔ محمد صاحب کی نیت صاف نہ تھی اُسوقت جنگلی اور جاہل آدمی زیادہ تھے اسیواسطے خلاف از علم مذہب چل گئے۔ خدا دھوکا اور فریب کرتا ہے۔ خدا بھی مسلمانوں کیساتھ جھوٹی محبت میں پھنسا ہوا ہے۔ خدا بڑا شیطان ہے۔ ایسی تعلیم (یعنی قرآن کی تعلیم) کنوئیں میں ڈالنی چاہیئے۔ ایسے جاہلانہ مذہب۔ محمد صاحب نے یہ باتیں عیش و عشرت کیلئے بنائیں۔ مسلمانوں کے خدا اور محمد صاحب نے اپنا مطلب نکالا۔ مسلمانوں کا خدا بھی شیطان کا کام کرتا ہے۔ ایسی جھوٹی باتوں کو خدا اور محمد صاحب بھی مانتے تھے۔ پاگلانہ بکواس ہے۔ یہ سب فریب قرآن کے مصنف کا ہے۔ یہ قرآن خدا کا بنایا ہوا نہیں ہے کسی مکار فریبی کا بنایا ہوا ہوگا۔ ایسی بے انصافی ایسا خدا اور ایسا پیغمبر امن عامہ میں رخنہ انداز۔ مسلمانوں کے خدا سے انصاف اور رحم وغیرہ نیک اوصاف دور بھاگتے ہیں۔ یہ تعلیم خدا کی تو کیا کسی شریف آدمی کی بھی نہیں ہو سکتی۔ ایسے خدا کو ہمارا پیغمبر ہمیشہ تا نجلی ہے۔ خدا کیا ہے ایک تماشہ گر ہے۔ تعجب ہے عقلمند لوگ ایسے بے بنیاد اور نامعقول مذہب کے قائل ہیں لالچ نہ دیتے تو کوئی محمد صاحب کے دام میں نہ پھنستا۔ محمد صاحب آپنے لوگوں سائیں کی ہمسری کرلی۔ وحشی لوگوں نے یہ کتاب بنائی ہے۔ ایسی باتیں جاہلوں کی ہوتی ہیں خدا اور عالموں کی نہیں قرآن کے مصنف کو جغرافیہ یا علم ہیئت نہ آتا تھا ورنہ ایسی خلاف از عقل باتیں کیوں لکھدیتا۔ اس کتاب کے معتقد بھی بے علم ہیں ایسی کتاب کو وحشی لوگ ہی مانتے ہیں (کیا جمعیتہ العلماء ہند بھی بے علم اور وحشی ہے؟) شائستگی کے خلاف بہت سی باتیں لکھی ہیں۔ اس کتاب میں بیان کردہ خدا سچا خدا نہیں۔ ایسی فحش باتیں خدا کی کتاب میں کیا کسی شائستہ آدمی کی بھی نہیں ہو سکتیں کسی گمراہ کی بنائی ہوئی ہے۔ خدا و مسلمان بڑے بُت پرست ہیں۔ ایسی لغو باتیں خدا کی

Marfat.com

بیخبری۔ یہ تو سخت جہالت کی بات ہے۔ محمد صاحب بڑے شہوت پرست تھے۔ بیٹے کی جورو سے نہ رک سکے تو اوروں سے کیونکر رکے ہونگے۔ بھلا کون عقل کا اندھا ہوگا جو اس قرآن کو خدا کا بنایا ہوا اور محمدؐ صاحب کو پیغمبر اور قرآن کے بتائے ہوئے خدا کو سچا خدا مان سکے۔ واہ کیسے موذی پیغمبر ہیں۔ خود غرضی اور سخت ظلم کا ثبوت ملتا ہے محمدؐ صاحب نیک چلن نہ تھے۔ (شاید جمعیۃ العلماء ہندان باتوں کو مانتی ہے یا نہیں؟) لونڈے بازی کی بنیاد قرآن ہے۔ وغیرہ وغیرہ (ستیارتھ پرکاش) حکیم صاحب ہزارہا باتوں میں سے میں نے بخوف طوالت صرف چند باتیں لکھی ہیں۔ کیا ابھی دشنام دہی میں کوئی کسر باقی ہے؟ اور ابھی آپ کچھ اور بھی سننا چاہتے ہیں؟ کیا اس دشنام دہی کے ہوتے ہوئے بھی آپ ہندوؤں کیساتھ ترک موالات اور ترک تعلقات نہیں کرینگے؟ اللہ تبارک وتعالیٰ تو فرماتا ہے کہ

اُن میں سے بہت سے تم ایسے دیکھو گے کہ جو رفیق بنتے ہیں کافروں کے۔ بیشک بُرا ہے جو آگے بھیجا انہوں نے خود اپنے لئے کہ اللہ کا غضب ہے اُن پر اور وہ ہمیشہ عذاب میں ہیں اور اگر یقین رکھتے وہ اللہ پر اور نبیؐ پر اور جو نبیؐ کیطرف اُتارا گیا تو کافروں کو رفیق نہ بناتے لیکن انمیں سے بہت سے نافرمان ہیں۔ (قرآن مجید) اور سنئے اللہ تعالیٰ کیا فرماتا ہے کہ "اے ایمان والو میرے دشمن اور اپنے دشمن کو دوست مت بناؤ۔ پیغام بھیجتے ہو تم اُنکی طرف دوستی کا حالانکہ وہ منکر ہوئے ہیں اُس سچائی سے جو تمہارے پاس پہنچی ہے" حکیم صاحب آپکو کچھ تو شرم کرنا چاہیئے کیا وہ اُس سچائی جس کا نام اسلام یا قرآن مجید ہے اسکی نسبت آپکے ہندو دوستوں نے کیا کچھ بکواس کی ہے۔ کیا اب بھی تم ان کیساتھ دوستی کروگے اور انکے ساتھ ترک موالات اور ترک تعلقات نہ کروگے؟ کیا ستیارتھ پرکاش اور اسی قسم کی اور سینکڑوں ہندوؤں کی ناپاک کتابیں اور لیکھرام خبیث کی خرافات آئے دن ہزارہا کی تعداد میں چھپتی رہینگی اور پھر بھی مسلمان ان ظالموں اور بدزبانوں کیساتھ موالات اور تعلقات جائز رکھینگے؟ ہاں ہاں وہ کون ملعون اور بیدین اور برائے نام مسلمان ہے جواب بھی ان ہندوؤں کیساتھ اتحاد و دوستی کا خواہشمند ہے میں کہتا ہوں نہیں نہیں، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ایسے بیدین لوگ بھی انہیں ظالموں اور کافروں میں سے ہیں جو انکے دوست و رفیق بنتے ہیں اور خدا کو چھوڑ کر انکو اپنا مددگار سمجھتے ہیں۔ ایسے لوگوں کا ٹھکانا بیشک جہنم ہے یہ لوگ خود بھی گمراہ ہیں اور دوسروں کو بھی گمراہ کر دینے والے

Marfat.com

ناواقف مسلمانوں کو بھی گمراہ کرنا چاہتے ہیں۔ یہ لوگ جو دشمنان اسلام کے دوست بنتے ہیں یہ خود بھی دشمنان اسلام ہیں۔ ایسے لوگوں کا وجود اسلام کیلئے باعث ننگ و عار ہے۔ یہ لوگ دنیا کیلئے دین بیچ رہے ہیں۔ مسلمانوں کو چاہیئے کہ ایسے ظالم لیڈروں سے بچیں۔

اللہ تعالیٰ تو فرماتا ہے کہ "اے ایمان والو تم اُن اہل کتاب اور کافروں کو اپنا مددگار مت بناؤ جنہوں نے بنا لیا ہے تمہارے دین کو ہنسی اور کھیل۔ اور اللہ سے ڈرو" (قرآن مجید)

کیا ستیارتھ پرکاش میں دین اسلام کی ہنسی نہیں اُڑائی گئی؟

## آغا صفدر کی بیہودہ حرکت

ناظرین! میری ان مندرجہ بالا باتوں کو کسی نفسانیت یا ذاتی عداوت پر مبنی نہ سمجھیں۔ آجکل کے اضطراری لیڈر واقعی ہمیں گمراہ کر رہے ہیں۔ آپ نے ستیارتھ پرکاش کے حوالجات پڑھے ہیں۔ کیا ان باتوں کے ہوتے ہوئے آپ دیانند کی تعریف میں کوئی ایک لفظ بھی استعمال کر سکتے ہیں۔ سوائے اسکے کہ لعنت اللہ علی الکاذبین کا ایک تو لکھا ہا ردیانند کی روح کے لئے بھیجا جائے۔ مگر نہیں ہمارے حشراتی لیڈر دیانند کی تعریف کرتے ہیں چنانچہ ہندوؤں کے خانہ زاد غلام آغا صفدر صاحب وکیل سیالکوٹی اخبار پرکاش لاہور کے رشی نمبر میں مندرجہ ذیل عنوان **سوامی دیانند جی ایک مصلح کی حیثیت سے** قائم کر کے لکھتے ہیں کہ "خدائے برتر کا یہ اٹل قانون ہے کہ دنیا میں بنی نوع انسان کے اخلاق کی درستی کیلئے وقتاً فوقتاً اپنا پیغام انہیں میں سے کسی بلند روح انسان کے ذریعہ پہنچاتا رہتا ہے اور نیک و بد کی تمیز ان پیغمبروں اور رشیوں کے ذریعہ سے لوگوں کو بتاتا ہے تاکہ اس دنیا میں وہ باہم ملکر ایک دوسرے کے آرام و فائدہ کیلئے زندگی بسر کریں نہ کہ ایکدوسرے کی گردن کاٹیں اور دنیا کے انتظام کو درہم و برہم کرنے کی کوشش میں لگے رہیں۔ لیکن دنیا والوں کی یاد تھوڑی ہے جلدی وہ اس پیغام کو بھول جاتے ہیں۔ اپنے تھوڑے فائدہ کیلئے خدائی قانون کی خلاف ورزی کرنے لگ جاتے ہیں اور تمام مخلوق کے مفاد پر اپنے ذاتی مفاد کو ترجیح دیتے ہیں۔ اخلاق کو گرا دیتے ہیں۔ اسلئے جطرح دنیا میں کوئی حکمران طاقت اپنا قانون منوانے کیلئے وقتاً عمال مقرر کرتی رہتی ہے خدائی طاقت کو بھی پیغمبروں اور رشیوں کے ذریعہ دیئے ہوئے قانون اخلاق کو زندہ کرتے رہنے کیلئے لوگوں میں سے مصلحان کا انتخاب کرنیکی ضرورت ہوتی ہے یہ مصلح حقیقت میں پیغمبروں اور رشیوں کے نائب ہوتے ہیں اور کوئی نئے یا ترمیم شدہ قانون اخلاق کو دنیا کے روبرو پیش کرنے کی بجائے موجود الوقت قانون کیطرف توجہ دلاتے

Marfat.com

میں اس مضمون میں تفصیل کیساتھ ان تمام اصلاحات ذکر نہیں کرنا چاہتا۔ جو سوامی جی نے اپنی زندگی میں کیں۔ مجھے اسوقت یہ دکھلانا ہے کہ سوامی جی نے جو اصلاحی باتیں قوم کے سامنے پیش کیں وہ کسقدر صحیح اور ضروری ہیں اور اسی بات سے کسی شخص کے مصلح ہونیکا اندازہ ہو سکتا ہے۔" کیوں حضرت آپ نے آغا صفدر کی خباثت ملاحظہ فرمائی۔ خیال تو فرمائیے کہ دیانند تو مذہب اسلام اور قرآن کی تردید کر رہا ہے اور حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی سچی تعلیم کو جھٹلا رہا ہے۔ مگر مہاشہ صفدر صاحب فرماتے ہیں کہ دیانند خدا کیطرف سے مصلح ہو کر دنیا میں آیا تھا۔ لعنت اللہ علی الکاذبین

اس موقعہ پر میں یہ ظاہر کر دینا چاہتا ہوں کہ ہندوؤں کیساتھ ایک سچا مسلمان تو ہرگز اتحاد و دوستی نہیں کر سکتا۔ ہاں البتہ گروہ وہابیہ ضرور ان کیساتھ اتحاد و دوستی کریگا کیونکہ جس طرح یہ فرقۂ وہابیہ بے ادب اور گستاخ ہے اور محبوب خدا حضرت محمد مصطفٰے احمد مجتبےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی توہین و تحقیر پر کمربستہ رہتا ہے۔ اُسی طرح ہندوؤں کا فرقہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کا دشمن ہے۔ گروہ وہابیہ خوش ہے کہ آریہ وغیرہ حضور سرور کائنات ﷺ کی توہین کرتے ہیں اور اسی لئے زیادہ تر یہی فرقہ ہندوؤں کیساتھ اتحاد و دوستی کا خواہشمند ہے۔ دوسرا گروہ ہندوؤں کیساتھ اتحاد و دوستی کا وہ حامی ہے جو بظاہر تو اہل سنت والجماعت بنے ہوئے ہیں اور باطن میں وہابی ہیں۔ تیسرا وہ بیوقوف گروہ ہے کہ جو انہیں اہل سنت والجماعت سمجھکر انکے فریب میں آیا ہوا ہے اور انکے خیالات سے متاثر ہو کر انکی ہاں میں ہاں ملاتا ہے۔ چوتھے اُن نوجوانوں کا گروہ ہے جو ہندوؤں کے جلسوں میں بُت پرستی کیلئے جاتا ہے۔

اسکے بعد ہمارے حکیم صاحب لکھتے ہیں کہ نیز اس بارے میں کہ ہم اپنے مذہبی کاموں میں غیر مسلموں کو شریک کر سکتے ہیں یا نہیں۔ ہمارے نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کا اسوۂ حسنہ موجود ہے کہ آپ نے احد کی مقدس کی لڑائی میں جیسا کہ میں نے پہلے بیان کیا قزمان کی شرکت کو قبول فرمایا اور اُنکی خدمت پر خوشنودی بھی ظاہر فرمائی۔ جب فریضۂ جہاد میں کہ ایک فریضۂ اعظم اہم ہے غیر مسلم کی شرکت جائز ہے تو ہمارے اور کسی مذہبی کام میں کیوں نہیں ہو سکتی۔ ضرور ہو سکتی ہے اور اسکو پسند اور قبول کرنا رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی فعلی سنت کا اتباع ہے اور اس پر اعتراض خدا کی شریعت کی توہین کرنا ہے بلکہ ہر مسلمان مہاتما گاندھی کا زیر بار منت و احسان ہے اسلئے کہ وہ ہمارے ایک مذہبی کام میں کس ایثار و ہمدردی کس انہماک و تندہی کیساتھ مشغول ہیں۔" (اخبار [illegible])

Marfat.com

ہمارے حکیم صاحب بہت دور کی کوڑی لائے ہیں۔ لیکن آپنے قرمان والی روایت کا کوئی حوالہ نہیں دیا تاکہ اسماء الرجال کے معیار پر اسے پرکھا جاتا۔ خیر اگر تھوڑی دیر کیلئے یہ مان بھی لیا جائے کہ قرمان والی روایت صحیح ہے تو اس سے یہ نتیجہ تو نہیں نکلتا کہ اپنے مذہبی کاموں میں کسی مشرک کو امام و پیشوا بنا لیا جائے۔ کیا آپ یہ ثابت کر سکتے ہیں کہ قرمان کو رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے مسلمان کا سردار یا امیر لشکر بنا دیا تھا۔ اور نہ ہی یہ ثابت ہوتا ہے کہ آپکے مسٹر گاندھی کیطرح حصول سوراجیہ کیلئے قرمان شریک جنگ ہوا تھا اور نہ ہی اس لئے قرمان شریک جنگ ہوا تھا کہ مسلمان قربانی گاؤ بند کردیں۔ کیا قرمان کی شرکت پر مسلمانوں نے گاندھی کی طرح اسکو اپنا پیشوا بنا کر مہاتما قرمان کی جے کے نعرے لگائے؟

ہمارے حکیم صاحب کی اس بیباکانہ جرات کو ملاحظہ فرمائیے یعنی آپ فرماتے ہیں کہ "جب فریضہ جہاد میں کہ فریضہ اہم اعظم ہے غیر مسلم کی شرکت جائز ہے تو ہمارے اور کسی مذہبی کام میں کیوں نہیں ہو سکتی۔ ضرور ہو سکتی ہے"۔ جناب حکیم صاحب اگر واقعی کسی اور مذہبی کام میں کسی غیر مسلم کی شرکت جائز ہو سکتی ہے تو بسم اللہ ایک اعلان کر دیجئے کہ اب سے دہلی کی جامع مسجد میں مسٹر گاندھی نماز جمعہ کی امامت کرائینگے اور آپ کے خطبہ عیدین بھی وہی پڑھینگے اور لاہور کی جامع مسجد کی امامت سوامی شردھانند کو سپرد کیجائیگی اور مسجد وزیر خاں کی ستیہ دیو کو اور سنہری مسجد کی رام بھجدت کو۔

ہاں ہاں اگر واقعی ہر ایک مذہبی کام میں غیر مسلمونکی شرکت جائز ہے تو خطبہ نکاح وغیرہ بھی ہندو پنڈتوں سے ہی مسلمان پڑھا لیا کریں۔ بلکہ آج کل تو ہندو مسلمانوں کے اتحاد کا زمانہ ہے مسلمانوں کو چاہیئے کہ رشتے ناطے بھی ہندوؤں سے کر لیا کریں۔ اور نماز جنازہ وغیرہ بھی ہندوؤں سے پڑھا لیا کریں۔ غرضیکہ ہر ایک مذہبی کام میں مسلمانوں کو چاہیئے کہ ہندوؤں کو شریک کر لیا کریں۔ کیونکہ جب جہاد جیسے اہم فریضہ میں شرکت جائز ہے تو دوسرے کام تو کوئی ایسی اہمیت ہی نہیں رکھتے۔

حکیم صاحب خدا و رسول صلعم کے لئے مسلمانوں کو گمراہ نہ کرو اور اپنی ناپاک اور نجس تعلیم کو گنگا جمنا کی ندیوں میں بہا آیئے اور ایسی کفر نوازیوں اور باطل پرستیوں سے باز آیئے کہ کسی مذہبی کام میں کسی مشرک کی شرکت پر اعتراض کرنا خدا کی شریعت کی توہین کرنا ہے۔ لعنت اللہ علی الکاذبین۔ ہندوؤں نے آپکو اور آپکے ہمخیالوں کو سوراج کے ایسے ایسے سبز باغ دکھائے ہیں کہ آپ حواس باختہ ہو گئے ہیں۔ آپ یقین جانیئے کہ سوراج کے حاصل ہو نیپر مسلمانوں کی ہندوؤں کے ہاتھوں وہ گت بنیگی کہ مسلمان سر پیٹا تھا

Marfat.com

رکھکر رو بیٹھینگے ۔ آپ خیال تو فرمایئے کہ فسادات بہار کے ذمہ وار ہندوؤں نے مصیبت زدہ مسلمانوں کی کیا امداد کی ؟ جلیانوالہ باغ کے واقعہ پر تو آجتک زمین و آسمان ایک کیا ہوا ہے اور اسکے متعلق ہزارہا جلسے اظہار نفرت کے کئے جا چکے ہیں۔ کیا مظالم بہار اور مظالم کٹار پور سے جلیانوالہ باغ کے مظالم کچھ زیادہ ہیں ؟ مہاتماجی وغیرہ مجرموں اور قاتلوں کی ہر طرح سے امداد کرکے بیٹھے ٹھونکتے رہے اور آپکے ہندو دوست مسلمانوں کو مزید نقصان پہنچانیکی کوششیں کرتے رہے۔ پھر مفسدۂ کٹار پور میں ذمہ وار ہندوؤں نے مظلوم مسلمانوں کی کیا امداد کی ؟ بلکہ الٹا ظالموں اور قاتلوں کی لاکھا روپے سے مالی امداد کرتے رہے۔

حکیم صاحب آپنے یہ ایک سیاہ جھوٹ بولا ہے کہ "چونکہ برادران ہنود کا اتحاد مسلمانوں کیساتھ ایک واقعی حقیقت ہے"۔ جناب حکیم صاحب اگر ہندوؤں کا اتحاد مسلمانوں کیساتھ ایک واقعی حقیقت رکھتا تو مفسدۂ کٹار پور کے بعد ہی آپکے ہندو دوست غریب مسلمانوں پر مظالم توڑنے سے باز رہتے۔ مگر نہیں انہوں نے ایسا نہیں کیا۔ بلکہ آجکل جبکہ ہندو مسلم اتحاد کے راگ تان سین اور بیجو باورا بنکر گائے جا رہے ہیں۔ امسال بقرعید اور عشرۂ محرم کے موقعہ پر ہندوؤں نے مسلمانوں پر پھر مظالم توڑے۔ چنانچہ آگرہ، دہلی، بھیت، بدایوں، فتح پور، بریلی، سنبھل ضلع مراد آباد وغیرہ وغیرہ مقامات پر فسادات ہوئے اور ہندوؤں نے اپنی زیادتیوں سے اپنے اتحاد کا خوب ثبوت دیا۔

نیز سورت میں ایک پرانی مسجد کو جو مسمار حالت میں تھی میونسپلٹی نے پاخانہ بنانا چاہا۔ مسلمانوں کو خبر ہوئی تو انہوں نے مسجد کی زمین خریدنی چاہی بلکہ روپیہ بھی داخل کر دیا مگر ہندوؤں نے یہ درخواست نہ منظور ہونے دی۔ پھر ایک واقعہ بھڑوچ کا ہے۔ وہاں ایک ہندو ہرگووند داس بی اے ایل ایل بی وکیل نے مسلمانوں کو ہندو مسلم اتحاد کا واسطہ دیکر اپنا طرفدار بنا لیا اور کہا کہ میں آپکے مذہبی جذبات کا ہمیشہ خیال رکھونگا۔ چنانچہ جب مسلمان ممبروں کے ووٹوں کی طفیل آپ میونسپلٹی بھڑوچ کے پریذیڈنٹ ہوگئے تو چھوٹتے ہی ایک مسجد کی کوٹھڑیاں خریدنے کا رزولیوشن کمیٹی سے پاس کرا دیا۔ یہ ہے آپکے برادران ہنود کے اتحاد کی واقعی حقیقت ۔ مسٹر گاندھی کو جنہیں اور آپکے ہم خیال لوگوں نے اپنا پیشوا اور امام بنایا ہوا ہے وہ بھی اپنی تقریروں میں اسلام پر ناپاک حملے کر جاتا ہے یعنی گاندھی کہتا ہے کہ "عیسائی حکمرانوں کیطرح مسلمان حکمرانوں نے اپنے اپنے مذہب کی تبلیغ و اشاعت کیلئے تلوار اٹھائی ہے"۔ علاوہ ازیں تمام ہندو لیڈر اسلامی جلسوں میں آکر اپنے زہریلے اور ناپاک خیالات کی اشاعت کر جاتے ہیں لیکن مسلمان انکی دُم فاختہ

Marfat.com

بنے ہوئے نہایت مزے سے سنتے رہتے ہیں۔

اور سنیئے پروفیسر رام دیو نے پچھلے ہفتہ آریہ سماج لاہور "گوروکل پارٹی" کے جلسہ میں ایک تقریر کی ہے جس میں اس نے اس بات پر بحث کی ہے کہ بلحاظ صداقت کونسا مذہب دنیا میں قائم رہ سکتا ہے اور کس مذہب کو دنیا قبول کر سکتی ہے چنانچہ اُس نے بدھ مذہب اور عیسائی مذہب کی حالت بیان کرتے ہوئے "اسلام کی حالت" کا عنوان دیکر لکھا ہے کہ "تیسرا مذہب اسلام ہے۔ اسمیں شک نہیں کہ اسلام کو عیسائیت کے مقابلہ میں ان وحشی قوموں میں بہت کامیابی ہوئی ہے کیونکہ انہیں رنگت کی نفرت کام نہیں کرتی۔ مگر یہی سبب کچھ نہیں۔ مسلمانوں کا اپنا رنگ سفید نہیں اسلئے یورپ کی مشکلات کا حل ان سے نہیں ہو سکتا چنانچہ تمام مسلمانوں کا اگرچہ یہ خیال ہے کہ قرآن خدا کا کلام ہے مگر مسٹر خدا بخش ایم اے جو ایک اعلےٰ تعلیم یافتہ مسلمان ہیں اور کئی کتابیں لکھ چکے ہیں اپنی ایک کتاب میں قرآن کی بابت لکھتے ہیں کہ وہ رسول پاک کی محض ایک ڈائری ہے جس میں جو جو باتیں اُنکی طبیعت میں آتی گئی ہیں وہ درج کرتے گئے ہیں"۔ ایک اور تعلیم یافتہ مسلمان لیڈر سید امیر علی۔ اپنی تصنیف سپرٹ آف اسلام میں لکھتے ہیں کہ قرآن میں فرشتوں کا جو ذکر ہے وہ محض حضرت محمد کا وہم اور شاعرانہ نازک خیالی تھی ورنہ فرشتے درحقیقت کوئی چیز نہیں وہ یہ بھی لکھتے ہیں کہ حضرت محمد ﷺ نے ایک بڑی غلطی یہ کی کہ جب قریشیوں نے اُن سے کہا تھا کہ تم ہمارے تینوں دیوتاؤں کو مان لو تو ہم تمہارے خدا کو مانینگے تو انہوں نے کچھ عرصہ کیلئے مان لیا۔ وہ لکھتے ہیں کہ حضرت محمد ﷺ کے قانون نیم وحشی عربوں کیلئے اچھے تھے۔ میں بھی مانتا ہوں کہ حضرت محمد ﷺ کی تعلیم نے عرب کے وحشیوں کی حالت کو بہت سدھارا تھا۔ مگر اب وہ بعد از وقت ہیں اور آجکل کے سائنس کے معاملہ میں اس کی گنجائش نہیں ہے۔ اسیطرح سید امیر علی آنحضرت کے پردہ سسٹم کے مخالف ہیں اور کثرت ازدواج کے مسئلہ کو زناکاری خیال کرتے ہیں۔ صوفی فرقہ کے آدمی ہماری مانند اوم اوم کی بجائے اللہ اللہ کہکے پرانایام کرتے ہیں۔ مظہر الحق جو مسلمانوں کے ایک سربرآوردہ لیڈر ہیں انہوں نے اپنی ایک تقریر میں گوشت کو انسانوں کی قدرتی خوراک نہیں بتایا اور ایک اور لیڈر مسٹر یوسف علی ایم اے نے ابھی دہلی میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ اے مسلمانو! اگر تم اپنی زندگیوں میں پاکیزگی چاہتے ہو تو رامائن۔ مہابھارت اور گیتا کا پاٹھ کرو۔ غرضکہ اسلام بھی اب ایک زمانہ ماضی کا مذہب ہوگیا اور نئے تعلیم یافتہ لوگوں کو تسلی نہیں دیسکتا۔"

Marfat.com

اسکے اخیر میں آپنے فرمایا۔ ویدک مہرم تمام دنیا کی مشکلات کو حل کر سکتا ہے اور اس کا پرچار کر کے ہم دنیا میں سوراجیہ ہی نہیں بلکہ چکرورتی راج حاصل کر سکتے ہیں (از اخبار بندے ماترم لاہور ۳۰ نومبر ۱۹۲۶ء) دیکھا ہے آپکے برادران ہنود کے اتحاد کی واقعی حقیقت۔ اور یہ تقریر اس ہندو اخبار میں بڑی شدومد سے چھپی ہے کہ جس اخبار کو بعض بیدین اور بے غیرت مسلمان علی الصبح ہی بجائے قرآن شریف کے پڑھا کرتے ہیں یا قرآن شریف کے ساتھ اسکی تلاوت بھی نہایت ضروری سمجھتے ہیں۔ جناب حکیم صاحب یہ نہایت غلط بات ہے کہ ہندو مسلمانوں کی خاطر سا مل رہے ہیں بلکہ یہ خود غرض تو اپنے ذاتی مفاد اور حصول سوراج اور اپنی آواز مضبوط کرنے کیلئے مسلمانوں کو اپنے ساتھ گانٹھ رہے ہیں۔ چنانچہ قبل از حصول سوراج ہی قربانی گاؤ کو قانوناً بند کرانے کی کوشش کر رہے ہیں اور کئی جگہ درخواستیں بھجوا دی ہیں کہ اگر کوئی شخص گائے ذبح کرے تو از روئے قانون اُسے سزا دی جائے۔ یعنی ایک حلال چیز کو حرام بنانے کیلئے قانون بنانا چاہتے ہیں۔ آپ اسی سے اندازہ لگائیں کہ سوراج حاصل ہوجانیکی صورت میں ہندو غریب مسلمانوں پر کیا کیا ظلم و ستم نہ کرینگے لیکن بیوقوف اور نادان یہ سمجھے بیٹھے ہیں کہ سوراج حاصل ہوجانیکی صورت میں مسلمانوں کی حالت بہتر ہوجائیگی اور اسوقت مسلمانوں نے ہندوؤں کا ساتھ نہ دیا تو ذلیل ہوجائینگے اور دنیاوی نقصان اُٹھائینگے۔ اکثر بیدین اور برائے نام مسلمان چند روپوں اور دنیاوی فوائد کی خاطر ہندوؤں کی ہاں میں ہاں ملا کر تمام قوم کو بدنام کر رہے ہیں۔ بعض دنیا پرست اخبارات ہندوؤں کے ناپاک اور خطرناک منصوبوں پر ذرا سا بھی کوئی نوٹس نہیں لیتے۔ یہ دنیا کے کتے ڈرتے ہیں کہ کہیں ہندو انکا اخبار خریدنا نہ چھوڑ دیں۔ کسقدر شرمناک حرکت ہے کہ تین تین پیسے کیخاطر یہ اخبار والے اپنا دین و ایمان بیچ رہے ہیں۔ بعض مسلمان ہندوؤں کے مقروض ہیں اسلئے اسلام کی تائید میں آواز نہیں اُٹھا سکتے۔ بعض ہندوؤں کے دوست ہیں بعض مسلمان ہندوؤں کے پاس نوکر اسلئے اُنکے خیالات کی تائید کرتے ہیں۔ کئی مسلمان دفتروں میں ہندوؤں کے ماتحت ہیں کئی تنخواہ دار ایجنٹ ہیں جو مسلمانوں میں ہندوؤں کے ناپاک خیالات کی اشاعت کرتے ہیں۔ کئی مسلمان ہندوؤں کے کرایہ دار اسلئے آواز حق بلند نہیں کر سکتے۔ انہی لوگوں کی نسبت اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ بعض لوگ جنکے دلوں میں بے ایمانی کی بیماری ہے تم انہیں دیکھوگے کہ وہ دوڑ دوڑ کر انکے پاس جاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم کہیں مصیبت میں

Marfat.com

اسکی تفسیر میں امام فخر الدین رازیؒ لکھتے ہیں کہ اسکے معنی یہ ہیں کہ وہ مسلمان جنکے دلوں میں بیماری ہے یہود و نصاریٰ نجران کے پاس دوڑ دوڑ کر دوستی کی بنیاد پر جاتے تھے۔ اسلئے کہ یہ دونوں گروہ دولتمند تھے (جیسے کہ آجکل ہندو ہیں) اور ان مسلمانوں کو اُنکی ضرورتوں پر مدد دیتے اور قرض بھی دیا کرتے تھے۔ اور یہ مسلمان کہتے تھے کہ ہم ان سے اسلئے ملتے جلتے ہیں کہ ہمیں اُنکی طرف سے مصیبت میں مبتلا ہونیکا خوف ہے۔

میں نہایت زور کیساتھ کہنا چاہتا ہوں کہ مسلمانوں کو گاندھی وغیرہ اور دیگر کفار کا ہرگز اعتبار نہیں کرنا چاہیئے۔ ان تمام لوگوں کو یہود مدینہ کی مانند سمجھنا چاہیئے۔ کم از کم آپ عبد اللہ بن ابی بن سلول کے حال پر ایک نظر ڈالیں۔ یہودیوں کے سوا مدینہ کا ایک ممتاز شخص یہ بھی تھا۔ اکثر قبیلوں پر اس کا پورا رعب تھا اور اسکو توقع تھی کہ ان طاقتور قبیلونکی مدد سے مدینہ کی سب سے اعلےٰ طاقت میں ہی بنجاؤں گا (جیسے گاندھی ہندوستان میں سوراج حاصل کر کے بادشاہ بننا چاہتا ہے) جب اُس نے دیکھا کہ اوس اور خزرج کے قبایل مسلمان ہو رہے ہیں تو خود بھی (بعد از جنگ بدر) بظاہر حال مسلمانوں سے مل گیا جب اُس نے دیکھا کہ یہود نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے خلاف ہو گئے ہیں تو اُس نے چاہا کہ یہودیوں پر بھی اُس کا پہلا اثر قائم رہے اور مسلمان ہو جانیوالے قبایل بھی بدستور زیر اقتدار رہیں اسلئے اُس نے یہ رویہ اختیار کیا کہ مسلمانوں میں بیٹھکر ان سے اپنی رفاقت کا اقرار کرتا اور دیگر اقوام کے سامنے اپنے اتحاد و صداقت کا دعوےٰ کرتا۔ اور چونکہ وہ فی الحقیقت اسلام کو اپنی آرزوں کا پامال کنندہ سمجھتا تھا اسلئے جب موقعہ ملتا تو مسلمانونکی ضرر رسانی میں دریغ نہ کرتا (ان حالات پر نہایت غور سے کام لینا چاہیئے) ہندوؤں کا اتحاد ایک موج سراب ہے ؎ پھر کسی کے پیار پر کھایا ہے دھوکا تاجؔ نے ؛ پھر دل تشنہ میں اک موج سراب آنیکو ہے ؛ کیا یہود کیساتھ معاہدے نہیں ہوئے تھے اور کیا اُنہوں نے عہد شکنیاں نہیں کی تھیں؟ اسی طرح ہندوؤں کی دوستی نے بھی ہمیں بارہا دفعہ نقصان پہنچایا اور سابقہ تجربات ہی ہماری تنبیہ کیلئے کافی ہیں۔ اور پھر اس موقعہ پر تو کوئی تحریری معاہدہ بھی نہیں ہوا کہ جسکی شرائط فریقین کو معلوم ہوں۔ سر سید جیسا دنیادار آدمی بھی تمہیں ہندوؤنکی دوستی سے علانیہ اور ڈنکے کی چوٹ منع کرتا رہا اور ہندوؤنکی دوستی پر

کیونکہ ہندو قوم ایک پولٹیکل جماعت ہے اور ہندوستان میں صرف اپنی حکومت کرکے مسلمانوں کو کچلنا چاہتی ہے۔ آپ خیال تو فرمائیں کہ سوراجیہ ملنے پر سات کروڑ کی تعداد ۲۲ کروڑ کے ماتحت رہیگی یا ۲۲ کروڑ سات کروڑ کے ماتحت؟

میں کہتا ہوں کہ سوارجیہ ملنے پر ہندوؤں کے ہاتھوں مسلمان زندہ درگور ہوجائینگے انشاء اللہ تعالیٰ عنقریب "آریہ سماج اور سوراج" کے عنوان سے ایک ٹریکٹ لکھکر مسلمانوں کو بتادونگا کہ سوراج کے عہد میں غیر قوموں کی کیا حالت ہوگی۔

مسلمانوں کو ہندوؤں کی دوستی کا اسی سے اندازہ لگالینا چاہیئے کہ ہندوؤں کے باورچیخانہ میں اگر کتا چلا جائے تو باورچیخانہ ناپاک نہیں ہوتا۔ لیکن اگر مسلمان کا سایہ بھی پڑجائے تو باورچیخانہ ناپاک ہوجاتا ہے۔ کیونکہ مسلمان ملیچھ جو ٹھہرے۔ ایک ہندو حلوائی کی دوکان پر جاکر مسلمان ایک ذلیل بھنگی کیطرح سودا خریدتا ہے اور کسی مسلمان کی مجال نہیں کہ ہندو کی کسی چیز کو ہاتھ لگاسکے۔

اجی جناب حکیم صاحب آپ تو سوراج کیلئے رام مورتی بنکر زور لگارہے ہیں لیکن آپکے سوراجی بھائی تو مسلمانوں کو تباہ کرنے کیلئے ایسے ایسے منصوبے دل میں سوچے بیٹھے ہیں کہ خدا کی پناہ۔ چنانچہ ملاحظہ ہو ایک آپکے اتحادی دوست کی خباثت۔ یعنی ۶ مارچ ۱۹۱۰ء کو آریہ سماج وچھووالی لاہور میں گوروکل کانگڑی کے ایک پروفیسر رام دیو نے اپنے شرانگیز اور خونی لیکچر کے دوران میں اس طرح اپنی اندرونی مفسدہ پردازیوں اور منصوبوں کا اظہار کیا

"آج ہمارے لئے خوشی کا دن ہے کیونکہ آریہ سماج کی اسمیں فتح ہوئی ہے۔۔ تاریخ کے ورق گردانوگے تو دیکھو گے گوبند سنگھ کو مسلمانوں نے کیسی تکلیفیں پہنچائیں پھر انہیں مسجدوں کے گردوارے بنائے گئے۔ اسی طرح ایک زمانہ آنیوالا ہے کہ تمام مسجدیں آریہ مندر بنائی جائینگی۔ اور ان میں ہون ہوا کرینگے۔ سوچا کرتا ہوں کہ جب دہلی کی جامع مسجد آجائیگی تو ہم کیا کرینگے؟ ہم تمام ہندوستان کے آریہ نہیں بلکہ تمام دنیا کے آریہ جمع ہوکر ایک کانفرنس کیا کرینگے۔ مجھے پاگل نہ سمجھیں میں ایسا ہی پاگل ہوں جیسا مسیح پاگل تھا کہ اسکی قوم نے اسکو تکالیف دیں۔ مگر اب تم دیکھتے ہو کہ کیا ...

کیا اب بھی آپ ہندوؤں کے سواراج کیلئے اپنا دین وایمان ضایع کریں گے؟
مجھے سب سے زیادہ حیرت تو آپکی اس حرکت پر ہے کہ آپ پر کفر وشرک کا اسقدر غلبہ و استیلا ہو گیا کہ آپ تقریر تو کرتے ہیں علماء اسلام کے جلسہ میں جو اپنے آپکو قرآن و حدیث کے عامل وحامل ہونیکے مدعی ہیں مگر اُس تقریر میں بار بار آپ سواراج کا لفظ استعمال کرتے ہیں۔ شرم!

جناب حکیم صاحب! رام دیو نے تو صرف اسیقدر لکھا ہے کہ مسجدوں کے گردوار بنائے گئے میں کہتا ہوں کہ مسجدوں کے پاخانے بنائے گئے۔ آجکل آپکے سکھ دوست بھی آپکے ساتھ اتحاد کے بڑے بڑے دعوے کر رہے ہیں لیکن لاہور میں سٹیشن سے اُترتے ہی جو پہلی مسجد آتی ہے اس پر سکھوں کا قبضہ ہے اور علانیہ مسلمانوں کے سامنے اس مسجد کی بیحرمتی کی جاتی ہے عام رہائشی مکانوں کی طرح سکھ اس میں رہتے ہیں غلاظت سے بھری ہوئی جوتیوں کیساتھ وہاں سکھ عورتیں اور سکھ مرد پھرتے ہیں کہ جہاں خدائے قدوس کی عبادت کیلئے مسلمان اپنی پیشانیاں رکھا کرتے تھے۔ اسی مسجد میں سکھ مرد اور عورتیں رات کو اکٹھے سوتے ہیں۔ اسی مسجد میں سکھوں نے پاخانہ یعنی **مسجد میں نجاست خانہ** بنایا ہوا ہے۔ مسلمانوں کی ہزارہا درخواستوں کو سکھوں نے نہایت حقارت سے ٹھکرا دیا اور مسجد کو ہرگز ہرگز واگذار نہیں کیا کیا ہندوؤں اور سکھوں کیساتھ آپکے اتحاد و دوستی کی یہی واقعی حقیقت ہے
**نان کوآپریشن مسلمانوں کو ہی تباہ کریگا۔** آپکے پیشوا مسٹر گاندھی کی تحریک نان کوآپریشن کا زہریلا اثر زیادہ تر مسلمانوں پر ہی پڑا ہے اور آئندہ بھی مسلمانوں پر ہی پڑیگا۔ کیونکہ یہ تحریک ہرگز ہرگز کامیاب نہیں ہوگی۔ اسوقت جہاں جہاں مسلمان ملازمتیں چھوڑ رہے ہیں وہاں اُنکی جگہ ہندو خانہ پُری کر رہے ہیں۔ اور کہیں خال خال مسلمانوں کے دکھانیکے لئے کوئی ہندو ملازمت چھوڑتا بھی ہے تو وہ برائے نام ہے چاہیئے تو یہ تھا کہ جس صورت میں ہندوؤں کی آبادی ۲۳ کروڑ اور مسلمانوں کی سات کروڑ ہے اگر ایک مسلمان ملازمت وغیرہ یا سرکاری سکولوں وغیرہ کو ترک کرے تو اُسکے مقابل میں کم از کم تین ہندوؤں کو ملازمتیں وغیرہ ترک کرنی چاہیئں۔ اگر ایک مسلمان کے مقابل میں ایک ہندو نان کوآپریشن پر عمل کرے تو اس صورت میں مسلمان تو کلیتہً تباہ ہو جائینگے

Marfat.com

اور نو کروڑ ہندو مسلمانوں کے سامنے دندنائینگے اور بغلیں بجائینگے۔ اور پھر یہ تو ایک کھلی ہوئی حقیقت ہے کہ اسوقت صرف پانچ فیصدی مسلمان ہندوؤں کے مقابلہ میں سرکاری عہدوں پر ہیں۔ سب سے پہلے ہندوؤں کو چاہئے کہ نان کو آپریشن پر عمل کریں۔ مگر ایسا ہرگز نہیں کیا جارہا۔ سکول اور کالج بھی اگر تباہ ہو رہے ہیں تو مسلمانوں کے۔ ہندو سکول اور کالج بدستور مزے سے چل رہے ہیں۔ گاندھی وغیرہ نے اسلامیہ کالج لاہور۔ اور علی گڈھ کالج کو تباہ کر دیا۔ لیکن ڈی اے وی کالج اور بنارس ہندو یونیورسٹی پر کوئی جادو نہ چلا۔ در اصل یہ ایک عیارانہ چال ہے آپس میں ہندو لیڈروں نے خفیہ سمجھوتہ کر کے چند لیڈروں کو نان کو آپریشن کے خلاف کھڑا کر دیا تاکہ وہ اپنے کالج اور عہدے وغیرہ محفوظ رکھ سکیں اور مسلمان تباہ ہو جائیں کسقدر شرمناک حرکت ہے کہ حکیم جی مسلمانوں کو دھوکا دینے کیلئے ایک جگہ لکھتے ہیں کہ

"اسکے بعد میں اُن عزیز طلبہ کو بھی دلی گرمجوشی کیساتھ مبارکباد دیتا ہوں جنکا تعلق بنارس یونیورسٹی سے ہے اور جنہوں نے اپنے اجداد کی آزاد روحوں کو اپنی آزادی کے پیغام سے خوش کیا ہے اور جو "پورے جوش" کیساتھ ترک موالات کے میدان میں اپنے علی گڈھی بھائیوں کیساتھ دوش بدوش کھڑے نظر آتے ہیں۔" غلط غلط غلط چنانچہ آنریبل پنڈت مدن مالوی لکھتے ہیں کہ "یہ خبر قطعی بے بنیاد ہے۔ طلباء کو یہ ترغیب یا مشورہ دینا کہ وہ ان سکولوں یا کالجوں یا یونیورسٹیوں کو بائکاٹ کریں جو سرکاری امداد لیتی ہیں یا جنکا گورنمنٹ کیساتھ بالواسطہ یا بلاواسطہ تعلق ہے۔ اسکے خلاف میری مخالفت دن بدن زیادہ قوی ہو رہی ہے اور میں صدق دل سے خواہاں ہوں کہ اس بائکاٹ کی تحریک کا خاتمہ ہونا چاہیئے۔" اور پھر آپکے مسٹر گاندھی حال ہی میں بنارس جاکر ہندو یونیورسٹی کے طلباء کے سامنے تقریر کرتے ہوئے اور ایک عیارانہ چال چلتے ہوئے فرماتے ہیں کہ "میں پنڈت مالوی کا "ہم خیال" ہوں کہ طالب علموں کو اپنے ضمیر کے مطابق کارروائی کرنی چاہیئے۔ میں آپ لوگوں سے بڑے زور کیساتھ کہتا ہوں کہ اگر آپ میری دلیلوں کے قائل نہ ہوں تو ہرگز ہرگز قطع تعلق کی پالیسی اختیار نہ کریں۔"

پس مسلمانوں کو چاہیئے کہ ایسے عیاروں کی دوستی سے باز آئیں اور ان سے کسی قسم کا اتحاد وغیرہ نہ کریں ورنہ یہ لوگ آپکو دینی و دنیاوی حیثیت سے تباہ کر دینگے۔ آپکی مزید تسلی

Marfat.com

کیلئے علمائے کرام کا ایک فتوےٰ بھی درج کیا جاتا ہے۔ چنانچہ اعلیحضرت مولینا مولوی احمدؒ رضا خاں صاحب بریلوی مجدد مائۃ حاضرہ کی خدمت میں حسب ذیل استفتا کیا گیا۔

## استفتاء

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ امر مشروع اور مباح شرعی کو کوئی شخص حرام شرعی اور ممنوع مذہبی بنانے کی طاقت رکھتا ہے یا نہیں؟ غیر مشروع اور حرام شرعی کو کوئی شخص مشروع اور حلال شرعی بنا سکتا ہے یا نہیں؟ جیسے کہ گائے کی قربانی مشروع اور مباح شرعی ہے کیا اسکو کوئی لیڈر قوم ممنوع شرعی کرا سکتا ہے؟ ہنود کی مجالس اعیاد میں شرکت جو ممنوع اور حرام شرعی ہے کیا لیڈروں کی رائے سے وہ شرکت جائز اور حلال ہو سکتی ہے یا نہیں؟ بینوا توجروا۔ سائل:۔ خادم الاسلام ملا محمدؒ بخش حنفی چشتی سابق مہتمم اخبار ہنٹر لاہور۔ ۳ صفر ۱۳۳۹ھ

**الجواب**:۔ یہ دین پاک اللہ واحد قہار نے محمدؐ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر تمام جہان کیلئے قیامت تک کیواسطے اتارا ہے " تبارک الذی نزل الفرقان علی عبدہٖ لیکون للعلمین نذیرا۔ قل یا ایہا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعا" اور انسے نبوت کا دروازہ بند فرما دیا۔ محال ہے کہ ابدالاباد تک اب کوئی جدید نبی ہو " ولکن الرسول اللہ وخاتم النبین وکان اللہ بکل شیٔ علیما" محال ہے کہ انکی کتاب کا ایک حرف یا انکی شریعت کا کوئی حکم بھی بدل سکے " لا یاتیہ الباطل من بین یدیہ ولا من خلفہ تنزیل من حکیم حمید"۔ انکی شریعت کے کسی حلال کو جو حرام بنائے یا کسی حرام کو حلال بنائے وہ حلال حرام یا حرام حلال تو نہ ہو جائیگا بلکہ یہی کہنے والا الٹا کافر ہو جائیگا۔ ولا تقولوا لما تصف السنتکم الکذب ہذا حلال وہذا حرام لتفتروا علی اللہ الکذب ان الذین یفترون علی اللہ الکذب لا یفلحون متاع قلیل ثم ماوٰلھم جہنم وبئس المصیر۔ قل اللہ اذن لکم ام علی اللہ تفترون ویلکم لا تفتروا علی اللہ کذبا فیسحتکم بعذاب وقد خاب من افتریٰ"۔ قربانی گاؤ کی حلت اور مجالس اعیاد ہنود میں شرکت کی حرمت دونوں ضروریات دین میں سے ہیں۔ جو اُسے حرام یا اُسے حلال کہے وہ اللہ ورسول پر افترا کرتا ہے اور بحکم قرآن اس کا ٹھکانا جہنم ہے اور حکم کفر اس پر لازم والزم۔ وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون

Marfat.com

وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون نسأل اللہ العفو والعافیۃ ولاحول ولا قوۃ الا باللہ العظیم۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ فقیر احمد رضا خاں عفی عنہ۔ الجواب صحیح محمد مظہر اللہ عفی عنہ امام مسجد فتحپوری دہلی۔ الجواب صحیح محمد رکن الدین نقشبندی مجددی۔ استحلال الحرام کفر وکذا العکس الجواب صحیح محمد عالم مدرس مدرسہ نعمانیہ ومفتی مدرسہ مذکور لاہور۔ یا ایہا الذین آمنوا لا تحرموا طیبات ما احل اللہ لکم ولا تعتدوا ان اللہ لا یحب المعتدین لقد اجاد من افاد۔ غلام مرشد کان اللہ لہ مدرس مدرسہ نعمانیہ ہند لاہور۔ الجواب صحیح المجیب مصیب احمد علی عفی عنہ پروفیسر اسلامیہ کالج لاہور امام وخطیب مسجد شاہی لاہور الجواب صحیح فقیر حاکم غلام مصطفےٰ دلدادہ مرتضیٰ دوستدار چاریار مفتی اسلامیہ کالج لاہور قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم الحلال بین والحرام بین وبینہما مشتبہات والمومنون عافون عند الشتبہات۔ گائے کی قربانی کرنا اور اس کا گوشت کھانا نصوص سے ثابت ہے۔ خاکسار اصغر علی روحی عفا اللہ عنہ۔ ما قال العلماء الکرام فہو حق والحق احق بالاتباع۔ انا العبد المفتقر الی اللہ العزیز ابورشید محمد عبد العزیز خطیب امام جامع مسجد مزنگ لاہور۔ باسمہ سبحانہ۔ الجواب۔ صورت مرقومہ میں دین رسول ختمی رسالت فداہ روحی میں کیسکو حلال خدا کے حرام بالعکس کرنے کا کوئی حق حاصل نہیں ہے۔ قال النبی صلعم الحلال ما احل اللہ علی لسانی والحرام ما حرم اللہ علی لسانی۔ قربانی گاؤ شعائر اسلامیہ میں داخل ہے۔ اسکو حرام کہنے والا اضداور رسول پر مفتری ہے۔ اعیاد ہنود میں شرکت کی حرمت ضروریات میں داخل ہے۔ نمقہ خادم الشریعۃ المطہرہ علی الحائری

**الجواب نمبر ۲**۔ الحمد للہ علی ما ہدٰنا الصراط المستقیم والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ سید الانبیاء والمرسلین وعلی آلہ واصحابہ اجمعین۔ اما بعد فاقول بتوفیق اللہ تعالیٰ وعونہ وہدایتہ۔ چونکہ لیڈران قوم اکثر مرتکب مناہی شرعیہ کے ہیں تارک الصلوٰۃ وتارک الصوم ہیں۔ تارک الجماعۃ بلا ارتیاب ہیں۔ ایسے لیڈروں کا قول قابل التفات نہیں ہے۔ بالخصوص ایسے امور کا فتویٰ دینا جو خود اس پر عمل درآمد نہ کرتے ہوں لم تقولون ما لا تفعلون کا مصداق ہوں اور سفتا ہامیں اہل وثن (بت پرست) کو شریک کرتے ہوں۔ نتیجہ اخس ارزل کے تابع ہوا کرتا ہے۔ مرکب صحیح اور فاسد سے فاسد ہوتا ہے جمعیۃ فاسدہ سے جو مسایل سرزد ہوں وہ ہرگز قابل تعمیل نہیں ہوتے۔ کبھی شرعیات

Marfat.com

شرعیہ کا قلب کرتے ہیں۔ محض خوشنودیٔ ہنود کیلئے گائے کی قربانی کو امر ممنوع و موجب جرم ثابت کرتے ہیں۔ گائے بچھڑوں کو سائبہ کرنا موجب تحسین جانتے ہیں جو سراسر حرام بلکہ موجب کفر و زندیقیت ہے۔ لقولہ علیہ الصلوٰۃ والسلام ان اللہ فرض فرائض فلا تضیعوا وحرم حرمات فلا تنتہکوہا وحد حدودا فلا تعتدوہا وسکت عن اشیاء من غیر نسیان فلا تبحثوا عنہا الدار القطنی۔ اسلامی حدود سے اپنی رائے اور اجتہاد سے تجاوز کرنا حرام ہے۔ بالخصوص شعائر کفر پر خوش ہونا عین کفر اور زندیقی ہے۔ اسلامی تقاضا یہ ہے کہ اسلام کی ترقی میں کامل کوشش اور اتم سعی کیجائے مگر حدود شرعی سے تجاوز نہ کیا جائے۔ ورنہ کوشش برباد اور گناہ لازم آجائیگا۔ اہل اسلام کی خواہشات کی تکمیل وقت خاص تک موقوف ہے اس وقت وہ ضروری اور لازمی طور پر کامل ہو جائیگی۔ اسکی بنا محض فضل ایزدی پر ہے۔ "ومن یتوکل علی اللہ فہو حسبہ"۔ اگرچہ کوشش کرنا مشروع ہے لیکن دائرۂ شرعیہ کے اندر اندر ہونی چاہیے۔ حدود شرعیہ سے باہر نکلنا حرام ہے۔ ہنود کے اعیاد میں اُنکی طرح بنکر اُنکے موافق اقوال و افعال کا مرتکب ہونا صراحۃً کفر ہے۔ فتاویٰ عالمگیری میں ہے "ویخروج الی نیروز المجوس لموافقتہ معہم فی ما یفعلون فی ذلک الیوم وبشرائہ یوم النیروز شیئًا لم یکن یشتریہ قبل ذلک تعظیما للنیروز و باہدایہ ذلک الیوم للمشرکین ولو بیضۃ تعظیما لذلک بتحسین امر الکفار اتفاقاً انتہی بقدر الضرورۃ"۔ یہ عبارت موجبات کفر عالمگیری میں لکھی ہے۔ کفار کی طرح زنار۔ تلک لگانا (جیسے شوکت علی نے لگایا) کفر ہے۔ کفار کی عید کیلئے خاص تیاری کرنا (جیسے رام نومی اور دسہرہ وغیرہ پر مسلمان کرتے ہیں) کفر ہے۔ کفار کے یوم عید میں کفار کو تحفہ بھیجنا کفر ہے۔ افسوس ہے کہ اہل بازار مرتکب کفر کے ہوں (جیسے ہندو لیڈروں کی آمد پر مسلمان بازاروں کی آرائش کرتے اور ہندو تہواروں پر سبیلیں وغیرہ لگاتے ہیں) لیڈران قوم انکو متنبہ نہ کریں بلکہ انکو اور برانگیختہ کریں۔ ایسے لیڈران قوم اسلام کے بخیلین ہیں بلکہ انکی بنا جہالت اور رفاقت پر ہے"۔ قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان اللہ لا یقبض العلم انتزاعا ینتزعہ من العباد ولکن یقبض العلم بقبض العلماء حتی اذا لم یبق عالمًا اتخذ الناس رؤسا جہالا فسئلوا فافتوا بغیر علم فضلوا واضلوا متفق علیہ" لیڈران موجودہ دین اسلام سے اصلاً واقف نہیں ہیں۔ محض اپنی غلط رائے سے مسئلہ

Marfat.com

اتحاد کا زور شور سے بیان کر رہے ہیں۔ جو اہل اسلام کا تھوڑا بچا ہوا اسلام بھی ضایع اور پامال کرنا چاہتے ہیں۔ خود بھی گمراہ اوروں کو بھی گمراہ کرتے ہیں۔ حدیث مذکور ان پر صادق ہے۔ ہر ایک فاضلیت کا دعوی کرتا ہے در حقیقت اسلام کی خبر بھی نہیں رکھتے۔ جو شخص اسلام کی ترقی نہ چاہتا ہوگا وہ دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ جو شخص اہل اسلام کی بہبودی کا طالب نہ ہو وہ بلا شک زندیق ہے۔ جو شخص اماکن مقدسہ کے قبضہ موجودہ پر خفا نہ ہو وہ اسلام کا دشمن اور کفر کا دوست ہے۔ الٰہ العالمین اہل اسلام کو ایسی قوۃ اور ترقی بخشے جو کل جہان کے سلاطین سے قوی اور عالی ہو جائیں آمین یا رب العالمین۔ اہل اسلام کو کفر کی تلقین کرنا اشد کفر ہے۔ نعوذ باللہ من ذالک۔ لاحول ولا قوۃ الا باللہ ہذا ما کتبہ مفتی عبد القادر صاحبزادہ جہانگیر دی ضلع پشاور

---

**نتیجہ**:۔ مسلمانو! کیا ان تمام معلومات کے ہوتے ہوئے بھی ان لیڈروں اور ہندوؤں کا ساتھ نہ چھوڑو گے؟ مسلمانو! یہ اچھی طرح یاد رکھو کہ جبتک تم ہندوؤں کا ساتھ نہ چھوڑو گے اور خدا اور رسول صلعم کے احکام پر سچے دل سے عمل پیرا ہو کر کامل طور پر قرآن مجید کو اپنا امام نہ بناؤ گے نہ تو تم مومن بن سکتے ہو اور نہ ہی مسلمان اور نہ ہی تمہاری موجودہ مصیبتیں رفع ہو سکتی ہیں۔ تم نے خدا اور رسول ص کو ناراض کر لیا ہوا ہے۔ تمہاری ہی کرتوتوں اور شامت اعمال سے سلطنت اسلامیہ خطرہ میں ہے۔ سچے مومن بن کر بقائے اسلام کیلئے کوشش کرو۔ اور اگر تم کفر و اسلام کو متحد کرکے کامیابی کے متمنی ہو تو یہ خیال غلط ہے۔

ہر نفس میں تیرے پیدا ہو صدائے احتجاج  ورنہ تو اغیار کا منت کش احسان ہو
آنے والی ہے مدد اللہ کی اے بے خبر  فتح تیری ہے ترے دل میں اگر ایمان ہو

اخیر میں میں یہ ظاہر کر دینا بھی ضروری سمجھتا ہوں کہ میں **ترک موالات کا حامی ہوں اور گاندھی کے نان کوآپریشن کا مخالف**۔ (نیز اس سے قبل جو کچھ میں غلط فہمی میں ... لیڈروں کے ... متعلق ... ظاہر کر چکا ہوں اس سے توبہ کرتا ہوں)

Marfat.com

Marfat.com

# بلند پایہ تاریخی کتب!

| کتاب | مصنف | قیمت |
|---|---|---|
| [illegible] | [illegible] | ۲۲.۰۰ روپے |
| [illegible] | [illegible] | ۹.۰۰ |
| [illegible] | [illegible] | ۴.۵۰ |
| [illegible] | [illegible] | ۳.۰۰ |
| [illegible] | [illegible] | ۲.۵۰ |
| [illegible] | [illegible] | ۲.۰۰ |
| [illegible] | [illegible] | ۹.۰۰ |
| [illegible] | [illegible] | ۲۱.۰۰ |
| [illegible] | [illegible] | ۴.۵۰ |
| [illegible] | [illegible] | ۱۵.۰۰ |
| [illegible] | [illegible] | ۳.۰۰ |
| [illegible] | [illegible] | ۱۲.۵۰ |
| [illegible] | [illegible] | ۹.۰۰ |
| [illegible] | [illegible] | ۵.۰۰ |
| [illegible] | [illegible] | ۲.۰۰ |
| [illegible] | [illegible] | ۹.۵۰ |
| [illegible] | محمود احمد [illegible] | ۵.۰۰ |
| [illegible] | [illegible] علی گڑھی | ۴.۵۰ |
| [illegible] | [illegible] | ۳.۰۰ |
| [illegible] | [illegible] | ۱.۰۰ |
| [illegible] | [illegible] | ۱.۰۰ |
| [illegible] | [illegible] | ۱.۵۰ |
| [illegible] | [illegible] | ۲.۰۰ |
| [illegible] | [illegible] | ۶.۰۰ |
| [illegible] | [illegible] | ۱۲.۰۰ |
| [illegible] | [illegible] | ۲۵.۰۰ |
| [illegible] | حکیم محمد حسین بدر | ۹.۰۰ |
| [illegible] | [illegible] الدین [illegible] | زیر طبع |

[illegible] ۲/۲۴ سوڈیوال کالونی ملتان روڈ لاہور ۲۵

Marfat.com

۷۸۶

# ووٹ دینا

## ایک مسئلہ بن گیا ہے

از قلم

ڈاکٹر محمد رفیق جاوید

اِدارہ غوثیہ رضویہ مصری شاہ لاہور پاکستان

Marfat.com

**الیکشن** کا دور دورہ ہے۔ ووٹ کی خاطر اُمیدوار حضرات کیڑے مکوڑوں کی طرح گلیوں اور سڑکوں پر مارے مارے پھر رہے ہیں۔ ان میں سے کچھ لوگ تو ایسے ہیں۔ جن کا منشور ہی دُوسرے اُمیدواروں کی خامیاں بیان کرنا ہے حالانکہ یہ حضرات اپنے گریبان میں مُنہ ڈال کر کبھی بھی نہیں دیکھتے۔ اگر اللہ تعالیٰ انہیں اپنے گریبان میں جھانکنے کی توفیق عطا فرمادے تو اُمید ہے کہ حالات دُرست ہوجائیں گے اور صورتِ حال نکھر کر سامنے آجائے گی۔ ایسے ہی حالات کے پیشِ نظر ہمیں اپنے ٹوٹے پھوٹے الفاظ میں کچھ کہنے کی ضرورت محسوس ہوئی۔

**مسلمان بھائیو**:۔ ہمارا ہرگز یہ مطلب و مقصد نہیں کہ ہم آپ لوگوں سے کسی ایک اُمیدوار کے حق میں ووٹ مانگیں یا کسی پارٹی کو کامیاب بنانے کی اپیل کریں۔ بلکہ ہمارا مقصد تو صرف اور صرف یہ ہے کہ اپنے علم کے مطابق اور اپنے ذاتی تجربے و مشاہدے کے پیشِ نظر چند ایک جماعتوں کی صحیح اور ٹھیک شکلیں اُن جماعتوں کے معتبر لوگوں کی تحریروں کے آئینے میں پیش کریں۔

لہٰذا اب ہم ایسی جماعتوں کی تحریریں اور تصویریں پیش کرتے ہیں، جو ایک طرف تو مذہبی ہونے کا ڈھنڈورا پیٹتی ہیں اور دُوسری طرف سیاست میں بھی قدم رنجہ فرماتی ہیں۔

# جماعت اسلامی (مودودیت) اپنی تحریروں کے آئینے میں

## پوری دُنیا اسلام کی رُوح سے ناواقف بقول مودودی صاحب

(۱) اور یہی جہالت ہم ایک نہایت قلیل جماعت کے سوا مشرق سے لیکر مغرب تک تمام مسلمانوں میں دیکھ رہے ہیں۔ خواہ وہ اَن پڑھ عوام ہوں یا دستار بند علماء یا خرقہ پوش مشائخ یا کالجوں اور یونیورسٹیوں کے تعلیم یافتہ حضرات، ان سب کے خیالات اور طور طریقے ایک دوسرے سے بدرجہا مختلف ہیں مگر اسلام کی حقیقت اور اس کی رُوح سے ناواقف ہونے میں یہ سب یکساں ہیں"۔ (تفہیمات جلد اوّل ص ۳۸ بعنوان اسلام ایک علمی اور عقلی مذہب)

حضرات گرامی:۔ مودودی صاحب کی مندرجہ بالا تحریر کی رُو سے تمام مسلمان خواہ وہ کسی بھی طبقے سے تعلق رکھتے ہوں، سب کے سب اسلام کی حقیقت اور رُوح سے ناواقف ہیں، اگر مزید وضاحت کی ضرورت ہو تو مودودی صاحب کا مندرجہ ذیل بیان پڑھیئے۔

## قائداعظم اور اس کے تمام ساتھی مسلمانی کے معنی نہیں جانتے

(۲) افسوس کہ لیگ (مسلم لیگ) کے قائداعظم سے لیکر چھوٹے مقتدیوں تک ایک بھی ایسا نہیں جو اسلامی ذہنیت اور اسلامی طرزِ فکر رکھتا ہو اور معاملات کو اسلامی نقطۂ نظر سے دیکھتا ہو یہ لوگ مسلمانی کے معنیٰ اور مفہوم اور اس کی مخصوص حیثیت کو بالکل نہیں جانتے"۔

(مسلمان اور موجودہ سیاسی کشمکش حصہ سوم ص ۵۷ بعنوان شکایات)

Marfat.com

مذکورہ بالا دونوں اقتباسات سے یہ بات روزِ روشن کی طرح واضح ہوگئی کہ مسٹر مودودی اپنے ہم عصر تمام لوگوں کو اپنے نام نہاد اسلامی نقطہ نظر سے مکمل طور پر جاہل سمجھتا ہے۔ اب ذرا تھوڑی سی نظر پیچھے کو دوڑائیں کہ سلف صالحین بھی مودودی صاحب کے اسلامی پیمانے پر پورے اُترتے ہیں یا نہیں۔ لہٰذا اس بارے میں مودودی صاحب زہرافشانی کرتے ہیں۔

## رسولِ خدا کے سوا سب پر تنقید جائز

(۳) رسولِ خدا کے سوا کسی انسان کو معیارِ حق نہ بنائے کسی کو تنقید سے بالاتر نہ سمجھے کسی کی ذہنی غلامی میں مبتلا نہ ہو۔ ہر ایک کو خدا کے بنائے ہوئے اُسی معیارِ کامل پر جانچے اور پرکھے، اور جو اس معیار کے لحاظ سے جس درجے میں ہو اس کو اُسی درجے میں رکھے"۔

(مسلمان اور موجودہ سیاسی کشمکش حصہ سوم ص۱۷۲ بعنوان دستورِ جماعت اسلامی دفعہ ۶)

مودودی صاحب کی اس تحریر سے تو یہ ظاہر ہوا کہ وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علاوہ ہر ایک پر تنقید کر سکتے ہیں اور انھوں نے کی بھی ہے۔ باقی رہا مسئلہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا تو یہ بھی سراسر جھوٹ ہے۔ کیونکہ مودودی صاحب نے تو اللہ تعالیٰ کے کلام میں جی بھر کر تخریب کی ہے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تو پوزیشن پھر ثانوی درجہ پر ہے۔

اگرچہ ہم ایسے بہت سے حوالے نقل کر سکتے ہیں جن میں عظمتِ مصطفےٰ اور تقدیسِ الٰہی کا دامن بھی مسٹر مودودی کے مُنہ زورِ قلم کی زد سے نہیں بچ سکا مگر بخوفِ طوالت اسی پر اکتفا کرتے ہیں۔ ہاں اگر ضرورت محسوس کی گئی تو ایسی تحریریں بھی منظرِ عام پر لائی جائیں گی۔

## مودودی مخالفِ پاکستان

تحریکِ پاکستان کے دوران مسلمانوں کی قربانیاں قابلِ داد ہیں۔ مگر ان ہی دنوں انگریز اور ہندو کا ایجنٹ مودودی جو کام کر رہا تھا۔ اس کا اندازہ مندرجہ ذیل تحریر سے قارئین کرام خود لگائیں۔

## انگریز اور ہندو سے صلح مگر مسلمان سے لڑائی

(۴) "نہ ہندوؤں سے ہمارا کوئی جھگڑا ہے نہ انگریزوں سے وطنیت کی بنیاد پر ہماری لڑائی، نہ وہ حکومت ہمارے کام کی ہے جو انگریز کی حاکمیت کی بجائے جمہور کی حاکمیت پر مبنی ہو۔ نہ ان ریاستوں سے ہمارا کوئی رشتہ ہے جہاں نام نہاد مسلمان خدا بنے بیٹھے ہیں نہ اقلیت کے تحفظ کی ہمیں ضرورت ہے نہ اکثریت کی بنیاد پر ہمیں قومی حکومت مطلوب ہے۔"

(مسلمان اور موجودہ سیاسی کشمکش حصہ سوم ص۹۰ بعنوان اصلی مسلمانوں کیلئے ایک ہی راہِ عمل) ۱۸/۴/۱۳۴

## مودودی قاتلِ جمہوریت

"جمہوری انتخاب کی مثال بالکل ایسی ہے جیسے دودھ بلو کر مکھن نکالا جاتا ہے۔ اگر دودھ زہریلا ہو تو اس سے جو مکھن نکلے کا قدرتی بات ہے

Marfat.com

کہ وہ دودھ سے زیادہ زہریلا ہوگا۔ اسی طرح سوسائٹی اگر بگڑی ہوئی ہو تو اس کے ووٹوں سے وہی لوگ منتخب ہو کر برسرِ اقتدار آئیں گے جو اس سوسائٹی کی خواہشاتِ نفس سے سندِ قبولیت حاصل کر سکیں گے۔ پس جو لوگ یہ گمان کرتے ہیں کہ اگر ...... یہاں جمہوری نظام قائم ہو جائے تو اس طرح حکومتِ الٰہی قائم ہو جائے گی، اُن کا گمان غلط ہے دراصل اس کے نتیجے میں جو کچھ حاصل ہوگا۔ وہ صرف مسلمانوں کی کافرانہ حکومت ہوگی ......

جب صورت معاملہ یہ ہے تو کیا وہ شخص نادان نہیں ہے جو اسلامی انقلاب کا نصب العین سامنے رکھ کر ایسی جمہوری حکومت کے قیام کی کوشش کرے جو کافرانہ حکومت سے بڑھ چڑھ کر اس کے مقصد کی راہ میں حائل ہوگی۔"

(مسلمان اور موجودہ سیاسی کشمکش حصہ سوم ص۱۰۸/۱۰۷ بعنوان اسلام کی راہ راست اور اس سے انحراف کی راہیں) ۳۵-۱۳۴ / ۱۱/۳۳

**حضرات گرامی**: ہر اب مودودی صاحب کی جماعت (بقول مودودی نادانوں) سے یہ پوچھا جائے کہ جو لوگ آپ کے اسلامی پیمانہ پر پورے نہیں اترتے اور بقول آپکے وہ جاہل ہیں، ان لوگوں سے جو حکومت بنے گی وہ مسلمانوں کی کافرانہ حکومت ہوگی تو جناب آپ لوگ خاک کے لیے دن رات برساتی مینڈکوں کی طرح ٹرا ٹرا کر مسلمانوں کا سکون چھین رہے ہیں لہٰذا آپ بھاڑ میں جائیں آپ لوگ تو پاکستان کے ابتدائی مخالفوں سے ہیں آپ کو تو پاکستان میں حکومت بناتے ہوئے یا پاکستانی اسمبلی کی رکنیت کے لیے ووٹ مانگتے ہوئے شرم آنی چاہیئے مگر بے شرموں کو شرم کہاں سے آئے اگر اس نام کی کوئی چیز ان لوگوں کے پاس ہوتی تو یہ لوگ بعد اپنے بانی کے پاکستان میں آنے کا رخ بھی نہ کرتے۔ طوالت کے خوف سے اسی پر اکتفا کیا جاتا ہے۔ اگر ضرورت محسوس کی گئی تو ان لوگوں کا تعارف تفصیلاً کرایا جائے گا تاکہ عوام پر ہر چیز واضح ہو جائے۔

# جمعیت علمائے اسلام اپنی تحریروں کے آئینے میں۔

جمعیت علمائے اسلام دیوبندیوں کی سیاسی تنظیم ہے جس کو پہلے مفتی محمود چلا رہے تھے اب اُن کا لڑکا مسٹر فضل الرحمٰن سنبھالے ہوئے ہے۔ پاکستان بننے سے قبل یہ لوگ کانگرسی علماء کے نام سے مشہور تھے اور پاکستان کے زبردست مخالف ہونے کے ساتھ ساتھ انگریز اور ہندو کے بہت وفادار تھے۔ ہم نہیں کہتے بلکہ ان لوگوں کی تحریریں اور تقریریں اس بات پر شاہد ہیں لہٰذا پڑھیئے اور فیصلہ کیجئے۔

دیوبندیوں کے امیرِ شریعت عطاء اللہ شاہ بخاری امروہہ میں اپنی تقریر کے دوران فرماتے ہیں۔

"جو لوگ مسلم لیگ کو ووٹ دیں گے وہ سُور ہیں اور سُور کھانے والے ہیں۔"

چمنستان ص۱۶۵ (از ظفر علیخان ایڈیٹر زمیندار مطبوعہ لاہور ۱۹۴۴ء)

اس دیوبندی سپوت نے لپسرور احرار کانفرنس ۱۹۴۶ء میں فرمایا۔

"پاکستان کا بنانا تو بڑی بات ہے کسی ماں نے ایسا بچہ نہیں جنا جو پاکستان کی "پ" بھی بنا سکے۔"

Marfat.com

(تحریک پاکستان اور نیشنلسٹ علماء صفحہ ۸۸ بحوالہ ایک اہم تاریخی دستاویز)

ایسی ہی وجوہات کی بنا پر مولانا احمد رضا خاں صاحب مرحوم کے ہم خیال علماء اور مشائخ نے فاضل بریلوی مرحوم کے دیئے ہوئے دو قومی نظریئے کو بنیاد بنا کر بنارس میں ایک کانفرنس منعقد کرائی جو بعد میں "بنارس سنی کانفرنس" کے نام سے مشہور ہوئی۔ اس کانفرنس کے مرکزی کرداروں میں امیر ملت سید جماعت علی شاہ صاحب محدث علی پوری، علامہ سید محمد محدث کچھوچھوی، صدر الافاضل حضرت مولانا سید نعیم الدین صاحب مرادآبادی، شاہ عبد العلیم صدیقی میرٹھی (والد مولانا شاہ احمد نورانی) مفتیِ اعظم ہند حضرت مولانا مصطفےٰ رضا خاں صاحب بریلوی، صدر الشریعۃ مولانا امجد علی صاحب اعظمی اور مفتیِ اعظم پاکستان حضرت علامہ سید ابو البرکات شاہ صاحب کے نام قابلِ ذکر ہیں۔ اس کانفرنس میں مذکورہ بالا حضرات نے یہ بیان جاری کیا کہ

اگر قائد اعظم پاکستان کے مطالبے سے دستبردار ہو گئے تو ہم لوگ اس مطالبے کو آگے لے کر چلیں گے اور پاکستان حاصل کر کے دم لیں گے۔

**بہرحال** جب علمائے کرام، مشائخ عظام، اہلسنت عوام اور دوسرے تمام مسلمان سیاسی لیڈران کی محنت رنگ لائی اور پاکستان معرضِ وجود میں آگیا تو ان لوگوں کو جو پاکستان کی مخالفت کرتے تھے اور قیامِ پاکستان کے راستے میں ہر ممکن رکاوٹ ڈالتے تھے۔ بہت پشیمانی ہوئی اور ان لوگوں کی مخالفت نے ایک نیا رُخ اختیار کیا جو مندرجہ ذیل بیانات سے واضح ہے۔

لاہور میں عطاء اللہ شاہ بخاری دوران تقریر گویا ہوئے۔

**پاکستان ایک بازاری عورت** "پاکستان ایک بازاری عورت ہے جس کو احرار نے مجبوراً قبول کیا ہے"

(رپورٹ تحقیقاتی عدالت ۱۹۵۳ء ص ۲۷۴ بحوالہ ایک اہم تاریخی دستاویز)

**حضرات گرامی** :۔ دیوبند کے بانی سے لیکر چھوٹے چھوٹے چیلوں تک اکثر انگریز اور ہندو کے خیر خواہ تھے۔ اسی لیے قیامِ پاکستان میں بھی رکاوٹیں ڈالتے تھے بلکہ یہ کہنا بھی بعید از حقیقت نہیں کہ ان لوگوں نے ابھی تک پاکستان کو تسلیم نہیں کیا اسی لیے تو حسین احمد مدنی دیوبندی کا لڑکا اسعد مدنی دیوبندی ۱۹۸۴ء میں لاہور آیا۔ اور جامعہ مدنیہ کریم پارک میں ایک اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہا۔

"پاکستان بنانے والے بھارتی مسلمانوں کی آخری رسومات ادا کر گئے لیکن وہ آج بھی زندہ ہیں ...... مسلمانوں نے چھوٹے سے حصے کے لیے پورے ہندوستان سے دست برداری اختیار کر لی ......

مسلمانوں کو ڈرایا گیا کہ انہیں ہندو کھا جائیں گے لیکن انہیں کسی نے ہضم نہیں کیا مسلمان ہندوستان میں باعزت زندگی گزار رہے ہیں۔ بھارت میں مسلمان انتہائی طاقتور ہیں۔ (روزنامہ جنگ لاہور ۱۰ دسمبر ۱۹۸۴ء)

اس تقریر پر تقریباً ملک کے ہر اخبار نے تبصرہ کیا اور اس کی تردید کی مگر افسوس کہ کسی دیوبندی نے شاید ہی کچھ کہا ہو۔ بلکہ نواب زادہ نصر اللہ خاں آف پاکستان جمہوری پارٹی بھی اس جلسہ میں موجود تھے انہوں نے

Marfat.com

بھی کوئی نوٹس نہیں لیا۔ اور بھیگی بلی بن کر رہ گئے۔

اگر مزید واضح الفاظ میں پاکستان کے قیام کے بعد پاکستان کی مخالفت سُننی ہو تو مفتی محمود (والد فضل الرحمٰن[1]) اور دست راست احمد علی[2] لاہوری) سابقہ صدر جمعیت علمائے اسلام کا مندرجہ ذیل بیان پڑھیے

## پاکستان بنانا گُناہ تھا

"اللہ کا شکر ہے کہ ہم پاکستان بنانے کے گناہ میں شامل نہیں تھے"۔

حضراتِ گرامی :۔ آپ لوگ حیران ہوں گے کہ آخر یہ لوگ پاکستان کے اتنے مخالف ہونے کے باوجود پاکستان میں کیوں آئے؟ ذرا تھوڑا سا تاریخ کا مطالعہ کریں تو یہ مسئلہ بھی حل ہو جاتا ہے۔

بات دراصل یوں ہے کہ یہ لوگ شروع سے ہی انگریز اور ہندو کے ایجنٹ اور وظیفہ خوار رہے ہیں، اب چونکہ انگریز اور ہندو اسلام اور پاکستان کے دشمن تھے اور بلا واسطہ پاکستان کی سالمیت میں رخنہ اندازی کرنا انہیں کافی مشکل نظر آیا تو انہوں نے پاکستان میں جعفر از بنگال اور میر از دکن کی معنوی اولاد کو بھیج دیا اور ان لوگوں یعنی دیوبندیوں وہابیوں وغیرہ نے بھی جھٹ نعرہ ؎ تمہیں کام چاہیے ہمیں دام چاہیئے۔ مارا اور پاکستان کا سکون تباہ کرنے کیلیے آ ٹپکے۔ اب آپ ان لوگوں کی انگریز اور ہندو غلامی کی کہانی ان ہی کی تحریروں کی زبانی سُنیئے اور فیصلہ کیجئے۔

مولوی حبیب الرحمٰن لدھیانوی صدر مجلس احرار میرٹھ (ہندوستان کا شہر) میں کہنے لگے

"دس ہزار جینا اور شوکت اور ظفر جواہر لال نہرو کی جُوتی کی نوک پر قربان کیے جا سکتے ہیں۔ (چمنستان ص ۱۶۵)

حضراتِ گرامی مذکورہ بالا عبارت میں جینا سے قائد اعظم محمد علی جناح، شوکت سے مولانا شوکت علی اور ظفر سے مولانا ظفر علیخاں ایڈیٹر زمیندار مراد ہیں۔ دیوبندیوں اور وہابیوں کے مشترکہ شہید یعنی اسماعیل دہلوی کہتے ہیں۔

"انگریزوں پر جہاد کسی طرح واجب نہیں ہے ......... بلکہ اگر ان پر کوئی حملہ آور ہو تو مسلمانوں کا فرض ہے کہ وہ اس سے لڑیں اور اپنی گورنمنٹ پر آنچ نہ آنے دیں"۔ (حیات طیبہ ص ۲۹۴ مصنفہ حیرت دہلوی)

دیوبندی حکیم الامت جناب اشرف علی تھانوی سے کسی نے پوچھا کہ اگر آپکی حکومت ہو تو انگریز کیساتھ کیا سلوک کرو گے تو حضرت نے فرمایا "جب خُدا نے حکومت دی تو محکوم بنا کر ہی رکھیں گے مگر ساتھ ہی اسکے نہایت راحت و آرام سے رکھا جائے گا۔ اس لیے کہ انہوں نے ہمیں آرام پہنچایا ہے"۔ (الافازات یومیہ حصہ چہارم ص ۲۹۴)

جو آرام انگریز نے دیوبندیوں کو پہنچایا ہے اس کی کہانی مولوی شبیر احمد عثمانی کی زبانی سُنیئے: "دیکھیے حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی ہمارے آپکے مُسلّم بزرگ و پیشوا تھے ........ اُن کو چھ سو روپے ماہوار حکومت (انگریز) کی جانب سے دیئے جاتے تھے"۔ (مکالمۃ الصدرین ص ۹)

حضراتِ گرامی :۔ یہ بھی اس آرام کی حقیقت تھی جو دیوبندی اُمت اور حکیم کو حکومت (انگریز) کی طرف سے ملتا تھا

---

[1] :۔ یہ صاحب آجکل جمعیت علمائے اسلام کے سرکردہ لیڈروں میں سے ہے [2]، احمد علی لاہوری کا پوتا اجمل قادری بھی جمعیت علمائے اسلام کے قافلے کا ہی شہسوار ہے

Marfat.com

اب لگے ہاتھوں مولوی حفظ الرحمٰن کی سُنیئے اس نے تو دیوبندیت کی لٹیا ہی ڈبودی اور کہا "گفتگو کے بعد طے ہوا کہ گورنمنٹ (انگریز) اُنکو کافی امداد اس مقصد کیلیے دے گی چنانچہ ایک معیش قرار رقم اس کیلیئے منظور کرلی گئی اور اس کی ایک قسط مولانا آزاد سُبحانی صاحب کے حوالہ بھی کردی گئی۔ اس روپیہ سے کلکتہ میں کام شروع کیا گیا مولوی حفظ الرحمٰن صاحب نے کہا کہ یہ اسقدر یقینی روایت ہے کہ اگر آپ اطمینان فرمانا چاہیں تو ہم اطمینان کرا سکتے ہیں" (مکالمۃ الصدرین ص۸)

اسی لیے تو انگریز لیفٹیننٹ گورنر کے خفیہ معتمد مسٹر پامر نے مدرسہ دیوبند کے متعلق کہا تھا "جو کام بڑے بڑے کالجوں میں ہزاروں روپیہ کے صرف سے ہوتا ہے وہ یہاں کوڑیوں میں ہو رہا ہے جو کام پرنسپل ہزاروں روپیہ ماہانہ تنخواہ لیکر کرتا ہے وہ یہاں ایک مولوی چالیس روپے ماہانہ پر کر رہا ہے۔ یہ مدرسہ خلاف سرکار نہیں بلکہ موافق سرکار ممد معاون سرکار ہے"۔ (احسن نانوتوی ص۲۱۷)

حضرات محترم:۔ مندرجہ بالا حوالاجات سے یہ بات تو واضح ہوگئی کہ یہ لوگ انگریز کے وظیفہ خوار ہیں اور اسکو ہر ممکن طریقے سے فائدہ اور آرام پہنچانے کی کوشش کرتے ہیں۔ اب اس وظیفہ کو پاکستان میں کیسے وصول کیا جاتا ہے اس کیلیئے مندرجہ ذیل حوالہ پڑھیں۔

"مفتی محمود کی جمعیت علماء کی جمعیت ہے اور علماء کے پاس سرمایہ کہاں وہ تو دوسرے لوگوں کے چندوں پر گزارہ کرتے ہیں پھر آئندہ ہونیوالے الیکشن کیلیے دو سو جیپیں صرف مغربی پاکستان کیلیئے خریدنے کی صدر یحیٰی کو پرمٹ کی جو درخواست دی ہے اور مشرقی پاکستان کے لیے الگ خریدی جائیں گی۔ اتنی کثیر رقم کہاں سے آئی۔ عوام مفتی محمود سے یہ پوچھنے میں حق بجانب ہیں کہ اسعد مدنی کے دورہ پاکستان کے چند روز بعد اتنا سرمایہ کہاں سے آیا؟ معلوم ہوتا ہے کہ اسعد مدنی کا حالیہ دورہ پاکستان درحقیقت پاکستان کے خلاف ایک سازش ہے۔ (روزنامہ ندائے ملت ۱۱۔ اپریل ۱۹۷۰ بحوالہ پاکستان اور کانگرسی علماء کا کردار ص۴۶)

یہ اسعد مدنی وہی ہیں جن کا پہلے ذکر ہو چکا ہے یہ مشہور کانگرسی مولوی حسین احمد مدنی کے فرزند اور ہر بھارتی حکومت کے بڑے معتمد علیہ ہیں بلکہ بھارتی پارلیمنٹ کے ممبر بھی رہے ہیں **حضرات گرامی**:۔ اب فیصلہ آپ لوگوں پر ہے کہ آپ ایسے مخالفین پاکستان کو ووٹ دیکر پاکستان کو اکھنڈ بھارت بنوانے کا ارادہ رکھتے ہیں یا کسی محب پاکستان کو ووٹ دیکر اپنے آپکو محب وطن اور محب اسلام ثابت کراتے ہیں۔ ہاں البتہ ہم جمعیت علمائے اسلام کے بڑے بڑے گرو گھنٹالوں سے لیکر چھوٹے چھوٹے بچے جمورُوں تک سب سے یہ پوچھتے ہیں کہ اوملک وملت کے دشمنو تمہیں ووٹ مانگتے ہوئے شرم کیوں نہیں آتی؟ بہرحال یہ لوگ تو ہیں ہی بے شرم کم از کم حکومت کو ملک کی سالمیت اور امن وامان کا خیال رکھتے ہوئے ایسے لوگوں کی مذہبی اور سیاسی سرگرمیوں پر پابندی لگانی چاہیئے۔

## جمعیت علمائے پاکستان اور اس کا کردار

اگر تاریخ کا مطالعہ کیا جائے تو معلوم ہوگا کہ جمعیت علمائے پاکستان ان لوگوں کی جمعیت ہے جنہوں نے پاکستان کے حصول کے لیے ہر قسم کی قربانیاں دیں جیسا کہ پچھلے صفحات میں بنارس سُنی کانفرنس کے ضمن میں آیا ہے۔ مگر افسوس کہ اب ان لوگوں کی قیادت نے بھی نیا رُخ اختیار کرلیا اور سوائے چند لوگوں کے اسمیں بھی ایسے لوگ شامل ہوگئے جو اپنے ذاتی مفاد کی خاطر تو ہر جگہ دیوانوں کی طرح پھریں مگر جب مذہب و مسلک کے لیے اُن سے کہا جائے تو وہ نہ صرف انکاری ہوجائیں بلکہ مخاطب لوگوں کو اپنے مخصوص انداز میں شرمندہ کردیں اب اسکا فیصلہ تو نورانی میاں ہی کریں کہ انہیں کیسے لوگوں کی ضرورت ہے؟ اور پھر مزے کی بات

Marfat.com

تو یہ ہے کہ اب نورانی میاں بھی بودی تنقید میں پڑ گئے اور امیدواروں کی خرید و فروخت کی باتیں کرنے لگے۔ میں تو عرض کرونگا کہ حضرت جب خرید و فروخت کی بات ہونے لگے تو اسمبلیاں تک خریدی جا سکتی ہیں آپ ابھی تک امیدواروں کے چکر میں پڑے ہیں۔ باقی اگر بُرا نہ مانئیے گا تو عرض کروں کہ اتحاد کے دنوں میں آپ بھی خریدے ہی گئے تھے تو اتحاد کو برقرار رکھنے کے لیے اپنی سیٹوں کی قربانی دیتے رہے۔ اب یہ بات علیحدہ ہے کہ بیمانہ خرید مختلف ہوگا۔ ضروری نہیں کہ ہر آدمی کو پیسوں سے خریدا جائے۔ لہٰذا میں عرض کرونگا کہ حضرت آپ جیسے لوگوں کی زبان سے یہ باتیں اچھی نہیں لگتیں اسلیئے خدارا ان باتوں سے اجتناب فرمائیں تو بہتر ہے بڑے میاں تو بڑے میاں چھوٹے میاں سبحان اللہ کے مصداق کچھ علمائے تو ان دنوں ایک اشتہار دیواروں کی زینت بنایا ہوا ہے جس کا عنوان ہے:

"شمالی لاہور کے علماء کرام کا متفقہ فیصلہ" اگرچہ ان علمائے کرام کا نام اشتہار میں نہیں ہے مگر میں پھر بھی ان حضرات سے یہ بات پوچھنے کی گستاخی کرونگا کہ حضرات آپ لوگوں کے فیصلے کو تو آپ کے مقتدی ہی نہیں مانتے تو پھر آپ لوگوں نے اشتہار چھاپ کر جماعت کے فنڈ کو کیوں ضائع کر دیا کیا اس کا حساب آپ لوگوں سے نہیں لیا جائیگا۔ اگر وقت نے تقاضا کیا تو ضرور بضرور لیا جائیگا۔

## (مختلف پارٹیاں اور اُن کا کردار)

اگرچہ اس الیکشن میں پارٹیاں ٹڈی دل کی طرح وارد ہوئیں مگر اُن میں سے دو پارٹیاں اپنی نوعیت کی انوکھی اور نرالی بولی بول رہی ہیں اور مزے کی بات تو یہ ہے کہ دونوں کے سربراہ بقول اُن کے ورثاد کے شہید ہیں قطع نظر اس بات سے کہ ان دونوں شہیدوں یعنی اُستاد شاگرد کا دورِ حکومت کیسا تھا (یہ سب لوگوں کو معلوم ہے لہٰذا حوالہ دینے کی ضرورت نہیں) دونوں کی شہادت کا بھرم پاکستانی عدالتوں (اللہ تعالیٰ ان کو قائم رکھے) نے ایسا کھولا کہ ایک شہید کے وارث وقت کے حاکم ہونیکے باوجود فوراً دستبردار ہوتے معلوم ہو رہے ہیں اور دوسرے شہید کی وارث محترمہ آجکل پیری مریدی کے خلاف زہر اگل رہی ہے مگر اس کو یہ بات کرتے تھوڑی سی حیا سے کام لینا چاہیئے تھا۔ کیونکہ پیری مریدی کی عقیدت تو اس کے باپ کے دل میں بھی تھی۔ اسلیئے اُسے نقلی اور اصلی پیروں میں فرق واضح کرنے کے بعد بات کرنی چاہیئے تھی بہرحال ہم شہیدوں اور پیروں کی دُنیا سے نکل کر اب حالات کا جائزہ لیں کہ جب ایک پیپلز پارٹی تھی اور ایک ہی اتحاد تو فوراً ضیاء الحق وارد ہوئے جس کا تماشا لوگوں کو ابھی بھولا نہیں۔ اب تو خدا ہی خیر کرے کہ پیپلز پارٹیاں تو دو ہو ہی گئیں تھیں اتحاد بھی دو ہو گئے اور بعد میں شاید ضیاء بھی دو ہی آجائیں تو کوئی بعید نہیں۔

لہٰذا ہم مسلمانوں سے اپیل کرتے ہیں کہ ووٹ جیسی مقدس امانت کو استعمال کرنے سے قبل سوچیں اور محب وطن لوگوں کو ووٹ دیں۔ اور ایسے آدمی کو ووٹ دیں جس نے آپ کے علاقے میں کچھ کام کیا ہو اور آپ کے علاقے کو ترقی دی ہو اس کے لیے یہ بھی ضروری نہیں کہ اگر کوئی جماعت محب وطنوں کی ہے تو اس نے جس آدمی کو ٹکٹ دیا ہو وہ بھی ویسا ہی ہو اس لیے اپنے ذاتی تجربے اور مشاہدے کو پیش نظر رکھیں۔ نہ کہ کسی جماعت کو خوش کرنے کے لیے ووٹ کاسٹ کریں۔

ختم شد

Marfat.com

پاکستان

Marfat.com

تاریخ اشاعت : ——— ۹ فروری ۱۹۷۶ء

بار اوّل : ——— دس ہزار

طابع : ——— محمد رفیق مغل

مطبوعہ ——— شرکت پرنٹنگ پریس لاہور

قیمت فی کاپی ۷۵ پیسے

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

- ہم ایمان رکھتے ہیں کہ :
- اللہ تعالیٰ ہی پوری کائنات کا بلا شرکت غیرے حاکم مطلق ہے ۔
- حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے آخری نبی ہیں، جن کے بعد کوئی نبی نہیں ہو سکتا ۔
- قرآن پاک اللہ کی آخری کتاب ہے اور یہ کہ :
- نظریہ پاکستان کی بنیاد قرآن و سنت ہے ۔
- ہمارا یقین ہے کہ :

پاکستان کے تمام شہریوں کو بلا تفریق مذہب اس بات کا حق پہنچتا ہے کہ وہ آزادی کی نعمتوں سے مالا مال ہوں ۔

- ہمیں احساس ہے کہ :

موجودہ حکمران ان وعدوں کو پورا کرنے میں بری طرح ناکام ثابت ہو چکے ہیں جو انہوں نے عوام سے کیے تھے جس کے نتیجے میں آج باشندگان ملک شدید ترین پریشانیوں اور ناقابل برداشت مسائل میں گھرے ہوئے ہیں ۔

ہم پاکستان کے روشن مستقبل پر یقین رکھتے ہیں ۔ پاکستان اللہ کے کرم سے قدرتی وسائل سے مالا مال ہے ۔ ہمارے عوام بے مثال صلاحیتوں کے مالک ہیں ۔ لیکن بدقسمتی سے ان صلاحیتوں کا بے دردی سے کچلا اور پامال کیا جا رہا ہے ۔ یہ وطن جو بننے سے پوری دنیا کے لیے مشعل راہ بننا تھا آج دانستہ طور پر ایک منظم سازش کر کے خود برائیوں میں ملوث کیا جا رہا ہے ۔ عوام کو جو ملک کی اصل قوت ہیں خود غرضی کا سیاسی معاشی اور معاشرتی استحصال کا نشانہ بنایا جا رہا ہے ۔

Marfat.com

ہم عہد کرتے ہیں کہ ہم انشاء اللہ تعالیٰ عوام کو تمام نارواپابندیوں، خوف و ہراس، معاشی بدحالی

[illegible] سے نجات دلا کر انہیں ان کا جائز بلند مقام دلائیں گے تاکہ ہر شہری عزت و وقار کے ساتھ

[illegible]

[illegible] ملک کی سب سے بڑی ضرورت ہے لہٰذا آل جموں

[illegible] مسلم لیگ، تحریک استقلال پاکستان، جماعت اسلامی

[illegible] پاکستان خاکسار تحریک، نیشنل ڈیموکریٹک پارٹی

[illegible]

## مقاصد

[illegible] ان مقاصد کو حاصل کرنے کے لیے ہر ممکن جدوجہد

[illegible]

[illegible] ہر مسلمان کو اس قابل بنایا جائے کہ وہ اپنی زندگی کو

[illegible]

[illegible] کی ضمانت دی جائے۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] زیادہ سے زیادہ [illegible]

Marfat.com

بہتری کے لیے استعمال کیا جائے۔

۷ : روزمرہ استعمال کی اشیاء کی قیمتوں کو عام آدمی کی قوت خرید کے اندر لایا جائے۔

۸ : ہر شہری کو غذا، لباس، مکان، تعلیم اور علاج کی فراہمی کی ضمانت دی جائے۔

۹ : ہر شہری بلا امتیاز عہدہ و مرتبہ قانون کی نظر میں یکساں ہو اور ایک [illegible] لوگ انصاف کے تقاضے پورے کر سکے۔

۱۰ : عورتوں کو ان کے معاشی، سیاسی اور معاشرتی حقوق [illegible] مفید اور تعمیری کردار انجام دے سکیں۔

۱۱ : افراد کسی حیثیت سے بھی کسی منصب پر فائز ہوں [illegible] سے ایمانداری، کفایت شعاری اور سادہ طرز زندگی کا قابل تقلید نمونہ پیش کریں۔

۱۲ : ایک ایسی آزاد خارجہ پالیسی پر عمل کیا جائے [illegible]

۱۳ : مسلم ممالک کے ساتھ نہایت قریبی دوستانہ [illegible] اتحاد کو مضبوط تر بنانے کے لیے کوششیں تیز کی جائیں۔

۱۴ الف : ریاست جموں و کشمیر کے [illegible] پاکستان ریاست جموں و کشمیر [illegible] کیے جائیں۔

ب : جنگ بندی لائن کے [illegible] کشمیر [illegible] کے مقاصد کے [illegible] لیے آزاد کشمیر کا موجودہ انتظامی ڈھانچہ [illegible] انتخابات کرائے جائیں۔ گلگت بلتستان میں بھی عوامی [illegible] انتظامی ڈھانچہ [illegible] جائے۔

ج : آزاد کشمیر اور گلگت بلتستان میں تعمیر و ترقی کے لیے [illegible] کے آزاد علاقوں کو مثالی حیثیت دی جائے۔

د : پاکستان میں مقیم ریاست جموں و کشمیر کے مہاجرین اور دوسرے باشندوں کے مسائل کی [illegible]

Marfat.com

اور موثر توجہ دی جائے۔

۱۵ : قبائلی علاقہ جات کے باشندوں کو بالغ رائے دہی کی بنیاد پر اپنے نمائندے منتخب کرنے کا حق دیا جائے اور آزاد قبائل کی ترقی اور ان کی تعلیم پر خصوصی توجہ دی جائے۔

۱۶ : پاکستان میں ایک ایسی حقیقی جمہوری حکومت کا قیام عمل میں لایا جائے جس میں ملک کے باشندے کاروبار حکومت میں شریک ہوسکیں۔ اور اپنی آزاد مرضی سے حکومت منتخب بھی کرسکیں اور ہٹا بھی سکیں۔

## تاکہ

آمریت کی ہر شکل کا مکمل طور پر ہمیشہ کے لیے خاتمہ ہوجائے۔

# دستور

۱ : موجودہ دستور میں کی جانے والی ہر اس ترمیم کو منسوخ کیا جائے گا۔ جس سے باشندگان ملک کے بنیادی حقوق متاثر ہوئے ہیں۔ انتظامیہ کے ہاتھ غیر محدود اختیارات آگئے ہیں اور عدلیہ کمزور ہوئی ہے۔

۲ : دستور کی ایسی غیر جمہوری دفعات منسوخ کی جائیں گی جن میں وزیر اعظم اور وزرائے اعلیٰ کو غیر معمولی تحفظ اور اختیارات دیئے گئے ہیں۔

۳ : صوبائی حکومتوں کو دستور کے مطابق آزادی سے کام کرنے کا موقع دیا جائے گا۔

۴ : عوام کو بنیادی حقوق کے تحفظ کی ضمانت دی جائے گی۔ جن کے حصول کے لیے انہیں عدالتوں سے رجوع کرنے کا ناقابل تنسیخ حق حاصل ہوگا۔

۵ : دستور میں اس بات کی ضمانت دی جائے گی کہ کسی شہری کی آزادی، عدالتی فیصلے اور اس کی صفائی کا موقع دیئے بغیر سلب نہیں کی جاسکے گی۔

۶ : الیکشن کمیشن کو ایسے دستوری اختیارات دیئے جائیں گے، جن سے وہ ایک ایسا با اختیار اور موثر ادارہ بن سکے جو آزادانہ اور منصفانہ انتخابات کرا سکے اور انتخابی بدعنوانیوں کے خلاف موثر قدم اٹھا سکے۔

۷ : سرکاری ملازمین کی ملازمتوں کو ختم کرنے کے موجودہ آمرانہ قوانین منسوخ کرکے ان کے لیے دستوری

Marfat.com

تحفظ بحال کیا جائے گا۔

۸ : بلدیاتی اداروں میں نمائندگی کے لیے براہِ راست انتخاب لازمی قرار دیا جائے اور بلدیاتی انتخابات بلا تاخیر کرائے جائیں گے۔

۹ : اقلیتوں کو مکمل تحفظ دیا جائے گا۔ ملک کی سیاسی اور سماجی زندگی میں انہیں یکساں مواقع حاصل ہوں گے اور ملازمتوں میں ان کو ان کا پورا حصہ دیا جائے گا۔

۱۰ : قانون سازی کی بنیاد قرآن و سنت پر ہوگی۔ تمام ایسے قوانین کو جو قرآن و سنت کے خلاف ہیں ایک سال کے اندر تبدیل کر کے قرآن و سنت کے مطابق بنایا جائے گا، اور اسلامی شریعت نافذ کی جائے گی۔

۱۱ : اردو کو ایک سال کے اندر اندر دفتری زبان کے طور پر رائج کیا جائے گا۔

# ملکی قوانین

۱ : ہنگامی حالات کے اعلان کو ختم کیا جائے گا تاکہ شہریوں کو ان کے حقوق واپس مل سکیں اور آئندہ ہنگامی حالات کے اعلان کا اختیار صرف دشمن سے جنگ کی مدت تک کے لیے ہوگا۔

۲ : ڈی۔ پی۔ آر اور اس جیسے کالے قوانین کو منسوخ کیا جائے گا اور ان کے تحت دی گئی سزاؤں کو کالعدم قرار دے دیا جائے گا۔

۳ : ضابطہ دیوانی اور فوجداری میں اس طرح اصلاح کی جائے گی کہ عدالتیں مقدمات کے فیصلے چھ ماہ کے اندر اندر کر دیں۔

۴ : کورٹ فیس ختم کر کے ہر شہری کو مفت انصاف مہیا کیا جائے گا۔

۵ : تمام ایسے قوانین اور ضابطوں کو منسوخ کر دیا جائے گا جس سے پریس یا عوام کی آزادی پر زد پڑتی ہوتی ہو۔

۶ : شراب کا استعمال ایک ماہ کے اندر قطعی طور پر بند کر دیا جائے گا اور بقیہ اسلامی حدود و تعزیرات کا نفاذ بھی اسی عرصے میں کر دیا جائے گا۔

Marfat.com

۷ : بدکاری، ریس، جوا، سٹہ، نمائشی عریانی، بردہ فروشی اور مخرب اخلاق فلموں، کتابوں اور اشتہارات کو قوانین کے ذریعے روک لیا جائے گا۔

۸ : سود کو ختم کیا جائے گا۔

۹ : شرعی احکام ونواہی کو قانونی شکل دے کر عملاً نافذ کیا جائے گا۔

۱۰ : اعلیٰ اختیارات کا حامل کمیشن قائم کیا جائے گا جو مشرقی پاکستان کے سانحے کی ذمہ داری کا تعین کرے گا اور ذمہ دار حضرات پر مقدمات چلائے جائیں گے۔

# پریس ریڈیو اور ٹی وی

شہری آزادیوں کے تحفظ، معاشرے سے برائیوں کو دور کرنے، عوامی بیداری اور شعور پیدا کرنے اور سرکاری پالیسیوں کی تشکیل میں حکومت کی صحیح راہنمائی کرنے کے لیے ہم پریس کی آزادی کی ضمانت دیں گے۔

اس مقصد کے لیے ہم یہ اقدامات کریں گے :

۱ : نیشنل پریس ٹرسٹ توڑ دیا جائے گا۔

۲ : پریس اور پبلشرز سے متعلق کالے قوانین ختم کر دیے جائیں گے۔ اخبارات و رسائل کے منسوخ شدہ ڈیکلریشن بحال کیے جائیں گے۔

۳ : صحافیوں کے لیے شرائط ملازمت کو بہتر بنایا جائے گا۔

۴ : اخبارات کو ان کی اشاعت کی مناسبت سے سرکاری اشتہار دیے جائیں گے۔

۵ : اخباری کاغذ ضرورت کے مطابق فراہم کیا جائیگا، اور اس کی تقسیم پر سے سرکاری کنٹرول ہٹا لیا جائے گا۔

۶ : ریڈیو اور ٹی وی کارپوریشن کو آزادی کے ساتھ اپنے فرائض انجام دینے کا موقع دیا جائیگا اور ان کا غلط سرکاری استعمال ختم کر دیا جائے گا تاکہ نشر و اشاعت کے یہ موثر ذرائع ملک وقوم کی تعمیر اور ترقی کے لیے کام کر سکیں۔

۷ : ریڈیو اور ٹی وی کارپوریشن کو قومی اسمبلی کی ایک ایسی کمیٹی کے سامنے جواب دہ ٹھہرایا جائے گا جس میں حکمران پارٹی اور حزب اختلاف کی مساوی نمائندگی ہوگی۔

Marfat.com

# تعلیم

ملک کی معاشی، اخلاقی اور ذہنی ترقی کا دارومدار تعلیم پر ہے۔ ہم اس شعبہ کو موجودہ انتشار سے نکالنے کے لئے حسب ذیل اقدامات اٹھائیں گے

۱۔ تعلیم کو اسلام کے تقاضوں کے مطابق جدید ترین خطوط پر استوار کیا جائے گا اور کئی متعدد تعلیمی نظاموں کو بند کر کے ایک ہی تعلیمی نظام رائج کیا جائے گا۔

۲۔ ہم آج کے طالب علموں کو اس طرح صحت مند بنیادوں پر تعلیم دیں گے کہ وہ کل کی ذمہ داریاں بطریق احسن نبھا سکیں۔

۳۔ ہم تعلیم کو بامقصد بنائیں گے۔ فنی تعلیم کے فروغ، طلباء کو ان کے رجحان کے مطابق تعلیم دینے، ان کو مناسب مشورہ کی فراہمی اور قابل عمل پالیسی کے ذریعے تعلیم یافتہ افراد کو روزگار کی ضمانت دی جائے گی۔

۴۔ اساتذہ کو ان کا جائز مقام دلائیں گے۔ انہیں ملازمتوں کا معقول تحفظ دیا جائے گا۔ اپنے دائرہ کار میں وہ ہر قسم کی ناجائز مداخلت سے آزاد ہوں گے۔ ان کے ایسے مشاہرے مقرر کئے جائیں گے کہ وہ معاشی طور پر باعزت اور خوشحال زندگی بسر کر سکیں۔

۵۔ یونیورسٹیوں کو قومی تعلیمی پالیسی کی حدود کے اندر پوری پوری خودمختارانہ حیثیت دی جائے گی۔

۶۔ تعلیمی اداروں میں فوجی تربیت کا انتظام کیا جائے گا تاکہ ملک کے نوجوان دفاع کے لئے تیار ہو سکیں۔

۷۔ ہائی سکول تک تعلیم کو مفت کیا جائے گا اور طلبہ کو دیئے جانے والے

Marfat.com

سرکاری وظائف میں معقول اضافہ کیا جائے گا۔

۸۔ پرائیویٹ تعلیمی اداروں کے قیام کی اجازت دی جائے گی جو حکومت کی نگرانی میں سرکاری ضابطوں کے مطابق چلائے جائیں گے۔

۹۔ دینی مدارس کو قومی تحویل میں نہ لینے کی ضمانت دی جائے گی۔

۱۰۔ بے وسیلہ بچوں کو قابلیت اور موزونیت کی بنیاد پر ہر قسم کی اعلیٰ سے اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے مواقع اور وسائل فراہم کئے جائیں گے، فارغ التحصیل طلبہ کو روزگار کی ضمانت دی جائے گی۔

۱۱۔ صنعتی اور زرعی مزدوروں کو اپنی پیشہ وارانہ مہارت کو مزید بہتر بنانے کے لئے سہولتیں فراہم کی جائیں گی۔

۱۲۔ تعلیم بالغاں کے لئے ایک ایسا منصوبہ بروئے کار لایا جائے گا۔ جس سے ہر بالغ شہری لکھنا پڑھنا سیکھ سکے۔

۱۳۔ لڑکیوں کے لئے سکول، کالج اور یونیورسٹیوں کی سطح تک علیحدہ تعلیمی ادارے قائم کئے جائیں گے۔

۱۴۔ کالجوں اور یونیورسٹیوں میں داخلے اہلیت کی بنا پر دیئے جائیں گے۔

## پبلک انتظامیہ

ہمارے نزدیک ملک کی اصلاح کے لئے کوئی اچھے سے اچھا پروگرام عملاً اس وقت تک مفید ثابت نہیں ہو سکتا جب تک کہ اس عمل میں لانے کے لئے ایک دیانت دار، قابل اعتماد، اہل اور فرض شناس انتظامیہ موجود نہ ہو اس غرض کے لئے ہم یہ تدابیر اختیار کریں گے۔

۱۔ سرکاری ملازمین کو ملازمت کا دستوری تحفظ دیا جائے گا اور کسی ملازم کو صفائی

Marfat.com

کا موقعہ دیئے بغیر ملازمت سے علیحدہ نہیں کیا جائے گا۔

۲۔ سرکاری محکموں سے رشوت، خیانت، عدم کارکردگی اور دوسری بدعنوانیوں کو دُور کرنے کے لیے مؤثر تدابیر اختیار کی جائیں گی۔ تنخواہوں کا تناسب ایک اور پانچ مقرر کیا جائے گا اور ماہرین اقتصادیات کا ایک مستقل کمیشن مقرر کیا جائے گا جو وقتاً فوقتاً تنخواہوں کی شرح مقرر کرے گا۔

۳۔ ملازمین اور بالخصوص کم تنخواہ پانے والے ملازمین کی تنخواہیں دیگر مراعات بالخصوص رہائش کے انتظام اور پنشن کی رقوم کا تعین اس طرح کیا جائے گا کہ ان میں رشوت کا مرض نہ پھیل سکے۔

۴۔ سرکاری ملازمین کی مالی حیثیت کا مسلسل جائزہ لینے کا انتظام کیا جائے گا۔ اور ایسے افراد کا بلاتاخیر محاسبہ کیا جائے گا جو اپنی حیثیت سے زیادہ معیار زندگی اختیار کریں۔

۵۔ سرکاری افسروں کی زیادتی اور اختیارات کے بے محابا استعمال کی شکایات سننے اور ان کے تدارک کا فوری اہتمام کرنے کے لئے ایک اعلیٰ اختیارات رکھنے والا محکمہ احتساب قائم کیا جائے گا۔

۶۔ سرکاری دفاتر سے سُرخ فیتے کی لعنت کو ختم کیا جائے گا۔ اور انتظامی افسروں کو اپنے معاملات کا فوری فیصلہ کرنے کے لئے اختیارات تفویض کئے جائیں گے۔

۷۔ انتظامی اخراجات کو کم کیا جائے گا اور سادہ رہائش کا عملی نمونہ پیش کرنے کے لئے شاہانہ ٹھاٹ باٹ رکھنے والے گورنمنٹ ہاؤس ورسکاہوں، لائبریریوں اور پارکوں میں تبدیل کر کے عوامی استعمال کے لئے کھول دیئے جائیں گے۔

۸۔ ایک عدالتی کمیشن مقرر کیا جائے گا تاکہ وہ سربراہان حکومت وزیراعظم و دیگر اعلیٰ

وزراء، نائب وزراء، اور دیگر عوامی نمائندوں وغیرہ کے ایسے معاملات کی تحقیقات کرے، جن میں انہوں نے اپنے عہدے کا جائز استعمال کر کے یا اپنے خاندان کے لئے ذاتی فائدے اٹھائے ہیں یا کسی کو جبر و تشدد کا نشانہ بنایا ہو اور اس کے لئے انصاف کا نشانہ بنایا ہو اور اس کے لئے انصاف کا حصول ناممکن بنا دیا ہو۔

۹۔ جن افراد نے بنیادی حقوق کی بحالی، شہری آزادیوں کے حصول، قانون کی بالادستی اور پاکستان کی سالمیت بقا اور استحکام کی جدوجہد میں مصائب جھیلے ہیں اور مالی نقصانات برداشت کئے ہیں۔ ان کے ساتھ کی گئی ناانصافیوں کی تلافی کی جائے گی اور ان کی خدمات کا مناسب صلہ دیا جائے گا۔

۱۰۔ جیل کے قواعد کو از سر نو مرتب کیا جائے گا تا کہ جیل خانے عذاب گھر اور جرائم کی تربیت گاہیں بننے کی بجائے قیدیوں کی اخلاقی اور ذہنی اصلاح کا ذریعہ بن سکیں ایسے طریقے رائج کئے جائیں گے جن سے قیدی جیل سے رہا ہو کر شریفانہ زندگی بسر کرنے کے قابل ہو سکیں۔

۱۱۔ بیرونی ممالک میں پاکستان کے سفارت خانوں کی اصلاح کے لئے مناسب تدابیر اختیار کی جائیں گی۔ انہیں اس قابل بنایا جائے گا کہ وہ ملک سے باہر مقیم یا آنے جانے والے پاکستانیوں کو ہر ضروری تعاون اور مدد فراہم کر سکیں۔

## معاشی نظام

موجودہ حکومت نے جو نام نہاد اصلاحات نافذ کی ہیں۔ انہوں نے ملک کی معاشی زندگی کو شدید بحران میں مبتلا کر دیا ہے۔ مبہم غیر واضح اور متنقل سرکاری معاشی پالیسی نے زرعی صنعتی اور تجارتی ترقی کو بری طرح متاثر کیا ہے۔ قومیائی ہوئی صنعتوں کو خود حکومت کے لئے زیادہ سے زیادہ نفع حاصل کرنے کے لئے استعمال کیا جا رہا ہے۔

Marfat.com

قومی وسائل کو بے دریغ سیاسی مقاصد کے حصول کے لئے صرف کیا جا رہا ہے۔ غیر پیداواری اخراجات میں بے پناہ اضافہ کرنسی کے سلسل [illegible] جانے والے اندرونی اور بیرونی قرضے اور ان کا غیر دانشمندانہ استعمال، غیر ضروری [illegible] کی درآمد میں اضافہ اور برآمدات میں کمی اور ایسے ہی دیگر اسباب [illegible] دے رہے ہیں۔

اس صورت حال کی اصلاح کے لئے [illegible] بہتر ہوں گے۔

* ایک ایسی واضح صنعتی پالیسی جس سے [illegible] تعاون حاصل [illegible] زیادہ [illegible]
* ایک ایسی زرعی پالیسی جس سے [illegible] کے [illegible]
* مزدوروں کو منافع اور انتظامیہ میں [illegible]
* [illegible]
* [illegible]
* [illegible]

Marfat.com

# صنعت و تجارت

۱۔ سرکاری تحویل میں چلے جانے والے صنعتی اور تجارتی اداروں کو نفع اندوزی کی بجائے عوام کی بہتری کے لیے استعمال کیا جائے گا۔ اور انہیں عوامی نمائندوں کے سامنے جواب دہ ٹھہرایا جائے گا۔

۲۔ جن اداروں کو سرکاری تحویل میں لیا جا چکا ہے۔ ان کا معاوضہ مقرر کرنے اور اس کی ادائیگی کے طریقے پر نظر ثانی کی جائے گی تاکہ ان کے سابق مالکان کو مناسب معاوضہ بلا تاخیر مل سکے اور ان کے ساتھ کی گئی ناانصافی کی تلافی ہو سکے۔

۳۔ کلیدی اور دفاعی صنعتیں پبلک سیکٹر میں بنیں گی۔

۴۔ کلیدی بنیادی اور دفاعی صنعتوں کے علاوہ صنعتوں میں عوامی سرمایہ کاری کا حوصلہ افزائی کی جائے گی۔ لیکن اجارہ داری قائم نہیں ہونے دی جائے گی۔

۵۔ نجی شعبہ کو معقول تحفظ دیا جائے گا۔

۶۔ سرکاری اور نجی کارخانوں میں ناروا منافع خوری کا مؤثر سدِباب کیا جائے گا قومی سرمایہ سے چلنے والی صنعتوں کو نفع اندوزی کی بنیاد پر نہیں چلایا جائے گا۔

۷۔ کسب مال کے تمام غیر شرعی طریقوں، جیسے سٹہ، جوا، ذخیرہ اندوزی، گراں فروشی، سمگلنگ اور کرپشن وغیرہ کو سختی کے ساتھ ختم کیا جائے گا۔

۸۔ موجودہ انکم ٹیکس ایکٹ منسوخ کر کے ٹیکس کا ایک ایسا نظام رائج کیا جائے گا جو منصفانہ، آسان اور قابل فہم ہو اور جو شہریوں کو اپنی کارکردگی بڑھانے اور مصنوعات میں اضافہ کرنے کے لیے کشش پیدا کرے۔

۹۔ زکوٰۃ اور عشر کو شرعی قانون کے تحت وصول کرنے کے لیے مناسب مشینری قائم کی جائے گی۔

Marfat.com

۱۰۔ تمام ملک میں خصوصاً پسماندہ علاقوں میں صنعتوں کو پھیلانے کی کوشش کی جائے گی۔ تاکہ ترقی کے فوائد چند علاقوں تک محدود ہو کر نہ رہ جائیں۔

۱۱۔ دفاع کے لیے اسلحہ سازی کی صنعت کو فروغ دیا جائے گا۔

۱۲۔ بنکاری اور انشورنس کے نظام کو مسلم ممالک کے تعاون سے سود کی بجائے اسلامی اصول شرکت، مضاربت اور تعاون باہمی کے مطابق استوار کیا جائے گا۔

۱۳۔ پاکستان کو قلیل ترین مدت میں اپنی تیل کی ضروریات میں خود کفیل بنایا جائے گا۔ گیس اور دیگر معدنیات کی تلاش کو اولیت دی جائے گی۔

# زراعت

اللہ تعالیٰ نے پاکستان کو بہترین زرعی زمینوں کے ساتھ باہمت، جفاکش اور انتھک محنت کرنے والے اور اہلیت رکھنے والے زرعی کارکن بھی فراہم کیے ہیں لیکن آج کل لاکھوں کسان بے زمین ہیں۔ ملکی وسائل جو افتادہ زمینوں کو زیر کاشت لانے اور سیم و تھور پر قابو پانے پر صرف ہونا چاہیے تھے۔ سیاسی اغراض کی بھینٹ چڑھائے جا رہے ہیں۔ ملک کا کثیر سرمایہ غیر پیداواری منصوبوں پر ضائع کیا جا رہا ہے۔ پاکستان کے محدود وسائل اس سیاسی تعیش کے متحمل نہیں ہو سکتے۔ ہمارے تمام وسائل زمینوں کی نگہداشت اور پانی کی فراہمی پر صرف ہونا چاہئیں۔ ہمارا کسان ہماری معیشت میں ریڑھ کی ہڈی ہے۔ لیکن اسے آج تک نظر انداز کیا گیا ہے۔ فریب دیا گیا ہے۔ اور دھوکہ میں رکھا گیا ہے۔

ہم اپنی منصوبہ بندی میں زراعت کو فوقیت دیں گے۔ کیونکہ زرعی معیشت کی ترقی ہی مجموعی طور پر ملکی معیشت کی ترقی کی ضامن ہے۔ اس لیے ہم یہ اقدامات کریں گے۔

Marfat.com

۱۔ قابل کاشت سرکاری زمینوں کو وسائل آبپاشی مہیا کر کے بے زمین کاشتکاروں
یا [illegible] یونٹ سے کم رقبہ رکھنے والے مالکان میں جلد از جلد تقسیم کر دیں گے اور
اس سلسلے میں علاقے کے لوگوں کا حق مقدم رکھا جائے گا۔

[illegible] کی روک تھام کے لیے مؤثر انتظامات کیے جائیں گے۔ اور ایک
[illegible] تعمیر کیے جائیں گے تاکہ بارش کا ہر قطرہ کاشت کے
[illegible] استعمال ہو سکے

[illegible] سرکاری اجارہ داری ختم کی جائے گی۔ کاشتکاروں کا
[illegible] کی معقول قیمت خرید مقرر کی جائے گی اس
[illegible] سرکاری وسائل سے مدد مہیا کی جائے گی اور خرید
کا مناسب بندوبست کیا جائے گا۔

[illegible] آلات [illegible] مشینری، کھاد، بیج، تیل، بجلی، آلات زراعت، ٹریکٹر اور
[illegible] سستے داموں مہیا کیے جائیں گے۔

[illegible] ٹریکٹر کی درآمد پر سسٹم ڈیوٹی ختم کر دی جائے گی۔
[illegible]

[illegible]

[illegible] کو کاشت کرے گا۔

[illegible] م کی جائے گی۔

Marfat.com

۱۱۔ زمین سے زیادہ سے زیادہ پیداوار حاصل کرنے کے لئے چھوٹے مالکان میں امداد باہمی کے طریقے کو بتدریج رائج کیا جائے گا۔

۱۲۔ جنگلات کی حفاظت، توسیع اور صحیح استعمال کے لئے ضروری تدابیر اختیار کی جائیں گی۔

۱۳۔ فصلوں اور مویشیوں کی افزائش [illegible]

۱۴۔ زرعی آلات مشینری اور [illegible]

دی جائے گی۔

۱۵۔ ایسی صنعتوں کو [illegible]

اسی علاقہ میں قائم کرنے [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

۴۔ مزدوروں کے [illegible]

کے لئے مفت تعلیم کے انتظامات [illegible]

۵۔ مزدوروں کو [illegible]

Marfat.com

اور صنعت کاروں کے تعلقات کو خوشگوار بنایا جائے گا۔

## عام معاشی اصلاحات

۱۔ ملک کی معاشی منصوبہ بندی میں منتخب نمائندوں کو شریک کیا جائے گا۔

۲۔ تمام منصوبے اسمبلیوں کی منظوری کے بعد نافذ کیے جائیں گے۔

۳۔ اشیائے تعیش اور دیگر غیر ضروری چیزوں کی درآمد روک دی جائے گی۔

۴۔ بیرونی منڈیوں میں پاکستان کی گرتی ہوئی ساکھ کو بحال کر کے برآمدات میں اضافہ کر دیا جائے گا۔

۴۔ کم آمدنی رکھنے والے لوگوں کے لئے سستے مکانات کی تعمیر کا انتظام کیا جائے گا۔

۵۔ خود رہائشی مکانات پر پراپرٹی ٹیکس ختم کر دیا جائے گا۔

۶۔ نئی آبادیوں اور دیہی علاقوں میں علاج، صاف پانی اور بجلی کی فراہمی کا بندوبست کیا جائے گا اور ذرائع آمدورفت کی سہولتیں بہم پہنچائی جائیں گی۔

۷۔ ملک کے پسماندہ علاقوں کو ترقی دے کر دوسرے علاقوں کے ہم پلہ بنانے کی کوشش کی جائے گی۔

۸۔ ملکی وسائل کے نفع بخش استعمال کے لئے بڑے بڑے مکانات کی تعمیر روک دی جائیں گی۔ مکانات کے رقبہ اور تعمیری اخراجات پر مناسب پابندی عائد کی جائیگی۔

۹۔ بے گھر لوگوں کو مکانات کی تعمیر کے لئے قطعات اور تعمیر کے اخراجات پورے کرنے کے لئے بلا سُود قرضے دیئے جائیں گے۔

## قومی صحت

آبادی کا ایک بہت بڑا حصہ آج بھی علاج کی سہولتوں سے محروم ہے۔ ہم چاہتے ہیں

Marfat.com

کہ باشندگانِ ملک کی عام صحت کو جو تیزی سے گرتی جا رہی ہے۔ سنبھالا جائے اور کوئی ایک فرد بھی ناداری کی بنا پر علاج سے محروم نہ رہ جائے۔ اس غرض کے لئے یہ تدابیر عمل میں لائی جائیں گی۔

۱۔ صحت سے متعلق ایک قومی پالیسی نافذ کی جائے گی تاکہ طبی سہولتیں ملک کے کونے کونے میں فراہم ہو سکیں۔

۲۔ دیہی علاقوں میں ڈسپنسریوں، ہسپتالوں اور زچہ خانوں کی تعداد میں اضافہ کیا جائیگا ایک منصوبے کے تحت دیہاتوں میں ڈاکٹروں کو تعینات کیا جائے گا۔ خاندانی منصوبہ بندی کے مراکز کو ختم کر کے شفا خانوں میں تبدیل کر دیا جائے گا۔

۳۔ تربیت یافتہ افراد کی کمی پورا کرنے اور ہسپتالوں میں مناسب عملہ کی فراہمی کے لئے ڈاکٹروں اور نرسوں کے لئے ایک میڈیکل سروس تشکیل کی جائے گی۔ ڈاکٹروں نرسوں اور دوسرے ماہرین کے لئے تنخواہ اور شرائط ملازمت میں ایسی ترمیم کی جائے گی کہ ان کے اندر ملک سے باہر جانے کا رجحان ختم ہو۔

۴۔ معیاری دوائیں اندرونِ ملک کے لئے کارخانوں کے قیام کی حوصلہ افزائی کی جائیگی

۵۔ نجی شعبہ میں ہسپتالوں کے قیام کی حوصلہ افزائی کی جائے گی اور انہیں قومی ملکیت میں نہ لینے کی ضمانت دی جائے گی۔ یہ ہسپتال سرکاری نگرانی اور قواعد کے پابند ہونگے

۶۔ علاج کی سہولتیں عام کرنے کے لئے یونانی طب اور ہومیوپیتھی شفاخانے بھی سرکاری طور پر قائم کئے جائیں گے۔

۷۔ غذا اور دواں میں ملاوٹ کو قطعی طور پر ختم کیا جائے گا اور اس کے ذمہ دار افراد کو عبرتناک سزائیں دی جائیں گی۔

## غیر مسلم اقلیتیں

اقلیتوں کے بارے میں ہماری پالیسی یہ ہوگی :۔

Marfat.com

۱۔ اقلیتوں کو ان کی آبادی کے تناسب ان کے براہِ راست ووٹوں کے ذریعے نمائندگی دی جائے گی۔

۲۔ سرکاری ملازموں اور فنی درسگاہوں میں انہیں ان کی آبادی کے لحاظ سے حصّہ دیا جائے گا۔

۳۔ ایسی جائیداد کو تحفظ دیا جائے گا جو اقلیتوں کی عبادت سے وابستہ ہوں۔

۴۔ ان کے تمام شہری اور قانونی حقوق کی حفاظت کی جائے گی اور حکومت ان کی مال و جان، آبرو اور شہری آزادیوں کے تحفظ کی پوری طرح ذمہ دار ہوگی۔

۵۔ اپنے معاشرے کی اصلاح کے لئے وہ جس قسم کے قوانین منظور کروانا چاہیں بشرطیکہ وہ دوسروں کے حقوق پر اثر انداز نہ ہوں۔ انہیں پاس کروانے ان کی مدد کی جائیگی۔

۶۔ ان کے اپنے تعلیمی و تہذیبی معاملات میں حکومت کے وسائل سے جس جائز مدد کی ضرورت ہو وہ کشادہ دلی کے ساتھ دی جائے گی۔

۷۔ ان کے مذہبی اور معاشرتی معاملات میں کوئی بے جا مداخلت نہ ہونے دی جائیگی انہیں اپنے مذہب کے مطابق عمل کی مکمل آزادی دی جائے گی لیکن کسی فرد یا جماعت کو عقیدہ ختمِ نبوت اور دیگر مسلّہ اسلامی اصولوں کے خلاف تبلیغ و اشاعت کی اجازت نہیں ہوگی اور ایسا کرنا قابلِ تعزیر جرم ہوگا۔ اس سلسلہ میں دستور میں دوسری ترمیم کے ضمن میں عقیدہ ختمِ نبوت کے تحفظ کے لئے قانون سازی کے فیصلہ پر مکمل عمل درآمد کیا جائے گا۔

۸۔ انہیں حدودِ قانون کے اندر مذہب و عبادت و تہذیب و ثقافت اور مذہبی تعلیم کی پوری آزادی حاصل ہوگی اور انہیں اپنے شخصی معاملات کو اپنے مذہبی قانون یا رسم و رواج کے مطابق چلانے کا حق حاصل ہوگا۔

Marfat.com

# خارجہ پالیسی

ہماری خارجہ پالیسی کے اصول اور مقاصد یہ ہوں گے :

۱۔ پاکستان ایک اصولی اور نظریاتی ریاست ہے، لہذا ہماری خارجہ پالیسی اسلام کے تقاضوں کے مطابق ہوگی ہم آزاد خارجہ پالیسی پر عمل پیرا ہوں گے۔ ہم دنیا کے تمام ملکوں کے ساتھ اور بالخصوص اپنے پڑوسی ممالک کے ساتھ دوستانہ تعلقات رکھنا چاہتے ہیں بشرطیکہ یہ تعلق دوستی و اتحاد ہمارے جائز قومی مفادات اور ہماری آزادی اور خودمختاری پر کسی طرح اثرانداز نہ ہو۔

۲۔ ہم عالم اسلام کے ساتھ قریب تعلقات قائم کرنا چاہتے ہیں۔ ہم اس امر کی پوری کوشش کریں گے کہ مسلم ممالک متحد ہو کر ترقی اور خوشحالی کیلئے اور قومی زندگی کے مختلف شعبوں میں باہمی تعاون کے حصول کے لئے ایک مشترکہ لائحہ عمل تیار کریں۔

۳۔ ہم جموں و کشمیر کے عوام کو سیکورٹی کونسل کے فیصلے کے مطابق استصواب کے ذریعہ حق خود ارادی دلوانے کی بھرپور کوشش کریں گے اور اس اصول سے متصادم حمایہ معاہدات کو ... کرتے ہیں۔

۴۔ ہم دنیا کی بڑی قوموں کی کشمکش سے پاکستان کو الگ رکھنا چاہتے ہیں اس لئے ... معاہدوں سے پاکستان کی وابستگی ختم کر دی جائے گی۔

۵۔ ہم ہر نوع سامراجیت اور استعماری نظام کے خاتمہ کیلئے اپنی انتہائی کوشش کریں گے ہماری ... و تائید ہمیشہ مظلوم قوموں کے ساتھ ہوگی۔ ہم غیر ترقی یافتہ اور ترقی پذیر ممالک کی ... کے لئے جدوجہد کریں گے۔

۶۔ افغانستان اور بنگلہ دیش کے ساتھ تعلقات کو برادرانہ بنا پر استوار کیا جائے گا۔

# دفاع

ہماری افواج ملک کا اہم ترین سرمایہ ہیں جن سے ہمارا قومی وقار وابستہ ہے پاکستان تین مرتبہ بیرونی جارحیت کا شکار ہو چکا ہے اسلئے بھی یہ شعبہ خصوصی توجہ کا مستحق ہے۔ ہم اس بات کے ہدف ... ہمارا

Marfat.com

پڑوسی ملک بھارت اس میدان میں کتنی ترقی کر رہا ہے۔ ہمارے لیے یہ بات انتہائی ضروری ہے۔ کہ ہم اپنی افواج کو ہر لحاظ سے اس قابل بنائیں کہ وہ کسی بھی خطرہ کا پورے اعتماد کے ساتھ مقابلہ کرنے کے لیے تیار ہو۔

ہم دفاع پاکستان کو اوّلیت دیں گے۔ اور اس سلسلے میں یہ اقدامات کریں گے۔

۱۔ ہم اپنے تمام وسائل مجتمع کر کے پاکستان کو افواج کو جدید ترین اسلحہ سے لیس کریں گے۔

۲۔ ہم مسلم ممالک کے تعاون اور اشتراک سے پاکستان کو اسلحہ سازی کے معاملہ میں خود کفیل بنائیں گے۔

۳۔ اٹھارہ سے پینتالیس سال تک کے تمام مردوں کے لیے فوجی تربیت لازمی قرار دی جائے گی۔ تاکہ پوری قوم افواج پاکستان کے دوش بدوش ملکی سالمیت کا تحفظ کرنے کے قابل بن سکے۔

۴۔ ہم ہر شہری کو اپنے اور اپنے خاندان اور ملک و قوم کا دفاع کرنے کے لیے اسلحہ رکھنے کی اجازت دیں گے۔

پاکستان قومی اتحاد کے پاس اللہ کے فضل سے آزمائش اور ابتلا کی بھٹی سے گزرے ہوئے تربیت یافتہ، دیانت دار مخلص، بے لوث اور اہل کارکنوں اور جوانوں کی ایک بہت بڑی تعداد موجود ہے۔ اس کی صفوں میں زندگی کے ہر شعبہ سے متعلق اعلیٰ تعلیم یافتہ افراد اور ماہرین موجود ہیں اور جس نے قومی زندگی کے اس اہم ترین موڑ پر باہمی تعاون اور اتحاد کا مظاہرہ کر کے عوام کے دل جیت لیے ہیں۔

ہم پورے اعتماد اور وثوق کے ساتھ کہتے ہیں۔ کہ انشاءاللہ تعالیٰ پاکستان قومی اتحاد بطریق احسن اپنے فرائض انجام دے گا۔ اور عوام کے اعتماد پر پورا اترے گا۔

Marfat.com

# پاکستان قومی اتحاد میں شامل جماعتوں کے نام

- آل جموں و کشمیر مسلم کانفرنس
- پاکستان جمہوری پارٹی
- پاکستان مسلم لیگ
- تحریک استقلال پاکستان
- جماعت اسلامی پاکستان
- جمعیۃ علمائے اسلام
- جمعیۃ علمائے پاکستان
- پاکستان خاکسار تحریک
- نیشنل ڈیموکریٹک پارٹی

Marfat.com

# پاکستان قومی اتحاد کا

اس نشان کو یاد رکھیئے اور

اپنا قیمتی ووٹ ہل کو دیجیئے


Marfat.com

# پاکستان قومی اتحاد کا

## اس نشان کو یاد رکھئے اور

## اپنا قیمتی ووٹ ہل کو دیجئے

Marfat.com

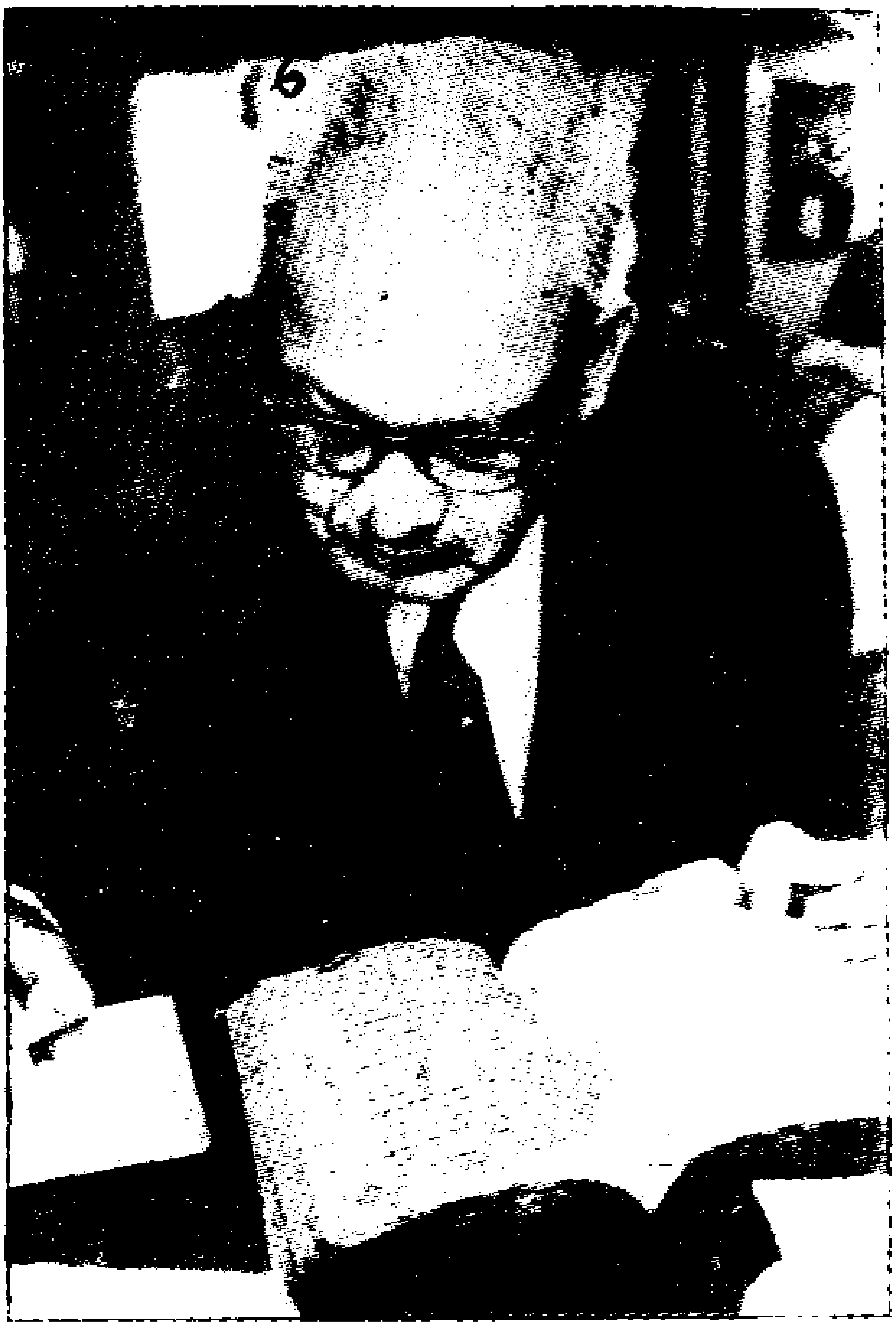

[stamp]

دو قومی نظریہ کے حامی علماء
اور

# ڈاکٹر اشتیاق حسین قریشی

ادارت: خواجہ رضی حیدر
حاجی احمد مجاہد

Marfat.com